# نماز

## کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

۴

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی


بیت العمار کراچی

0333 - 3136872

# کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

نام کتاب............... نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف.......... مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

سنہ طباعت:........... طبع اوّل: ۱۴۳۱ھ۔ ۲۰۱۰ء

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ مارسٹن روڈ کراچی 74400

موبائل: 0333-3136872

## ملنے کے دیگر پتے

ادارۃ الانور، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون 021-34914596

☆ اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون 021-34927159

☆ ادارۃ الرشید، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ موبائل 0321-2045610

# فہرست

| صفحہ نمبر | عنوان |
|---|---|

| صفحہ نمبر | عنوان |
|---|---|

| صفحہ نمبر | عنوان |
|---|---|

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|

| صفحہ نمبر | عنوان |
|---|---|

ل

## ماں باپ نماز میں پکاریں

اگر کسی کو نماز کی حالت میں اس کے ماں باپ پکاریں، تو اگر فرض نماز ہے تو نہ توڑے اور اگر نفل ہے اور ماں باپ جانتے ہیں کہ بیٹا نماز میں ہے تو اس صورت میں نماز نہ توڑنا بہتر ہے، اگر توڑ دے گا تو گناہ نہیں ہوگا، اور اگر والدین کو نماز میں ہونے کا علم نہیں تو ان کو خوش کرنے کے لئے نماز توڑ دینا چاہئے، پھر بعد میں اس نماز کو دوبارہ پڑھ لے۔

اور اگر جان بچانے کے لئے یا کسی کو مصیبت سے بچانے کے لئے بلا رہے ہیں تو ان صورتوں میں فرض ہو یا نفل نماز توڑ کر ان کو بچانے کی کوشش کرنا فرض ہوگا۔(۱)

---

(۱) ویجب لاغاثة ملهوف وغریق وحریق لا لنداء احد ابویه بلا استعانة الا فی النفل، فان علم انه یصلی لا بأس ان لایجیبه وان لم یعلم اجابه، الدر المختار (قوله لا غاثة ملهوف) سواء استغاث بالمصلی او لم یعین احدا فی استغاثته اذا قدر علی ذلک ومثله خوف تردی اعمی فی بئر مثلا اذا غلب علی ظنه سقوطه (قوله لا لنداء احد ابویه الخ) المراد بهما الاصول وان علوا وظاهر سیاقه انه نفی لوجوب الاجابة فیصدق مع بقاء الندب والجواز، قلت: لکن ظاهر الفتح انه نفی للجواز، وبه صرح فی الامداد بقوله ای لا قطعها بنداء احد ابویه من غیر استغاثة وطلب اعانة لان قطعها لا یجوز الا لضرورة، وقال الطحاوی: هذا فی الفرض وان کان فی نافلة ان علم احد ابویه انه فی الصلاة وناداه لا بأس ان لا یجیبه وان لم یعلم یجیبه (قوله الا فی النفل) ای فیجیبه وجوبا وان لم یستغث لانه لیم عابد بنی اسرائیل علی ترکه الاجابة، وقال صلی الله علیه وسلم مامعناه، لو کان فقیها لاجاب امه، وهذا ان لم یعلم انه یصلی، فان علم لا تجب الاجابة لکنها اولیٰ کما یستفاد من قوله لا بأس، الخ، فقوله فان علم تفصیل الحکم المستثنیٰ وقد یقال: ان لا بأس هنا لدفع ما یتوهم ان علیه بأسا فی عدم الاجابة وکونه عقوقا فلا یفید ان الاجابة اولیٰ، شامی: ۱/۶۵۴ – ۶۵۵، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، قبل مطلب فی احکام المسجد، ط: سعید کراچی. و: ۲/۵۲، باب ادراک الفریضة، مطلب قطع الصلاة، الخ، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۱۰۹، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ومما یتصل بذلک مسائل، ط: رشیدیة کوئٹه.

## متشابہ لگ گیا

نماز میں پڑھتے پڑھتے متشابہ ہوگیا اور دوسری جگہ کی دو تین آیات پڑھ لیں پھر یاد آنے پر ابتداء سے قرأت کرلی تو نماز ہوجائے گی، (۱) سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، اگر غلطی سے سہو سجدہ کرلیا تب بھی نماز ہوجائے گی۔ (۲)

## مجنون

☆......اگر کسی کو جنون لاحق ہوا، اور اس حالت میں پانچ نمازوں سے زیادہ وقت گذر گیا پھر اس کے بعد افاقہ ہوا، تو اس صورت میں گذشتہ چھ نمازیں یا اس سے زائد نمازیں جو فوت ہوگئی ہیں ان کی قضاء نہیں ہے، البتہ جس وقت افاقہ ہوا اگر اس وقت میں صرف نیت کر کے "اللہ اکبر" کہنے کا وقت ہے تو وہ نماز فرض ہوگی اور اس کو ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

---

(۱) لو ذکر اية مكان آية ان وقف وقفا تاما ثم ابتدأ باية اخرىٰ او ببعض آية لا تفسد كما لو قرأ والعصر ان الانسان ثم قال ان الابرار لفي نعيم. الخ، هندية: ۱/ ۸۰ الفصل الخامس فى زلة القارى، ط: مكتبه حقانيه پشاور. قاضيخان: ۱/ ۱۵۳، فصل فى قراءة القرآن خطأ، ط: رشيديه كوئٹة. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۱۱۷، الفصل الثاني عشر في زلة القارى، ط: امجد اكيڈمي.

(۲) ولو سلم ساهيا...... ولو ظن الامام السهو فسجد له، فتابعه فبان ان لا سهو فالاشبه الفساد لاقتدائه في موضع الانفراد، الدر المختار، (قوله فالاشبه الفساد) وفي الفيض: وقيل لا تفسد وبه يفتىٰ، وفي البحر عن الظهيرية قال الفقيه ابو الليث: في زماننا لا تفسد، لان الجهل في القراء غالب آه، والله اعلم، شامي: ۱/ ۵۹۹، قبيل باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي.

(۳) ومن اغمي عليه خمس صلوات قضي ولو اكثر لا يقضي والجنون كالاغماء وهو الصحيح ثم الكثرة تعتبر من حيث الاوقات عند امام محمد وهو الاصح، هندية: ۱/ ۱۳۷، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: حقانيه پشاور. شامي: ۲/ ۱۰۲، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

☆......اور اگر جنون کی حالت میں پانچ وقت یا اس سے کم وقت کی نمازیں نکل چکی ہیں تو افاقہ ہونے کے بعد پانچ وقت کے اندر اندر جتنی نمازیں فوت ہوگئی ہیں ان تمام نمازوں کی قضاء لازم ہوگی، کیونکہ یہ معذور کے حکم میں نہیں ہوگا۔(۱)

☆......بے ہوش آدمی کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

## مجنون امام

ہوش والے کی اقتداء مجنون، مست اور بے ہوش، بے عقل کے پیچھے درست نہیں۔(۳)

## محاذات کی تفسیر

محاذات کی تفسیر یہ ہے کہ عورت کا ٹخنہ اور پنڈلی مرد کے کسی عضو کے برابر ہو،

---

(۱)(ومن جن او اغمي عليه) ...... (يوما وليلة قضي الخمس وان زاد وقت صلاة سادسة(لا) للحرج ولو افاق في المدة، فان لافاقته وقت معلوم قضي والا، لا، الدر المختار، (قوله فان لا فاقته وقت معلوم) مثل ان يخف عنه المرض عند الصبح مثلا فيفيق قليلا ثم يعاوده فيغمي عليه تعتبر هذه الافاقة فيبطل ما قبلها من حكم الاغماء اذا كان اقل من يوم وليلة وان لم يكن لافاقته وقت معلوم لكنه يفيق بغتة فيتكلم بكلام الاصحاء ثم يغمي عليه فلا عبرة بهذه الافاقة، شامي: ۱۰۲/۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوىٰ: ۱۹۵/۱، الفصل الحادى والعشرون، في صلاة المريض، ط: رشيديه كوئٹه. هندية: ۱۳۷/۱، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) والجنون كالاغماء كذا ذكره ابو سليمان رحمه الله فتح القدير: ۴۶۳/۱، باب صلاة المريض، ط: مصطفىٰ البابي الحلبي بمصر، انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) وكذا لا يصح الاقتداء بمجنون مطبق او متقطع في غير حالة افاقته وسكران. الدر المختار، (قوله بمجنون مطبق) ...... وانما لم يصح الاقتداء به لانه لا صلاة له لعدم تحقق النية ولعدم الطهارة، شامي: ۵۷۸/۱، باب الامامة، مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده، ط: سعيد كراچي.

البتہ بعض فقہاء نے ٹخنے اور پنڈلی کے بجائے پورے قدم کی محاذات کا اعتبار کیا ہے، لہٰذا اگر عورت مرد کے پیچھے کھڑی ہونا چاہتی ہے تو عورت کے قدم کا کوئی حصہ مرد کے قدم کے کسی حصے کے برابر نہ ہو، اس کی صورت یہ ہے:(۱)

مرد
عورت

## محاذات کی شرائط

جماعت کی نماز میں عورت کا مرد کے برابر میں کھڑے ہونے کی صورت میں مرد کی نماز فاسد ہونے کے لئے یہ شرائط ہیں:

۱......عورت بالغ ہو چکی ہو، خواہ جوان ہو یا بوڑھی یا نابالغ ہو مگر جماع کے قابل ہو، اگر کوئی کم سن نابالغ لڑکی جماعت کی نماز میں مرد کے برابر آجائے تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۲......دونوں نماز میں ہوں، اگر ایک نماز میں ہو اور دوسرا نماز میں نہ ہو تو اس

---

(۱) ومحاذاة المشتهاة بساقها و كعبها فى الاصح ولو محرما له او زوجته اشتهيت ...... ( قوله قدر ذراع)...... الذى يكون بين القدمين ومحل السجود اى موضع منه او لا بد من كونها بين قدميها وقدمه وعليه انما يكون اذا تحاذت الاقدام فاما لو تقدم عليها هل يعتبر كونها بحذاء قدميه او قدميها وهذه حادثة الفتوىٰ فليراجع، حاشية الطحطاوى على المراقى: ۱/ ۳۴۵۔ ۳۴۷، باب ما يفسد الصلاة ، ط: المكتبة الغوثية كراچى، و: ۳۲۹۔ ۳۳۰، ط: قديمى كراچى. هندية: ۱/ ۸۹، الفصل الخامس فى بيان مقام الامام والماموم ط: حقانيه پشاور.

واذا حاذته ولو بعضو واحد ( قوله وخصه الزيلعى ) حيث قال المعتبر فى المحاذاة الساق والكعب فى الاصح وبعضهم اعتبر القدم...... المحاذاة ان يحاذى عضو منها عضوا من الرجل حتىٰ لو كانت المرأة على الظلة ورجل بحذائها اسفل منها ......لان المراد بقوله ان يحاذى عضو منها هو قدم المرأة لا غير الخ، الدر المختار، مع شرحه رد المحتار: ۱/ ۵۷۲، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.

صورت میں عورت کے مرد کے برابر آجانے سے مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۳......مرد اور عورت کے درمیان کوئی حائل نہ ہو، اگر دونوں کے درمیان کوئی پردہ یا سترہ حائل ہو تو اس صورت میں مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر دونوں کے درمیان میں اتنی خالی جگہ ہے کہ ایک آدمی وہاں کھڑا ہو سکے تو اس صورت میں بھی مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی، اور خالی جگہ کو حائل سمجھا جائے گا۔

۴......عورت میں نماز صحیح ہونے کی شرائط موجود ہوں، اگر عورت پاگل ہے یا حیض ونفاس کی حالت میں ہے تو ایسی عورت کے مرد کے برابر آنے سے مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

(۵) جنازے کی نماز نہ ہو، جنازے کی نماز میں عورت مرد کے برابر آ کر کھڑی ہو تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۶......عورت نماز میں مرد کے برابر کم سے کم ایک رکن کی مقدار رہے، اگر کم سے کم ایک رکن سے کم مقدار تک برابر میں رہی تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی، مثلاً عورت نماز میں مرد کے برابر اتنی دیر تک رہے کہ ایک مرتبہ رکوع ہو سکتا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر اس سے کم ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۷......تحریمہ دونوں کی ایک ہو، یعنی برابر نماز پڑھنے والی عورت نے برابر کے مرد کی اقتداء کی، یا دونوں نے کسی تیسرے آدمی کی اقتداء کی۔

۸......دونوں کی نماز ایک ہی قسم کی ہو، یعنی دونوں امام کی اقتداء کر کے نماز پڑھ رہے ہوں، اگر ان میں سے ایک امام کی اقتداء کر کے نماز پڑھ رہا ہے، اور دوسرا اقتداء کیے بغیر تنہا نماز پڑھ رہا ہے یا دونوں انفرادی طور پر نماز پڑھ رہے ہیں لیکن ایک دوسرے

کے برابر میں ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، مثلاً ایک مسبوق ہے دوسرا لاحق ہے، یا دونوں مسبوق ہیں تو نماز فاسد نہیں ہوگی کیونکہ مسبوق امام کے سلام کے بعد تنہا نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہے، ہاں اگر دونوں لاحق ہیں تو نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ لاحق مقتدی کے حکم میں ہے۔

۹......دونوں کی جگہ ایک ہو، اگر دونوں کی جگہ الگ الگ ہے مثلاً ایک مسجد کے اندر ہے اور ایک مسجد کے باہر تو اس صورت میں ایک دوسرے کے برابر میں ہونے کی صورت میں بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۱۰......دونوں ایک ہی طرف ہو کر نماز پڑھتے ہوں، اگر دونوں کی جہت مختلف ہو، مثلاً اندھیری رات میں قبلہ معلوم نہ ہو، اور ہر شخص اپنے گمان غالب پر عمل کیا ہو، اور ہر ایک کی رائے دوسرے کی رائے کے خلاف ہو، یا کعبہ کے اندر نماز ہو رہی ہے، اور ہر آدمی مختلف جہت کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ رہا ہو، اس صورت میں عورت کا مرد کے برابر میں ہونے کی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۱۱......امام نے اس عورت کی امامت کی نیت نماز شروع کرتے وقت کی ہو، اگر امام نے اس عورت کی امامت کی نیت نہیں کی تو پھر اس صورت میں عورت مرد کے برابر میں آنے کی صورت میں مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی، بلکہ اس عورت کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۱)

---

(۱) محاذاة المرأة الرجل مفسدة لصلاته، ولها شرائط:

(منها) ان تكون المحاذيه مشتهاة تصلح للجماع، ولا عبرة للسن وهو الاصح كذا في التبيين حتىٰ لو كانت صبية لا تشتهي وهي تعقل الصلاة فحاذت لا تفسد صلاته كذا في الكافي.

(ومنها) ان تكون الصلاة مطلقة وهي التي لها ركوع وسجود وان كان يصليان بالايماء.

# محراب کے اندر کھڑا ہونا

☆......امام کے لئے جماعت کی نماز پڑھاتے وقت محراب کے اندر کھڑا ہونا مکروہ ہے اوراگرامام کے قدم کا کچھ حصہ محراب سے باہر ہے تو کراہت نہیں

---

(منها) ان تكون الصلاة مشتركة تحريمة واداء ونعني بالشركة تحريمة ان يكونا بانيين تحريمتهما على تحريمة الامام حقيقة ونعني بالشركة اداء ان يكون لهما امام فيما يؤديان تحقيقا او تقديرا ، فالمدرک بأن تحريمته على تحريمة الامام وبأن اداء ه على ادائه حقيقة واللاحق بان تحريمته على تحريمة الامام حقيقة وبان اداء ه فيما يقضيه على اداء الامام تقديرا والمسبوق في بأن حق التحريمة منفرد فيما يقضيه ، فلو حاذت الرجل المرأة فيما يقضيان لا تفسد صلاته كذا في التبيين.

(ومنها) ان يكونا في مكان واحد حتىٰ لو كان الرجل على الدكان والمرأة على الارض والدكان مثل قامة الرجل لا تفسد صلاته.

(منها) ان يكونا بلا حائل حتىٰ لو كان في مكان متحد بان كانا على الارض او على الدكان الا ان بينهما اسطوانة لا تفسد صلاته هكذا في الكافي، وادنىٰ الحائل قدر موخر الرحل وغلظه غلظ الاصبع ، والفرجة تقوم مقام الحائل، وادناه قدر ما يقوم فيه الرجل كذا في التبيين،

(ومنها) ان تكون ممن تصح منها الصلاة حتىٰ ان المجنونة اذا حاذته لا تفسد صلاته كذا في الكافي.

(ومنها) ان ينوى الامام امامتها او امامة النساء وقت الشروع لا بعده ولا يشترط حضور النساء لصحة نيتهن.

(ومنها) ان تكون المحاذاة في ركن كامل حتىٰ لو كبرت في صف وركعت في آخر وسجدت في ثالث فسدت صلاة من عن يمينها ويسارها وخلفها من كل صف.

(ومنها) ان تكون جهتهما متحدة حتىٰ لو اختلفت لا تفسد ولا يتصور اختلاف الجهة الا في جوف الكعبة او في ليلة مظلمة وصلى كل بالتحرى الى جهة، هندية: ۱/۸۹، الباب الخامس في الامامة، الفصل الخامس في بيان مقام الامام والماموم ، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۱/۵۷۲۔ ۵۷۲، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۳۵۳، باب الامامة، قوله وان حاذته مشتهـــــاة الخ، حاشية الطحطاوى على المراقي،ص: ۳۲۹، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي كراچي.

ہوگی۔(۱)

☆......امام جماعت کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد محراب کے اندر انفرادی طور پر سنت اور نفل وغیرہ پڑھ سکتا ہے اس میں کوئی قباحت نہیں۔(۲)

☆......اگر نمازیوں کے ازدحام اور جگہ کی تنگی کی وجہ سے امام کو مجبوراً محراب کے اندر کھڑے ہونے کی نوبت آئی تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) وکره ......... (وقيام الامام في المحراب لا سجوده فيه) وقدماه خارجة لان العبرة للقدم مطلقا) الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۴۵، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.
ويكره قيام الامام وحده في الطاق وهو المحراب لا يكره سجوده فيه اذا كان قائما خارج المحراب، هندية: ۱/ ۱۰۸، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، ط: حقانيه پشاور.

(۲) وفي الجوهرة: ويكره للامام التنفل في مكانه لا للمؤتم، وقيل يستحب كسر الصفوف وفي الخانية: يستحب للامام التحول ليمين القبلة يعني يسار المصلي لتنفل اوورد، وخيره في المنية: بين تحويله يمينا وشمالا واماما وخلفا وذهابه لبيته، الدر المختار (قوله وخيره الخ) ...... وان كان بعدها تطوع وقام يصليه يتقدم او يتاخر او ينحرف يمينا او شمالا او يذهب الى بيته فيتطوع ثمه الخ. شامي: ۱/ ۵۳۱، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها،مطلب فيما لو زاد على العدد الوارد في التسبيح، عقب الصلاة،ط: سعيد كراچي.

(۳) واذا ضاق المسجد بمن خلف الامام فلا بأس بان يقوم في الطاق، هندية: ۱/ ۱۰۸، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة ولا يكره، ط: حقانيه پشاور.
وهذا كله عند عدم العذر...... او في المحراب بضيق المكان لم يكره (قوله فلوقا موا الخ)...... وحكى الحلواني عن ابي الليث لا يكره وقيام الامام في الطاق عند الضرورة بأن ضاق المسجد على القوم، شامي: ۱/ ۶۴۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. تاتارخانية: ۱/ ۵۶۹، باب ما يكره للمصلي وما لا يكره، ط: ادارة القرآن كراچي.
ويكره (قيام الامام) بجملته (في المحراب) لاقيامه خارجه وسجوده فيه سمي محرابا لانه يحارب النفس والشيطان بالقيام اليه، والكراهة لا شتباه الحال على القوم، واذا ضاق المكان فلا كراهة، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۶۰ - ۳۶۱، فصل في المكروهات، ط: قديمي كراچي.

## محلّہ کی مسجد میں جماعت نہیں ہوتی

اگر محلّہ کی مسجد میں جماعت کا انتظام نہیں ہے تو اپنے محلّہ کی مسجد کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں نہ جائے بلکہ اگر تنہا بھی نماز پڑھنی پڑے تو وہیں اذان دے کر نماز پڑھے کیونکہ اپنے محلّہ کی مسجد کا حق زیادہ ہے، اور اس کو آباد کرنا ضروری ہے۔(۱)

## محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھنا

محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھنا اس مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے جس میں لوگ زیادہ جمع ہوتے ہوں، کیونکہ محلّہ کی مسجد کا وہاں کے رہنے والوں پر حق ہوتا ہے، لہٰذا محلّہ والوں کو چاہئے کہ محلّہ کی مسجد کا حق ادا کریں اور اس میں نماز پڑھ کر اس کو آباد کریں۔(۲)

---

(۱) رجل صلی فی المسجد الجامع لکثرة الجمع لا یصلی فی مسجد حیه فانه یصلی فی مسجد منزله وان کان قومه اقل ولم یکن فی مسجد منزله موذن فانه یذهب الی مسجد منزله یوذن فیه ویصلی وان کان واحدا لان لمسجد منزله حقا علیه فیودی حقه، قاضیخان علی هامش الفتاویٰ الهندیة: ۱/ ٦٧، فصل فی المسجد، ط: حقانیه پشاور، شامی: ۱/ ۵۵۵، باب الامامة، ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاویٰ: ۱/ ۲۲۸، الفصل السادس والعشرون فی المسجد، ط: رشیدیة کوئٹه.

بخلاف ما اذا لم یصل فیه احد لان الحق تعین علیه، شامی: ۱/ ۵۵۵، قبل قوله ونحوه باب الامامة، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی.

(۲) قلت: لکن فی الخانیة: وان لم یکن لمسجد منزله موذن فانه یذهب الیه ویوذن فیه ویصلی وان کان واحدا لان لمسجد منزله حقا علیه فیودی حقه، موذن مسجد لا یحضر مسجده احد قالوا وهو یوذن ویقیم ویصلی وحده وذلک احب من ان یصلی فی مسجد آخر...... بخلاف ما اذا لم یصل فیه احد لان الحق تعین علیه، شامی: ۱/ ۵۵۵، باب الامامة، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی. قاضیخان علی هامش الهندیة: ۱/ ٦٧، باب الاذان ،ط: مکتبه حقانیه پشاور، خلاصة الفتاویٰ: ۱/ ۲۲۸، الفصل السادس والعشرون فی المسجد، ط: رشیدیة کوئٹه.

## محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر درود پڑھنا

☆......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نام سن کر درود شریف پڑھنا چاہئے،(۱)

حدیث شریف میں اس کی بہت زیادہ تاکید آئی ہے لیکن یہ حکم نماز سے باہر کا ہے، نماز میں یہ حکم نہیں ہے، اس لئے اگر کوئی شخص نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر درود شریف پڑھے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ اس نے نماز میں قصداً جواب دیا ہے اور نماز میں قصداً جواب دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(۲)

☆......اور اگر کسی نمازی نے جواب دینے کے قصد کے بغیر ایسے ہی درود شریف پڑھ لیا ہے، تو نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ درود شریف پڑھنے سے نماز فاسد

---

(۱) (قوله في الاصح) صححه الزاهدي في المجتبىٰ لكن صحح في الكافي وجوب الصلاة مرة في كل مجلس كسجود التلاوة حيث قال في باب التلاوة: وهو كمن سمع اسمه عليه الصلاة والسلام مرارا لم تلزمه الصلاة الا مرة في الصحيح ، لان تكرار اسمه صلى الله عليه وسلم لحفظ سننه التي بها قوام الشريعة ، فلو وجبت الصلاة بكل مرة لأفضى الى الحرج غير انه يندب تكرار الصلاة ، الخ، شامي: ۱/۵۱۶، مطلب في وجوب الصلاة عليه الصلاة والسلام، فصل في بيان تاليف الصلاةالى انتهائها، ط: سعيد كراچي.

(۲) [فروع] سمع اسم الله فقال جل جلاله او النبي صلى الله عليه وسلم او قراء ة الامام فقال: "صدق الله ورسوله" تفسد ان قصد جوابه ، الدر مع الرد: ۱/۶۲۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام ،ط : سعيد كراچي. هندية: ۱/۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،ط: رشيدية كوئٹه، و: ۲/۵، قوله وجواب عاطس،ط: سعيد كراچي.

نہیں ہوتی، بلکہ نماز کے آخر میں اس کو مستقلاً پڑھنے کا حکم ہے۔(۱)

## مخبوط العقل

اگر کوئی شخص زیادہ بڑھاپے کی وجہ سے مخبوط العقل ہو گیا ہے، اور اس کی عقل و شعور کام نہیں کرتا، اور نماز پڑھنے کی صورت میں رکعتوں کی گنتی وغیرہ یاد نہیں رہتی، تو اس پر وقت کی نماز ادا کرنا ضروری نہیں، بلکہ صحت کے بعد ان نمازوں کی قضاء پڑھ لے، ہاں اگر کوئی شخص اس کو بتلاتا جائے اور وہ پڑھ لے(۲) تو اس کی نماز درست ہو جائے گی، اور اگر کوئی بتلانے والا نہ ملے تو اپنے غالب رائے پر عمل کر کے نماز پڑھ سکتا ہے، نماز ہو جائے گی بعد میں قضا پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) استفيد انه لو لم يقصد الجواب بل قصد الثناء والتعظيم لا تفسد لان نفس تعظيم الله تعالىٰ والصلاة على نبيه صلى الله عليه وسلم لا ينافي الصلوة كما في شرح المنية، شامي: ۶۲۱/۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراچي. ولو صلى على النبي صلى الله عليه وسلم في الصلوة ان لم يكن جوابا لغيره لا تفسد صلاته، هندية: ۹۹/۱، مكتبه حقانيه پشاور، البحر الرائق: ۹/۲، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، ط؛ رشيدية كوئٹه، و: ۵/۲، قوله وجواب عاطس، ط: سعيد كراچي.

(۲) [تنبيه] جعل في السراج المسألة على اربعة اوجه ان زاد المرض على يوم وليلة وهو لا يعقل فلا قضاء اجماعا والا وهو يعقل قضى اذا صح اجماعا، وان زاد و هو يعقل اولا وهو لايعقل فعلىٰ الخلاف، شامي: ۱۰۰/۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

(۳) (ولو اشتبه على مريض اعداد الركعات والسجدات لنعاس يلحقه لا يلزمه الاداء) ولو اداها بتلقين غيره ينبغي ان يجزيه كذا في القنية الدر المختار، (قوله ولو اشتبه على مريض الخ) اى بأن وصل الى حال لا يمكنه ضبط ذلك، وليس المراد مجرد الشك والاشتباه لان ذلك يحصل للصحيح، (قوله ينبغي ان يجزيه) قد يقال انه تعليم و تعلم وهو مفسد كما اذا قرأ من المصحف او علمه انسان القراءة وهو في الصلاة، قلت: وقد يقال انه ليس بتعليم و تعلم بل هو تذكير او اعلام فهو كاعلام المبلغ بانتقالات الامام فتأمل، شامي: ۱۰۰/۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

## مخنث امام

مخنث کوامام بنانا صحیح نہیں ہے، یہاں تک کہ مخنث کی اقتداء مخنث کے پیچھے بھی درست نہیں، ہوسکتا ہے جومخنث امام ہے وہ عورت ہواور جومخنث مقتدی ہے وہ مرد ہو، کیونکہ مخنث میں مردانہ اور زنانہ دونوں اعضاء ہونے کی وجہ سے دونوں کا احتمال ہے۔(۱)

## مخنث جماعت میں شامل ہوسکتے ہیں

مخنث مردوں کی جماعت میں شامل ہوسکتے ہیں، مگر وہ مردوں کی جماعت سے پیچھے کھڑے ہوں، اوران کے شامل ہونے سے دیگر مسلمانوں کی نماز صحیح ہے۔(۲)

## مخنث کا پیسہ

مخنث کا پیسہ مسجد میں خرچ کرنا جائز ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں۔(۳)

## مخنث کی صف

جماعت کے دوران مخنثین کے لئے صف میں ایک دوسرے کے ساتھ مل مل

---

(۱) وفسد اقتداء رجل بامرأة او صبی ...... وبالخنثیٰ فیه تفصیل فان کان المقتدی رجلا فهو غیر صحیح لجواز ان یکون امرأة وان کان امرأة فهو صحیح ...... وان کان خنثیٰ لا یجوز لجواز ان یکون امرأة والمقتدی رجلا ، البحر الرائق: ۱/۳۵۹، باب الامامة، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۸۷۲، باب الامامة ، قبیل مطلب الواجب کفایة هل یسقط بفعل الصبی وحده، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۸۵، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره، ط: حقانیه پشاور.

(۲) ویصف الرجال ثم الصبیان ثم الخناثیٰ ثم النساء الخ، الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۱/۵۶۸ ـ ۵۷۱، باب الامامة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۳۵۳، باب الامامة، ط: سعید کراچی. تاتارخانیة: ۱/۶۲۳، الفصل السابع فی بیان مقام الامام والماموم، ط: ادارة القرآن کراچی.

(۳) مخنث مسلمان ہیں اگر جائز کمائی ہے تو مسجد میں لگانا جائز ہے۔

کر کھڑا ہونا جائز نہیں، بلکہ ہر دو مخنث کے درمیان ایک آدمی کے کھڑے ہونے کے برابر جگہ خالی چھوڑنا ضروری ہے، کیونکہ ہر مخنث میں مرد اور عورت دونوں کا احتمال ہے لہذا مل کر کھڑے ہونے میں نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

## مخنثوں کی جماعت

اگر صرف مخنث اکٹھے ہو کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں، تو ان کے امام کو مقتدیوں سے آگے کھڑا ہونا چاہئے، مقتدیوں کے بیچ میں یا ان کے برابر میں کھڑا ہونا صحیح نہیں، اگر امام مقتدیوں کے برابر میں کھڑا ہو جائے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

## مدرک

''مدرک'' وہ شخص ہے جس کو جماعت کی نماز امام کی اقتداء میں شروع سے آخر تک ملی اس کو ''مقتدی'' اور ''موتم'' بھی کہتے ہیں۔(۳)

---

(۱) (قوله لكن لا يلزم) جواب عما نقلناه عن الحلية من جعل الخناثى اربعة صفوف لان المراد بيان الصفوف......من انه لا تصح محاذاة الخنثىٰ مثله ولا تاخره عنه لاحتمال انوثة. المتقدم واحد المتحاذيين ثم قال فيشترط ان تكون الخناثىٰ صفاواحدا بين كل اثنين فرجة اوحائل ليمنع المحاذاة، وهذا مما من الله بالتنبيه له، رد المحتار: ۱/ ۵۷۱، باب الامامة، مطلب فى الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/ ۳۵۹، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.

(۲) (قوله وفسد اقتداء رجل بامرأة او صبى) .......... الا انه يتقدم ولا يقوم وسط الصف حتىٰ لا تفسد صلوته بالمحاذاة وان كان خنثىٰ لا يجوز لجواز ان يكون امرأة والمقتدى رجلا، الخ، البحر الرائق: ۱/ ۳۵۹، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. شامى: ۱/ ۵۷۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.

(۳) واعلم ان المدرک من صلاها كاملة مع الامام (قوله واعلم ان المدرک).......... بمن صلاها كاملة مع الامام اى ادرک جميع ركعاتها معه، شامى: ۱/ ۵۹۴، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. والحاصل ان المقتدى اما مدرک.......... فالمدرک من ادرک الركعات كلها مع الامام، البحر الرائق: ۱/ ۳۵۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۸۹، الباب الخامس فى الامامة الفصل الخامس فى بيان الامام والماموم، ط: حقانيه پشاور.

## مذبح میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

مذبح میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ نجاست کا مقام ہے ایسی جگہ میں جانوروں کے ذبح کرنے کا خون اور گوبر وغیرہ پڑنے سے تعفن ہوتا ہے، اور نماز کے لئے نظافت اور طہارت مناسب ہے۔ (احکام اسلام ص ۷۵)(۱)

## مذی

''مذی'' نجس اور ناپاک ہے، جس کپڑے کو مذی لگے گی وہ ناپاک ہے۔ اگر مذی کی مقدار ایک درہم سے زیادہ ہے تو ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھ لی تو پاک کپڑا پہن کر دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

اور اگر ''مذی'' کی مقدار ایک درہم یا اس سے کم ہے تو نماز ہو جائے گی، لیکن اس کو بھی دھونا ضروری ہے۔ (۳)

---

(۱) اقول: الحكمة في النهي عن المزبلة والمجزرة انهما موضعا النجاسة والمناسب للصلاة هو التطهر والتنظف، حجة الله البالغة: ۱/۱۹۳، المساجد، ط: كتب خانه رشيديه كوئٹه.

(۲) كل ما يخرج من بدن الانسان مما يوجب خروجه الوضوء او الغسل فهو مغلظ كالغائط و[البو]ل والمني والمذي والودي، الخ، هندية: ۱/۴۶، الباب السابع في النجاسة واحكامها الفصل الثاني في الاعيان النجسة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (وعفا) الشارع (عن قدر درهم) وان كره تحريما فيجب غسله، وما دونه تنزيها فيسن، [و]فوقه مبطل فيفرض، الدر مع الرد: (قوله وعفا الشارع) ......قال في شرح المنية: ولنا ان [ال]قليل عفو اجماعا، اذ الاستنجاء بالحجر كاف بالاجماع وهو لا يستاصل النجاسة، والتقدير [ب]الدرهم مروى عن عمر و علي وابن مسعود، وهو مما لا يعرف بالراى فيحمل على السماع، [و]في الحلية: التقدير بالدرهم وقع على سبيل الكناية عن موضع خروج الحدث من الدبر كما [افا]ده ابراهيم النخعي بقوله انهم استكرهوا ذكر المقاعد في مجالسهم فكنوا عنه بالدرهم، [ويعض]ده ما ذكره المشايخ عن عمر انه سئل عن القليل من النجاسة في الثوب، فقال اذا كان مثل ظفرى، هذا لا يمنع جواز الصلاة، قالوا وظفره كان قريبا من كفنا، (قوله وان كره تحريما) اشار الى ان العفو عنه بالنسبة الى صحة الصلاة به، فلا ينافي الاثم الخ، شامي: ۱/۳۱۶، باب الانجاس، ط: سعيد كراچي.

# مرتد کی نماز

☆......جو لوگ پہلے مسلمان تھے، بعد میں مرتد ہوگئے اور اسلام سے پھر گئے یا اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور مذہب قبول کرلیا، (العیاذ باللہ) پھر کچھ دن کے بعد دوبارہ توبہ کر کے اسلام قبول کرلیا، تو مرتد ہونے کے بعد سے دوبارہ اسلام قبول کرنے تک درمیان کا جو زمانہ ہے اس میں جو نمازیں نہیں پڑھی ہیں ان نمازوں کی قضاء نہیں ہے، اس لئے کہ وہ لوگ مرتد ہونے کے بعد اصلی کافر کی طرح ہوگئے ہیں، جس طرح اصلی کافر پر مسلمان ہونے کے بعد کفر کے زمانے کی نمازوں کی قضاء نہیں ہے، اسی طرح مرتد پر بھی مرتد ہونے کے بعد اسلام قبول کرنے تک جو زمانہ ہے، اس میں جو نمازیں چھوڑی ہیں ان کی قضاء نہیں ہے، البتہ حج کی قضاء لازم ہے، یعنی مرتد ہو کر اسلام قبول کرنے کے بعد حج دوبارہ کرنا ضروری ہے، اگر اس پر پہلے حج فرض تھا اور اس نے حج کیا بھی تھا، تو اب دوبارہ کرنا ضروری ہے، مرتد ہونے سے پہلے جو حج کیا ہے اس کا اب اعتبار نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اگر کسی مسلمان نے اول وقت میں فرض نماز ادا کی، پھر وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو کر مرتد ہوگیا، پھر آخر وقت میں دوبارہ مسلمان ہوگیا اور مسلمان ہونے کے بعد تکبیر تحریمہ کے مقدار وقت باقی تھا تو اس پر اس فرض نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، کیونکہ وقت کے شروع میں جو فرض نماز اس نے ادا کی تھی مرتد ہونے کی وجہ سے وہ نماز ضائع

---

(۱) (ویقضی ماترک من عبادة في الاسلام) لان ترک الصلاة والصیام معصیة والمعصیة تبقی بعد الردة (وماادی منها فیه یبطل، ولا یقضی) من العبادات (الا الحج) لانه بالردة صار کالکافر الاصلی فاذا اسلم وهو غنی فعلیه الحج فقط الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۱/۲۵۱-۲۵۲، باب المرتد، مطلب المعصیة تبقیٰ بعد الردة، ط: سعید کراچی.

ہوگئی۔(۱)

## مرد کا سجدہ

مرد کے لئے سجدہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اپنے بازوؤں کو اپنی پسلیوں سے الگ رکھے، لیکن جماعت کے دوران بازوؤں کو پسلیوں سے ملاکر رکھے تاکہ دائیں بائیں مقتدیوں کو تکلیف نہ ہو، (۲) کہنیوں کو زمین پر نہ بچھائے بلکہ زمین سے اٹھا کر رکھے، پیٹ کو رانوں سے جدا رکھے، اور سجدہ میں دونوں ہاتھ کانوں کے مقابل رکھے اور سینے کے مقابل نہ رکھے، یعنی چہرہ دونوں ہتھیلوں کے درمیان اور انگوٹھے کانوں کی لو کے مقابل رہیں، ہاتھوں کی انگلیاں بالکل ملاکر رکھے، تاکہ تمام انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رہے۔(۳)

---

(۱) (قوله الا الحج) لان سببه البيت المكرم وهو باق بخلاف غيره من العبادات التي اداها لخروج سببها ،ولهذا قالوا: اذا صلى الظهر مثلا ثم ارتد ثم تاب في الوقت يعيد الظهر لبقاء السبب، وهو الوقت ولذا اعترض اقتصاره على ذكر الحج وتسمية قضاء، بل هو اعادة لعدم خروج السبب، شامی: ۴/۲۵۲، باب المرتد ، باب لو تاب المرتد هل تعود حسناته ، ط: سعيد كراچی.

(۲) (قوله وابدى ضبعيه) ...... ثم ان كان في الصف لا يبديهما حذرا من ايذاء جاره بخلاف ما اذا لم يؤد الى الايذاء كما اذا لم يكن في الصف زحام ذكره في المجتبىٰ وهذا اولىٰ مما ذكره في الهداية وتابعه في الكافي وتبعهما الشارح من انه اذا كان في الصف لا يجافي بطنه عن فخذيه لان الايذاء لا يحصل من مجرد المجافاة وانما يحصل من اظهار العضدين، البحر: ۱/۳۲۰، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچی.

(۳)ويضع يديه في السجود حذاء اذنيه وليوجه اصابعه نحو القبلة وكذا اصابع رجليه ويعتمد على راحتيه ويبدى ضبعيه عن جنبيه ولا يفترش ذراعيه كذا في الخلاصة ويجافي بطنه عن فخذيه كذا في الهداية هندية: ۱/۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها،ط: رشيدية كوئٹه. شامی: ۱/۴۹۷، و: ۱/۵۰۳، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، فتح القدير: ۱/۲۶۴ ـ ۲۶۶، باب صفة الصلاة، ط: مصطفىٰ البابي الحلبي بمصر، البحر الرائق: ۱/۳۲۰، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر ، ط: سعيد كراچی.

مردوں کے لئے سجدہ کے دوران بلاعذر کہنیوں کو زمین پر بچھانا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

## مرد وعورت کی نماز میں فرق

''نماز میں فرق'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مرض عام

''مصیبت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مرض کی وجہ سے پاک نہیں رہتا

بعض بیماریوں میں بدن اور کپڑوں کا پاک رہنا مشکل ہوتا ہے، یا دھونے میں سخت تکلیف ہوتی ہے یا بیماری میں اضافہ ہونے کا ڈر ہوتا ہے، یا کپڑے بدلنے کے لئے مزید کپڑے نہیں ہوتے تو ایسی حالت میں عذر کی بناء پر اسی حالت میں نماز درست ہوجاتی

---

= (ويبدى) في سجوده اى يظهر (ضبعيه) اى عضديه لما في مسلم عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجدت فضع كفيك وارفع مرفقيك (ويجافى) اى يباعد (بطنه عن فخذيه) لما في مسلم ايضا عن ميمونة كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا سجد يجافى بين يديه حتىٰ لو ان بهيمة ارادت ان تمر بين يديه لمرت، وفي مسلم وغيره عن عبدالله بن بحينة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد فرج بين يديه حتىٰ يبدو بياض ابطيه، وهٰذه المبالغة المذكورة في هٰذين الحديثين لا تتاتىٰ مع الصاق البطن بالفخذين فلزم مباعدته عنهما وهٰذه كيفية السجود المسنونة في حق الرجل، حلبي كبير، ص: ۳۲۱-۳۲۲، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، و ص: ۲۸۰، ط: نعمانية كوئٹه۔

(۱) (افتراش) الرجل (ذراعيه) للنهي، الدر مع الرد (قوله وافتراش الرجل ذراعيه الخ) اى بسطهما في حالة السجود وقيد بالرجل اتباعا للحديث المار آنفا، ولان المرأة تفترش، قال في البحر: قيل وانما نهى عن ذلك لانها صفة الكسلان والتهاون بحاله مع ما فيه من التشبه بالسباع والكلاب، والظاهر انها تحريمية للنهي المذكور من غير صارف، شامي: ۱/۶۴۴، مكروهات الصلاة، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة و بدعة كان ترك السنة اولىٰ، ط: سعيد كراچي۔

ہے۔(۱)

واضح رہے کہ بعض بیمار لوگ ایسی حالت میں نماز چھوڑ دیتے ہیں، اور یہ سمجھتے ہیں کہ ایسی حالت میں نماز نہیں ہوتی، یہ غلط ہے، نماز معاف نہیں ہوتی، پڑھنا اور پڑھانا لازم ہے ورنہ گنہگار ہوگا۔(۲)

## مرہم ناپاک ہے

"ناپاک مرہم" کے عنوان کو دیکھیں۔

## مریخ

"چاند" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (وان سال علی ثوبه) فوق الدرهم (جاز له ان لا یغسله ان کان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها) ای الصلاة ...... وكذا مريض لا يبسط ثوبا الا تنجس فورا له تركه (الدر المختار) وقال ابن عابدين تحت (قوله وكذا مريض الخ) في الخلاصة مريض مجروح تحته ثياب نجسة ان كان بحال لا يبسط تحته شئ الا تنجس من ساعته له ان يصلي على حاله كذا لو لم يتنجس الثاني الا انه يزداد مرضه له ان يصلي فيه، شامي: ۱/۳۰۶-۳۰۷، باب الحيض، مطلب في احكام المعذور، ط: سعيد كراچي.

مريض تحته ثياب نجسة ان كان بحال لا يبسط شئي الا ويتنجس من ساعته يصلي على حاله وكذا اذا لم يتنجس الثاني لكن يلحقه زيادة مشقة بالتحويل، هندية: ۱/۱۳۷، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: حقانيه پشاور.

مريض مجروح تحته ثياب نجسة ان كان بحال لا يبسط تحته شئي الا تنجس من ساعته له ان يصلي على حاله وكذا لو لم يتنجس الثاني الا انه يزداد مرضه له ان يصلي فيه، البحر الرائق: ۲/۱۱۴-۱۱۵، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

(۲) ايضا.

# مریض

☆......مریض پر بھی نماز فرض ہے، مرض کی وجہ سے نماز معاف نہیں ہو جاتی، اگر کھڑے ہو کر پڑھنے کی طاقت نہیں تو بیٹھ کر پڑھے، اور اگر بیٹھ کر پڑھنے کی طاقت نہیں تو لیٹ کر اشارے سے پڑھے۔(۱)

☆......بعض مریض نماز کا اہتمام نہیں کرتے، حالانکہ ممکن ہے کہ یہ زندگی کا آخری مرض ہو، کیونکہ ہر بیماری موت کی یاددہانی کراتی ہے،(۲) صحت اور تندرستی کی حالت میں نماز کی فکر نہیں، اب بیماری کی حالت میں نماز سے غافل رہنا، اور اس کا اہتمام نہ کرنا بڑے ہی خطرہ کی بات ہے۔

---

(۱) عن عمران بن حصين قال كان بى الناصور فسألت النبى صلى الله عليه وسلم فقال: صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلى جنب، سنن ابى داود، ص: ۱۳۷ كتاب الصلاة، باب فى صلوة القاعد، ط: مير محمد كتب خانه كراچى.

فاذا عجز عن القيام يصلى قاعدا بركوع وسجود فان عجز عن الركوع والسجود يصلى قاعدا...... فان عجز عن القعود يستلقى ويؤمى ايماء الخ، بدائع الصنائع: ۱/۱۰۵، فصل فى اركان الصلاة، ط: سعيد كراچى.

اذا عجز المريض عن القيام صلى قاعدا يركع ويسجد كذا فى الهداية، ...... وان تعذر القعود اوما بالركوع والسجود مستلقيا على ظهره، الخ، هندية: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر فى صلاة المريض، ط: حقانيه پشاور.

(۲) ورد فى الخبر: ان بعض الانبياء عليهم السلام قال لملك الموت عليه السلام أمالك رسول تقدمه بين يديك ليكون الناس على حذر منك ؟ قال: نعم لى والله رسل كثيرة من الاعلال والامراض والشيب والهموم وتغير السمع والبصر فاذا لم يتذكر من نزل به ذلك ولم يتب، فاذا قبضته ناديته: الم اقدم اليك رسولا بعد رسول ونذيراً بعد نذير: فانا الرسول الذى ليس بعدى رسول الخ، التذكرة فى احوال الموتىٰ وامور الآخرة، ص: ۴۴، باب ما جاء فى رسل ملك الموت قبل الوفات، ط: المكتبة التجارية مكة المكرمة، وفيه ايضا: وقيل، النذير: الحمى، ومنه قوله صلى الله عليه وسلم، الحمى نذير الموت، اى رائد الموت ص: ۴۶.

☆...... بعض مریض تندرستی کے زمانے میں تو نماز پابندی سے پڑھتے ہیں، مگر بیماری کے دوران نماز کا خیال نہیں رکھتے، اور خیال نہ رکھنے کی عام وجہ یہ ہوتی ہے کہ بیماری یا وسوسہ کی بنا پر کپڑے یا بدن ناپاک، گندے ہونے کی وجہ سے، یا وضو اور غسل نہیں کرسکتا ہے تیمّم کو دل گوارا نہیں کرتا وغیرہ وغیرہ، تو ان وجوہات کی بنا پر نماز قضا کردیتے ہیں، یہ سخت جہالت اور نادانی کی بات ہے ایسے موقعوں پر دارالافتاء کے مفتیان کرام سے مسئلہ معلوم کرکے عمل کرنا چاہئے، اور شریعت میں دی گئی سہولتوں سے فائدہ اٹھا کر اس پر عمل کرنا چاہئے۔

غرض ان وجوہات کی بنا پر نماز قضاء کرنا جائز نہیں۔(۱)

## مریض کا تراویح پڑھنا

اگر مریض بیماری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا ہے تو تراویح چھوڑنا جائز نہیں ہوگا، بلکہ مریض کے لئے بھی تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اور پڑھنے کی طاقت ہونے کے باوجود تراویح کو چھوڑنا گناہ ہوگا۔(۲)

---

(۱) انظر الی الحاشیة الآتیة

(۲) ( ولا تقضی التراویح) اصلا ( بفواتها ) عن وقتها( منفردا ولا بجماعة ) علی الاصح لان القضاء من خصائص الواجبات وان قضاها کانت نفلا مستحبا تراویح ، وهی سنة الوقت لا سنة الصوم فی الاصح، فمن صار اهلا للصلاة فی آخر الیوم یسن له التراویح کالحائض اذا طهرت ، والمسافر ، والمریض المفطر .( قوله والمسافر والمریض)..... والاصح انها سنة الوقت لقوله صلی الله علیه وسلم "و سننت لکم قیام لیله حتیٰ ان المریض المفطر والمسافر والحائض والنفساء اذا طهرتا والکافر اذا اسلم فی آخر الیوم تسن لهم التراویح فکیف یعذر المقیم الصحیح الصائم فی ترکها ،حاشیة الطحطاوی علی المراقی،ص:۴۱۲، قبیل باب الصلاة فی الکعبة، ط: قدیمی کراچی.

## مریض کو امام بنانا

اگر کسی آدمی کو کوئی ایسا مرض ہو جس سے لوگوں کو نفرت ہوتی ہے مثلاً سپید داغ برص اور جذام کی بیماری ہے تو ایسے آدمی کو امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے۔(۱)

## مریض کو نماز کی اطلاع کریں

بعض مریض نماز کے پورے پابند ہوتے ہیں، مگر بیماری کے غلبہ یا دوائی کے اثرات سے یا نماز کے وقت نیند کے غلبہ سے یا بہت زیادہ ضعف، کمزوری اور نقاہت سے آنکھیں بند ہونے کی بنا پر غفلت سی ہو جاتی ہے، اور نماز کے اوقات وغیرہ کی پوری خبر نہیں ہوتی، یہاں تک کہ نماز قضاء ہو جاتی ہے، حالانکہ اگر ساتھ رہنے والے لوگ نماز کی اطلاع کرتے تو وہ ہرگز ہرگز کوتاہی نہ کرتے، لیکن مریض کے ساتھ رہنے والے یا خدمت کرنے والے حضرات مریض کی راحت کا خیال کر کے نماز کی اطلاع نہیں کرتے، اور اگر مریض کو کسی طرح نماز کے بارے میں اطلاع ہو جائے تو الٹا منع کرتے ہیں یا اس کی مدد نہیں کرتے مثلاً وضو، تیمم، کپڑوں کی تبدیلی، قبلہ رخ کرنا وغیرہ کچھ نہیں کرتے، جس سے خود بھی گنہگار ہوتے ہیں، اور مریض کو بھی گنہگار بناتے ہیں، ایسا کرنا نہ مریض کے ساتھ خیر خواہی ہے نہ اپنے ساتھ، بلکہ یہ سراسر بدخواہی ہے، اگر خدانخواستہ مریض کا اسی مرض میں انتقال ہو جائے تو قبر اور میدان حشر میں اس کا ساتھ کون دے گا۔(۲)

---

(۱) (قوله ومفلوج وابرص شاع برصه وكذلك اعرج يقوم ببعض قدمه فالاقتداء بغيره اولىٰ تاتارخانية وكذا اجذم بيرجندي، مجبوب وحاقن، ومن له يد واحدة، فتاوىٰ الصوفية عن التحفة، والظاهر ان العلة النفرة ولذا قيد الابرص بالشيوع ليكون ظاهرا ولعدم امكان اكمال الطهارة ايضا في المفلوج والاقطع او المجبوب ولكراهة صلاة الحاقن اى ببول ونحوه، شامي: ۱/ ۵۶۲، باب الامامة، مطلب في امامة الامرد، ط: سعيد كراچي.

(۲) "وتعاونوا على البر والتقوىٰ" المائدة: الآية: ۲.

## مریض کے لئے سنت ونفل

مریض کے لئے فرض اورواجب نماز پڑھنا ضروری ہے، سنت اور نفل پڑھنا ضروری نہیں، اگر آسانی سے پڑھ سکتا ہے تو پڑھ لے بہتر ہے، اوراگر نہ پڑھ سکے تو چھوڑ دے گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

## مریض کے لئے نجاست کی حالت میں نماز پڑھنا

جو بیمار بستر پر ہے، چلنے پھرنے سے معذور ہے، جسم، کپڑے اور بستر پاک نہیں رہتے، اور پاک کرنے کی کوئی صورت بھی نہیں ہے، تو ایسی صورت میں بھی نماز چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے، بلکہ اسی حالت میں نماز ادا کرے، اسی طرح اگر ایسا شخص جس کے لئے ستر دیکھنا جائز ہے موجود نہیں ہے، اور خود بھی استنجاء کرنے سے بالکل عاجز ہے تو ایسے وقت میں استنجاء کرنا ساقط ہو جاتا ہے اسی حالت میں نماز پڑھے، نماز قضاء نہ کرے۔(۲)

---

(۱)(قوله وسن مؤكدا اى استنانا موكدا ، بمعنیٰ انه طلب طلبا موكدا زيادة على بقية النوافل ، ولهٰذا كانت السنة الموكدة قريبة من الواجب في لحوق الاثم كما في البحر ويستوجب تاركها التضليل واللوم كما في التحرير اى على سبيل الاصرار بلا عذر كما في شرحه، شامي: ۲/ ۱۲ ، باب الوتر والنوافل، مطلب في السنن والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(۲) (وان سال على ثوبه) فوق الدرهم ( جاز له ان لا يغسله ان كان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها) اى الصلاة ( والا ) يتنجس قبل فراغه ( فلا يجوز ترك غسلها هو المختار للفتوىٰ، ...... وكذا مريض لا يبسط ثوبا الا تنجس فورا له تركه ، (الدر المختار) ( قوله وكذا مريض الخ) في الخلاصة مريض مجروح تحته ثياب نجسة ،ان كان بحال لا يبسط تحته شئي الا تنجس من ساعته له ان يصلي على حاله وكذا لو لم يتنجس الثاني الا انه يزداد مرضه له ان يصلي فيه، شامي: ۱/ ۳۰۶ ـ ۳۰۷، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، مطلب في احكام المعذور ، ط: سعيد كراچي.

## مریض نے صحت کے زمانے کی نماز کی قضاء کی

اگر کسی مریض نے بیماری میں تیمّم کر کے اشارہ سے وہ نماز پڑھی جو اس کی صحت کے زمانہ میں فوت ہوگئی تھی، تو اس سے اس کی یہ نماز درست ہوگئی، تندرست ہونے کیبعد اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

---

=مريض تحته ثياب نجسة ان كان بحال لا يبسط شئي الا ويتنجس من ساعته يصلي على حاله وكذا اذا لم يتنجس الثاني،لكن يلحقه زيادة مشقة بالتحويل ، هندية: ۱/ ۱۳۷، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئته، مريض مجروح تحته ثياب نجسة ان كان بحال لا يبسط تحته شئي الا تنجس من ساعته له ان يصلي على حاله، وكذا لو لم يتنجس الثاني الا انه يزداد مرضه له ان يصلي ،فيه، البحر الرائق: ۲/ ۱۱۴ ـ ۱۱۵، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

[فرع] في الخانية: مريض عجز عن الاستنجاء ولم يكن له من يحل له جماعه سقط عنه الاستنجاء لانه لا يحل مس فرجه الا لذالك والله اعلم ، حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۴۹، قبيل فصل فيما يجوز به الاستنجاء ،ط: قديمي كراچي، وكذا قالوا في المريض اذا لم يكن له امرأة وعجز عن الوضوء وله ابن او اخ فانه يوضيه الا انه لا يمس فرجه الا من يحل له وطؤها ، والمرأة المريضة ان لم يكن لها زوج وعجزت عن الوضوء ولها بنت او اخت توضيها ويسقط عنها الاستنجاء، خانية على هامش الهندية: ۱/ ۳۳، باب الوضوء والغسل، ط: رشيدية كوئته.

(۱) صلى في مرضه بالتيمم والايماء ما فاته في صحته صح ولا يعيد لو صح ، الدر المختار ( قوله صح) لانه مخاطب بقضائها في ذلك الوقت فيلزمه قضاؤها على قدر وسعه، رد المحتار: ۲/ ۷۶، كتاب الصلاة باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

ومن حكمه ان الفائتة تقضى على الصفة التي فاتت عنه الا لعذر وضرورة ، هندية: ۱/ ۱۲۱، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ط: حقانيه پشاور.

ومن حكمه ان الفائتة تقضى على الصفة التى فات عنه الا لعذرو ضرورة، ، البحر: ۲/ ۸۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

## مریض ہوش میں نہیں

''بے ہوشی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مزاحمت کرنا

اگر کوئی شخص نمازی کے سامنے سے گذرنا چاہے، تو نماز کی حالت میں اس شخص سے مزاحمت کرنا اور اس کو گذرنے سے باز رکھنا جائز ہے۔(۱)

## مزار کا قبہ

''قبر کا نقشہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مزدلفہ

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے ہیں، ان کے درمیان میں نفل وسنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، لیکن یہاں بعد میں مکروہ نہیں ہے، اس لئے مزدلفہ

---

(۱) (قوله ويدفعه) اى اذا مر بين يديه ولم تكن له سترة او كانت ومر بينه و بينها كما في الحلية والبحر، شامي: ۱/ ۶۳۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. الخامس عشر درء المار بين يديه قالوا: ويدرؤه، ان لم يكن سترة او مر بينه وبينها للاحاديث الواردة، البحر الرائق: ۲/ ۱۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

میں مغرب اور عشاء کی سنتیں اور وتر عشاء کی نماز کے بعد پڑھے۔(۱)

## مسافر امام سہو سجدہ کرے تو مقیم مقتدی کیا کرے

''سہو سجدہ مسافر امام پر لازم ہوا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مسافر امام قعدۂ اُولیٰ کے بعد کھڑا ہو گیا

اگر مسافر امام چار رکعت والی نماز کے قعدۂ اولیٰ کے بعد کھڑا ہو گیا، تو مقیم مقتدی امام کے واپس لوٹنے کا انتظار کریں، اگر امام تیسری رکعت کے سجدہ سے پہلے پہلے واپس آ کر بیٹھ گیا تو اس کے ساتھ سجدہ سہو کریں، اور اس کے سلام کے بعد باقی نماز ادا کریں، اور اگر امام نے تیسری رکعت کا سجدہ کر لیا تو مقتدی اپنے طور پر کھڑے ہو کر اپنی نماز پوری کر لیں، امام کی اقتداء بقیہ نماز میں نہ کریں، اگر مقتدی تیسری اور چوتھی رکعت میں مسافر امام کی اقتداء کر لی تو ان کی نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ امام کی نماز فرض نہیں ہے اور مقتدی کی نماز فرض ہے، اور فرض والے کی اقتداء غیر فرض والے کے پیچھے جائز نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) (قوله وصلى العشاء ين الخ) اى فى اول وقت العشاء الاخيرة قهستانى، وينبغى ان يصلى قبل حط رحاله بل ينيخ جماله ويعقلها، واشار الى انه لا تطوع بينهما ولو سنة مو كدة على الصحيح، ولو تطوع اعاد الاقامة، كما لو اشتغل بينهما بعمل آخر، بحر، قال فى شرح اللباب ويصلى سنة المغرب والعشاء والوتر بعدها كما صرح به مولانا عبد الرحمٰن الجامى قدس الله سره السامى فى منسكه، شامى: ۲/۵۰۸، كتاب الحج، مطلب فى اجابة الدعاء، ط: سعيد كراجى.

(۲) ولو نوى الاقامة لا لتحقيقها بل لتتم صلاة المقيمين لم يصر مقيما الدر المختار (قوله لم يصر مقيما) فلو اتم المقيمون صلاتهم معه فسدت لانه اقتداء المفترض بالمتنفل ظهيرية اى اذا قصدوا متابعته، اما لو نووا مفارقته ووافقوه صورة فلا فساد افاده الخير الرملى، شامى: ۲/۱۳۰، باب صلاة المسافر، قبل مطلب فى الوطن الاصلى ووطن الاقامة، ط: سعيد كراجى، وانظر الى الحاشية الآتية.

## مسافرامام کے پیچھے مقیم مقتدی لاحق کے حکم میں ہے

''مقیم مسافرامام کے پیچھے لاحق کے حکم میں ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مسافرامام نے چار رکعتیں پڑھادیں

اگر مسافرامام نے قصر کی بجائے غلطی سے چار رکعت پڑھائیں اور دوسری رکعت پر قعدہ بھی کیا اور آخر میں سہو سجدہ بھی کیا تو مسافرامام اور مسافر مقتدی کی نماز ہوگئی، اور مقیم مقتدیوں کی نماز نہیں ہوگی، کیونکہ مقیم مقتدیوں نے آخری دو رکعتوں میں نفل پڑھنے والے امام کی اقتداء کی اور فرض پڑھنے والے مقتدی کی اقتداء نفل پڑھنے والے امام کے پیچھے صحیح نہیں، اس لئے مقیم مقتدیوں پر اپنی نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

اور اگر مسافرامام نے قصداً چار رکعتیں پڑھائیں اور دو رکعت پر قعدہ بھی کیا تھا تو فرض ادا ہوگیا لیکن یہ امام گنہگار رہا، اس پر توبہ لازم ہے اور اس نماز کو دوبارہ قصر کے ساتھ لوٹانا واجب ہے۔(۲)

---

(۱) [تنبیه] یؤخذ من هذا انه لو اقتدی مقیمون بمسافر واتم بلا نیة اقامة وتابعه فسدت صلاتهم لکونه متنفلا فی الاخریین نبه علی ذلک العلامة الشرنبلالی فی رسالته فی المسائل الاثنیٰ عشریة وذکر انها وقعت له ولم یرها فی کتاب، قلت: وقد نقلها الرملی فی باب المسافر عن الظهیریة، شامی: ۱/ ۵۸۱، باب الامامة، مطلب الواجب کفایة هل یسقط بفعل الصبی وحده قوله وشفع اول او ثان، ط: سعید کراچی. وانظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) فلو اتم مسافر ان قعد فی القعدة (الاولیٰ تم فرضه و) لکنه (اساء) لو عامدا لتاخیر السلام وترک واجب القصر وواجب تکبیرة افتتاح النفل وخلط النفل بالفرض وهذا لا یحل کما حرره القهستانی بعد ان فسر اساء باثم واستحق النار، الدر المختار (قوله بعد ان فسر اساء باثم وکذا صرح فی البحر بتاثیمه فعلم ان الاساءة هنا کراهة تحریم، رحمتی (قوله واستحق النار) ای اذا لم یتب او یعف عنه العزیز الغفار، شامی: ۲/ ۱۲۸، باب صلاة المسافر، ط: سعید.

## مسافر جمعہ کی نماز پڑھا سکتا ہے

مسافر جمعہ کی نماز پڑھ بھی سکتا ہے اور پڑھا بھی سکتا ہے شرعاً اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔(۱)

## مسافر کے امام کی نماز فاسد ہوگئی

اگر مسافر نے مقیم امام کے پیچھے اقتداء کی اور امام کی نماز فاسد ہوئی، تو مقیم امام تو دوبارہ چار رکعت ہی پڑھے گا، اگر یہی مسافر دوبارہ اکیلا اسی نماز کو پڑھ رہا ہے تو قصر کرے گا مقیم امام کی اقتداء کرنے کی وجہ سے دوبارہ پڑھنے کی صورت میں چار رکعت

---

(۱) (وشرط لافتراضها) تسعة تختص بها (اقامة بمصر) الدر المختار (قوله اقامة خرج به المسافر، شامی: ۲/۱۵۳، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط: سعید کراچی.
(وفاقدها) ای هذه الشروط او بعضها (ان اختار العزيمة و (صلاها وهو مكلف) بالغ عاقل (وقعت فرضا) عن الوقت لئلا يعود على موضوعه بالنقض وفي البحر هي افضل الا للمرأة (ويصلح للامامة فيها من صلح لغيرها فجازت لمسافر وعبد و مريض، الدر المختار، (قوله ان اختار العزيمة) اى صلاة الجمعة لانه رخص له في تركها الى الظهر فصارت الظهر في حقه رخصة والجمعة عزيمة كالفطر للمسافر هو رخصة له والصوم عزيمة في حقه لانه اشق فافهم، شامی: ۲/۱۵۴ ـ ۱۵۵، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط: سعید کراچی.
ومن لا جمعة عليه ان اداها جاز عن فرض الوقت وللمسافر والعبد والمريض ان يؤم فيها كنز، بحر: ۲/۱۵۲، باب صلاة الجمعة، ط: سعید کراچی.

پڑھنالازم نہیں ہوگا۔(۱)

## مسافر کے لئے تراویح پڑھنا

مسافر کے لئے بھی تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر چہ اس نے دن میں روزہ نہیں رکھا ہے۔(۲)

## مسافر کے لئے سنت کا حکم

اگر شرعی سفر میں مشغولیت زیادہ ہے، یا ریل اور جہاز وغیرہ میں جگہ کی تنگی ہے یا ہجوم زیادہ ہے، تو اس صورت میں فجر کی سنت کے علاوہ باقی سنتیں چھوڑنے کی گنجائش ہے، مگر اطمینان اور وقت میں گنجائش ہونے کی صورت میں سنتوں کو چھوڑنا بالکل مناسب نہیں ہے۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مسافر کے لئے سنتیں پڑھنا سنت نہیں اس لئے عذر اور مجبوری کے بغیر سنت چھوڑ دیتے ہیں اور صرف فرض پر اکتفا کر لیتے ہیں، یہ غلط ہے۔(۳)

---

(۱) (واما اقتداء المسافر بالمقیم فیصح فی الوقت ویتم) ای سواء بقی الوقت او خرج قبل اتمامها لتغیر فرضه بالتبعیة لاتصال المغیر بالسبب وهو الوقت ولو افسده صلی رکعتین لزوال المغیر، شامی: ۱۳۰/۲، باب صلاة المسافر، ط: سعید کراچی.

وان اقتدی مسافر بمقیم اتم اربعا وان افسده یصلی رکعتین، هندیة: ۱۴۲/۱، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: حقانیه پشاور.

(قوله ولو اقتدی مسافر بمقیم فی الوقت صح واتم) لانه یتغیر فرضه الی الاربع للتبعیة ...... واذا کان التغییر الضرورة الاقتداء فلو افسده صلی رکعتین لزواله، البحر الرائق: ۱۳۴/۲، باب المسافر، ط: سعید کراچی.

(۲) "مریض کا تراویح پڑھنا" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۳) ولا قصر فی السنة کذا فی محیط السرخسی وبعضهم جوزوا للمسافرین ترک السنة، والمختار انه لا یاتی بها فی حال الخوف ویاتی بها فی حال القرار والامن هکذا فی الوجیز للکردری، هندیة: ۱۳۹/۱، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیة کوئٹه.

## مسافر مقتدی کو امام کا مسافر ہونا معلوم نہ ہو

اگر مسافر مقتدی کو امام کا مسافر ہونا معلوم نہیں تھا، اس لئے اس نے چار رکعت کی نیت کی تو وہ آگے نماز کو اس طرح پڑھے کہ جس وقت امام دو رکعت پر سلام پھیر دے، اگر مسافر مقتدی کو فوراً یہ خیال آگیا کہ امام مسافر ہے، اور اس کے مقیم ہونے کا اور غلطی سے دو رکعت پر سلام پھیرنے کا شبہ نہیں ہوا، تب تو مسافر مقتدی کو دو رکعت پر سلام پھیر دینا چاہئے۔

اور اگر امام کے متعلق غلطی سے دو رکعت پر سلام پھیرنے کا شبہ ہوا تو مسافر مقتدی کو امام کے ساتھ نماز ختم کر کے اگر تحقیق اور معلومات سے مسافر یا مقیم ہونا معلوم ہوگیا ہے تو مسافر ہونے کی صورت میں نماز صحیح ہوگئی، اور مقیم ہونے کی صورت میں نماز دوبارہ پڑھے۔

اور اگر تحقیق نہیں کی اور اسی شبہ کی حالت میں مسافر مقتدی نے دو رکعت پر اکتفا کیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

---

– واختلفوا (ویأتي) المسافر (بالسنن) ان کان (فی حال امن وقرار والا) بان کان في خوف وفرار (لا) یأتي بها، هو المختار، لانه ترک لعذر، تجنیس، قیل: الاسنة الفجر، الدر مع الرد: ۲/ ۱۳۱، باب صلاة المسافر، ط: سعید کراچي. في ترک السنن في السفر……… وقیل یصلی سنة الفجر خاصة…… والمختار انه ان کان حال امن و قرار یأتي بها لانها شرعت مکملات والمسافر الیه محتاج وان کان حال خوف لا یاتي بها لانه ترک بعذر، البحر الرائق: ۲/ ۱۳۰، باب المسافر، ط: سعید کراچي.

(۱) (قوله وبعکسه صح فیهما) وهو اقتداء المقیم بالمسافر فهو صحیح فی الوقت وبعده لان صلاة المسافر فی الحالین واحدة والقعدة فرض في حقه غیر فرض فی حق المقتدی وبناء الضعیف علی القوی جائز وقد أمَّ النبی صلی الله علیه وسلم وهو مسافر اهل مکة، وقال اتموا صلاتکم فانا قوم سفر وهو جمع سافر کرکب جمع راکب، ویستحب ان یقول ذلک بعد السلام کل مسافر صلی بمقیم لاحتمال ان خلفه من لا یعرف حاله ولا یتیسر له الاجتماع بالامام

# مسافر مقتدی نے امام کو مقیم سمجھا

اگر مسافر مقتدی نے امام کو مقیم سمجھ کر چار رکعت کی نیت کر کے اقتداء کی، اور سلام پھیرنے پر معلوم ہوا کہ امام مسافر تھا تو اب وہ مسافر مقتدی امام کے ساتھ سلام پھیر دے نماز صحیح ہوجائے گی، دوبارہ پڑھنے کی یا دو رکعت مزید پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

---

= قبل ذهابه فيحكم حينئذ بفساد صلاة نفسه بناء على ظن اقامة الامام ثم افاده بسلامه على رأس الركعتين وهذا محمل ما في الفتاوىٰ اذا اقتدى بالامام لا يدرى أمسافر هو ام مقيم لا يصح لان العلم بحال الامام شرط الاداء بجماعة ، اه ، لانه شرط في الابتداء لما في المبسوط رجل صلى الظهر ، بالقوم بقرية او مصر ركعتين وهم لا يدرون أمسافر هو أم مقيم فصلاتهم فاسدة سواء كانوا مقيمين ام مسافرين لان الظاهر من حال من في موضع الاقامة انه مقيم والبناء على الظاهر واجب حتىٰ يتبين خلافه ، فان سألوه فاخبرهم انه مسافر جازت صلاتهم، آه وفي القنية : وان كان خارج المصر لا تفسد ويجوز الاخذ بالظاهر في مثله وانما كان قول الامام ذلك مستحبا لانه لم يتعين معرفا صحة سلامه لهم فانه ينبغي ان يتموا ثم يسألوه فتحصل المعرفة ، البحر : ۱۳۵/۲ ، باب المسافر، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱۲۹/۲ ـ ۱۳۰، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچي.

( رجل صلى بالقوم الظهر ركعتين في مصر او قرية وهم لا يدرون أمسافر هو أم مقيم فصلاة القوم فاسدة سواء كانوا مقيمين او مسافرين لان الظاهر من حال من كان في موضع الاقامة انه مقيم والبناء على الظاهر واجب حتىٰ يتبين خلافه ...... وان كان هذا الامام مقيما باعتبار الظاهر فسدت صلاته وصلاة جميع القوم حين سلم على رأس الركعتين وذهب فان سألوه فاخبرهم انه مسافر جازت صلاة القوم ، الخ، مبسوط للسرخسي: ۱۶۳/۲ ، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر ، ط: رشيدية كوئٹه.

(۱) ( صلى الفرض الرباعي ركعتين) وجوبا لقول ابن عباس: ان الله فرض على لسان نبيكم صلاة المقيم اربعا والمسافر ركعتين، الدر المختار ، ( قوله لقول ابن عباس ان الله فرض ) لفظ الحديث على ما في الفتح عن صحيح مسلم" فرض الله الصلاة على لسان نبيكم صلى الله عليه وسلم في الحضر اربع ركعات وفي السفر ركعتين وفي الخوف ركعة ، آه، وفيه وفي حديث عائشة في الصحيحين قالت: فرضت الصلاة ركعتين ركعتين فاقرت صلاة السفر وزيد في صلاة

## مسافر مقتدی نے مقیم امام کے پیچھے دو رکعت پر سلام پھیر دیا

اگر مقتدی مسافر ہے اور امام مقیم ہے، مسافر مقتدی نے دو رکعت کے بعد ہی سلام پھیر دیا تو اس کی نماز فاسد ہوگی، کیونکہ مقیم امام کی اقتداء کرنے کی وجہ سے چار رکعت پڑھنا لازم تھا جب اس پر عمل نہیں کیا تو نماز فاسد ہوگی، اور اس کا اعادہ لازم ہے اگر یہ مسافر تنہا اکیلے میں اس نماز کا اعادہ کرے گا تو صرف دو رکعت پڑھے گا اور اگر مقیم امام کی اقتداء میں دوبارہ پڑھ رہا ہے تو چار رکعت پڑھے گا۔(۱)

## مسافر مقیم امام کے پیچھے نیت کیسے کرے

☆......اگر مسافر مقیم امام کے پیچھے چار رکعت فرض والی نماز ادا کر رہا ہے تو چار

= الحضر" وفی لفظ للبخاری قالت: فرضت الصلاة رکعتین ثم هاجر النبی صلی الله علیه وسلم ففرضت اربعا وترکت صلاة السفر علی الاول، شامی: ۱۲۳/۲ - ۱۲۴، باب صلاة المسافر، ط: سعید کراچی، ولا بد من التعیین عند النیة ......... لفرض......... (دون) تعیین (عدد رکعاته) لحصولها ضمنا، فلا یضر الخطأ فی عددها، الدر المختار مع الرد: ۴۱۸/۱ - ۴۲۰، باب شروط الصلاة، بحث النیة مطلب فی حضور القلب والخشوع، ط: سعید کراچی.

اس سے معلوم ہوا کہ نیت میں عدد کی غلطی کا کوئی اعتبار نہیں۔

(۱) وان اقتدی مسافر بمقیم اتم اربعا وان افسده یصلی رکعتین، هندیة: ۱۴۲/۱، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: حقانیه پشاور.

واما اقتداء المسافر بالمقیم فیصح فی الوقت ویتم (الدر المختار) (قوله فیصح فی الوقت ویتم) ای سواء بقی الوقت او خرج قبل اتمامها لتغیر فرضه بالتبعیة لاتصال المغیر بالسبب وهو الوقت، ولو افسده صلی رکعتین لزوال المغیر، رد المحتار علی هامش الدر المختار: ۱۳۰/۲، باب صلاة المسافر، ط: سعید کراچی.

واقتداء المسافر بالمقیم جائز فی الوقت، وفی الفتاویٰ العتابیة: ویصیر اربعا، الفتاویٰ التاتارخانیة: ۲۳/۲، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة السفر، ط: ادارة القرآن کراچی.

رکعت کی نیت کرنی چاہئے، کیونکہ مسافر پر بھی مقیم امام کی اقتداء کرنے کی وجہ سے چار رکعت فرض ہوجاتی ہیں، اوراس صورت میں قعدۂ اولیٰ فرض نہیں رہتا مقیم کی طرح واجب ہوجاتا ہے۔(١)

☆......مسافر پر قصر کا حکم اس صورت میں ہے جب کہ اکیلا تن تنہا نماز پڑھ رہا ہو، یا مسافر کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہو۔(٢)

## مسافر نے غلطی سے چار رکعت کی نیت کرلی

اگر مسافر نے غلطی سے دو کی بجائے چار رکعت کی نیت کرلی، تو اس کا اعتبار نہیں لہذا وہ چار کی نیت باندھنے کے باوجود دو ہی رکعت پڑھے اور سہو سجدہ نہ کرے، اور دل ہی دل میں نیت کی تصحیح کرلے مگر زبان سے نیت کے الفاظ ادا نہ کرے۔(٣)

## مسافر نے مقیم امام کی اقتداء کی

☆......اگر مسافر نے مقیم امام کی اقتداء کی تو امام کی اقتداء کی وجہ سے قصر کرنا جائز نہیں ہوگا بلکہ چار رکعت والی فرض نماز کو چار رکعت ہی پڑھنا لازم ہوگا۔

---

(١) وان اقتدى مسافر بمقيم اتم اربعا هندية: ١/١٤٢، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: حقانيه پشاور، واما اقتداء المسافر بالمقيم فيصح في الوقت ويتم، الدر المختار (قوله فيصح في الوقت ويتم) اى سواء بقي الوقت او خرج قبل اتمامها لتغير فرضه بالتبعية لاتصال المغير بالسبب وهو الوقت، رد المحتار على هامش الدر المختار: ٢/١٣٠، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچي.

واقتداء المسافر بالمقيم جائز في الوقت وفي الفتاوىٰ العتابية ويصير اربعا الفتاوىٰ التاتارخانية: ٢/٢٣، كتاب الصلاة، الفصل الثاني و العشرون في صلاة السفر، ط: ادارة القرآن كراچي.

(٢) صلى الفرض الرباعي ركعتين وجوبا، الدر مع الرد: ٢/١٢٣، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچي.

(٣) "مسافر مقتدی نے امام کو مقیم سمجھا" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

☆......اگر کسی مسافر نے مقیم امام کے پیچھے اقتداء کی اور امام کی نماز فاسد ہوگئی تو امام کے لئے تو دوبارہ چار رکعت پڑھنا لازم ہوگا کیونکہ وہ مقیم ہے، البتہ مسافر مقتدی کے لئے دوبارہ اکیلے پڑھنے کی صورت میں صرف دو رکعت پڑھنا ضروری ہوگا چار رکعت نہیں۔(۱)

## مسبوق

☆......''مسبوق'' وہ شخص ہے جو ایک رکعت یا اس سے زیادہ ہو جانے کے بعد امام کے ساتھ جماعت میں آکر شریک ہوا ہو۔(۲)

☆......مسبوق کا حکم یہ ہے کہ اس کی نماز کا جتنا حصہ امام کے ساتھ پڑھنے سے رہ گیا ہے وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد خود کھڑا ہو کر ادا کرے گا، اور یہ امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز پڑھتے ہوئے تنہا نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہوگا۔ جس طرح تنہا نماز

---

(۱) (واما اقتداء المسافر بالمقيم فيصح في الوقت ويتم) اى سواء بقي الوقت او خرج قبل اتمامها) لتغير فرضه بالتبعية لا تصال المغير بالسبب وهو الوقت ولو افسده صلى ركعتين لزوال المغير ، شامي: ۲/۱۳۰، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچى.

وان اقتداى مسافر بمقيم اتم اربعا وان افسده يصلي ركعتين . هندية: ۱/۱۴۲، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: حقانيه پشاور، (قوله ولو اقتدى مسافر بمقيم في الوقت صح واتم) لانه يتغير فرضه الى الاربع للتبعية...... واذا كان ا التغيير لضرورة الاقتداء فلو افسده صلى ركعتين لزواله ، البحر الرائق: ۲/۱۳۴، باب المسافر، ط: سعيد كراچى.

(۲) (المسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها. الدر المختار: ۱/۵۹۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.

المسبوق من لم يدرك الركعة الاولى مع الامام، هندية: ۱/۹۰، الباب الخامس ، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: حقانيه پشاور.

وحقيقة المسبوق هو من لم يدرك اول صلاة الامام والمراد بالاول الركعة الاولىٰ، البحر الرائق: ۱/۳۷۷، باب الحدث في الصلاة، ط: سعيد كراچى.

پڑھنے والا پہلی رکعت میں ثناء''(سبحانک اللهم الخ) اعوذ بالله من الشیطن الرجیم'' اور''بسم الله الرحمن الرحیم''اور سورۂ فاتحہ اور سورت ملا کر پڑھتا ہے،اور باقی رکعتوں کے شروع میں ثناء اور اعوذ باللہ نہیں پڑھتا بلکہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر سورہ فاتحہ اور سورت یا صرف سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے۔اسی طرح مسبوق بھی باقی ماندہ نماز میں ایسا ہی کرے گا،اور اگر باقی ماندہ نماز میں مسبوق کو کوئی سہو ہو جائے ،تو سجدہ سہو کرنا بھی لازم ہوگا،اور اگر امام کے ساتھ نماز میں رہتے ہوئے کوئی سہو ہوا ہے، تو اس کا سجدہ سہو معاف ہے۔(۱)

## مسبوق باقی نماز کے لئے کس وقت کھڑا ہو؟

مسبوق اپنی باقی نماز پوری کرنے کے لئے امام کے دونوں طرف سلام پھیرنے

---

(۱) اما المسبوق فله احکام کثیرة : منها انه ادرک الامام في رکعة سرية اتىٰ بالثناء بعد تکبيرة الاحرام وادرکه في صلاة رکعة جهرية لا ياتي به على الصحيح مع الامام وانما يأتي به عند قضاء ما فاته وحينئذ يتعوذ ويبسمل للقراء ة کالمنفرد ، کتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۴۳۹، اذا فات المقتدى بعض الرکعات او کلها، قبيل " الاستخلاف في الصلاة" ط: دار الفكر .

( والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) حتى يثني ويتعوذ ويقرأ وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لكراهتها ، مفتاح السعادة (فيما يقضيه ) اى بعد متابعته لامامه ، فلو قبلها فالاظهر الفساد ، ويقضي اول صلاته في حق قراء ة ، وآخرها في حق تشهد ، فمدرک رکعة من غير فجر ياتي برکعتين بفاتحة وسورة وتشهد بينهما وبرابعة الرباعی بفاتحة فقط ولايقعد قبلها، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۹۶ ـ ۵۹۷، باب الامامة، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود، او بهما مع الامام او قبله او بعده ، ط: سعيد كراچی۔

کے بعد بھی اتنی تاخیر سے اٹھے کہ امام کے ذمہ سجدہ سہو نہ ہونا معلوم ہو جائے۔(۱)

## مسبوق بقیہ نماز کیسے پڑھے

☆......مسبوق سے جو رکعتیں رہ گئی ہیں، ان کو اس طرح ادا کرے، پہلے قرأت والی رکعت پڑھے پھر اس کے بعد بغیر قرأت والی رکعت پڑھے اور ان رکعات کے مطابق قعدہ میں بھی بیٹھنا ہوگا جو امام کے ساتھ پڑھی ہیں، مثلاً ظہر کی نماز تین رکعت ہونے کے بعد وہ امام کے ساتھ شریک ہوا، تو اس کو امام کے ساتھ صرف ایک ہی رکعت ملی، اب یہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہوگا، اور دوسری رکعت میں ثناء،

---

(۱) (ثم يقوم لقضاء ما سبق به)...... وينبغي ان يمكث المسبوق بقدر ما يعلم انه لا سهو عليه، مراقي الفلاح (قوله ثم يقوم لقضاء ما سبق به) اتىٰ بثم ليفيد تراخي القيام عن سلام الامام،...... قوله (بقدر ما يعلم انه لاسهو عليه وذلك بتسليم الامام الثانية على الاصح او بعدهما زبشئ قليل بناء على ما صححه في الهداية، حاشية الطحطاوي على المراقي، ۲/ ۶۴، باب سجود السهو، ط: غوثيه كراچي، و: ص: ۴۶۴، ط: قديمي كراچي.

وينبغي ان يصبر حتىٰ يفهم انه لا سهو على الامام ،الدر المختار ( قوله وينبغي ان يصبر الخ) اى لا يقوم بعد التسليمة أو التسليمتين بل ينتظر فراغ الامام بعدهما كما في الفيض والفتح والبحر، شامي: ۱/ ۵۹۷، باب الامامة مطلب فيما لو اتى بالركوع او السجود او بهما، ط: سعيد كراچي. ( منها انه لا يقوم الى القضاء بعد التسليمتين بل ينتظر فراغ الامام كذا في البحرا لرئق، ويمكث حتىٰ يقوم الامام الى تطوعه ان كان صلاة بعدها تطوع او يستدبر المحراب ان لم يكن او ينتقل عن موضعه او يمضي من الوقت مقدار ما لو كان عليه سهو لسجد، هندية: ۱/ ۹۱، الباب الخامس، الفصل السابع في المسبوق، واللاحق، ط: حقانيه پشاور.

اعوذ باللہ، بسم اللہ، سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ دوسری سورت بھی ملا کر پڑھے گا اور دونوں سجدوں سے اٹھ کر قعدہ میں بھی بیٹھے گا، اور التحیات پڑھ کر کھڑا ہوگا، اور "بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم" پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے گا لیکن قعدہ نہیں کرے گا، کیونکہ یہ رکعت اس کی تیسری رکعت بنتی ہے، چوتھی رکعت میں کھڑا ہو کر صرف سورۂ فاتحہ پڑھ کر رکوع کرے گا اور سجدے کے بعد قعدہ میں بیٹھے گا کیونکہ یہ اس کا آخری قعدہ ہے اور اس میں التحیات، درود شریف، اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز کو مکمل کرے گا۔(۱)

☆......اگر مسبوق کی ایک رکعت رہ گئی ہے، تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر " سبحانک اللّٰھم " آخر تک پڑھے پھر "اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم" اور "بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم" پڑھے، پھر سورۂ فاتحہ اور "ولا الضالین " کے بعد آمین کہے پھر "بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم " پڑھ کر کوئی سورت ملائے اسی طرح یہ رکعت آخر تک پوری کرے۔(۲)

☆......اور اگر دو رکعت رہ گئی ہیں، تو امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر نماز کی پہلی دو رکعتوں کی طرح پڑھے، یعنی پہلی رکعت میں "سبحانک اللّٰھم " سے شروع کرے، اعوذ باللّٰہ، بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہہ کر کوئی سورت پڑھ کر رکوع کرے، اور دوسری رکعت میں بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم پڑھ کر

---

(۱) ولو ادرک رکعۃ من الرباعیۃ فعلیہ ان یقضی رکعۃ یقرأ فیھا الفاتحۃ والسورۃ ویتشھد ویقضی رکعۃ اخریٰ کذلک ولا یتشھد وفی الثالثۃ بالخیار والقراءۃ افضل فکذا فی الخلاصۃ، ھندیۃ: ۱/۹۱، الباب الخامس، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: حقانیہ پشاور.

فمدرک رکعۃ من غیر فجر یاتی برکعتین بفاتحۃ و سورۃ و تشھد بینھما، برابعۃ الرباعی بفاتحۃ فقط، ولا یقعد قبلھا، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۹۶-۵۹۷، باب الامامۃ، ط: سعید کراچی. اور "مسبوق" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۲) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ.

سورۂ فاتحہ پڑھے اور آمین کہے پھر بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم پڑھ کر کوئی سورت ملالے اور رکوع کر کے یہ رکعت بھی مکمل کر کے سلام پھیر دے۔(۱)

☆......اور اگر تین رکعت رہ گئی ہیں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر "سبحانک اللّٰھم" سے شروع کرے، اعوذ باللّٰہ، بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے، آمین کہے پھر بسم اللہ پڑھ کر کوئی سورت ملالے اور رکوع کرے، اور اس رکعت پر قعدہ کرے، اور دوسری رکعت میں بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے، آمین کہے، اور کوئی سورت ملائے اور رکوع کرے، اور سجدہ کر کے کھڑا ہو جائے قعدہ نہ کرے، اور تیسری رکعت کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے، آمین کہے، سورت نہ پڑھے اور رکوع میں چلا جائے، اور آخری قعدہ کر کے نماز پوری کرے۔(۲)

☆......اور اگر چار رکعتیں رہ گئی ہیں تو پہلی رکعت میں ثناء، تعوذ، تسمیہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے، آمین کہے، اور بسم اللّٰہ پڑھ کر کوئی سورت ملا کر رکوع کرے، اور سجدہ کے بعد کھڑا ہو جائے، پھر دوسری رکعت کے شروع میں بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے، آمین کہے اور بسم اللہ پڑھ کر کوئی سورت ملا کر رکوع کرے اور سجدہ کے بعد بیٹھ کر التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے، اور تیسری رکعت کے شروع میں بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھ کر آمین کہے اور رکوع میں چلا جائے اور سجدہ کر کے کھڑا ہو جائے، اور چوتھی رکعت کے شروع میں بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے اور آمین کہے اور رکوع کر کے نماز کو آخر تک مکمل کرے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) انظر الی الحاشیة السابقة.

## مسبوق بھیڑ کے وقت کیا کرے

’’حرم شریف میں بھیڑ کے وقت مسبوق کیا کرے‘‘ کے عنوان کو دیکھیں۔

## مسبوق بھی لاحق بھی

’’لاحق بھی مسبوق بھی‘‘ کے عنوان کو دیکھیں۔

## مسبوق پر سہو سجدہ کا حکم

☆......اگر امام پر سہو سجدہ واجب ہوا، اور وہ آخر میں سہو سجدہ کر رہا ہے تو مسبوق کے لئے بھی امام کے ساتھ سہو سجدہ کرنا لازم ہے، خواہ یہ بھول امام سے مسبوق کے نماز میں شامل ہونے سے پہلے ہوئی ہے یا اس کے نماز میں شامل ہونے کے بعد ہوئی ہے دونوں صورتوں میں مسبوق امام کے ساتھ سہو سجدہ کرے گا البتہ مسبوق امام کے ساتھ سہو سجدہ سے پہلے دائیں طرف جو سلام پھیرا جاتا ہے وہ سلام نہیں پھیرے گا، صرف دونوں سجدوں میں شریک ہو جائے گا، سہو سجدہ کے بعد جب امام سلام پھیرے گا تو اس کے بعد مسبوق کھڑا ہو کر اپنی باقی ماندہ نماز پوری کرے گا۔(۱)

☆......اگر مسبوق کو باقی ماندہ نماز ادا کرتے ہوئے سہو سجدہ واجب ہوا ہے، تو اس پر نماز کے آخر میں دوبارہ سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا، کیونکہ مسبوق باقی ماندہ نماز ادا

(۱) (مقتدبسهو امامه ان سجد امامه) لوجوب المتابعة......(و المسبوق يسجد مع امامه مطلقا) سواء كان السهو قبل الاقتداء اوبعده (قوله والمسبوق يسجد مع امامه) قيد بالسجود لانه لا يتابعه فى السلام بل يسجد معه ويتشهد الخ، رد المحتار: ۸۲/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

سهو الامام يوجب عليه وعلى من خلفه السجود كذا فى المحيط ولا يشترط ان يكون مقتديا به وقت السهو، حتىٰ لو ادرك الامام بعد ما سها يلزمه ان يسجد مع الامام تبعا له، الفتاوىٰ الهندية: ۱۲۸/۱، باب سجود السهو، فصل سهو الامام يوجب عليه الخ، ط: حقانيه پشاور.

ان السجود له سببان اما ترك الواجب او سهو امامه فانه يجب عليه متابعته اذا سجد ...... فشمل ما اذا كان مقتديا به وقت السهو او لم يكن، ......ثم المسبوق انما يتابع الامام فى السهو لا فى السلام فيسجد معه، البحر الرائق: ۹۹/۲۔۱۰۰، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

کرتے وقت تنہا نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہے، اگر تنہا نماز پڑھنے والے پر سہو سجدہ لازم ہوتا ہے، تو نماز کے آخر میں وہ سجدہ کرنا لازم ہوتا ہے، اسی طرح مسبوق پر بھی دوبارہ سہو سجدہ کرنا لازم ہوتا ہے۔(۱)

## مسبوق پر سہو سجدہ واجب ہوا

اگر کسی مسبوق نے امام کے ساتھ سہو سجدہ نہیں کیا اور اُٹھ کر اپنی بقیہ رکعتیں پوری کرنے لگا، اور پھر اس میں بھی کوئی غلطی ایسی ہوگئی جس سے سہو سجدہ واجب ہوتا ہے، تو اخیر میں ایک مرتبہ سہو سجدہ کر لینا کافی ہوگا، البتہ وہ مسبوق امام کے ساتھ سہو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا۔(۲)

## مسبوق تشہد پورا کرے

اگر مسبوق قعدۂ اخیرہ میں شریک ہوا، اور تشہد پورا کرنے سے قبل امام نے سلام

---

(۱) (قوله ولو سها فيه) اى فيما يقضيه بعد فراغ الامام يسجد ثانيا لانه منفرد فيه والمنفرد يسجد لسهوه، رد المحتار: ۸۳/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

ولو سجدمع الامام ثم سها فيما يقضى فعليه السهو ثانيا الخ، البحر الرائق: ۱۰۰/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

(ولو سها المسبوق فيما يقضيه سجد له) اى: لسهوه (ايضا) ولا يجزئه عنه سجوده مع الامام...... لانه منفرد فيما يقضيه، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۴۶۳، باب سجود السهو، ط: قديمى كراچى. و: ۶۵/۲، ط: غوثيه كراچى.

(۲) (قوله ولو سها فيه)......وان كان لم يسجد مع الامام لسهوه ثم سها هو ايضا كفته سجدتان عن السهوين لان السجود لا يتكرر، رد المحتار: ۸۳/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

ولو سها امام ولم يسجد المسبوق معه وسها هو فيما يقضى يكفيه سجدتان. هندية: ۱۲۹/۱، كتاب الصلاة، الباب الثانى عشر فى سجود السهو ط: حقانيه پشاور،

ولو سها فيما يقضى ولم يسجد لسهو امامه كفاه سجدتان، البحر الرائق: ۱۰۰/۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

پھیر دیا تو مسبوق کے لئے اپنا تشہد پورا کر کے کھڑا ہونا افضل ہے، لیکن اگر تشہد پورا کئے بغیر اٹھ گیا تو بھی نماز بلا کراہت صحیح ہو جائے گی، آخر میں سہو سجدہ کرنا یا اعادہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

## مسبوق ثناء کب پڑھے

مسبوق جس وقت امام کے ساتھ شریک ہوا، اگر اس وقت امام نے قرأت شروع نہیں کی تو مسبوق بھی ثناء پڑھے، اور اگر امام نے جہری قرأت شروع کر دی، تو اس صورت میں مسبوق نماز میں شامل ہونے کے بعد ثناء وغیرہ نہ پڑھے، بلکہ جب امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر باقی ماندہ نماز پڑھے، اس وقت ثناء، تعوذ اور بسم اللہ وغیرہ پڑھے۔ اور اگر سری قرأت ہے تو اس وقت بھی پڑھے، پھر جب اپنی رکعت پوری کرنے کھڑا ہو اس وقت دوبارہ پڑھے۔(۲)

---

(۱) اذا ادرک الامام فی التشهد ...... او سلم الامام فی آخر الصلاة قبل ان یتم المقتدی التشهد فالمختار ان یتم التشهد كذا فی الغیاثیة و ان لم یتم اجزأه، هندیة: ۱/۹۰، الباب الخامس، الفصل السادس فیما یتابع الامام، ط: حقانیه پشاور، لو سلم الامام قبل ان یفرغ المقتدی من التشهد فانه یتم التشهد، الفتاویٰ القاضیخان علی هامش الهندیة: ۱/۹۶، فصل فیمن یصح الاقتداء به وفیمن لا یصح، ط: حقانیه پشاور.

لو قام الامام قبل ان یتم المقتدی التشهد فانه یتمه ثم یقوم لان الاتیان به لا یفوت المتابعة بالکلیة وانما یوخرها، والمتابعة مع قطعه تفوته بالکلیة، فکان تأخیر احد الواجبین مع الاتیان بهما اولی من ترک احدهما بالکلیة، رد المحتار: ۱/۴۷۰، باب صفة الصلاة، مطلب مهم فی تحقیق متابعة الامام، ط: سعید کراچی.

(۲) (ومنها) انه اذا ادرک الامام فی القراءة فی الرکعة التی یجهر فیها لا یأتی بالثناء كذا فی الخلاصة وهو الصحیح كذا فی التجنیس وهو الاصح هکذا فی الوجیز للکردری سواء کان قریبا او بعیدا او لا یسمع لصممه هکذا فی الخلاصة فاذا قام الی قضاء ما سبق یأتی بالثناء ویتعوذ للقراءة كذا فی فتاویٰ قاضیخان والخلاصة والظهیریة، وفی صلاة المخافتة یأتی به هکذا فی الخلاصة ویسکت المؤتم عن الثناء اذا جهر الامام وهو الصحیح كذا فی التاتارخانیة فی فصل ما

## مسبوق سجدہ سہو میں امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے

اگرامام پر سجدہ سہو واجب ہوگیا تھا، اور وہ سجدہ سہو کر رہا ہے تو مسبوق امام کے ساتھ سجدہ سہو کے دونوں سجدے کرے، لیکن امام کے ساتھ سہو سجدہ سے پہلے والا سلام نہ پھیرے، اگر مسبوق کو یہ بات یاد ہے کہ اس کی نماز باقی ہے اس کے باوجود امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو مسبوق کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

اور اگر مسبوق نے امام کے ساتھ بھولے سے سلام پھیر دیا ہے، تو نماز فاسد نہیں ہوگی، اور سہو سجدہ بھی لازم نہیں ہوگا، کیونکہ مسبوق اس وقت مقتدی ہے، اور مقتدی پر اس کی غلطی کی وجہ سے سہو سجدہ لازم نہیں ہوتا۔

---

= یفعله المصلی فی صلاته، هندیة: ۱/ ۹۰ ـ ۹۱، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: رشیدیة کوئٹه.

وفی صـــلاة المخافتة یأتی بالثناء اذا ادرکه قائما خلاصة الفتاویٰ: ۱/ ۱۲۵، الفصل الخامس عشر فی الامامة، والاقتداء ما یتصل بمسائل الاقتداء، مسائل المسبوق، ط: امجد اکیڈمی لاهور.

(والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) حتیٰ یثنیٰ ویتعوذ ویقرأ، وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لکراهتها، مفتاح السعادة، (فیما یقضیه) ای بعد متابعته لامامه، الدر مع الرد: ۱/ ۵۹۶، باب الامامة، مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود اوبهما مع الامام او قبله او بعده، ط: سعید کراچی.

واما المسبوق فلا یأتی به عندهما الا بعد مفارقة الامام، لانه محل قراء ته، عنده یأتی به عند الشروع تبعا للثناء، ثم اذا قام الی القضاء ما سبق یأتی به عنده ایضا علی ما ذکره فی الخلاصة، بناء علی انه یثنی مرتین علی ما نقل المصنف حیث قال: والمسبوق یأتی بالثناء اذا ادرک الامام حالة المخافتة، ثم اذا قام الی قضاء ما سبق به یأتی به ایضا کذا ذکره فی الملتقط، ووجهه ان القیام الی قضاء ما سبق کتحریمة اخریٰ للخروج به من حکم الاقتداء الی حکم الانفراد، حلبی کبیر، ص: ۲۶۵، صفة الصلاة، ط: نعمانیة کوئٹه، وص: ۳۰۴، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

ہاں امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز پڑھتے ہوئے سہو سجدہ واجب ہوا تو وہ مسبوق کے لئے کرنا لازم ہوگا۔(۱)

## مسبوق سے فرض چھوٹ گیا

اگر مسبوق سے کسی رکعت میں کوئی فرض چھوٹ گیا، اوراس نے اس فرض کا اعادہ نہیں کیا تو نماز صحیح نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

## مسبوق کب کھڑا ہو

جب امام دائیں طرف سلام پھیرنے کے بعد بائیں طرف کا سلام شروع

---

(۱) (قوله والمسبوق يسجد مع امامه) قيد بالسجود لانه لا يتابعه في السلام ، بل يسجد معه ويتشهد فاذا سلم الامام قام الى القضاء ، فان سلم فان كان عامدا فسدت والا لا، ولا سجود عليه ان سلم سهوا قبل الامام او معه ، ......(قوله ولو سها فيه) اى فيما يقضيه بعد فراغ الامام يسجد ثانيا لانه منفرد فيه والمنفرد يسجد لسهوه. رد المحتار: ۲/ ۸۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

ومنها انه يتابع الامام في السهو ولا يتابعه في التسليم والتكبير والتلبية فان تابعه في التسليم والتلبية فسدت ، هندية: ۱/ ۹۲، الباب الخامس ، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط حقانيه پشاور.

المسبوق انما يتابع الامام في السهو، لافي السلام فيسجد معه ويتشهد فاذا سلم الامام قام الى القضاء فان سلم فان كان عامدا فسدت والا فلا...... واما فيما يقضيه فهو كالمنفرد كما تقدم وعليه يفرع ما اذا سلم ساهيا فان كان قبل الامام او معه فلا سهو وان كان بعده فعليه ، البحر الرائق: ۲/ ۱۰۰، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

(۲) (من فرائضها) التي لا تصح بدونها، الدر المختار(قوله التي لا تصح بدونها) صفة كاشفة اذ لا شئى من الفروض ما تصح الصلاة بدونه بلا عذر ، شامي: ۱/ ۴۴۲، باب صفة الصلاة، مطلب قد يطلق الفرض على ما يقابلها الركن، ط: سعيد كراچى.

کرے تو مسبوق کھڑا ہو جائے، صرف دائیں طرف کا سلام پھیرنے پر کھڑا نہ ہو، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ امام کے ذمہ سجدہ سہو ہو، اور امام نے سجدہ سہو کرنے کے لئے سلام کیا ہو، اس صورت میں کھڑے ہونے کی صورت میں امام کے ساتھ سہو سجدہ کرنے کے لئے دوبارہ لوٹنا پڑے گا، اس لئے دوسرا سلام شروع کرنے پر کھڑا ہو۔(۱)

نوٹ: مسبوق اس آدمی کو کہا جاتا ہے جس کی کچھ رکعت رہ گئی ہو، جماعت کی نماز میں امام کے ساتھ شروع سے شریک نہ ہوسکا۔(۲)

## مسبوق کو امام بنانا درست نہیں

''مسبوق کی اقتداء درست نہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) وینبغی ان یصبر حتیٰ یفهم انه لا سهو علی الامام (الدر المختار) (قوله وینبغی ان یصبر الخ) ای لا یقوم بعد التسلیمة او التسلیمتین، بل ینتظر فراغ الامام بعدهما کما فی الفیض والفتح والبحر، رد المحتار: ۱/۵۹۷، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(ثم یقوم لقضاء ما سبق به) ...... وینبغی ان یمکث المسبوق بقدر ما یعلم انه لا سهو علیه، مراقی الفلاح (قوله ثم یقوم لقضاء ما سبق به) اتی بثم لیفید تراخی القیام عن سلام الامام...... (قوله بقدر ما یعلم انه لا سهو علیه) وذلک بتسلیم الامام الثانیة علی الاصح، الخ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی: ۲/۶۴، باب سجود السهو، ط: غوثیه کراچی. و: ص: ۴۶۳، ط: قدیمی کراچی.

(منها) انه لا یقوم الی القضاء بعد التسلیمتین بل ینتظر فراغ الامام کذا فی البحرا لرائق، هندیة: ۱/۹۱، الباب الخامس، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: حقانیه پشاور، خلاصة الفتاوی: ۱/۱۶۸، ما یتصل بمسائل الاقتداء مسائل المسبوق، ط: امجد اکیڈمی لاهور.

(۲) (المسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۹۶، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

المسبوق من لم یدرک الرکعة الاولیٰ مع الامام، هندیة: ۱/۹۰، کتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: حقانیه پشاور.

وحقیقة المسبوق هو من لم یدرک اول صلاة الامام والمراد بالاول الرکعة الاولیٰ، البحر الرائق: ۱/۳۷۷، باب الحدث فی الصلوة، ط: سعید کراچی.

## مسبوق کو خلیفہ بنایا

اگر امام نے نماز کے دوران وضو ٹوٹنے کی وجہ سے مسبوق کو اپنی جگہ پر کھڑا کردیا اور خلیفہ بنادیا، تو اس کو چاہئے کہ امام کی جس قدر رکعتیں رہ گئیں تھیں، ان کو ادا کر کے کسی ''مدرک'' کو اپنی جگہ کھڑا کردے تاکہ وہ سلام پھیردے، اور یہ مسبوق پھر اپنی گئی ہوئی رکعتوں کو ادا کرنے میں مصروف ہو جائے۔(۱)

## مسبوق کی اقتداء

کسی بھی مسبوق کی اقتداء کر کے نماز پڑھنا صحیح نہیں، خواہ امام کے ساتھ ایک رکعت میں شریک تھا یا اس سے کم میں، دونوں صورتوں میں صحیح نہیں۔(۲)

## مسبوق کی اقتداء درست نہیں

مسبوق کی اقتداء درست نہیں، یعنی مسبوق جب امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی ماندہ نماز پوری کرنے کے لئے کھڑا ہو، اور کوئی آکر اس کے پیچھے نیت باندھ کر اقتداء کرے، اور اس کو امام بنائے، تو یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ مسبوق امام کے فارغ

---

(۱) (ولو استخلف الامام لو مسبوقا صح فلو اتم) المسبوق (صلاة قدم مدركا للسلام (الدر المختار) (قوله قدم مدركا للسلام) ای لیسلم بالقوم ،شامی: ۶۰۱/۱، باب الاستخلاف، ط: سعید کراچی.

ولو تقدم يبتدئ من حيث انتهى اليه الامام واذا انتهى الى السلام يقدم مدركا يسلم بهم . هندية: ۹۶/۱ ، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ط: حقانيه پشاور،

فلو تقدم يبتدئ من حيث انتهى اليه الامام لقيامه مقامه واذا انتهى الى السلام يقدم مدركا يسلم بهم، البحر الرائق: ۳۷۷/۱، باب الحدث في الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۲) انظر الى الحاشية التالية.

ہونے کے بعد باقی نماز ادا کرتے ہوئے کسی کا امام نہیں بن سکتا، کیونکہ وہ خود سابق امام کا مقتدی ہے، اپنی رکعت پوری کررہا ہے، جو کسی اور امام کا مقتدی ہے وہ کسی اور مقتدی کا امام نہیں بن سکتا ہے، یہ مسئلہ احناف کے نزدیک ہے، البتہ شوافع کے نزدیک صحیح ہے۔(۱)

## مسبوق کی باقی رکعتیں قرأت کے اعتبار سے

''باقی ماندہ رکعتیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مسبوق کی ثناء

اگر کوئی شخص جماعت کی نماز میں امام کے ساتھ پہلی رکعت میں شامل نہیں ہوا بلکہ پہلی رکعت نکلنے کے بعد، بعد کی کسی بھی رکعت میں شامل ہوا تو اس کو مسبوق کہا جاتا ہے۔(۲)

---

(۱) احد المسبوقین اذا اقتدی بالآخر قد ذکرنا فی الفصل المتقدم انه لا یصح و یفسد صلاة المقتدی دون الامام، خلاصة الفتاویٰ: ۱/۱۶۳، الفصل الخامس عشر فی الامامة والاقتداء ما یتصل بمسائل الاقتداء مسائل المسبوق، ط: امجد اکیڈمی لاهور.

(و المسبوق ......وهو منفرد فیما یقضیه الافی اربع لا یجوز الاقتداء به، تنویر الابصار مع الشامی: ۱/۵۹۶-۵۹۷، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

انه منفرد فیما یقضی ( الا فی اربع مسائل) احداها انه لا یجوز اقتداء ه ولاالاقتداء به ( الفتاویٰ الهندیة: ۱/۹۲، الباب الخامس، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: حقانیه پشاور،

انه منفرد فیما یقضی الا فی اربع مسائل احداها انه لا یجوز الاقتداء والا قتداء به، البحر الرائق: ۱/۳۷۷، باب الحدث فی الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲) المسبوق من لم یدرک الرکعة الاولیٰ مع الامام، هندیة: ۱/۹۰، کتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: حقانیه پشاور.

وحقیقة المسبوق هو من لم یدرک اول صلاة الامام والمراد بالاول الرکعة الاولیٰ، البحر الرائق: ۱/۳۷۷، باب الحدث فی الصلاة، ط: سعید کراچی، ( المسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها، شامی: ۱/۵۹۶، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

اگر مسبوق نے جماعت میں شامل ہو کر دیکھا کہ امام بلند آواز سے قرأت نہیں کر رہا ہے تو ثناء پڑھ لے، اس صورت میں امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز کے شروع میں دوبارہ ثناء پڑھے اور اعوذ باللّٰہ اور بسم اللّٰہ کے ساتھ سورۂ فاتحہ اور سورت ملا کر نماز مکمل کرے۔(۱)

اور اگر مسبوق نے نیت باندھ کر جماعت میں شامل ہونے کے بعد دیکھا کہ امام بلند آواز سے قرأت کر رہا ہے تو اس صورت میں ثناء نہ پڑھے بلکہ خاموش رہ کر دھیان سے قرأت سنے، اور امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز کی پہلی رکعت میں کھڑا ہو کر ثناء پڑھے، پھر اس کے بعد اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر فاتحہ اور سورت ملا کر نماز مکمل کرے۔(۲)

## مسبوق کی قرأت

☆......مسبوق (جس کی رکعت شروع میں رہ گئی ہے بعد میں جماعت میں شامل ہوا) امام کے سلام کے بعد فوت شدہ رکعتوں کو ادا کرتے وقت دو رکعت تک قرأت کرے گا، اگر شروع میں دو رکعت رہ گئی ہیں تو دو رکعتوں میں قرأت کرے اور اگر تین رکعتیں رہ گئی ہیں تو شروع کی دو رکعتوں میں قرأت کرے اور آخری رکعت میں قرأت نہ کرے صرف سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرے، اور اگر چار رکعتیں رہ گئی ہیں تو شروع کی دو رکعتوں میں قرأت کرے اور باقی دو رکعتوں میں قرأت نہ کرے صرف سورۂ فاتحہ پر اکتفاء کرے۔(۳)

---

(۱) ''مسبوق ثناء کب پڑھے'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) ''مسبوق'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

☆...... مسبوق جن رکعتوں کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر ادا کرتا ہے ان میں وہ امام کے تابع نہیں بلکہ وہ اکیلے نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہے، اس لئے ان رکعتوں میں مسبوق کے لئے اپنی قرأت کی ترتیب میں امام کی پڑھی ہوئی سورت سے ترتیب کا لحاظ رکھنے کی ضرورت نہیں۔(۱)

مثلاً مسبوق کی دو رکعتیں رہ گئی ہیں تو مسبوق نے پہلی رکعت میں جو سورت پڑھی ہے، دوسری رکعت میں اس کے بعد والی سورت پڑھے، امام کی قرأت کی ترتیب کا لحاظ رکھنے کی ضرورت نہیں، اس لئے امام نے جو سورتیں پڑھی ہیں مسبوق بقیہ رکعت میں اس سے پہلے کی سورت بھی پڑھ سکتا ہے اور بعد کی بھی، اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔

☆...... مسبوق جو رکعات امام کے سلام پھیرنے کے بعد پڑھتا ہے وہ قرأت کے لحاظ سے نماز کے پہلے حصہ کے حکم میں ہے اگر چہ حقیقۃً آخری حصہ ہے، اور تشہد کے اعتبار سے یہ آخر ہیں اور امام کے ساتھ جو رکعتیں اس نے پائی ہیں وہ تشہد کے اعتبار سے اول ہیں، قرأت کے اعتبار سے آخر ہیں۔(۲)

---

(۱) ويقضي اول صلاته في حق قراءة وأخرها في حق تشهد ، الدر مع الرد: ۱/ ۵۹۶، باب الامامة، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود الخ . ط: سعيد كراچي.
اس لئے کہ قراءت کے مسئلہ میں چھٹی ہوئی رکعتیں ابتداء کے حکم میں ہیں اور ابتداء میں قراءت کے بارے میں کوئی ترتیب نہیں ہے۔

(۲) (والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) ...... (فيما يقضيه) اى بعد متابعته لامامه فلو قبلها فالاظهر الفساد ويقضي اول صلاته في حق قراءة وآخرها في حق تشهد ، الخ، الدر مع الرد: ۱/ ۵۹۶، باب الامامة، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده، ط: سعيد كراچي.

☆……جہری یعنی بلند آواز سے قرأت والی نماز میں امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب مسبوق اپنی بقیہ نماز پوری کرنے کے لئے اٹھے گا، تو اس کو بلند یا آہستہ آواز سے قرأت کرنے کا اختیار ہوگا، مسبوق اپنی باقی ماندہ رکعت میں تنہا نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہے، البتہ بلند آواز سے قرأت پڑھنے کی صورت میں جہر کے ادنیٰ درجہ پر عمل کرے۔(۱)

اور سری نماز میں مسبوق امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب اپنی بقیہ نماز پوری کرے گا تو آہستہ آواز سے قرأت کرے گا۔

## مسبوق کی نماز امام کی نماز پر موقوف ہے

''امام کی نماز نہیں ہوئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مسبوق کے بیٹھتے ہی امام قعدۂ اولیٰ سے کھڑا ہو گیا

اگر کوئی شخص امام کے پیچھے اقتداء کر کے قعدۂ اولیٰ میں بیٹھا ہی تھا کہ امام قعدۂ اولیٰ سے کھڑا ہو گیا، تو مسبوق مقتدی تشہد پورا کر کے اٹھے، تشہد پورا کئے بغیر کھڑے ہو کر امام کی اتباع کرنا مکروہ تحریمی ہے، مگر نماز ہو جائے گی، آخری قعدے میں شریک

---

(۱) (ویخیر المنفرد فی الجهر) وهو افضل ویکتفی بادناه ( ان ادی ) وفی السریة یخافت حتما علی المذهب……… کمن سبق برکعة من الجمعة فقام یقضیها بخیر ، الدر مع الرد: ۱/ ۵۳۳ ـ ۵۳۴ ، ( قوله کمن سبق برکعة من الجمعة الخ ) ای انه اذا قام لیقضیها لا یلزمه المخافتة بل له ان یجهر فیها لیوافق القضاء الاداء مع انه قضاها فی وقت المخافتة، …… وبهذا التقریر ظهر وجه اقتصاره علی الجمعة وان کان الحکم کذالک لو سبق برکعة من العشاء ونحوه لان المقصود اثبات الجهر فی القضاء فی وقت المخافتة لا مطلقا ، شامی: ۱/ ۵۳۴ ، فصل فی القراءة ، ط: سعید کراچی.

والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد ، الدر مع الرد: ۱/ ۵۹۶ ، باب الامامة، مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود او بهما الخ ، ط: سعید کراچی.

ہونے والے کا بھی یہی حکم ہے، کہ اس کا تشہد پورا ہونے سے پہلے امام نے سلام پھیر دیا تو تشہد پورا کر کے کھڑا ہو۔(۱)

## مسبوق مسبوق کو دیکھ کر نماز پوری کرے

دو آدمی ایک ساتھ جماعت میں شریک ہوئے، اور کچھ رکعتیں نکل چکی ہیں، امام کے سلام کے بعد جب کھڑے ہو کر اپنی بقیہ نماز ادا کر رہے تھے تو رکعتوں کی تعداد میں شک ہوا کہ کتنی رکعتیں فوت ہوئی ہیں، تو اس نے اپنے ساتھی کو دیکھ کر اس کے مانند نماز پڑھ کر اپنی نماز پوری کی تو نماز صحیح ہوگئی ہے، دہرانے کی ضرورت نہیں ہے، ہاں اگر اس نے ساتھی کو امام بنالیا تھا مثلاً جب وہ رکوع کر رہا تھا تو یہ بھی رکوع کر رہا تھا اور جب وہ سجدہ کر رہا تھا تو یہ بھی سجدہ کر رہا تھا تو نماز نہیں ہوئی، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) اذا ادرک الامام فی التشهد وقام الامام قبل ان یتم المقتدی او سلم الامام فی آخر الصلاة قبل ان یتم المقتدی التشهد فالمختار ان یتم التشهد کذا فی الغیاثیة وان لم یتم اجزاه هندیة: ۱/۹۰، الباب الخامس ، الفصل السادس فیما یتابع الامام، ط: حقانیه پشاور.

اذا قام الامام الی الثالثة قبل ان یفرغ المقتدی من التشهد فان المقتدی یتم التشهد ثم یقوم وکذا لو سلم الامام قبل ان یفرغ المقتدی من التشهد فانه یتم التشهد، الفتاویٰ الخانیة علی هامش الهندیة: ۱/۹۶، فصل فیمن یصح الاقتداء به وفیمن لا یصح، ط: حقانیه پشاور.

(قوله وهذا فی غیر المؤتم) ...... کمن ادرک الامام فی القعدة الاولیٰ فقعد معه فقام الامام قبل شروع المسبوق فی التشهد فانه یتشهد تبعا لتشهد امامه، شامی: ۲/۸۴-۸۵، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

(۲) (والمسبوق...... وهو منفرد فیما یقضیه...... الا فی اربع...... لا یجوز الاقتداء به)...... نعم لو نسی احد المسبوقین یقضی ملاحظا للآخر بلا اقتداء صح (الدر المختار مع الرد: ۱/۵۹۶-۵۹۷

(قوله نعم لو نسی الخ) حاصله انه لو اقتدی اثنان معا بامام قد صلی بعض صلاته فلما قاما الی القضاء نسی احدهما عدد ما سبق به فقضی ملاحظا للآخر بلا اقتداء به صح، شامی: ۱/۵۹۷، باب الامامة، مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود او بهما مع الامام، ط: سعید کراچی.

## مسبوق نے امام کے پیچھے درود شریف اور دعا پڑھ لی

اگر مسبوق (جس کی کچھ رکعت رہ گئیں تھیں) نے امام کے پیچھے قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھ کر درود شریف اور دعائے ماثورہ وغیرہ بھی پڑھ لی تو اس پر بعد میں سہو سجدہ واجب نہیں ہے۔

نوٹ: اگر مقتدی نے امام کے پیچھے کوئی ایسا کام کرلیا جس کی وجہ سے سہو سجدہ واجب ہوتا ہے، تو مقتدی پر سہو سجدہ کرنا واجب نہیں ہوگا، کیونکہ مقتدی کے لئے امام کی مخالفت کر کے سہو سجدہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔(۱)

## مسبوق نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا

☆......جس آدمی کی کچھ رکعتیں نکل چکی ہیں اس کو "مسبوق" کہتے ہیں، اگر مسبوق نے بھولے سے امام کے ساتھ ایک سلام پھیر دیا، یاد آنے پر دوسرا سلام

---

=انه منفرد فيما يقضي (الا في اربع مسائل) احدها انه لايجوز اقتداء ه ولا الاقتداء به فلو اقتدى مسبوق بمسبوق فسدت صلاة المقتدى قرأ او لم يقرأ دون الامام كذا في البحر الرائق، ولو نسى احد المسبوقين المتساويين كمية ما عليه فقضى ملاحظا للآخر بلا اقتداء به صح، هندية: ۱/۹۲، الباب الخامس، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: حقانيه پشاور.

وحقيقة المسبوق هو...... وله احكام كثيرة فمنها انه منفرد فيما يقضي الا في اربع مسائل احداها انه لا يجوز اقتدائه ولابه ولا قتداء به لانه بان تحريمة فلو اقتدى مسبوق بمسبوق فسدت صلاة المقتدى قرأ او لم يقرأ دون الامام......... ولونسي احد المسبوقين المتساويين كمية ما عليه فقضى ملاحظا للآخر بلا اقتداء به صح، البحر الرائق: ۱/۳۷۷-۳۷۸، كتاب الصلوة، باب الحدث في الصلاة، ط: سعيد كراچي. و: ۱/۲۲۱، ط: رشيدية كوئٹه.

(۱) (ومقتد بسهو امامه ان سجد امامه) لوجوب المتابعة (لا سهوه) اصلا. الدر مع الرد: ۲/۸۲، (قوله لا بسهوه اصلا) قيل لافائدة لقوله اصلا، وليس بشئى، بل هو تاكيد لنفى الوجوب لان معناه لا قبل السلام للزوم مخالفة الامام ولا بعده لخروجه من الصلاة بسلام الامام لانه سلام عمد ممن لا سهو عليه، الخ شامي: ۲/۸۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

نہیں کیا، تو مسبوق اٹھ کر اپنی باقی ماندہ رکعات پوری کرسکتا ہے، اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی، اور سہو سجدہ بھی واجب نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اور اگر مسبوق نے بھولے سے امام کے ساتھ دونوں سلام پھیر دیئے اور سلام پھیرنے کے بعد کسی سے بات چیت نہیں کی، اور قبلہ رخ بیٹھا رہا، یاد آیا تو فوراً کھڑے ہوکر نیت باندھے بغیر باقی ماندہ نماز پڑھ لے، اور آخر میں سہو سجدہ کرے نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

☆......اگر مسبوق نے بھولے سے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا، اور اس کو یاد نہیں رہا، دوسروں کے بتلانے پر اور یاد دلانے پر فوراً کھڑا ہوگیا، اپنی یاد سے کام نہیں لیا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا۔

ایسی صورت میں نماز صحیح ہونے کی صورت یہ ہے کہ بتلانے اور یاد دلانے پر اپنی یادداشت پر زور ڈال کر اپنی رائے کے مطابق اٹھ کر نماز پوری کر کے سہو سجدہ کرلے تو نماز ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱، ۲) [تنبیہ] ......... فان سلم فان کان عامدا فسدت وإلا لا ، ولا سجود علیه ان سلم سهوا قبل الامام او معه وان سلم بعده لزمه لکونه منفرداً حینئذ ، "بحر" واراد بالمعیة المقارنة وهو نادر الوقوع کما فی شرح المنیة وفیه : ولو سلم علی ظن ان علیه ان یسلم فهو سلام عمد یمنع البناء، شامی: ۲/ ۸۲۔ ۸۳، باب سجود السهو ،ط: سعید کراچی.

ولو سلم ساهیا ان بعد امامه لزمه السهو والا لا، الدر المختار ( قوله ولو سلم ساهیا) قید به لانه لو سلم مع الامام علی ظن ان علیه السلام معه فهو سلام عمد فتفسد کما فی البحر عن الظهیریة ( قوله لزمه السهو) لانه منفرد فی هذه الحالة،(قوله والا لا ) ای وان سلم معه او قبله لا یلزمه لانه مقتد فی هاتین الحالتین ، الخ، شامی: ۱/ ۵۹۹، قبیل باب الاستخلاف، ط: سعید کراچی.

(۳) حتیٰ لو امتثل امر غیره فقیل له تقدم فتقدم او دخل فرجة الصف احد فوسع له فسدت بل یمکث ساعة ثم یتقدم برایه قهستانی معزیا للزاهدی، شامی: ۱/ ۶۲۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب المواضع التی لا یجب فیها رد السلام، ط: سعید کراچی.

☆......مسبوق نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا، اگر وہ مسبوق دوسرے کے بتلانے سے اور یاد دلانے سے کچھ دیر کے بعد اٹھا اور خود بھی اس کو یاد دلانے سے یاد آ گیا، اور اسی بناء پر وہ اٹھا، تو باقی ماندہ نماز پڑھ کر آخر میں سہو سجدہ کرنے سے نماز ہو جائے گی، اور ایسی حالت میں ایسا ہی کرنا چاہئے کہ اگر کوئی شخص بتلا دے اور یاد دلا دے تو خود یاد کر کے اپنی یاد پر اس فعل کو کرے تاکہ نماز میں کچھ خلل نہ ہو۔(۱)

☆......اور اگر مسبوق نے امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد بات چیت کی تو نماز فاسد ہو گئی اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......اگر مسبوق نے بھولے سے امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد کسی سے بات چیت نہیں کی، البتہ عربی میں دعا مانگ لی، پھر یاد آنے پر کھڑا ہو کر باقی نماز پڑھ کر آخر میں سہو سجدہ کیا تو نماز ہو جائے گی۔

اور اگر عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں دعا کی تو نماز فاسد ہو جائے گی اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

☆......اگر مسبوق نے غلطی سے ایک طرف یا دونوں طرف سلام پھیر دیا، تو اگر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اس نے سلام پھیرا ہے تو سجدہ سہو لازم ہے، اس لئے کہ اس نے امام کے سلام کے بعد خود انفرادی طور پر سلام پھیرا ہے، اور اگر امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرا ہے تو سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا کیونکہ یہ مقتدی ہے، اور مقتدی پر اس کی غلطی

---

(۱) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ

(۲) (وان سلم عامدا) مریدا (للقطع) لان مجرد نیۃ تغییر المشروع لا تبطلہ ولا تعتبر مع سلام غیر مستحق وھو ذکر فیسجد للسھو لبقاء حرمۃ الصلاۃ (ما لم یتحول عن القبلۃ او یتکلم) لابطالھما التحریمۃ، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۷۲، باب سجود السھو، ط: قدیمی کراچی. وانظر الی الحاشیۃ السابقۃ، رقم ۱.

(۳) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ

کی وجہ سے سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا۔(۱)

## مسبوق نے امام کے ساتھ سہو سجدہ نہیں کیا

''مسبوق پر سہو سجدہ واجب ہوا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مسبوق نے قعدہ نہیں کیا

اگر کسی کو مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ صرف ایک رکعت ملی، اور دو رکعت نہیں ملیں پھر اس نے امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد باقی ماندہ دو رکعت اس طرح پڑھیں کہ درمیان والا قعدہ نہیں کیا یعنی امام کے سلام کے بعد مزید ایک رکعت پڑھنے کے بعد قعدہ نہیں کیا، تو اس پر سہو سجدہ واجب ہے، اگر سہو سجدہ کرلیا تو بہتر ورنہ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۲)

## مستحب ترک ہو جائے

اگر نماز میں مستحبات میں سے کوئی مستحب ترک ہو جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) (والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد)........... (فیما یقضیه) ........... ویقضی اول صلاته فی حق قراء ة وآخرها فی حق تشهد ، فمدرک رکعة من غیر فجر یأتی برکعتین بفاتحة وسورة وتشهد بینهما ،الدر المختار: ۱/۵۹۶ ـ ۵۹۷ (قوله وتشهد بینهما) قال فی شرح المنیة ولو لم یقعد جاز استحسانا لا قیاسا ولم یلزمه سجود السهو لکون الرکعة اولیٰ من وجه ، شامی: ۱/۵۹۷، باب الامامة، مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود او بهما مع الامام الخ،ط: سعید کراچی.

(قوله ولو لم یقعد جاز) المراد بالجواز الصحة بلا اثم نظراً لکون الرکعة التی صلاها اولیٰ من وجه لا اصل الصحة اذ هی قیاس ایضا اذا التشهد واجب ولا الحل بلا کراهة اصلا اذ هی متحققة ثم ظهر ان المراد انه ترک القعود بینهما اصلا لا التشهد فقط فالقیاس الفساد عندهما لانه هو القعود الاخیر ، تقریرات الرافعی علی حاشیة ابن عابدین: ۱/۷۷،ط:سعید.

بلکہ صحیح ہو جاتی ہے، البتہ جان بوجھ کر مستحبات کو چھوڑنا مناسب نہیں ہے۔(۱)

## مستحب نمازیں

### (۱) وتر کے بعد دو رکعت۔(۲)

(۱)(ولها آداب) تركه لا يوجب اساءة ولا عتابا كترك سنة الزوائد لكن فعله افضل ، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۷۷، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي، (قوله كترك سنة الزوائد هي السنن الغير المؤكدة ، شامي: ۱/۴۷۷، آداب الصلاة، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص:۲۷۷، فصل من آدابها، ط: قديمي كراچي، والنفل ومنه المندوب يثاب فاعله ولا يسئ تاركه، قيل وهو دون سنن الزوائد ،......... ولذا جعلوا قسما رابعاً وجعلوا منه المندوب والمستحب وهو ما ورد به دليل ندب يخصه كما في التحرير ، الخ، شامي: ۱/۱۰۳ ، اركان الوضوا اربعة، مطلب في السنة وتعريفها ، ط: سعيد كراچي، شامي: ۱/۲۵۳ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ،مطلب في بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه ، ط: سعيد كراچي.

(۲)عن ابي امامة ( رضي الله عنه) ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصليهما بعد الوتر وهو جالس يقرأ فيهما اذا زلزلت الارض وقل يا ايها الكافرون، مسند امام احمد بن حنبل : ۵/۲۶۰، ط: المكتب الاسلامي

عن ام سلمة: ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي ركعتين خفيفتين بعد الوتر ، زاد المحاملي، وهو جالس، سنن الدار قطني: ۲/۲۳، (۱۶۶۶) كتاب الوتر ، باب في الركعتين بعد الوتر ، ط: دار الفكر بيروت. ۱۴۱۴ھ ۱۹۹۴ء.

عن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ركع ركعتين بعد الوتر قرأ فيهما وهو جالس فلما اراد ان يركع قام فركع.

ايضا: عن انس رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في الركعتين بعد الوتر، (الرحمٰن والواقعة)، شرح معاني الآثار: ۱/۳۴۴( رقم: ۱۹۶۴-۱۹۶۵ ) كتاب الصلاة ، باب التطوع بعد الوتر ، ط: قديمي كراچي.

عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ان هذا السهر جهد وثقل ، فاذا اوتر احدكم فليركع ركعتين ، فان قام من الليل والا كانتا له ، ويقال هذا السفر وانا اقول: السهر، سنن الدارمي: ۱/۳۱۲، كتاب الصلاة باب في الركعتين بعد الوتر، رقم: ۱۶۰۲ ، ط: دار المحاسن القاهرة،

عن ام سلمة ( رضي الله عنها ) ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي بعد الوتر ركعتين خفيفتين، وهو جالس، سنن ابن ماجه: ۱/۸۳، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الركعتين بعد الوتر جالسا ، ط: قديمي كراچي.

(۲) وضو کے بعد دو رکعت (۱) اگر مکروہ وقت نہیں (۳) سفر کے لئے نکلنے سے پہلے دو رکعت (۴) استخارہ کی دو رکعت نماز (۵) حاجت کی دو رکعت (۶) اوابین کی چھ رکعات (۷) صلوۃ التسبیح کی چار رکعات (۸) توبہ کی دو رکعت (۹) قتل سے پہلے دو رکعت۔ (۱۰) تحیۃ المسجد کی دو رکعت (۲)

## مسجد بند کرنا

مسجد بند کرنا مکروہ ہے بلکہ مسجد کا دروازہ ۲۴ گھنٹے کھلا رہنا چاہئے ،لیکن اگر ۲۴ گھنٹے دروازہ کھلا رہنے کی صورت میں مسجد کا سامان چوری ہو جانے کا اندیشہ ہے، تو نماز کے اوقات کے علاوہ باقی اوقات کے لئے دروازہ بند کرنا جائز ہوگا۔

اور ایسی حالت میں دروازہ بند کرنے کے لئے کمیٹی یا محلہ والوں کی رائے سے وقت مقرر کرنا مناسب ہوگا۔ (۳)

---

(۱) عن عقبة بن عامر (مرفوعا) ما من مسلم يتوضأ فيحسن الوضوء ثم يقوم فيصلي ركعتين مقبل عليهما بقلبه ووجهه الا وجبت له الجنة، مسلم : ۱/ ۱۲۲ ، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، ط: قديمي كراچي. ابو داود: ۱/ ۲۳ ،باب ما يقول الرجل اذا توضأ، ط: مير محمد .

(۲) عن ابي قتادة السلمي رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا دخل احدكم المسجد فليركع ركعتين قبل ان يجلس، بخاری: ۱/ ۶۳ ، قبيل ، باب الحدث في المسجد ، ط: قديمي كراچي. مسلم : ۱/ ۲۴۸ ، باب استحباب الركعتين في المسجد ، ط: قديمي كراچي.

(۳) وكما كره (غلق باب المسجد) الا لخوف على متاعه به يفتى( الدر المختار) (قوله الا لخوف على متاعه) هذا اولیٰ من التقييد بزماننا لان المدار على خوف الضرر فان ثبت في زماننا في جميع الاوقات ثبت كذلك الا في أوقات الصلاة او لا فلا او في بعضها ففي بعضها كذا في الفتح، وفي العناية: ..... والتدبير في الغلق لاهل المحلة فانهم اذا اجتمعوا على رجل وجعلوه متوليا بغير امر القاضي يكون متوليا ، رد المحتار: ۱/ ۶۵۶ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في احكام المسجد، ط: سعيد كراچي.

كره غلق باب المسجد وقيل لا بأس بغلق المسجد في غير اوان الصلاة صيانة لمتاع المسجد ،هنديه: ۱/ ۱۰۹ ،كتاب الصلاة، الباب السابع ، الفصل الثاني(فصل) كره غلق باب المسجد

# مسجد دور ہونے کی وجہ سے جماعت ترک کرنا

☆......اگر مسجد ایک میل یا اس سے زیادہ دور ہے تو جماعت ترک کرنا گناہ نہیں ہوگا کیونکہ اگر پانی ایک میل دور ہو تو وضو کے لئے وہاں تک جانا ضروری نہیں، تیمم کرنا درست ہے، اس سے معلوم ہوا کہ ایک میل چلنے میں حرج ہے، اور حرج کی وجہ سے جماعت ساقط ہو جائے گی۔(۱)

☆......عام شہر اور قصبات میں عام طور پر محلّہ کی جو مقدار ہوتی ہے، اگر مسجد اس مقدار سے زیادہ فاصلہ پر ہے تو وہاں جماعت کے لئے جانا واجب نہیں، سواری ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں حکم برابر ہے۔(۲)

---

= ط: حقانیہ پشاور.

(قوله وغلق باب المسجد) لانه يشبه المنع من الصلوة قال تعالىٰ ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان يذكر فيها اسمه، والاغلاق يشبه المنع فيكره قال في الهدايه وقيل لا باس به اذا خيف على متاع المسجد اه وهو احسن من التقييد بزماننا كما في عبارة بعضهم فالمدار على خشية الضرر على المسجد فان ثبت في زماننا في جميع الاوقات ثبت كذلك الا في اوقات الصلاة..... وفي العناية: والتدبير في الغلق لاهل المحلة فانهم اذا اجتمعوا على رجل وجعلوه متوليا بغير امر القاضي يكون متوليا، البحر الرائق: ۲/۳۳-۳۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، فصل لما فرغ من بيان الكراهة، ط: سعيد كراچي.

(۱)(فتسن او تجب) ثمرته تظهر في الاثم بتركها مرة (على الرجال العقلاء البالغين الاحرار القادرين على الصلاة با لجماعة من غير حرج، الدر المختار(قوله من غير حرج) قيد لكونها سنة مؤكدة او واجبة، فبالحرج يرتفع الاثم ويرخص في تركها ولكنه يفوته الافضل الخ، شامي: ۱/۵۵۴، باب الامامة، مطلب في تكرار الجماعة، في المساجد، ط: سعيد كراچي.

(۲)(قوله ولو فاتته ندب طلبها) فلا يجب عليه الطلب في المساجد بلاخلاف بين اصحابنا، بل ان اتى مسجداً للجماعة آخر فحسن، وان صلى في مسجد حيه منفرداً فحسن، وذكر القدوري يجمع باهله ويصلي بهم، يعني وينال ثواب الجماعة، كذا في الفتح، واعترض الشرنبلالي بان هذا ينافي وجوب الجماعة واجاب بان الوجوب عند عدم الحرج وفي تتبعها في الاماكن القاصية حرج لا يخفى الخ، شامي: ۱/۵۵۵، باب الامامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي.

## مسجد دور ہے

اگر ایک میل کے اندر اندر مسجد ہے تو اس صورت میں مسجد جا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے، مگر جن کو کوئی عذر ہو جیسا کہ بیماری یا بارش یا سخت سردی ہے یا باہر دشمن کی طرف سے حملہ ہونے کا خطرہ ہے تو ان صورتوں میں جماعت ترک کرنا درست ہے۔(۱)

## مسجد سے باہر جماعت میں شامل ہونا

مسجد وہ ہے جو وقف ہے، اور جو وقف نہیں وہ مسجد نہیں، مسجد سے باہر کے حصے میں جماعت کی نماز میں شامل ہونے سے جماعت کا ثواب تو ملے گا، مگر مسجد کا ثواب نہیں ملے گا، کسی جگہ پر باقاعدہ مسجد بنائے بغیر صرف نماز پڑھنے کی اجازت دینے سے وہ جگہ مسجد نہیں ہوتی، اور مسجد سے باہر جماعت کرنے کی صورت میں ۲۷ نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب اس کے علاوہ ہے۔(۲)

---

(۱) وفي البدائع: تجب على الرجال العقلاء البالغين الاحرار القادرين على الصلاة بالجماعة من غير حرج.............. وتسقط الجماعة بالاعذار حتىٰ لا تجب على المريض والمقعد والزمن .......... والصحيح انها تسقط بالمطر والطين والبرد الشديد والظلمة الشديدة..... او كان اذا خرج يخاف ان يحبسه غريمه في الدين، الخ، هندية: ۱/ ۸۲ ـ ۸۳، الباب الخامس في الامامة، الفصل الاول في الجماعة، ط: رشيدية كوئته. شامي: ۱/ ۵۵۴، باب الامامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد ط: سعيد كراچي. كتاب الفقه عل المذاهب الاربعة: ۱/ ۴۲۸، الاعذار التي تسقط بها الجماعة، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت.

(۲) امداد الاحکام: ۱/ ۴۴۷، فصل في احكام المسجد و آدابه، ، مسجد میں نماز کی فضیلت وارده اس وقت ہے جبکہ مسجد وقف ہو، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

## مسجد سے نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ.(۱)

## مسجد کی اذان واقامت

گھر میں تنہا نماز پڑھنے والے کے لئے محلّہ کی مسجد کی اذان اور اقامت کافی ہے،(۲) تاہم مردوں کے لئے اذان اور اقامت کہنا بہتر ہے، البتہ عورتوں کے لئے اذان اور اقامت کہنا مکروہ ہے۔(۳)

---

(۱) الاذکار للنووی، ص: ۴۸ باب ما یقوله عند دخول المسجد والخروج منه، رقم: ۸۱، ۸۵، ط: دار البشائر، دمشق

(۲) (وکره ترکهما) معا( لمسافر) ولو منفردا( وکذا ترکها) لا ترکه لحضور الرفقة ( بخلاف مصل) ولو بجماعة ( في بيته بمصر) او قرية لها مسجد، فلا يکره ترکهما اذ اذان الحي يکفيه، الدر مع الرد: ۱/ ۳۹۴، ۳۹۵، ( قوله اذ اذان الحي يکفيه) لان اذان المحلة واقامتها کاذانه واقامته لان المؤذن نائب اهل المصر کلهم کما يشير اليه ابن مسعود حين صلى بعلقمة والاسود بغير اذان ولا اقامة حيث قال: اذان الحي يکفينا، وممن رواه سبط ابن الجوزي فتح، اي فيکون قد صلى بهما حکما،الخ،شامي: ۱/ ۳۹۵، باب الاذان، مطلب في المؤذن اذا کان غير محتسب في اذانه، ط: سعيد کراچي. و: ۱/ ۳۸۴، قوله للفرائض الخمس، ط:سعيد کراچي.

(۳) ( وکرها) اي الاذان والاقامة (للنساء) لما روي عن ابن عمر من کراهتهما لهن، مراقي الفلاح، ( قوله وکرها للنساء) اعلم ان الاذان والاقامة من سنن الجماعة المستحبة، فلا يندب بان لجماعة النساء والعبيد، والعراة لان جماعتهم غير مشروعة کما في البحر، وکذا جماعة المعذورين يوم الجماعة للظهر في المصر فان اداءه بهما مکروه، کما في الحلبي، ( قوله من کراهتهما لهن) لان مبنى حالهن على الستر ورفع صوتهن حرام، والغالب ان الاقامة تکون برفع صوت الا انه اقل من صوت الاذان، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۱۹۵، باب الاذان، ط: قديمي کراچي.

ولا يسن ذلک فيما تصليه النساء اداء وقضاء ولو جماعة، الدر مع الرد: ۱/ ۳۹۱، ( قوله ولا يسن ذلک ) اي الاذان والاقامة وافرد الضمير على تاويل المذکور، ح، واراد بنفي السنية

## مسجد کی بالائی منزل میں جماعت کرنا

بلاعذر مسجد کی نچلی منزل کو چھوڑ کر بالائی منزل میں جماعت کرنا مسجد کی اصل وضع اور امت کے متوارث تعامل کے خلاف ہے، اور نچلی منزل کا جماعت سے خالی رہنا مسجد کے احترام کے خلاف ہے، البتہ اگر عذر ہو تو بلاکراہت جائز ہے۔(۱)

## مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا

مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اور نچلی منزل میں جگہ ہوتے ہوئے اوپر کی منزل میں جماعت سے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

## مسجد کے بالائی حصے میں نماز پڑھنا

اگر مسجد میں جماعت کے دوران نیچے کی منزل بھر گئی ہے تو بالائی منزل میں صف بنا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا بلاکراہت جائز ہے۔

---

= الكراهة في المواضع الثلاثة المذكورة كما يعلم من الامداد، (قوله ولو جماعة) اخذه من قوله الفتح، لان عائشة امتهن بغير اذان ولا اقامة حين كانت جماعتهن مشروعة، شامي: ۱/ ۳۹۱، باب الاذان، مطلب في اذان الجوق، ط: سعيد كراچي.

(۱) قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم علمنا سنن الهدى وان من سنن الهدى الصلاة في المسجد الذي يؤذن فيه، مشكوة، ص: ۹۶، باب الجماعة، الفصل الثاني، ط: قديمي كراچي.

(۲) الصعود على سطح كل مسجد مكروه ولهذا اذا اشتد الحر يكره ان يصلوا بالجماعة فوقه الا اذا ضاق المسجد فحينئذ لا يكره الصعود على سطحه للضرورة كذا في الغرائب، هندية: ۳۲۲/۵، كتاب الكراهية، الباب الخامس في آداب المسجد والقبلة الخ، ط: رشيدية كوئٹه.

(قوله لانه مسجد) علة لكراهة ما ذكر فوقه قال الزيلعي: ولهذا يصح اقتداء من على سطح المسجد بمن فيه اذا لم يتقدم على الامام ولا يبطل الاعتكاف بالصعود اليه، ولا يحل للجنب والحائض والنفساء الوقوف عليه ولو حلف لا يدخل هذه الدار فوقف على سطحها يحنث، شامي: ۶۵۶/۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها مطلب في احكام المسجد، ط: سعيد كراچي.

اور اگر نیچے کی منزل نہیں بھری ہے تو بالائی منزل میں صف بنانا مناسب نہیں۔
البتہ انفرادی طور پر نماز پڑھنے کے لئے کوئی پابندی نہیں، انفرادی نماز کسی بھی منزل میں پڑھنا درست ہے۔(۱)

## مسجد کے صحن میں جماعت کرنا

جہاں تک زمین مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے وقف کی گئی ہے وہ سب فضیلت میں برابر ہے، اگر صحن بھی مسجد ہے تو گرمیوں کے زمانہ میں صحن میں جماعت کرنا درست ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے، کیونکہ مسجد کے اندرونی حصے اور مسجد کے صحن میں کوئی فرق نہیں ہے۔(۲)

## مسجد میں جگہ خاص کرنا

کسی بھی شخص کے لئے مسجد میں اپنے لئے بلاعذر کسی خاص جگہ کو مخصوص کرلینا کہ ہمیشہ اسی جگہ پر نماز پڑھے، یہ بھی مکروہ ہے، ہاں اگر کسی عذر کی بنا پر ایسا کرے گا

---

(۱) وسطح المسجد له حكم المسجد فهو كاقتدائه في جوف المسجد اذا كان لا يشتبه عليه حال الامام، رد المحتار: ۵۸۷/۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.
ولو قام على سطح المسجد واقتدى بامام في المسجد ان كان للسطح باب في المسجد ولا يشتبه عليه حال الامام يصح الاقتداء ...... وان لم يكن له باب في المسجد لكن لا يشتبه عليه حال الامام صح الاقتداء ايضا، هندية: ۸۸/۱، الباب الخامس، الفصل الرابع، ط: حقانيه پشاور، وانظر الى الحاشية رقم ۲ في الصفحة السابقة.
(۲) وفناء المسجد له حكم المسجد حتىٰ لو قام في فناء المسجد واقتدى بالامام صح اقتداءه، هندية: ۱۰۹/۱، الباب السابع، فصل كره غلق باب المسجد، ط: حقانيه پشاور، حلبي كبير، ص: ۶۱۴، فصل في احكام المسجد، الثالث في مسائل متفرقة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱۰۹/۱، الفصلُ الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه. شرح الحموي على الاشباه والنظائر: ۴۳۴/۱، باب فناء المسجد له حكم المسجد، ط: ادارة القرآن كراچي.

تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

## مسجد میں جماعت کے بعد منفرد کے لئے اقامت کہنا

مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ہونے کے بعد منفرد کے لئے تنہا نماز پڑھتے ہوئے اقامت کہنا مکروہ ہے۔(۲)

## مسجد میں جماعت نہ ملی

اگر ایک مسجد میں جماعت ہوچکی ہے اور دوسری مسجد میں جماعت ملنے کی امید ہے تو دوسری مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا بہتر ہے، سابقہ زمانے میں امت کے بڑے بڑے لوگ ایسا ہی کیا کرتے تھے یعنی اگر ایک مسجد میں جماعت ہوچکی ہے تو دوسری مسجد میں جماعت کی تلاش میں نکل جاتے تھے۔(۳)

---

(۱)ویحرم فیه السوال ، ویکره الاعطاء مطلقا.......... وتخصیص مکان لنفسه ولیس له ازعاج غیره منه، الدر مع الرد: ۱/ ۲۵۹۔ ۲۶۲، (قوله وتخصیص مکان لنفسه) لانه یخل بالخشوع ، کذا فی القنیة: ای لانه اذا اعتاده ثم صلی فی غیره یبقی باله مشغولا بالاول ،بخلاف ما اذا لم یألف مکانا معینا( قوله ولیس له الخ) قال فی القنیة: له فی المسجد موضع معین یواظب علیه وقد شغله غیره ، قال الاوزاعی، له ان یزعجه ، ولیس له ذلک عندنا ، آه، ای لا ن المسجد لیس ملکا لاحد ، بحر عن النهایة قلت: وینبغی تقییده بما اذا لم یقم عنه علی نیة العود بلا مهلة، کما لو قام للوضوء مثلا ولا سیمااذا وضع فیه ثوبه لتحقق سبق یده تامل، شامی: ۱/ ۶۶۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی افضل المساجد ، ط: سعید کراچی.

(۲) ( وکره ترکهما ) معا( لمسافر) ولو منفردا(وکذا ترکها) لا ترکه لحضور الرفقة ( بخلاف مصل) ولو بجماعة( فی بیته بمصر) او قریة لها مسجد ، فلا یکره ترکهما اذ اذان الحی یکفیه (او )مصل( فی مسجد بعد صلاة جماعة فیه) بل یکره فعلهما، الدر المختار، شامی: ۱/ ۳۹۴۔ ۳۹۵، باب الاذان ، مطلب فی المؤذن اذا کان غیر محتسب فی اذانه ، ط: سعید کراچی.

(۳) واذا فاتته الجماعة لا یجب علیه الطلب فی مسجد آخر بلا خلاف بین اصحابنا لکن ان اتی مسجداً آخر لیصلی بهم مع الجماعة، فحسن، هندیة: ۱/ ۸۲، الباب الخامس الفصل الاول فی

## مسجد میں جماعت ہوگئی

اگر مسجد میں جماعت کی نماز ہوگئی، یا کسی شرعی عذر کی وجہ سے مسجد میں جا نہ سکے تو گھر میں بیوی، والدہ، بہن وغیرہ کے ساتھ نماز ادا کرنا جائز ہے، اگر ایک عورت ہے تو بھی امام کے پیچھے کھڑی ہوگی، اگر امام کے برابر میں کھڑی ہوگئی تو امام کی نماز نہیں ہوگی، جب امام کی نماز نہیں ہوگی تو مقتدی کی بھی نماز نہیں ہوگی۔(۱)

## مسجد میں داخل ہونے کی دعا

مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ

---

= الجماعة، ط: حقانیه پشاور، شامی: ۱/۵۵۵، باب الامامة، ط: سعید کراچی، واذا فاتته لا یجب علیه الطلب فی المساجد بلا خلاف بین اصحابنا بل ان اتی مسجداً للجماعة آخر فحسن، البحر الرائق: ۱/۳۴۶، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(۱) عن عبد الله بن مسعود قال لقد رایتنا و ما یتخلف عن الصلاة الا منافق قد علم نفاقه او مریض، ان [illegible] المریض لیمشی بین رجلین حتیٰ یاتی الصلوة ......، ولو انکم صلیتم فی بیوتکم [illegible] یصلی هٰذا المتخلف فی بیته لترکتم سنة نبیکم ولو ترکتم سنة نبیکم لضللتم الخ، مشکوٰة، ص ۹۶ ـ ۹[illegible]، باب الجماعة وفضلها، الفصل الثالث، ط: قدیمی کراچی.

(قوله ولو فاتته ندب طلبها) فلا تجب علیه الطلب فی المساجد بلاخلاف بین اصحابنا...... وذکر القدوری، یجمع باهله ویصلی بهم، یعنی وینال ثواب الجماعة کذا فی الفتح، شامی: ۱/۵۵۵، باب الامامة، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی.

اما الواحدة فتاخر (محاذیا) ای مساویا (لیمین امامه) علی المذهب، الدر المختار (قوله اما الواحدة فتاخر) فلو کان معه رجل ایضا یقیمه عن یمینه والمراءة خلفهما، ولو رجلان یقیمهما خلفه والمرأة خلفهما وتأخر الواحدة محله اذا اقتدت برجل لابامرأة مثلها، شامی: ۱/۵۶۶، باب الامامة، مطلب الاقتداء بشافعی ونحوه، هل یکره ام لا، ط: سعید کراچی.

رَحْمَتِکَ، نَوَیْتُ سُنَّۃَالْاِعْتِکَافِ مَادُمْتُ فِیْ ھٰذَاالْمَسْجِدِ.(۱)

## مسجدوں کو آباد کریں

اگر کسی شہر یا علاقے میں ایک سے زائد مساجد ہیں تو تمام مساجد کو آباد کرنے کی کوشش کریں، اور تھوڑے تھوڑے نمازی سب مسجدوں میں نماز پڑھیں۔ اگر کسی وجہ سے

---

(۱) رویناہ عن ابی حمید او ابی اسید رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اذا دخل احدکم المسجد ، فلیسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیقل اللّٰھم افتح لی ابواب رحمتک الخ، رقم : ۸۱، ............رویـنـا فـی " کتاب ابن السنی، عن انس رضی اللہ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد قال: بسم اللہ اللّٰھم صلی علی محمد الخ، رقم :۸۳، الاذکار للنووی ، ص: ۴۸، باب ما یقولہ عند دخول المسجد والخروج منہ، ط: دار البشائر دمشق.

وینبغی للجالس فی المسجد ان ینوی الاعتکاف ، فانہ یصح اعتکافہ عندنا ولو لم یمکث الا لحظۃ بل قال بعض اصحابنا: یصح اعتکاف من دخل المسجد مارا ، ولم یمکث فینبغی للمار ایضا ان ینوی الاعتکاف لتحصل فضیلتہ عند ھذا القائل ،والافضل ان یقف لحظۃ ثم یمر، الاذکار للنووی، ص: ۵۰، فصل الاعتکاف وتحیۃ المسجد، ط: دار البشائر دمشق.

عن فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد یقول: بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ، اللّٰھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک واذا خرج قال: بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ، اللّٰھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک، سنن ابن ماجہ، ص: ۵۶، باب الدعاء عند دخول المسجد ، ط: قدیمی کراچی.

تمام مساجد میں نماز پڑھنا مشکل ہے تو جیسا موقع ہو ویسا ہی کریں۔(۱)

## مسجدیں دو ہیں

اگر قریب قریب دو مسجدیں ہیں اور دونوں اہل حق کی ہیں تو اس صورت میں جو زیادہ قریب ہے اس میں نماز پڑھنی چاہئے کیونکہ اس کا حق زیادہ ہے۔

اور اگر قریب والی مسجد اہل حق کی نہیں اور بعید والی اہل حق کی ہے تو اس صورت میں بعید والی مسجد میں جائے تاکہ نماز بلا کراہت درست ہو۔(۲)

## مسح کرنے والا امام

☆......موزوں پر یا زخم کی وجہ سے پٹی پر مسح کرنے والے امام کے پیچھے عام مقتدیوں کی اقتداء درست ہے کیونکہ موزوں پر یا زخم کی وجہ سے پٹی پر مسح کرنے والے اور دھونے والے کی طہارت اور پاکی کا درجہ ایک ہے کسی کو کسی پر فوقیت حاصل نہیں۔(۳)

---

(۱)( قوله ومسجد حيه افضل من الجامع) اى الذى جماعته اكثر من مسجد الحي وهذا احد قولين حكاهما في القنية والثاني العكس ،وماهنا جزم به في شرح المنية كما مر ، وكذا في المصفي والخانية بل في الخانية: لولم يكن لمسجد منزله موذن فانه يذهب اليه ويوذن فيه ويصلي ولو كان وحده لان له حق عليه فيؤديه، شامي: ۱/ ۶۵۹ ، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في افضل المساجد ، ط: سعيد كراجي.

(۲) [فروع] افضل المساجد مكة ، ثم المدينة ، ثم القدس ثم قباء ثم الاقدم ثم الاعظم ثم الاقرب، الدر مع الرد: ۱/ ۶۵۸ ـ ۶۵۹ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في افضل المساجد ، ط: قديمي كراچي،

(۳) وصح اقتداء...... وغاسل بما سح ) ولو على جبيرة ( الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۸۸، باب الامامة، ط: سعيد كراجي. ويجوز اقتداء الغاسل بماسح والخف وبالماسح على الجبيرة، هندية: ۱/ ۸۴، الباب الخامس ، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره ، ط: حقانيه پشاور. (قوله وغاسل بماسح) لاستواء حالهما لان الخف مانع سراية الحدث الى القدم وماحل بالخف يزيله المسح.......... اطلق الماسح فشمل ماسح الخف و ما سح الجبيرة وهو اولىٰ بالجواز لانه كالغسل لما تحته ، البحر الرائق: ۱/ ۳۶۳ ـ ۳۶۴، باب الامامة ، ط: سعيد كراچي.

☆......مقیم آدمی کے لئے وضو کرکے موزے پہننے کے بعد جب وضوٹوٹ جائے اس وقت سے ایک دن ایک رات موزوں پر مسح کرنا جائز ہے، اس کے بعد موزہ اتار کر دوبارہ وضو کرکے موزہ پہننا ضروری ہوگا اگر اس کے بعد موزے پر مسح کرنا چاہے۔

اور مسافر کے لئے تین دن تین رات تک موزے پر مسح کرنا جائز ہے، اس کیبعد اتار کر وضو کرنا ضروری ہے، اس کے بعد پھر موزہ پہن کر تین دن تین رات مسح کرنا جائز ہوگا اسی طرح سلسلہ جاری رہے گا جب تک وہ مسافر رہے گا۔(۱)

## مسح کرنے والے کی امامت

عذر کی وجہ سے کسی عضو پر مسح کرنے والے کے پیچھے اعضاء دھونے والا اقتداء کرکے نماز پڑھ سکتا ہے۔(۲)

---

(۱) (ومنها) ان يكون الحدث بعد اللبس طارئا على طهارة كاملة...... (ومنها) ان يكون في المدة وهي للمقيم يوم وليلة وللمسافر ثلاثة ايام ولياليها هكذا في المحيط،...... وابتداء المدة يعتبر من وقت الحدث بعد اللبس ، هندية: ۱/۳۳، الباب الخامس في المسح على الخفين. ط: حقانيه پشاور.

(وهو جائز...........) (عند الحدث يو ما وليلة لمقيم وثلاثة ايام ولياليها لمسافر) وابتداء المدة ( من وقت الحدث ) الدر المختارمع الرد: ۱/۲۶۴ - ۲۷۱، باب المسح على الخفين. ط: سعيد كراچي، ( قوله ان لبسهما على وضوء تام وقت الحدث) يعنى المسح جائز بشرط ان يكون اللبس على طهارة كاملة وقت الحدث ..........وقوله يوماوليلة للمقيم وللمسافر ثلاثا هذا بيان لمدة المسح اى صح المسح يوما وليلة الخ، قوله من وقته الحدث بيان لاول وقته ، البحر الرائق: ۱/۱۶۹ - ۱۷۱، باب المسح على الخفين. ط: سعيد كراچي.

(۲) (وصح اقتداء متوضئى ) لاماء معه ( بمتيمم ) ولو مع متوضئ بسور حمار ( وغاسل بماسح) ولو على جبيرة، الدر مع الرد: ۱/۵۸۸، باب الامامة، قبيل مطلب في رفع المبلغ صوته زيادة على الحاجة، ط: سعيد كراچي.

## مسح کی مدت گذرگئی

اگر کوئی شخص موزہ پر مسح کرکے نماز پڑھ رہا تھا اور قعدۂ اخیرہ میں مدت گذرگئی تو نماز فاسد ہوجائے گی، اور وضو دوبارہ کرکے نماز کو شروع سے پڑھنا لازم ہوگا اور یہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب ہے، اور اس پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے۔(۱)

## مسح کی میعاد ختم ہوگئی

اگر نماز کے دوران آخری قعدہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنے سے پہلے مسح کی میعاد ختم ہوگئی تو نماز فاسد ہوجائے گی، وضو کرکے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

## مسکرانا

نماز میں مسکرانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، اور وضو نہیں ٹوٹتا، نماز بدستور باقی رہتی ہے، لیکن نماز میں مسکرانا مناسب نہیں، اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔(۳)

---

(۱) واعلم انه ( ان تعمد عملا ينافيها بعد جلوسه قدر التشهد ) ..................ولو وجد المنافي( بلا صنعة) قبل القعود بطلت اتفاقا ولو ( بعده بطلت ) في المسائل الاثني عشرية عنده وقالا : صحت .........(ومضي مدة مسحه ان وجد ماء) ولم يخف تلف رجله من برد والا فيمضي ( على الاصح) كما مر في بابه ، الدر المختار( قوله كمامر في بابه) ومر ايضا انه اذا لم يجد ماء لغسل الرجلين بعد تمام مدة المسح وهو في الصلاة فالاشبه الفساد لسراية الحدث الى الرجل لان عدم الماء لا يمنع السراية ثم يتيمم له ويصلي قاله الزيلعي وتبعه في فتح القدير وشرح المنية وقد منا ايضا هناك فيما اذا خاف تلف رجليه من البرد بطلان المسح السابق ولزوم استيناف مسح آخر يعم الخف كالجبيرة،فكان المناسب عدم التقييد بشئى من القيدين،شامي: ۱/ ۶۰۶ - ۶۰۷ ، باب الامامة ، المسائل الاثناء عشرية ، ط: سعيد كراچی.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) وعن التبسم وهو ما لا صوت فيه اصلا بل تبدو اسنانه فقط فلا يبطلهما ( اى الصلاة والوضوء) ، شامي: ۱/ ۱۴۵ ، كتاب الطهارة، التبسم لايبطل الصلاة ولا الطهارة، هندية: ۱/ ۱۲ ،كتاب الطهارة، الباب الاول ، الفصل الخامس في نواقض الوضوء ، ط: حقانيه پشاور.

## مسلک الگ ہے

اگرامام اور مقتدی کا مسلک الگ الگ ہے، مثلاً امام شافعی یا مالکی مسلک کا ہے اور مقتدی حنفی مسلک کا، تو اس صورت میں یہ ضروری ہے کہ امام کی نماز مقتدی کے مسلک کے مطابق درست ہو۔

اور اگر امام کی نماز مقتدی کے مسلک کے مطابق درست نہ ہو تو مقتدی کی نماز بھی درست نہ ہوگی۔(۱)

اور اگر شافعی یا مالکی مسلک کے امام نے اپنے مسلک کے خلاف حنفی مسلک کے مطابق نماز پڑھائی اور وہ نماز شافعی اور مالکی مسلک کے مطابق درست نہیں تو امام اور مقتدی دونوں کی نماز صحیح نہیں ہوگی، دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) من شروط الامامة ان تكون صلاة الامام صحيحة فى مذهب الماموم، فلو صلى حنفى خلف شافعى سال منه دم ولم يتوضأ بعده او صلى شافعى خلف حنفى لمس امرأة مثلا، فصلاة الماموم باطلة،لانه يرى بطلان صلاة امامه باتفاق الحنفية والشافعية ، وخالف المالكية والحنابلة ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۴۱۴ مباحث الامام فى الصلاة،الصلاة وراء المخالف فى المذهب ، ط: دار احياء التراث العربى بيروت،،

اما الاقتداء بالمخالف فى الفروع كالشافعى فيجوز مالم يعلم منه ما يفسد الصلاة على اعتقاد المقتدى ، عليه الاجماع، الخ، شامى: ۱/ ۵۶۳،، باب الامامة، مطلب فى الاقتداء بشافعى ونحوه هل يكره ام لا؟ ط: سعيد كراچى.

(۲)واذا ظهر حدث امامه وكذا كل مفسد فى رأى مقتد( بطلت فيلزم اعادتها ) لتضمنها صلاة المؤتم صحة وفسادا، الدر المختار(قوله وكذا كل مفسد فى رأى مقتد) اشار الى ان الحدث ليس بقيد ، فلو قال المصنف كما فى النهر ،: ولو ظهر ان بامامه ما يمنع صحة الصلاة لكان اولىٰ ليشمل ما لو اخل بشرط او ركن والى ان العبرة برأى المقتدى حتىٰ لو علم من امامه ما يعتقد انه مانع والامام خلافه اعاد، الخ، ( قوله لتضمنها ) اى تضمن صلاة الامام ، والاولىٰ التصريح به واشار به الى حديث الامام ضامن اذ ليس المراد به الكفالة، بل التضمن بمعنى ان صلاة الامام متضمنة لصلاة المقتدى، ولذا اشترط عدم مغايرتهما ، فاذا صحت صلاة الامام صحت صلاة المقتدى الا لمانع آخر ، واذا فسدت صلاته فسدت صلاة المقتدى لانه متى فسد الشئى فسد ما فى ضمنه شامى: ۱/ ۵۹۱، باب الامامة ، مطلب المواضع التى تفسد صلاة الامام دون المؤتم ، ( قبله وبعده) ط: سعيد كراچى.

## مصافحہ

☆......پانچ وقت یا خاص کسی بھی نماز کے بعد مصافحہ کرنا سنت اور واجب نہیں

☆......روزانہ نماز کے بعد لازمی طور پر ایک دوسرے سے مصافحہ کرنا درست نہیں، کیونکہ یہ شیعوں کی مذہبی عبادت ہے، اس لئے مسلمانوں پر ضروری ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اس عمل سے بچیں، البتہ سفر سے یا دور دراز علاقے سے آنے کی صورت میں نماز کے بعد ابتدائی ملاقات میں مصافحہ کرنا جائز ہے۔(۱)

## مصافحہ کرنا

نماز کے دوران مصافحہ کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، (۲) اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) قد صرح بعض علمائنا وغيرهم بكراهة المصافحة المعتادة عقب الصلاة مع ان المصافحة سنة ، وماذلك الا لكونها لم توثر في خصوص هذا الموضع ، فالمواظبة عليها فيه توهم العوام بانها سنة فيه، رد المحتار: ۲/ ۲۳۵، باب صلاة الجنائز ، ط: سعيد كراچي.

نقل في تبيين المحارم عن الملتقط انه تكره المصافحة بعداداء الصلاة بكل حال، لان الصحابة رضي الله عنهم ماصافحوا بعد اداء الصلاة ولانها من سنن الروافض، شامي: ۶/ ۳۸۱، كتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغيره ، ط: سعيد كراچي.

(۲) لو صافح بنية السلام قالوا تفسد ، شامي: ۱/ ۶۱۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل مطلب المواضع التي يكره فيها السلام، ط: سعيد كراچي.

لو صافح المصلي انسانا بنية السلام فسدت صلاته، البحر الرائق: ۲/ ۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۹۸، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ماجدية كوئته. فالاولى ان يعلل الفساد في المصافحة بانه عمل كثير ، النهر الفائق: ۱/ ۲۷۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: دار الكتب العلميه بيروت.

(۳) اما اذا فسدت يجب اعادتها ما دام الوقت باقيا لانها اذا فسدت التحقت بالعدم فبقي وجوب الاداء في الذمة، فيجب تفريغها عنه بالاداء ،واما اذا فاتت صلاة منها عن وقتها بان نام عنها او نسيها ثم تذكرها بعد خروج الوقت او اشتغل عنها حتى خرج الوقت يجب عليه قضاؤها، الخ، البدائع : ۱/ ۲۴۵، فصل في حكم هذه الصلوات اذا فسدت، ط: سعيد كراچي.

اور ''مسلک الگ ہے'' کے عنوان کے تحت حاشیہ نمبر ۲ کو بھی دیکھیں۔

## مصلے

☆......''مصلّٰی'' جائے نماز پر کعبۃ اللہ اور مسجد نبوی کا جو نقشہ ہوتا ہے، چونکہ وہ اصل نہیں ہے بلکہ اس جیسا ایک مصنوعی نقشہ ہے، اس لئے اس کا احترام کعبۃ اللہ اور مسجد نبوی کے مانند ضروری نہیں ہے، اور مسلمانوں کے دلوں میں اس کی عظمت ہوتی ہے، اہانت کا خیال بھی نہیں ہوتا، اس لئے اگر نادانستہ اتفاقاً اس پر پیر پڑ جائے تو گناہ نہیں ہوگا، اور بہتر یہ ہے کہ ایسی جائے نماز پر نماز نہ پڑھی جائے تاکہ خشوع وخضوع میں خلل نہ ہو، نمازی کے سامنے نقش ونگار ہونے کی صورت میں نمازی کی توجہ اور خیال کو اپنی طرف متوجہ کرے گا۔(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر خوبصورت پردہ دیکھ کر فرمایا اس کو ہٹالو، اس کے بیل بوٹے میری نماز میں عارض ہو کر خلل انداز ہوتے ہیں۔(۲)

---

(۱) وکذا کل ما یشغل باله عن افعالها ویخل بخشوعها .......... ومحل الخشوع القلب وهو فرض عند اهل الله تعالیٰ. شامی: ۱/۳۷۸، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

ینبغی للمصلی ان یخشع فی صلاته لان الله تعالیٰ مدح الخاشعین فی الصلاة .....روی ان النبی صلی الله علیه وسلم رأی رجلا یعبث بلحیته فی الصلاة فقال: اما هذا لو خشع قلبه، لخشعت جوارحه، بدائع الصنائع: ۱/۲۱۵، فصل بیان ما یستحب فیها وما یکره، ط سعید کراچی.

..........ومحل الاختلاف فی غیر نقش المحراب اما نقشه فهو مکروه لانه یلهی المصلی، البحر الرائق: ۲/۳۷، فصل قبیل باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی.

(۲) عن انس قال: کان قرام لعائشة سترت به جانب بیتها، فقال النبی صلی الله علیه وسلم امیطی عنا قرامک هذا فانه لا تزال تصاویره تعرض فی صلاتی، بخاری: ۱/۵۴، کتاب الصلاة، باب ان صلی فی ثوب مصلب او تصاویر، ط: قدیمی کراچی.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھول دار چادر بھی اپنے لئے پسند نہیں فرمائی اور فرمایا کہ یہ چادر مجھے نماز میں غافل کرتی ہے۔(۱)

☆......جس جائے نماز پر جاندار کی تصویر ہو، اس پر دوسرا کپڑا ڈال کر نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔(۲)

## مصلے کا کونہ ناپاک ہے

اگر مصلے کا ایک کونہ ناپاک ہے تو اس ناپاک جگہ کو چھوڑ کر یا دوسرے کونے پر کھڑا ہو کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، صرف دونوں پاؤں، دونوں ہاتھوں، گھٹنوں اور سجدہ کی جگہ پاک ہونا شرط ہے۔(۳)

(۱) عن عائشةؓ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى فى خميصة لها اعلام فنظر الى اعلامها فلما سلم قال: اذهبوا بخميصتي هذه الى ابى جهم فانها الهتني فى صلاتي وائتوني بانبجانيته، ابو داود: ۲/ ۲۰۶، باب من كرهه، كتاب اللباس، ط: رحمانيه .و: ۲/ ۲۰۵، ط: سعيد كراچى
عن عائشة ان النبى صلى الله عليه وسلم كانت له خميصة لها علم فكان يتشاغل بها فى الصلاة فاعطاها اباجهم واخذ كساء له انبجانيا ، مسلم : ۱/ ۲۰۸، باب كراهية الصلاة، فى ثوب له اعلام، ط: قديمى كراچى. وكراهية تزويق محراب المسجد وحائطه ونقشه وغير ذلك من الشاغلات لان النبى صلى الله عليه وسلم جعل العلة فى ازالة الخميصة هذا المعنى ، نووى شرح مسلم : ۱/ ۲۰۸، ط: قديمى كراچى.
(۲) بأن كان فوق الثوب الذى فيه صورة ثوب ساتر له فلا تكره الصلاة فيه لاستتارها بالثوب ، شامى: ۱/ ۶۴۸، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچى. الفتاوىٰ التاتارخانية: ۱/ ۵۶۳، الفصل الرابع فى بيان ما يكره للمصلى ان يفعل فى صلاته وما لا يكره، ط: ادارة القرآن كراچى. هندية: ۱/ ۱۰۷، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثانى فيما يكره فى الصلاة وما لا يكره، ط: ماجدية كوئٹه.
(۳) اراد بالمكان موضع القدم والسجود فقط...... ولو صلى على بساط وعلى طرف منه نجاسة فالأصح انه يجوز كبيرا كان او صغيرا. البحر الرائق: ۱/ ۲۶۷ ـ ۲۶۸، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/ ۲۱ ـ ۲۲، الباب الثالث فى شروط الصلاة، الفصل الثانى، ط: ماجدية كوئٹه. فتح القدير: ۱/ ۱۶۸ ـ ۱۶۹، باب الانجاس وتطهيرها، كتاب الطهارة، ط: رشيدية كوئٹه.

## مصلے کو لپیٹنا

بعض لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اگر نماز پڑھنے کے بعد مصلے کا ایک کونہ لپیٹ نہیں لیا جاتا ہے تو اس پر شیطان نماز پڑھتا ہے، یہ عقیدہ بالکل غلط ہے، اس قسم کے اعتقاد کی شریعت میں کوئی اصل اور بنیاد نہیں ہے۔ (۱)

## مصنوعی قبر

مصنوعی قبر کا کوئی اعتبار نہیں، جیسا کہ جموں کشمیر سری نگر کے لوگ مسجد میں حضرت عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی مصنوعی قبر بناتے ہیں، اور اس کے ساتھ اصل قبر والا معاملہ کرتے ہیں، شرعاً یہ درست نہیں، البتہ ایسی قبر کی موجودگی میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں۔ (۲)

## مصیبت

جب کوئی خوف یا مصیبت پیش آئے تو نماز پڑھنا مسنون ہے، مثلاً سخت آندھی چلے، یا زلزلہ آئے، یا بجلی گرے، یا ستارے بہت ٹوٹیں یا برف گرے، یا پانی بہت برسے

---

(۱) فتاویٰ رحیمیہ : ۲۵/۵ ، باب صفة الصلاة، بعد نماز گوشۂ مصلی کو لپیٹنا چہ حکم دارد، ط: دارالاشاعت کراچی۔

(۲) وكذا تكره الصلاة في المقابر على تفصيل في المذاهب وفي الحاشية : الحنفية قالوا: تكره الصلاة في المقبرة اذا كان القبر بين يدى المصلى، بحيث لو صلى صلاة الخاشعين وقع بصره عليه، اما اذا كان خلفه او فوقه او تحت ما هو واقف عليه فلا كراهة على التحقيق، وقد قيدت الكراهة بان لا يكون في المقبرة موضع اعد للصلاة لا نجاسة فيه ولا قذر ، والا فلا كراهة ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۲۷۹/۱ ـ ۲۸۰، كتاب الصلاة، الصلاة في المقبرة، مكروهات الصلاة، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، شامي: ۲۵۴/۱ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ، قبل مطلب في احكام المسجد ،ط : سعيد كراجي.

یا کوئی وبائی مرض مثلاً طاعون، ہیضہ وغیرہ پھیل جائے یا کسی دشمن وغیرہ کا خوف ہو تو نماز پڑھنا مسنون ہے، البتہ ان اوقات میں جو نمازیں پڑھی جائیں گی وہ انفرادی طور پر ادا کی جائیں گی، جماعت کے ساتھ نہیں۔(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی مصیبت یا پریشانی ہوتی تو نماز میں مشغول ہو جاتے۔(۲)

## معانقہ

پانچ وقت نمازوں کے بعد لازمی طور پر معانقہ کرنا، بغل گیر ہونا سنت اور واجب نہیں ہے بلکہ بدعت ہے، اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے، ہاں اگر کوئی شخص دور سے

---

(۱) صلی الناس فرادی فی منازلهم تحرزا عن الفتنة كالخسوف للقمر والريح الشديدة والظلمة القوية نهارا والضوء القوى ليلا والنزاع الغالب ونحو ذلک من الأيات المخوفة كالزلازل والصواعق والثلج والمطر الدائمين وعموم الامراض ومنه: الدعاء برفع الطاعون ...... اراد بالدعاء الصلاة لاجل الدعاء، شامي: ۱۸۸/۲، باب الكسوف، ط: سعيد كراچي. البحرا لرائق: ۱۶۸/۲، باب صلاة الكسوف، ط: سعيد كراچي، وانتثار الكواكب، هندية: ۱۵۳/۱، الباب الثامن عشر في صلاة الكسوف، ط: رشيدية كوئٹه. بدائع: ۲۸۲/۱، باب صلاة الكسوف والخسوف، ط: سعيد كراچي.

عن عبيد الله بن النضر حدثني ابي قال: كانت ظلمة على عهد انس بن مالک قال: فاتيت انسا فقلت: يا ابا حمزة، هل كان يصيبكم مثل هذا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال معاذ الله ان كانت الريح لتشتد فنبادر المسجد مخافة القيامة، ابو داود: ۱۷۷/۱، باب الصلاة عند الظلمة ونحوها، ط: رحمانيه.

(۲) كان صلى الله عليه وسلم اذ احز به امر بادر الى الصلاة، تفسير الجلالين، ص: ۹، سورة البقرة، ط: قديمي كراچي.

لقوله عليه الصلاة والسلام: اذ ارأيتم من هذه الافزاع شيئا فافزعوا الى الصلاة، شامي: ۱۸۳/۲، باب الكسوف، ط: سعيد كراچي.

آیا ہے اور نماز کے بعد ملے تو اس سے معانقہ کرنا جائز ہے۔(۱)

## معذور

☆......اگر کسی آدمی کو وضو توڑنے والی چیزوں میں سے کوئی چیز مثلاً قطرہ، ریح، خون وغیرہ مسلسل آتا رہتا ہے، اور پورے وقت اتنا بھی نہیں ملتا کہ وہ وضو اور پاکی کے ساتھ اس وقت کی فرض نماز ادا کر سکے تو وہ معذور ہے(۲)، ایسا معذور ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد نیا وضو کر کے پاک کپڑا پہن کر یا جس جگہ پر نجاست لگی ہے اس کو دھو کر فرض، واجب، سنت، نفل جو چاہے پڑھ سکتا ہے، جب تک اس نماز کا وقت باقی رہے گا تو اس وضو توڑنے والی چیز کے جاری رہنے سے وضو نہیں ٹوٹے گا، ہاں اس وضو توڑنے والی چیز کے علاوہ دوسری وضو توڑنے والی چیز پائی جانے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جائے گا۔(۳)

(۱) ونقل في تبيين المحارم عن الملتقط انه تكره المصافحة بعد اداء الصلاة بكل حال لان الصحابة رضي الله تعالیٰ عنهم ما صافحوا بعد اداء الصلاة و لا نهامن سنن الروافض ...... انها بدعة مكروهة لا اصل لها في الشرع، شامي: ۶/ ۳۸۱، باب الاستبراء وغيره. و: ۲/ ۲۳۵، باب صلاة الجنائز، ط؛ سعيد كراچي.

(۲) وصاحب عذر من به سلس بول لا يمكنه امساكه او استطلاق بطن او انفلات ريح او استحاضة او بعينه رمد او عمش او غرب وكذا كل ما يخرج بوجع ولومن اذن وثدى وسرة ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بان لايجد في جميع وقتها زمنا يتوضأ ويصلي فيه خاليا عن الحدث ولو حكما لان الانقطاع اليسير ملحق بالعدم، شامي: ۱/ ۳۰۵، باب الحيض، مطلب في احكام المعذور ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/ ۲۱۵، باب الحيض، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۴۰، الباب السادس في الدماء الخ، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (وحكمه الوضوء لا غسل ثوبه ونحوه (لكل فرض ) اللام للوقت كما في لدلوك الشمس (ثم يصلي ) به ( فيه فرضا ونفلا) فدخل الواجب بالاولیٰ ( فاذا خرج الوقت بطل) اى ظهر حدثه السابق حتیٰ لو توضأ علي الانقطاع ودام الي خروجه لم يبطل بالخروج مالم يطر أحدث آخر او يسيل كمسالة مسح خفه، الدر المختار: ۱/ ۳۰۵۔ ۳۰۶، ( قوله لا غسل ثوبه) اى ان لم يفد كما ياتي متنا. شامي: ۱/ ۳۰۵، باب الحيض، مطلب في احكام المعذور، ط: سعيد كراچي.

☆......اگر ایک پورا وقت ایسا گذر گیا کہ اس میں وضو اور پاکی کے ساتھ فرض نماز ادا کرنے کا موقع نہیں ملا تو وہ معذور ہے، اس کے بعد دوسری نماز کے اوقات میں پورا وقت وہ عذر جاری رہنا شرط نہیں ہے، کبھی وہ عذر پایا جانا معذور بنے رہنے کے لئے کافی ہے۔(۱)

ہاں اگر نماز کا ایک پورا وقت ایسا گذر جائے کہ اس میں وہ عذر ایک دفعہ بھی نہیں پایا گیا تو اب وہ معذور نہیں رہے گا۔(۲)

☆......اگر کوئی شخص کسی مرض کی وجہ سے نماز کے ارکان ادا کرنے پر پورے طور پر قادر نہیں، تو اس کو چاہئے کہ اپنی طاقت اور قدرت کے موافق نماز کے ارکان کو ادا کرے۔(۳)

---

=(قوله وان سال على ثوبه) فوق الدرهم ( جازله ان لا يغسله ان كان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها اى الصلاة( والا) يتنجس قبل فراغه( فلا ) يجوز ترك غسله، هو المختار للفتوىٰ، الدر مع الرد: ۱/۳۰۶، باب الحيض، مطلب في احكام المعذور، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۴۰-۴۱، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس،والاستحاضة،ومما يتصل بذلك احكام المعذور، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۱/۲۱۵، باب الحيض، ط: سعيد كراچي.

(۱) وهذا شرط العذر في حق الابتداء وفي حق البقاء كفي وجوده في جزء من الوقت ولو مرة وفي حق الزوال يشترط استيعاب الانقطاع تمام الوقت حقيقة لانه الانقطاع الكامل ، شامي: ۱/۳۰۵، باب الحيض، مطلب في احكام المعذور، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۴۰-۴۱، الفصل الرابع في احكام الحيض، والنفاس والاستحاضة، ومما يتصل بذلك احكام المعذور، ط: رشيدية كوئٹه، البحر : ۱/۲۱۷، باب الحيض، ط: سعيد كراچي.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) ولو كان قادرا على بعض القيام دون تمامه يؤمر بان يقوم قدر ما يقدر حتىٰ اذا كان قادرا على ان يكبر قائما ولا يقدر على القيام للقراءة او كان قادرا على القيام لبعض القراءة دون تمامها يؤمر بان يكبر قائما ويقرأ قدر ما يقدر عليه قائما ثم يقعد اذ اعجز .هندية: ۱/۱۳۶ ، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه،و كذا في الشامي ونصه ...... لان البعض معتبر بالكل ، شامي: ۲/۹۷، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. لان الطاعة بحسب الاستطاعة، البحر الرائق: ۲/۱۱۴ ، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

☆......اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت نہ ہو یعنی اگر کھڑا ہو تو گر پڑتا ہے یا بیمار ہونے یا بیماری میں اضافہ ہونے کا ڈر ہوتا ہے یا کھڑے ہونے سے بدن میں کہیں سخت درد ہونا شروع ہو جاتا ہے، یا گھٹنے کا جوڑ کام نہیں کرتا ہے مثلاً کھڑا ہو گیا تو بیٹھ نہیں سکتا اور اگر بیٹھ گیا تو کھڑا نہیں ہو سکتا ہے تو اس پر قیام فرض نہیں ہوگا۔ ایسے آدمی کو چاہئے کہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور اگر زمین پر سجدہ کرنا مشکل ہو تو رکوع اور سجدے سر کے اشارے سے کرے، سجدہ کے لئے رکوع سے نسبتاً زیادہ جھکے۔(۱)

☆......اگر ایسا آدمی مسنون طریقے سے بیٹھ سکتا ہے یعنی جس طرح تندرست آدمی تشہد پڑھنے کے لئے بیٹھتا ہے اسی طرح بیٹھ سکتا ہے تو اسی طرح بیٹھ کر نماز پڑھے، اگر اس طرح بیٹھنے پر قادر نہیں تو جس طرح آسانی سے بیٹھ سکتا ہے اسی طرح بیٹھ کر نماز پڑھے۔(۲)

☆......اور اگر تھوڑی دیر کے لئے کھڑا ہو سکتا ہے، اور رکوع سجدے بھی صحیح معنی میں کر سکتا ہے تو اس صورت میں کھڑے ہو کر نماز شروع کرنا لازم ہوگا اور جتنی دیر تک کھڑا

---

(۱) انظر الی الحاشیۃ رقم ۱، ۲ فی الصفحۃ الاتیۃ.

(۲) ثم اذ اصلی المریض قاعداً برکوع وسجود او بایماء کیف یقعد ، اما فی حالۃ التشہد فانہ یجلس کما یجلس للتشہد بالاجماع واما فی حالۃ القراء ۃ، وحال الرکوع روی عن ابی حنیفۃ انہ یجلس کیف شاء من غیر کراھۃ ان شاء محتبیا وان شاء متربعا وان شاء علی رکبتیہ کما فی التشہد وقال زفر: یفترش رجلہ الیسریٰ فی جمیع صلاتہ ، والصحیح ما روی عن ابی حنیفۃ، لان عذر المرض اسقط عنہ الارکان فلان یسقط عنہ الھیئات اولیٰ کذا فی البدائع: البحر الرائق: ۲/۱۱۳ ، باب صلاۃ المریض، ط: سعید کراچی. ھندیۃ: ۱/۱۳۶ الباب الرابع عشر فی صلاۃ المریض، ط: رشیدیۃ کوئٹہ. شامی: ۲/۹۷، باب صلاۃ المریض، ط: سعید کراچی.

ہوسکتا ہے کھڑا رہے، اس کے بعد بیٹھ جائے۔(۱)

یہاں تک کہ اگر صرف تکبیر تحریمہ کہنے کی مقدار کھڑے ہونے کی قوت ہے تو کھڑے ہوکر تکبیر تحریمہ کہنا لازم ہوگا پھر اس کے بعد جب کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں ہوگی تو بیٹھ کر نماز پڑھے، ورنہ نماز نہیں ہوگی۔(۲)

اسی طرح اگر کسی چیز کے سہارے سے خواہ لکڑی یا تکیہ یا کسی آدمی کے سہارے کھڑا ہوکر نماز پڑھ سکتا ہے تو اس صورت میں بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

## معذور امام

☆......معذور امام کے پیچھے غیر معذور کی اقتداء درست نہیں، مثلاً جس کو پیشاب کے قطرے گرنے کی شکایت ہے اور وہ اس وجہ سے معذور ہے تو وہ غیر معذور پاک لوگوں کی امامت نہیں کرسکتا۔(۴)

---

(۱،۲) (من تعذر عليه القيام) اى كله (لمرض) حقيقي وحده ان يلحقه بالقيام ضرر به يفتىٰ (قبلها او فيها) اى الفريضة (او) حكمي بأن (خاف زيادته او بطء برئه بقيامه او دوران رأسه او وجد لقيامه الما شديدا) او كان لو صلى قائما سلس بوله او تعذر عليه الصوم كمامر (صلى قاعدا) ولو مستندا الى وسادة او انسان فانه يلزمه ذلك على المختار (كيف شاء) على المذهب لان المرض اسقط عنه الاركان فالهيئات اولىٰ وقال زفر، كالمتشهد قيل وبه يفتى (بركوع وسجود وان قدر على بعض القيام) ولو متكئا على عصا او حائط (قام) لزوما بقدر ما يقدر ولو قدر آية او تكبيرة على المذهب، لانّ البعض معتبر بالكل (وان تعذرا) ليس تعذرهما شرطا بل تعذر السجود كاف (لا القيام) اومأ بالهمز (قاعدا) وهو افضل من الايماء قائما لقربه من الارض (ويجعل سجوده اخفض من ركوعه لزوما الخ، شامي: ۲/۹۵-۹۸، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة.

(۴) لا يصح الاقتداء بمجنون مطبق ......... ولا طاهر بمعذور، شامي: ۱/۵۷۸، باب الامامة مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۳۶۰، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۸۴، الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث، ط: رشيدية كوئٹه.

☆......ایک عذر والے کی اقتداء دو عذر والے امام کے پیچھے درست نہیں۔(۱)

## معذور صف میں کہاں کھڑا ہو؟

اگر معذور آدمی پہلی صف میں نماز ادا کرنے کی صورت میں کافی جگہ روک لیتا ہے یا صف کے درمیان کافی جگہ خالی رہتی ہے، یا دوسرے نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے تو ایسے معذور لوگوں کے لئے بہتر ہے کہ آخری صف میں جہاں کنارے پر جگہ ہو وہاں نماز ادا کریں، ان شاء اللہ ان کو جماعت اور پہلی صف میں شامل ہو کر نماز پڑھنے کا ثواب ملے گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان کو تکلیف پہنچنے کے اندیشہ سے پہلی صف چھوڑ دے تو اس کو پہلی صف کا دو گنا اجر دیا جائے گا۔(۲)

☆......اکثر عوام کا معمول ہے کہ جب مریض جماعت میں شریک ہوتا ہے تو صف کے کنارے پر بائیں طرف بیٹھتا ہے گویا درمیان میں بیٹھنے کو برا سمجھتے ہیں، یہ غلط

---

(۱) ویصلی من به سلس البول خلف مثله، واما اذا صلی خلف من به السلس وانفلات ریح لا یجوز، لان الامام صاحب عذرین والمؤتم صاحب عذر واحد، شامی: ۱/۵۷۸، باب الامامة، مطلب الواجب کفایة هل یسقط بفعل الصبی وحده، ط: سعید کراچی، هندیة: ۱/۸۴، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره، ط: رشیدیه کوئٹه. البحر الرائق: ۱/۳۶۰، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(۲) [تنبیه] قال فی المعراج الافضل ان یقف فی الصف الآخر اذا خاف ایذاء احد قال علیه الصلاة والسلام من ترک الصف الاول مخافة ان یؤذی مسلما اضعف له اجر الصف الاول، وبه اخذ ابوحنیفة ومحمد، وفی کراهة ترک الصف الاول مع امکانه خلاف آه، ای لو ترکه مع عدم خوف الایذاء، وهذا لو قبل الشروع فلو شرعوا وفی الصف الاول فرجة له خرق الصفوف، شامی: ۱/۵۶۹، باب الامامة، قبیل مطلب فی جواز الایثار بالقرب، ط: سعید کراچی.

ہے۔(۱)

☆......اگر معذور آدمی صف کے درمیان میں بھی کھڑا ہوگا تو نماز ہوجائے گی، معذور اور غیر معذور کی نماز میں کوئی خرابی نہیں آئے گی۔

## معذور کا عذر ختم ہوگیا

اگر نماز کے دوران معذور کا عذر ختم ہوگیا تو نماز فاسد ہوجائے گی، اور اگر آخری قعدہ کے التحیات پڑھنے کے بعد عذر ختم ہوگیا تو امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز فاسد ہوجائے گی اور وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور صاحبینؒ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی، اور ابوحنیفہؒ کے مذہب میں احتیاط ہے اور صاحبینؒ کے مذہب میں آسانی ہے۔ اور ''صاحبین'' امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کو کہتے ہیں۔(۲)

## معذور کب بنتا ہے

☆......اگر کسی کو پیشاب کا قطرہ کم وبیش آتا رہتا ہے، مگر نماز کا پورا وقت گھیرتا نہیں ہے، اتنا وقت مل جاتا ہے کہ پاکی کی حالت میں نماز ادا کر سکے تو وہ معذور نہیں ہے، اس کو چاہئے کہ قطرہ رک جانے کا انتظار کرے، پھر وضو کر کے نماز پڑھے، اگر نماز پڑھتے

---

(۱) اغلاط العوام ص:۷۵، جماعت وامامت کی اغلاط، ط: زمزم پبلیشرز کراچی۔

(۲) واعلم انه( ان تعمد عملا ينافيها بعد جلوسه قدر التشهد ) ولو بعد سبق حدثه( تمت ) لتمام فرائضها ، نعم تعاد لترك واجب السلام(ولو) وجد المنافي ( بلاصنعه) قبل القعود بطلت اتفاقا ولو ( بعده بطلت) في المسائل الاثنى عشرية عنده، وقالا: صحت ، الدر مع الرد: ۱/ ۶۰۶، باب الاستخلاف، المسائل الاثنى عشرية، ط: سعيد كراچي.

( قوله وفي الشرنبلالية والاظهر قولهما الخ) ...... ومن المقرر طلب الاحتياط في صحة العبادة لتبرأ ذمة المكلف بها، وليس الاحتياط الا بقول الامام الاعظم انها تبطل آه، قلت: وعليه المتون، شامي: ۱/ ۶۰۷ ،باب الاستخلاف، المسائل الاثنى عشرية، ط: سعيد كراچي. وانظر الى الحاشية الآتية ايضا.

ہوئے قطرہ آنے کا شبہ ہو جائے تو نماز توڑ کر وہ جگہ دیکھ لے، اگر واقعی قطرہ آیا ہے تو شرمگاہ پانی سے دھولے اور وضو کر کے کپڑا بدل کر، یا جس جگہ پر قطرہ گرا ہے صرف اسی جگہ کو دھو کر نماز پڑھے، اگر قطرہ نہیں آیا ویسے ہی شبہ ہوا تو آئندہ اس قسم کے شبہ کی پروا نہ کرے، بلکہ وضو کرنے کے بعد ''رومالی'' پر کچھ پانی چھڑک دے (شبہات سے بچنے کی یہ بھی ایک تدبیر اور علاج ہے) اور دل میں یہ خیال کرے کہ قطرہ نہیں آیا بلکہ یہ وہ پانی ہے جو اس نے چھڑکا ہے۔

اور اگر قطرہ آتا رہتا ہے اور اتنا وقت بھی نہیں ملتا کہ وضو کرنے کے بعد پاکی کی حالت میں اس وقت کی فرض نماز ادا کر سکے تو وہ معذور ہے، ایسا معذور نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد نیا وضو کر کے پاک کپڑا پہن کر فرض، واجب، سنت، نفل جو بھی چاہے پڑھ سکتا ہے، اور قرآن مجید کو ہاتھ سے پکڑ کر بھی پڑھ سکتا ہے، بیت اللہ کا طواف بھی کر سکتا ہے، جب تک اس نماز کا وقت باقی رہے گا قطرہ آنے سے وضو نہیں ٹوٹے گا، ہاں قطرہ کے علاوہ دوسری وضو توڑنے والی چیزوں سے وضو ٹوٹ جائے گا، مثلاً اس دوران خون نکل آیا یا پاخانہ کی حاجت ہوئی تو وضو ٹوٹ جائے گا، نماز پڑھنے کے لئے دوبارہ وضو کرنا پڑے گا۔(۱)

پھر جب دوسرا وقت داخل ہوگا تو دوبارہ وضو کرنا پڑے گا، مثلاً ظہر کا وقت داخل

---

(۱) واعلم انه (ان تعمد عملا ينافيها بعد جلوسه قدر التشهد) ولو بعد سبق حدث(تمت) لتمام فرائضها، نعم تعاد لترک واجب السلام (ولو) وجد المنافي (بلا صنعه) قبل القعود بطلت اتفاقا، ولو (بعده بطلت) في المسائل الاثنیٰ عشرية عنده وقالا صحت ...... كما تبطل...... بقدرة المتيمم على الماء......... (وزوال عذر المعذور) بان لم يعد في الوقت الثاني، وكذا خروج وقته، شامي: ۱/ ۶۰۶ - ۶۰۹، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشرية، ط: سعيد كراچي.

ہونے کے بعد معذور نے وضو کیا تھا تو وہ ظہر کا وقت ختم ہونے تک رہے گا پھر جب ظہر کا وقت ختم ہوکر عصر کا وقت داخل ہوگا تو وضو دوبارہ کرنا پڑے گا۔

☆......اگر ایک وقت پورا ایسا گذر گیا کہ اس میں وضو کے ساتھ نماز ادا کرنے کا موقع نہیں ملا، اور وہ معذور کے حکم میں آگیا، تو اس کے بعد دوسری نمازوں کے اوقات میں پورا وقت قطرہ جاری رہنا شرط نہیں ہے، کبھی کبھی قطرہ آجانا معذور کے حکم میں رہنے کے لئے کافی ہے۔

ہاں اگر اس کے بعد نماز کا ایک پورا وقت ایسا گذر جائے کہ اس میں ایک دفعہ بھی قطرہ نہ آئے تو اب وہ معذور نہیں رہے گا۔(۱)

☆......ریح، خون وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔

## معذور کو خلیفہ بنانا

اگر امام نے وضو ٹوٹ جانے کی وجہ سے کسی معذور کو خلیفہ بنادیا تو نماز باطل ہوجائے گی، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

## معذور کی اقتداء

معذور کی اقتداء معذور امام کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ امام اور مقتدی دونوں ایک ہی عذر میں مبتلا ہوں۔

---

(۱) ''معذور'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۲) ولم يستخلف الامام غير صالح لها، الدر المختار (قوله غير صالح لها) كصبي وامرأة وامي، فاذا استخلف احدهم فسدت صلاته وصلاة القوم الخ، شامي: ۱/ ۶۰۰، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي.

ولا يصح اقتداء رجل بامرأة ......... ولا طاهر بمعذور، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۷۸، باب الامامة، مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده، ط: سعيد كراچي.

اور اگر دونوں کے عذر الگ الگ ہیں پھر اس صورت میں اقتداء درست نہیں ہوگی۔(۱)

## معذور کے پیچھے غیر معذور کی اقتداء

معذور امام کے پیچھے غیر معذور مقتدی کی نماز درست نہیں۔(۲)

## معذور نماز کی حالت میں قادر ہو جائے

☆......اگر کوئی معذور عذر کی وجہ سے بیٹھ کر یا اشارے سے یا لیٹ کر نماز پڑھ رہا تھا نماز کی حالت میں عذر دور ہو گیا اور وہ قادر ہو گیا تو اگر صرف قیام سے معذور ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کر کے نماز پڑھ رہا تھا، اور اب نماز کی حالت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت ہو گئی تو بقیہ نماز کھڑے ہو کر تمام کرے، نماز ہو جائے گی، دوبارہ شروع سے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) (قوله ومعذور بمثله الخ) اى ان اتحد عذرهما وان اختلف لم يجز كما في الزيلعي والفتح وغيرهما وفي السراج ما نصه ويصلي من به سلس البول خلف مثله، واما اذا صلى خلف من به السلس وانفلات ريح لا يجوز ، لان الامام صاحب عذرين والمؤتم صاحب عذر واحد الخ، شامي: ۱/۵۷۸، باب الامامة، مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده، ط: سعيد كراچی.

(۲) ولا طاهر بمعذور ، الدر مع الرد: ۱/۵۷۸، باب الامامة، ط: سعيد كراچی.

(۳) ولو صلى قاعدا يركع ويسجد فصح بنى ، البحر: ۲/۱۱۶ صلاة المريض ط: سعيد كراچی.

ومن صلى قاعداً يركع ويسجد ثم صح بنى على صلاته قائما، هندية: ۱/۱۳۷، صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه، ولو صلى قاعداً بركوع وسجود فصح بنى اى على ما صلى فيتم صلاته قائما عندهما، شامی: ۲/۱۰۰، صلاة المريض، ط: سعيد كراچی.

ولو اقتدى به من يصلي قائما بركوع وسجود جاز عندهما خلافا لمحمد وهي فرع مسئلة اخرى وهي ان من شرع في الصلاة قاعدا ثم زال العذر في خلال الصلاة عندهما يبني على صلاته، خلاصة الفتاوی: ۱/۱۹۲، الفصل الحادی والعشرون فی صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه.

☆......اور اگر رکوع اور سجدہ پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے اشارے سے رکوع اور سجدہ کرنے کا ارادہ کرکے نماز کی نیت باندھی تھی، مگر ابھی تک کوئی رکوع اور سجدہ اشارے سے ادا نہیں کیا تھا اور اب اس کو رکوع سجدے کے ساتھ نماز پڑھنے کی قدرت ہوگئی، تو وہ اپنی باقی نماز رکوع اور سجدے کے ساتھ ادا کرے، اور اگر اشارے سے کوئی رکوع سجدہ کر چکا ہو تو وہ نماز فاسد ہوجائے گی، اور پھر نئے سرے سے اس کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

## مغرب کا مستحب وقت

مغرب کی نماز میں بادل اور غبار کے دن کے علاوہ باقی دنوں میں ہمیشہ جلدی کرنا مستحب ہے، اور بلا عذر تاخیر کرنا کہ ستارے کثرت سے نظر آنے لگیں مکروہ تحریمی ہے، اور دو رکعت پڑھنے کی مقدار یا اس سے زیادہ تاخیر کرنا ستارے کثرت سے نظر آنے سے پہلے پہلے تک مکروہ تنزیہی ہے، اور دو رکعت سے کم مقدار میں تاخیر بلا کراہت

(۱) لو كان يصلي بالايماء فصح لا يبنى لانه لا يجوز اقتداء الراكع بالمؤمي فكذا البناء..... لو كان افتتحها بالايماء ثم قدر قبل ان يركع ويسجد بالايماء جاز له أن يتمها لانه لم يود ركنا بالايماء وانما هو مجرد تحريمة فلا يكون بناء القوى على الضعيف ، البحر الرائق: ۲/ ۱۱۶، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

وان صلى بعض صلاته بالايماء ثم قدر على الركوع والسجود استأنف عندهم جميعا كذا في الهداية هذا اذا قدر على ذلک بعد ما ركع و سجد اما اذا قدر بعد الافتتاح قبل الاداء صح له البناء ، هندية: ۱/ ۱۳۷، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه.

ولو كان يصلي بالايماء فصح لا يبنى الا اذا صح قبل ان يؤمي بالركوع ،والسجود، شامي: ۲/ ۱۰۰، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

ولو افتتح بايماء ثم قدر على الركوع والسجود فانه يستقبل الصلاة عند الثلاثة بناء على مسئلة الاقتداء ، خلاصة الفتاوى: ۱/ ۱۹۶، الفصل الحادي والعشرون في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه.

جائز ہے۔(۱)

## مغرب کاوقت

۱.....مغرب کاوقت سورج کے ڈوبنے کے بعد سے شروع ہوتا ہے، اور جب تک شفق کی سپیدی آسمان کے کناروں میں قائم رہتی ہے مغرب کاوقت باقی رہتا ہے، جس کی مقدار سوا گھنٹہ یا کچھ منٹ زیادہ ہے۔(۲)

---

(۱) ویستحب ایضا تعجیل المغرب فی کل الازمنة الا یوم الغیم .......... وفی القنیة یکرہ تأخیر المغرب عند محمد فی روایته عن ابی حنیفة ولا یکرہ فی روایة الحسن عنه ما لم یغب الشفق والاصح انه یکرہ الامن عذر حلبی کبیر، ص: ۲۳۴، الشرط الخامس، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

ویستحب تعجیل المغرب فی کل زمان ...... وفی یوم الغیم...... یؤخر المغرب حذرا عن الوقوع قبل الغروب .هندیة: ۱/۵۲، الفصل الثانی فی بیان فضیلة الاوقات، ط: رشیدیة کوئته،

والمستحب تعجیل ظهر الشتاء ...... وتعجیل مغرب مطلقا وتاخیرہ قدر رکعتین یکرہ تنزیها وان الزائد علی القلیل الی اشتباک النجوم مکروہ تنزیها وما بعدہ تحریما الا بعذر، شامی: ۱/۳۶۹، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

والمغرب ای ندب تعجیلها ...... ویکرہ تاخیرها الی اشتباک النجوم...... وتاخیرها لصلاة رکعتین مکروهة، البحر: ۱/۲۴۸، کتاب الصلاة ،ط: سعید کراچی.

(۲) اول وقت صلوٰة المغرب اذا غربت الشمس بالاجماع ایضا وآخر وقتها مالم یغب الشفق .......... وهو البیاض الذی فی الافق الکائن بعد الحمرة، حلبی کبیر، ص: ۲۲۸، الشرط الخامس ووقت المغرب منه (غروب الشمس) الی غیبوبة الشفق وهو الحمرة عندهما وبه یفتیٰ، هندیة: ۱/۵۱، الباب الاول فی المواقیت، ط: رشیدیة کوئته.

ووقت المغرب منه (غروب الشمس) الی غروب الشفق وهو الحمرة عندهما وبه قالت الثلاثة والیه رجع الامام کما فی شروح المجمع، شامی: ۱/۳۶۱، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

والمغرب منه الی غروب الشفق ای وقت المغرب من غروب الشمس الی غروب الشفق...... وهو البیاض، البحر: ۱/۲۴۵، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.ثم الشفق هو البیاض الذی فی الافق بعد الحمرة عند ابی حنیفة وعندهما هو الحمرة، هدایة: ص:۷۸، کتاب الصلاة، باب المواقیت، ط: رحمانیة لاهور.

۲......مغرب کاوقت شروع ہوتے ہی مغرب کی نماز پڑھنا مستحب ہے۔

۳......آسمان میں ستارے اچھی طرح نکل آنے کے بعد مغرب کا مکروہ وقت شروع ہوجاتا ہے اس لئے اس سے پہلے پہلے مغرب کی نماز پڑھ لینی چاہئے۔

۴......اگر آسمان میں بادل ہیں تو اتنی تاخیر کر کے نماز پڑھنا مستحب ہے کہ وقت داخل ہونے کا یقین ہوجائے، موجودہ دور میں گھڑی کے حساب سے وقت ہونے کے بعد مزید تاخیر کی ضرورت نہیں۔(۱)

۵......مغرب کا وقت بالکل فجر کا عکس ہے، فجر کے وقت پہلے سپیدی ظاہر ہوتی ہے اس کے بعد سرخی، اور مغرب میں پہلے سرخی ظاہر ہوتی ہے پھر سپیدی۔(۲)

## مغرب کی اذان کے بعد کھڑے ہوکر انتظار کرے یا بیٹھ کر

مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تین چھوٹی آیت یا ایک بڑی آیت کی تلاوت کرنے کے لئے جتنے وقت کی ضرورت ہوتی ہے اتنا وقت کھڑے ہوکر انتظار کرنا اور صاحبین کے نزدیک بیٹھ کر انتظار کرنا مستحب ہے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۱ فی الصفحة السابقة.

(۲) وآخر وقتها ما لم یغب الشفق ...... وهو البیاض الذی فی الافق الکائن بعد الحمرة، حلبی کبیر، ص: ۲۲۸، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۳) (ویجلس بینهما) بقدر مایحضر الملازمون مراعیا لوقت الندب (الا فی المغرب) فیسکت قائما قدر ثلاث آیات قصار، ویکره الوصل اجماعا، الدر المختار، مع الرد: ۱/۳۸۹. ۳۹۰، (قوله فیسکت قائما) هذا اعنده، وعندهما یفصل بجلسة کجلسة الخطیب والخلاف فی الافضلیة فلو جلس لا یکره عنده، ویستحب التحول للاقامة الی غیر موضع الاذان، وهو متفق علیه وتمامه فی البحر، شامی: ۱/۳۹۰، باب الاذان، قبیل مطلب فی اذان الجوق، ط:سعید کراچی.

(قوله ویجلس بینهما الا فی المغرب ای ویجلس الموذن بین الاذان والاقامة علی وجه السنیة

# مغرب کی اذان واقامت میں فصل

''اذان اور اقامت میں فصل'' کے عنوان کو دیکھیں۔

# مغرب کی ایک رکعت ملی

☆......اگر کسی کو مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ صرف آخر کی ایک رکعت ملی، تو وہ قعدہ میں امام کے ساتھ صرف التحیات پڑھ کر خاموش بیٹھا رہے،(۱) پھر جب امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر باقی ماندہ نماز ادا کرے تو اس رکعت کو ''سبحانک اللّٰھم'' سے شروع کرے اور اعوذ باللہ، بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر آمین کہے اور بسم اللہ پڑھ کر کوئی سورت ملا کر رکوع کرے اور دونوں سجدے کرنے کے بعد بیٹھ کر التحیات پڑھے، پھر کھڑے ہو کر بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھ کر آمین کہے اور بسم اللہ پڑھ کر کوئی سورت ملا کر رکوع کرے اور نماز پوری کرے۔

غرض کہ مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ ایک رکعت ملنے کی صورت میں باقی

---

= الا فی المغرب فلا یسن الجلوس بل السکوت مقدار ثلاث آیات قصار او آیة طویلة او مقدار ثلاث خطوات وهذا عند ابی حنیفة وقال یفصل ایضا فی المغرب بجلسة خفیفة قدر جلوس الخطیب بین الخطبتین وهي مقدار ان تتمکن مقعدته من الارض بحیث یستقر کل عضو منه في موضعه، الخ، البحر: ۱/ ۲۶۱، باب الاذان، ط: سعید کراچي.

(۱) ولو فرغ المؤتم قبل امامه سکت اتفاقا، واما المسبوق فیترسل لیفرغ عند سلام امامه وقیل یتم، وقیل یکرر کلمة الشهادة، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۱۱، (قوله فیترسل) ای یتمهل وهذا ما صححه في الخانیة وشرح المنیة في بحث المسبوق من باب السهو وباقي الاقوال مصحح ایضا، قال في البحر: وینبغي الافتاء بما في الخانیة کما لا یخفیٰ، ولعل وجهه کما في النهر انه یقضي آخر صلاته في حق التشهد ویأتي فیه بالصلاة والدعاء وهذا لیس آخراً قال: ح: وهذا في قعدة الامام الأخیرة کما هو صریح قوله لیفرغ عند سلام امامه، واما فیما قبلها من القعدات فحکمه السکوت کما لا یخفیٰ، آه ومثله في الحلیة، شامي: ۱/ ۵۱۱، فصل في بیان تالیف الصلاة الخ، مطلب مهم في عقد الاصابع عند التشهد، ط: سعید کراچي

دونوں رکعتوں میں بیٹھنا اور التحیات پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

☆......اگر کسی کو مغرب کی نماز امام کے ساتھ صرف ایک رکعت ملی اور دو رکعتیں نہیں ملیں اور اس نے امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی دو رکعت اس طرح پوری کیں کہ درمیان والا قعدہ نہیں کیا یعنی مجموعی اعتبار سے دو رکعت ہونے کے بعد قعدہ نہیں کیا تو اس پر سہو سجدہ واجب ہے، اگر آخر میں سہو سجدہ کیا تو بہتر ورنہ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۲)

## مغرب کی پہلی دو رکعت میں سورت نہیں ملائی

اگر مغرب کی فرض نماز کی پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت نہیں پڑھی

---

(۱) (والمسبوق منه من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) حتىٰ يثنيٰ ويتعوذ ويقرأ وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لكراهتها مفتاح السعادة (فيما يقضيه) اى بعد متابعته لامامه فلو قبلها فالاظهر الفساد ويقضي اول صلاته في حق قراءة وآخرها في حق تشهد فمدرك ركعةمن غير فجر يأتي بركعتين بفاتحة وسورة وتشهد وبينهما، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۹۶.
۵۹۷، باب الامامة، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود او بهما مع الامام، ط: سعيد كراچي، و: ۱/۳۸۹، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچي.
اذ المسبوق بثلاث في الرباعية يقعد ثلاث قعدات والواجب منها ما عدا الاخيرة، شامي: ۱/۳۶۶، باب الامامة، مطلب لا ينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، قوله وقد يجاب بانه عارض، ط: سعيد كراچي.

(۲) (والمسبوق يسجد مع امامه مطلقا) سواء كان السهو قبل الاقتداء او بعده (ثم يقضي ما فاته) ولو سها فيه سجد ثانيا. الدر المختار مع الرد: ۲/۸۲-۸۳، (قوله ولو سها فيه) اى فيما يقضيه بعد فراغ الامام يسجد ثانيا لانه منفرد فيه، والمنفرد يسجد لسهوه، الخ، شامي: ۲/۸۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. (قوله وتشهد بينهما) قال في شرح المنية: ولو لم يقعد جاز استحسانا لا قياسا، ولم يلزمه سجود السهو، لكون الركعة اوليٰ من وجه، شامي: ۱/۵۹۷، باب الامامة، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود او بهما، ط: سعيد كراچي.

تو تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت پڑھے، اگر امام ہے تو بلند آواز سے پڑھے اور اگر اکیلے نماز پڑھنے والا ہے تو اس کو بلند یا آہستہ آواز سے پڑھنے کا اختیار ہے۔(۱)

## مغرب کی دو رکعت ملیں

جس شخص کو مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ دو رکعت ملیں تو وہ قعدہ میں امام کے ساتھ صرف التحیات پڑھ کر خاموش بیٹھا رہے، پھر جب امام کے سلام کے بعد باقی ماندہ ایک رکعت ادا کرے تو اس وقت "سبحانک اللّٰھم" سے رکعت شروع کرے اور اعوذ باللہ، بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر آمین کہے اور بسم اللہ پڑھ کر کوئی سورت ملا کر رکوع کرے اور نماز پوری کرے۔(۲)

## مغرب کی سنت

مغرب کے وقت فرض نماز کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔(۳)

(۱)( ولو ترک سورة اولی العشاء) مثلا ولو عمدا ( قرأها وجوبا وقيل ندبا ( مع الفاتحة جهرا في الاخريين ،لان الجمع بين جهر ومخافتة في ركعة شنيع ، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۳۵۔ ۵۳۶، ( قوله وجوبا وقيل ندبا) اشار الى ان الاصح الوجوب ،وذلک لان محمداً اشار اليه في الجامع الصغير حيث عبر بقوله قرأها بلفظ الخبر وهو آكد من الامر في الوجوب وصرح في الاصل بالاستحباب قال في غاية البيان والاصح ما في الجامع الصغير لانه آخر التصنيفين، الخ، شامي: ۱/۵۳۵، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي.و: ۱/۴۵۹، باب صفة الصلاة ، قبيل مطلب كل شفع من النفل صلاة ، ط:سعيد كراچي.

(۲)"مغرب کی ایک رکعت ملی" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۳) (وسن ) مؤكداً......... ( وركعتان قبل الصبح وبعد الظهر والمغرب والعشاء) الدر المختار، شامي: ۲/۱۲۔۱۳، باب الوتر والنوافل،مطلب في السنن والنوافل،ط:سعيد كراچي، المحيط البرهاني: ۲/۲۳۳، فصل الصلوة المسنونة، ط: ادارة القرآن كراچي، بدائع: ۱/۲۸۴، فصل الصلوة المسنونة، ط؛ سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۱۲، ط: رشيدية كوئٹه،البحر: ۲/۴۷، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

## مغرب کی نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی

''فرض نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مغرب کی نماز کب تک ادا کی جاسکتی ہے

☆......سورج غروب ہونے کے بعد آسمان کے مغربی کنارے پر جو سرخی رہتی ہے اس کو ''شفق'' کہتے ہیں، جب تک آسمان کے کنارے پر سرخی رہے گی تب تک مغرب کا وقت باقی رہے گا، اور مغرب کی نماز ادا ہو جائے گی، اور یہ وقت تقریباً ایک گھنٹہ یا اس سے کچھ کم وبیش ہوتا ہے۔(۱)

---

(۱) (و) وقت (المغرب منه الى) غروب (الشفق وهو الحمرة) عندهما وبه قالت الثلاثة واليه رجع الامام كما في شروح المجمع و غيرها، فكان هو المذهب ، الدر المختار ، (قوله واليه رجع الامام) اى الى قولهما الذى هو رواية عنه ايضا، وصرح في المجمع بأن عليها الفتوىٰ ورده المحقق في الفتح بانه لا يساعده رواية ولا دراية الخ، وقال تلميذه العلامة قاسم في تصحيح القدورى ، ان رجوعه لم يثبت ، لما نقله الكافة من لدن الائمة الثلاثة الى اليوم من حكاية القولين ، ودعوى عمل عامة الصحابة بخلافه خلاف المنقول، قال في الاختيار ، الشفق البياض وهو مذهب الصديق ومعاذ بن جبل وعائشة رضي الله عنهم ، قلت و رواه عبد الرازاق عن ابى هريرة وعن عمر ابن عبد العزيز ولم يرو البيهقى الشفق الاحمر الا عن ابن عمر ، وتمامه فيه، واذا تعارضت الاخبار والآثار فلا يخرج وقت المغرب بالشك كما في الهداية وغيرها، قال العلامة قاسم، فثبت ان قول الامام هو الاصح ، ومشىٰ عليه في البحر مؤيد اله بما قدمناه عنه،من انه لا يعدل عن قول الامام الا لضرورة من ضعف دليل او تعامل بخلافه كالمزارعة لكن تعامل الناس اليوم فى عامة البلاد على قولهما، وقد ايده في النهر تبعا للنقاية والوقاية والدر والاصلاح ودرر البحار والامداد والمواهب وشرحه البرهان وغيرهم مصرحين بأن عليه الفتوىٰ، وفي السراج ،

مغرب کی نماز میں بلاوجہ قصداً تاخیر کرنا مکروہ ہے اس لئے سورج کے غروب ہونے کے بعد تاخیر کے بغیر مغرب کی نماز پڑھ لینی چاہئے۔ لیکن اگر کسی مجبوری کی وجہ سے تاخیر ہوگئی تو شفق غروب ہونے سے پہلے پہلے ضرور پڑھ لینی چاہئے، ورنہ شفق کے غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز قضاء ہو جائے گی، اور قصداً نماز قضاء کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ (۱)

☆......مغرب کے بارے میں عوام میں یہ مشہور ہے کہ ذرا سا اندھیرا ہو جائے تو مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے، اور اس کے بعد مغرب کی نماز کو عشاء کے ساتھ پڑھتے ہیں، یہ بات غلط ہے، بلکہ شفق غروب ہونے سے پہلے ضرور پڑھ لینی چاہئے، تاکہ قضاء نہ ہو ورنہ قصداً تاخیر کر کے نماز قضاء کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

## مفسدات سے نماز کب فاسد ہوتی ہیں

اگر نماز کو فاسد کرنے والا کوئی عمل قعدۂ اخیرہ سے پہلے یا قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنے سے پہلے پایا جائے تو نماز فاسد ہوگی، اور اگر قعدۂ اخیرہ میں التحیات کے بعد پایا جائے گا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۲)

---

= قولهما اوسع وقوله احوط ، شامي: ۱/ ۳۶۱، كتاب الصلاة، مطلب في الصلاة الوسطىٰ، ط: سعيد كراچي. المحيط البرهاني : ۱/ ۶، الفصل الاول في المواقيت ، ط: ادارة القرآن كراچي، بدائع: ۱/ ۱۲۳ ، فصل في شرائط الاركان، ط: سعيد كراچي، البحر: ۱/ ۲۴۵، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۵۱، الباب الاول في المواقيت وما يتصل بها ، ط: رشيدية كوئٹه.

(۱) (و) اخر (المغرب الى اشتباک النجوم) اى كثرتها (كره) اى التاخير لا الفعل لانه مامور به (تحريما) الا بعذر كسفر وكونه على اكل. الدر المختار، شامي: ۱/ ۳۶۸-۳۶۹، كتاب الصلاة، مطلب في طلوع الشمس من مغربها ، ط: سعيد كراچي.

وتاخيرها الى اشتباک النجوم مكروه ،بدائع: ۱/ ۱۲۶ ، فصل في شرائط الاركان، ط: سعيد.

(۲) ووجود الاصل الذى يبتنى عليه البطلان فى الاثنیٰ عشرية وهو ان كل ما يفسد الصلاة اذا وجد فى اثنائها بصنع المصلي يفسدها ايضا اذا وجد بعد الجلوس الاخير بلا صنعه عند الامام لا عندهما فافهم، شامي: ۱/ ۶۰۹، باب الاستخلاف المسائل الاثنا عشرية، (قوله العشرين) ط: سعيد كراچي.

مگر اس قانون سے چند صورتیں مستثنیٰ ہیں:

۱......تیمّم کرنے والا قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کے بعد وضو پر قادر ہو جائے۔

۲......یا موزوں پر مسح کرنے والے کی مدت گذر جائے یا پٹی پر مسح کرتا ہے، اور وہ زخم جس پر پٹی بندھی ہوئی ہے اچھا ہو جائے۔

۳......یا کسی کا موزہ اتر جائے۔

۴......یا خود اتارے مگر عمل کثیر نہ ہونے پائے۔

۵......یا کسی ان پڑھ کو کوئی سورت یاد ہو جائے۔

۶......یا کسی ننگے نماز پڑھنے والے کو کپڑا مل جائے۔

۷......یا اشاروں سے نماز پڑھنے والا رکوع سجدے پر قادر ہو جائے۔

۸......یا امام کا وضو ٹوٹ جائے اور وہ کسی ایسے شخص کو خلیفہ بنا دے جس میں امامت کی صلاحیت نہ ہو جیسا کہ پاگل، نابالغ اور عورت کو خلیفہ بنا دیا۔

۹......یا فجر کی نماز کے دوران سورج طلوع ہو گیا۔

۱۰......یا جمعہ کی نماز کے دوران عصر کا وقت داخل ہو گیا۔

۱۱......یا کوئی شخص عذر کی وجہ سے وضو پر قادر نہیں تھا اور وہ عذر جاتا رہا۔

۱۲......یا کسی صاحب ترتیب آدمی کو قضاء نماز یاد آ گئی اور وقت کے اندر اندر اس کو ادا کرنے کی گنجائش ہے تو ان تمام صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی، اگر چہ یہ تمام چیزیں نماز کے تمام ارکان مکمل ہونے کے بعد پائی گئی ہیں۔

ان بارہ صورتوں میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جاتی ہے اور امام

ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ ختم ہو جاتی ہے،(۱) چونکہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مذہب کے مطابق عمل کرنے میں زیادہ احتیاط ہے اور عبادات میں جہاں تک ممکن ہو احتیاط پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے اور فقہ کے تمام متون میں اسی مذہب کو اختیار کیا ہے۔

---

(۱)(و) اعلم انه ( ان تعمد عملا ينافيها بعد جلوسه قدر التشهد ) ولو بعد سبق حدثه ( تمت ) لتمام فرائضها نعم تعاد لترک واجب السلام ( ولو) وجد المنافي( بلاصنعه ) قبل القعود بطلت اتفاقا، ولو ( بعده بطلت) في المسائل الاثنيٰ عشرية،عنده وقالا صحت، ورجحه الكمال في الشرنبلالية، والاظهر قولهما بالصحة في الاثنيٰ عشرية وهي ما ذكره بقوله ( كما تبطل) لو فرع بالفاء كما في الدرر لكان اوليٰ ( بقدرة المتيمم على الماء) واما مسألة روية المتوضئ الموتم بمتيمم الماء ففيها خلاف زفر فقط وتنقلب نفلا( ومضي مدة مسحه ان وجد ماء) ولم يخف تلف رجله من برد والا فيمضي( على الاصح كما مر في بابه( وتعلم اى امي آية) اى تذكره او حفظه بلا صنع ( ولو كان الامي ( مقتديا بقارئ على ما عليه الاكثر ) لكن في الظهيرية : صحح الصحة ، قال الفقيه : وبه نأخذ ( ووجود العارى ساترا) تصح به الصلاة، ومثله لو صلى بنجاسة فوجد ما يزيلها او اعتقت الامة ولم تقنع فورا ( ونزع الماسح خفه) الواحد( بعمل يسير) فلو بكثير تتم اتفاقا ( وقدرة مؤم على الاركان وتذكر فائتة عليه او على امامه وهو صاحب ترتيب ) والوقت متسع ( وتقديم القارى اميا مطلقا ، وقيل لا فساد لو كان) استخلافه ( بعد التشهد بالاجماع وهو الاصح) كما في الكافي، لانه عمل كثير ( وطلوع الشمس في الفجر) وزوالها في العيد ودخول وقت من الثلاثة على مصلي القضاء( ودخول وقت العصر) بان بقي في قعدته الى ان صار الظل مثليه ( في الجمعة) بخلاف الظهر فانها لا تبطل ( وزوال عذر المعذور) بان لم يعد في الوقت الثاني وكذا خروج وقته( وسقوط جبيرة عن برء و) اعلم انه ( لا تنقلب الصلاة في هذه المواضع ) العشرين ( نفلا اذا بطلت الا) في ثلاث( فيما اذا تذكر فائتة او طلعت الشمس او خرج وقت الظهر في الجمعة) الخ، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۰۶ ـ ۶۰۹، باب الاستخلاف، المسائل الاثناء عشرية، ط: سعيد كراچي.

اس لئے ہم نے بھی اسی کو اختیار کیا۔(۱)

## مقبرہ میں نماز پڑھنے سے ممانعت کی وجہ

مقبرہ کے اندر نماز سے منع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ لوگ وہاں جا کر نماز پڑھتے پڑھتے بتوں کی طرح اولیاء اور علماء کی قبروں کی پرستش شروع نہ کردیں،(۲) اور یہ شرک جلی کی صورت ہے، یا ان جگہوں میں نماز پڑھنے کو زیادہ قربت الٰہی کا سبب سمجھنے لگیں اور یہ شرک خفی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی مراد یہی ہے:

لعن الله اليهود والنصارى — یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو، انہوں نے
اتخذوا قبور انبيائهم مساجد — اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

(احکام اسلام ص ۴۷)

## مقتدی امام سے آگے بڑھ گیا

اگر مقتدی کی ایڑھی امام کی ایڑھی سے آگے ہوگئی تو اس مقتدی کی نماز نہیں ہوگی،

---

(۱) (قوله وفي الشرنبلالية والاظهر قولهما) الخ، .......... ومن المقرر طلب الاحتياط في صحة العبادة لتبرأ ذمة المكلف بها وليس الاحتياط الا بقول الامام الاعظم انها تبطل آه، قلت: وعليه المتون شامي: ۱/۶۰۷، باب الاستخلاف، المسائل الاثناعشرية، ط: سعيد كراچي.

(۲) (قوله ومقبرة) ......... واختلف في علته.......... وقيل لان اصل عبادة الاصنام اتخاذ قبور الصالحين مساجد، شامي: ۱/۳۸۰، كتاب الصلاة، قبيل مطلب تكره الصلاة في الكنيسة، ط: سعيد كراچي.

اقول: الحكمة في النهي عن المزبلة ...... وفي المقبرة الاحتراز عن ان تتخذ قبور الاحبار والرهبان مساجد بان يسجد لها كالاوثان وهو الشرك الجلي او يتقرب الى الله بالصلاة في تلك المقابر وهو الشرك، وهو مفهوم قوله صلى الله عليه وسلم " لعن الله اليهود والنصارىٰ اتخذوا قبور انبيائهم مساجد الخ، حجة الله البالغة: ۱/۱۹۴، لباب المصلي، ط: كتب خانه رشيدية دهلي.

اگر ایڑھی برابر ہو تو نماز ہو جائے گی، اگرچہ مقتدی کے پاؤں کی انگلیاں امام کے پاؤں سے آگے ہوں، البتہ اگر مقتدی اور امام کے پاؤں میں اتنا زیادہ تفاوت ہو کہ دونوں کی ایڑھیاں برابر ہونے کے باوجود مقتدی کے پاؤں کا اکثر حصہ امام کے پاؤں سے آگے بڑھ گیا تو نماز نہیں ہوگی۔(۱)

## مقتدی امام سے آگے نہ ہو

اگر جماعت کی نماز میں مقتدی امام کے آگے کھڑا ہوگا تو مقتدی کی نماز درست نہیں ہوگی۔(۲)

اور مقتدی کا امام سے آگے کھڑا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مقتدی کی ایڑھی امام کی ایڑھی سے آگے ہو، اگر ایڑھی آگے نہ ہو اور انگلیاں آگے بڑھ جائیں خواہ پیر بڑے ہونے کی وجہ سے یا انگلیوں کے لمبے ہونے کی وجہ سے تو یہ امام سے آگے کھڑا ہونا نہ

(۱) (قوله وعدم تقدمه عليه بعقبه) فلو ساواه جاز وان تقدمت اصابع المقتدى لكبر قدمه على قدم الامام ما لم يتقدم اكثر القدم كما سياتي وفي امداد الفتاح: وتقدم الامام بعقبه عن عقب المقتدى شرط لصحة اقتدائه، حتىٰ لو كان عقب المقتدى غير متقدم على عقب الامام لكن قدمه اطول فتكون اصابعه قدام اصابع امامه تجوز كما لو كان المقتدى اطول من امامه فيسجد امامه، شامي: ۱/۵۵۱، باب الامامة، مطلب شروط الامامة، الكبرىٰ، ط: سعيد كراچي.

(قوله بل بالقدم) فلو حاذاه بالقدم ووقع سجوده مقدما عليه لكون المقتدى اطول من امامه لا يضر، ومعنى المحاذاة بالقدم المحاذاة بعقبه فلا يضر تقدم اصابع المقتدى على الامام حيث حاذاه بالعقب مالم يفحش التفاوت بين القدمين، حتىٰ لو فحش بحيث تقدم اكثر قدم المقتدى لعظم قدمه لا يصح كما اشار اليه بقوله ما لم يتقدم الخ، قال في البحر: واشار المصنف الى ان العبرة انما هو للقدم الا للرأس ......... وان تفاوت الاقدام صغراً وكبراً فالعبرة للساق والكعب، شامي: ۱/۵۶۷، باب الامامة، قبيل مطلب هل الاساءة دون الكراهة، او افحش منها، ط: سعيد كراچي.

(۲) ولو تقدم على الامام من غير عذر فسدت صلاته، هندية: ۱/۱۱۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۲/۲۵۳، ط: سعيد كراچي. وهكذا في الفتاوىٰ السراجية، ص: ۲۲، ط: سعيد كراچي. البنايه: ۳/۵۶۸، باب الصلاة في الكعبه، ط: امداديه ملتان، وانظر الى الحاشية السابقة.

سمجھا جائے گا اور اقتداء درست ہو جائے گی۔(۱)

## مقتدی ایک تھا پھر اور آجائے

اگر جماعت کی نماز شروع کرتے وقت امام کے ساتھ مقتدی ایک ہے، پھر دوسرا شخص آجائے تو اس حالت میں امام آگے بڑھے یا مقتدی پیچھے ہٹے دونوں صورتیں جائز ہیں، لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلا مقتدی پیچھے ہو جائے اور دونوں نمازی امام کے پیچھے ہو جائیں، اگر مقتدی پیچھے نہیں ہو جاتے تو امام خود آگے بڑھ جائے۔(۲)

## مقتدی ایک سے زیادہ ہے

☆......اگر مقتدی ایک سے زیادہ ہے تو ان کو امام کے پیچھے صف باندھ کر کھڑا ہونا چاہئے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) [تتمة] اذ اقتدی بامام فجاء آخر یتقدم الامام موضع سجوده کذا فی مختارات النوازل، وفی القهستانی عن الجلالی ان المقتدی یتاخر عن الیمین الی خلف اذا جاء آخر آه وفی الفتح: ولو اقتدی واحد بآخر فجاء ثالث یجذب المقتدی بعد التکبیر ولو جذبه قبل التکبیر لا یضره، وقیل یتقدم الامام ......ولان الاصطفاف خلف الامام من فعل المقتدی لا الامام فا لاولیٰ ثباته فی مکانه وتأخر المقتدی، الخ، شامی: ۱/۵۶۸، باب الامامة، مطلب هل الاساءة دون الکراهة او افحش منها، ط: سعید کراچی.

(۳) (والزائد) یقف (خلفه) فلو توسط اثنین کره تنزیها وتحریما لو اکثر، الدر المختار (قوله والزائدة خلفه) عدل تبعا للوقایة عن قول الکنز والاثنان خلفه لانه غیر خاص بالاثنین، بل المراد ما زاد علی الواحد اثنان فاکثر نعم یفهم حکم الاکثر بالاولیٰ وفی القهستانی: وکیفیته ان یقف احدهما بحذائه والآخر بیمینه اذا کان الزائد اثنین ولو جاء ثالث وقف عن یسار الاول والرابع عن یمین الثانی الخ، (قوله کره تنزیها) وفی روایة لا یکره والاولیٰ اصح کما فی الامداد (قوله تحریما لو اکثر افاد ان تقدم الامام امام الصف واجب، شامی: ۱/۵۶۷-۵۶۸، باب الامامة، مطلب هل الاساءة دون الکراهة او افحش منها، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۸۸، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام والماموم، ط: رشیدیة کوئٹہ. بدائع الصنائع: ۱/۱۵۸، فصل فی بیان مقام الامام والمأموم، ط: سعید کراچی.

☆......اگر مقتدی دو ہیں اور امام کے دائیں بائیں جانب کھڑے ہوتے ہیں تو یہ مکروہ تنزیہی ہے۔(۱)

☆......اور اگر مقتدی دو سے زیادہ ہیں، اور امام کے دائیں بائیں کھڑے ہوتے ہیں تو یہ مکروہ تحریمی ہے، اس لئے جب مقتدی دو سے زیادہ ہوں تو ان کو امام کے پیچھے صف بنا کر کھڑا ہونا چاہئے، اور امام کے لئے آگے کھڑا ہونا واجب ہے۔(۲)

## مقتدی ایک ہے

اگر مقتدی ایک ہے تو وہ امام کے دائیں جانب کسی قدر پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو، اگر ایک مقتدی امام کے بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہوگا تو نماز ہو جائے گی، مگر سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے اچھا نہیں ہوگا۔(۳)

## مقتدی پر سہو سجدہ کا حکم

☆......مقتدی پر اس کے امام کے سہو کی وجہ سے سہو سجدہ واجب ہوتا ہے، جب

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) اذ اکان مع الامام رجل واحد او صبی یعقل الصلاة قام عن یمینه وهو المختار ولا یتأخر عن الامام...... ولو وقف علی یساره جاز وقد اساء ...... ولو وقف خلفه جاز ............ واختلف المشایخ فیه قال بعضهم : یکره هو الصحیح، هندیة: ۸۸/۱، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام والمأموم ،ط: رشیدیه کوئٹة، البدائع: ۱۵۸/۱ ، فصل فی بیان مقام الامام والمأموم ، ط: سعید کراجی. شامی: ۵۶۶/۱، باب الامامة، مطلب اذا صلی الشافعی قبل الحنفی، ط: سعید کراجی.

امام سہو سجدہ کرے گا تو اس کی پیروی میں مقتدی پر بھی سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۱)

☆......اگر مقتدی نے امام کے پیچھے کوئی ایسی غلطی کی ہے جس سے عام طور پر سہو سجدہ واجب ہوتا ہے، تو وہ سہو سجدہ مقتدی پر لازم نہیں ہوگا، کیونکہ مقتدی کے لئے ایسی حالت میں سہو سجدہ کرنے کی دو صورتیں ہیں: ایک صورت یہ ہے کہ امام کے سلام سے پہلے خود مقتدی سہو سجدہ کرے یہ جائز نہیں کیونکہ اس صورت میں امام کی مخالفت کرنا لازم آئے گا اور مقتدی کے لئے امام کی مخالفت کرنا جائز نہیں ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ امام کے سلام کے بعد سہو سجدہ کرے، یہ بھی ممکن نہیں ہے کیونکہ مقتدی امام کے سلام کے بعد نماز سے نکل چکا ہے، اور نماز کے اندر کا سہو سجدہ نماز سے باہر کرنا جائز نہیں، اس لئے یہ معاف ہے۔(۲)

(۱) وسهو الامام يوجب السجود عليه وعلى المقتدى لان متابعة الامام واجبة قال النبي صلى الله عليه وسلم تابع امامك على اى حال وجدته ولان المقتدى تابع للامام والحكم في التبع ثبت لوجود السبب في الاصل فكان سهو الامام سببا لوجوب السهو عليه وعلى المقتدى ولهذا لو سقط عن الامام بسبب من الاسباب بأن تكلم او احدث متعمدا او خرج من المسجد يسقط عن المقتدى، بدائع: ۱/۱۷۵، فصل في بيان من يجب عليه سجو د السهو، ومن لا يجب عليه، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۲۸، فصل سهو الامام يوجب عليه وعلى من خلفه السجود، ط: رشيدية كوئته. شامي: ۲/۸۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۲) فاما المقتدى اذا سها في صلاته فلا سهو عليه لانه لا يمكنه السجود لانه ان سجد قبل السلام كان مخالفاللامام وان اخره الى ما بعد سلام الامام يخرج من الصلاة بسلام الامام لانه سلام عمد ممن لا سهو عليه فكان سهو ه فيما يرجع الى السجود ملحقا بالعدم لتعذد السجود عليه فسقط السجود عنه اصلا، بدائع الصنائع: ۱/۱۷۵، فصل واما بيان من يجب عليه سجود السهو، ومن لا يجب عليه ،ط: سعيد كراچي. البناية : ۳/۱۷۳، ط: حقانيه ملتان، هندية: ۱/۱۲۸، فصل سهو الامام يوجب عليه وعلى من خلفه السجود، ط رشيدية كوئته، رد المحتار: ۲/۸۲، باب سجود السهو،ط: سعيد كراچي.

ایک تیسری صورت یہ ہے کہ مقتدی پر جو سہو سجدہ واجب ہوا وہ امام ادا کرے، یہ بھی جائز نہیں کیونکہ اس صورت میں امام کے لئے مقتدی کی پیروی کرنا لازم آئے گا، اور امام کے لئے مقتدی کی پیروی کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

## مقتدی پر سہو سجدہ واجب ہے

"امام کی وجہ سے مقتدی پر سہو سجدہ واجب ہے" کے عنوان کو دیکھیں۔

## مقتدی سب ایک طرف کھڑے ہو گئے

امام کے لئے سنت یہ ہے کہ صف کے بیچ میں آگے کھڑا ہو، اگر مقتدی سب ایک طرف کھڑے ہو گئے تو نماز کراہت کے ساتھ صحیح ہو جائے گی، لیکن یہ طریقہ مناسب نہیں۔(۲)

## مقتدی سلام پھیرتے وقت

مقتدی دائیں طرف سلام پھیرتے وقت دائیں طرف کے تمام نمازی، کراماً کاتبین اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں، اور بائیں سلام پھیرتے ہوئے بائیں طرف کے تمام نمازی اور کراماً کاتبین اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں،

---

(۱) لو تابع المقتدی امامه فی سجود السهو الذی سها ه المقتدی ینقلب الاصل ، البناية: ۱۷۳/۳ ، باب، ط: حقانیه ملتان. الجوهرة النيرة: ۹۳/۱، باب ، ط: قديمي كراچي. اللباب للميداني: ۱۰۳/۱ ، باب، ط: قديمي كراچي.

(۲) (قوله ويقف وسطا) .......... السنة ان يقوم في المحراب ليعتدل الطرفان، ولو قام في احدجانبي الصف يكره ، شامي: ۵۶۸/۱ ، باب الامامة، مطلب هل الاساءة دون الكراهة او افحش منها، ط: سعيد كراچي.

وينبغي للامام ان يقف بازاء الوسط فان وقف في ميمنة الوسط او في ميسرته فقد اساء لمخالفة السنة، هندية: ۸۹/۱، الفصل الخامس في بيان مقام الامام والماموم ، ط: رشيدية كوئٹه.

اگرامام دائیں طرف ہے تو دائیں سلام میں اور اگرامام بائیں طرف ہے تو بائیں سلام میں اور اگر آگے برابر میں ہے تو دونوں سلام میں امام کی بھی نیت کریں۔(۱)

## مقتدی سے غلطی ہوگئی

اگر جماعت کی نماز میں مقتدی سے ایسی غلطی ہوگئی جس سے عام طور پر سہو سجدہ واجب ہوتا ہے تو وہ سہو سجدہ معاف ہے، وہ سہو سجدہ نہ مقتدی کرسکتا ہے نہ امام، مقتدی اس لئے نہیں کرسکتا ہے کہ اس سے امام کی مخالفت کرنا لازم آتا ہے، اور امام کی مخالفت کرنا جائز نہیں ہے، اور امام اس لئے نہیں کرسکتا ہے کہ امام پر سہو سجدہ واجب نہیں ہے، اگر امام مقتدی کی وجہ سے سہو سجدہ کرے گا تو امام کے لئے نماز میں مقتدی کی اتباع کرنا لازم آئے گا، اور امام کے لئے نماز میں مقتدی کی اتباع کرنا جائز نہیں ہے۔(۲)

## مقتدی غلطی کرتے ہیں

''تکبیر تحریمہ مقتدی نے پہلے کہہ دیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مقتدی قرأت کے دوران خاموش رہے

جب امام نماز میں قرأت کرتا ہے تو مقتدی کے لئے کوئی دعا پڑھنا یا قرآن

---

(۱) وینوی من عنده من الحفظة والمسلمین فی جانبیه ...... والمقتدی یحتاج الی نیة الامام مع نیة من ذکرنا، فان کان الامام فی الجانب الایمن نواه فیهم وان کان فی الجانب الایسر نواه فیهم، وان کان بحذائه نواه فی الجانب الایمن عند ابی یوسف وعند محمد ینویه فیهما، هندیة: ۱/۷۷، الفصل الثالث فی آداب الصلاة، وسننها وکیفیتها، ط: رشیدیه کوئٹه. رد المحتار: ۱/۵۲۷، ۵۲۹، فصل فی بیان تالیف الصلاة الی انتهائها، مطلب فی وقت ادراک فضیلة الافتتاح، ط: سعید کراچی. الفتاوی السراجیة، ص: ۱۱، ط: سعید کراچی، البنایة: ۲/۳۳۱-۳۳۲، ط: حقانیه ملتان.

(۲) ''مقتدی پر سہو سجدہ کا حکم'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

مجید کی قرأت کرنا مکروہ تحریمی ہے، خواہ وہ سورۂ فاتحہ ہو یا کوئی اور سورت ہو۔ (۱)

## مقتدی قعدۂ اولیٰ میں کھڑا ہو گیا

اگر امام قعدۂ اولیٰ میں بیٹھ جائے، اور مقتدی اچانک کھڑا ہو جائے تو مقتدی کے لئے فوراً بیٹھ جانا واجب ہے۔ (۲)

## مقتدی کا ایک سجدہ چھوٹ گیا

اگر مقتدی نے امام کے ساتھ ایک سجدہ کر کے دوسرا سجدہ نہیں کیا، مثلاً دوسرے سجدہ میں سو گیا، اور جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ امام کھڑا ہے تو ایسی صورت میں مقتدی

---

(۱) (والمؤتم لا یقرأ مطلقا) ولا الفاتحة فی السریة اتفاقا...... (فان قرأ کره تحریما( الدر المختار مع الرد: ۱/۵۴۴، فصل فی القراءة قبل باب الامامة بصفحتین، ط: سعید کراچی. البنایة: ۲/۲۷۱۔۲۷۲، ط: حقانیه ملتان. بدائع الصنائع: للکاسانی: ۱/۱۱۰، فصل فی ارکان الصلاة، ط: سعید کراچی.

محمد قال: اخبرنا ابو حنیفة قال: حدثنا حماد عن ابراهیم قال: ماقرأ علقمة بن قیس قط فیما یجهر فیه، ولا فیما لا یجهر فیه ولا فی الرکعتین الاخریین ام القرآن ،و لا غیرها خلف الامام ، قال محمد: وبه نأخذ لا نری القراءة خلف الامام فی شئی من الصلوة یجهر فیه او لایجهر فیه، کتاب الآثار، ص: ۳۴، باب القراءة خلف الامام وتلقینه ، رقم الحدیث : ۸۴، ط: دار الحدیث ملتان، شامی: ۱/۵۴۴، فصل فی القراءة، ط: سعید کراچی ، مزید تفصیل کے لیے ”مستند نماز حنفی، ص: ۱۲۵، سے ۱۷۰“ تک دیکھیں۔

(۲) (قوله وهذا فی غیر المؤتم...... اما المقتدی الذی سها عن القعود فقام و امامه قاعد فانه یلزمه العود لان قیامه قبل امامه غیر معتبر ، فلیس فی عوده رفض الفرض ، شامی: ۲/۸۵، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. وفی فتاویٰ قاضیخان ما فی معناه حیث قال: اذا قعد فیما یقام فیه او قام فیما یجلس فیه وهو امام او منفرد...... فانه لایعود الی القعدة وان لم یکن کذلک قعد ولا سهو علیه ، قاضیخان : ۱/۵۹، ط: حافظ کتب خانة کوئته.

اما المأموم اذا قام ساهیا فانه یعود ویقعد لان القعود فرض علیه بحکم المتابعة، الخ، البحر: ۲/۱۰۴ ، قوله وان سها عن القعود الاول، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

خود دوسرا سجدہ کرلے پھر اس کے بعد امام کی اتباع کرتے ہوئے قیام میں شامل ہوجائے، کیونکہ یہ لاحق ہے، اگر آنکھ کھلنے کے بعد خود دوسرا سجدہ نہیں کیا اور امام کے ساتھ قیام میں شامل ہوگیا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک سجدہ کرکے تشہد دوبارہ پڑھ کر سلام پھیردے نماز صحیح ہوجائے گی مگر واجب ترک کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا اس سے توبہ واستغفار کرے، ایسی صورت میں سجدہ سہو واجب نہیں کیونکہ مقتدی کا امام کے پیچھے واجب ترک کرنے سے سہو سجدہ یا اعادہ واجب نہیں ہوتا۔(۱)

---

(۱)(قوله ان امكنه ادراكه) .... وفي البحر: وحكمه انه يبدأ بقضاء ما فاته بالعذر ثم يتابع الامام ان لم يفرغ وهذا واجب لا شرط حتىٰ لو عكس يصح، فلو نام في الثالثة واستيقظ في الرابعة فانه يأتي بالثالثة بلا قراءة، فاذا فرغ منها صلى مع الامام الرابعة وان فرغ منها الامام صلاها وحده بلا قراءة ايضا، فلو تابع الامام ثم قضى الثالثة بعد سلام الامام صح واثم، آه ومثله في الشرنبلالية وشرح الملتقى للباقاني وهذا المحل مما اغفل التنبيه عليه جميع محشي هذا الكتاب، والحمد لله ملهم الصواب، شامي: ۵۹۵/۱، باب الامامة، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده، ط: سعيد كراچي. هندية: ۹۲/۱، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: رشيديه كوئٹه.

فاذا ترک سجدة صلبية من ركعة ثم تذكرها آخر الصلاة قضاها وتمت صلاته عندنا وقال الشافعي يقضيها ويقضي ما بعدها وجه قوله ان ما صلى بعد المتروک حصل قبل اوانه فلا يعتد به لان هذه عبادة شرعت مرتبة فلا تعتبر بدون الترتيب كما لو قدم السجود على الركوع انه لا يعتد بالسجود لما قلنا كذا هذا (ولنا) ان الركعة الثانية صادفت محلها لان محلها بعد الركعة الاولىٰ وقد وجدت الركعة الاولىٰ لان الركعة تتقيد بسجدة واحدة وانما الثانية تكرار الا ترىٰ انه ينطلق عليها اسم الصلاة حتىٰ لو حلف لا يصلي فقيد الركعة بالسجدة يحنث فكان اداء ركعة الثانية معتبراً معتداً به فلا يلزمه الا قضاء المتروک، بخلاف ما اذا قدم السجود على الركوع لان السجود ما صادف محله لان محله بعد الركوع لتقييد الركعة والركعة بدون الركوع لا تتحقق فلم يقع معتداً به فهو الفرق،الخ، بدائع: ۱۶۷/۱ - ۱۶۸، فصل في بيان المتروک ساهيا هل يقضي ام لا، ط: سعيد كراچي.

## مقتدی کا بلند مقام پر کھڑا ہونا

☆......ضرورت کے بغیر مقتدی کے لئے کسی اونچے مقام پر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے ہاں کوئی ضرورت ہو مثلاً جماعت میں لوگ زیادہ ہوں، یا نیچے کی جگہ کافی نہ ہو تو اونچے مقام میں کھڑا ہونا مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اگر امام پہلی منزل میں ہے تو جب تک پہلی منزل میں جگہ ہوگی دوسری منزل میں صف بنانا اسی طرح جب تک دوسری منزل میں جگہ ہو تیسری منزل میں صف بنانا مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

## مقتدی کا تشہد پورا نہیں ہوا امام کھڑا ہو گیا

اگر قعدۂ اولیٰ میں امام مقتدی کے تشہد پورا پڑھنے سے پہلے کھڑا ہو گیا تو مقتدی کو تشہد پورا کر کے کھڑا ہونا چاہئے، کیونکہ تشہد مکمل پڑھنا واجب ہے، ورنہ واجب مکمل

---

(۱) وذكر شيخ الاسلام خواهر زاده فيما اذا كان القوم على الدكان انما يكره على رواية الاصل اذا لم يكن للمقوم فيه عذر ، اما عند العذر فلا يكره، كما في الجمعة فان القوم يقومون على الرفاف والامام على الارض، ولم ينكر عليهم احد من الائمة، وحكى عن شمس الائمة الحلواني : الصلاة على الرفوف في المسجد الجامع من غير ضرورة مكروهة، وعند الضرورة بأن امتلأ المسجد ولم يجد موضعا يصلي فيه فلا بأس به ، تاتارخانية: ۱/۵۲۸ ـ ۵۲۹، الفصل الرابع: في بيان ما يكره للمصلي ان يفعل في صلاته ومالا يكره ومما يتصل بهذا الفصل،ط:ادارة القرآن كراچي.هندية: ۱/۱۰۸ ، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة ومالا يكره ، ط: رشيديه كوئٹه، شامي: ۱/۶۴۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ،مطلب اذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة اولىٰ ، ط: سعيد كراچي.البحر: ۲/۲۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

طور پر ادا نہیں ہوگا۔(۱)

## مقتدی کا تشہد پورا نہیں ہوا امام نے سلام پھیر دیا

اگر مقتدی کا تشہد ابھی تک پورا نہیں ہوا امام نے سلام پھیر دیا، تو مقتدی تشہد پورا کر کے سلام پھیر دے اور درود نہ پڑھے کیونکہ امام کا اتباع کرنا واجب ہے، تشہد کو پورا نہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، اسی طرح درود شریف میں مشغول ہو کر سلام میں تاخیر کرنا یا رکوع و سجود کی تسبیحات پوری کرنے کے لئے امام سے پیچھے رہنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

## مقتدی کا قدم

مقتدی کا قدم اپنے امام کے قدم سے آگے نکل جانے سے مقتدی کی نماز باطل ہو جائے گی، مقتدی کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) اذا ادرک الامام فی التشهد وقام الامام قبل ان یتم المقتدی او سلم الامام فی آخر الصلاة قبل ان یتم المقتدی التشهد فالمختار ان یتم التشهد، هندیة: ۱/۹۰، الفصل السادس فیما یتابع الامام وفیما لا یتابعه، ط: رشیدیة کوئٹه، شامی: ۱/۴۷۰، باب صفة الصلاة، مطلب مهم فی تحقیق متابعة الامام، ط: سعید کراچی. الفتاویٰ السراجیة، ص: ۱۲، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۴۹۶، فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی.

(۲) وقد مر تخریجه آنفا، وقال فی الدر المختار: لو رفع الامام رأسه من الرکوع والسجود قبل ان یتم الماموم التسبیحات الثلاث وجب متابعته..... بخلاف سلامه ..... قبل تمام المؤتم التشهد فانه لا یتابعه بل یتمه لوجوبه ولو لم یتم جاز ولو سلم والمؤتم فی ادعیة التشهد تابعه لانها سنة والناس عنها غافلون. شامی: ۱/۴۹۶، فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۹۰، الفصل السادس فیما یتابع الامام وفیما لا یتابعه، ط: رشیدیه کوئٹه. الفتاوی السراجیة، ص: ۱۲، ط: سعید کراچی.

(۳) ولو تقدم علی الامام من غیر عذر فسدت صلاته، هندیة: ۱/۱۰۳، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، النوع الثانی فی الافعال المفسدة للصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. شامی: ۱/۵۵۱، باب الامامة، مطلب شروط الامامة، الکبری، ط: سعید کراچی.

## مقتدی کا مقتدی کی پیروی کرنا

اگر مسجد میں نمازیوں کا ہجوم ہے، اور کوئی شخص آخری صف میں آکر جماعت میں شامل ہوا، دور ہونے کی وجہ سے اسے امام کی حرکات کی خبر نہیں اس لئے وہ مقتدیوں میں سے کسی ایک مقتدی کی پیروی کرتا ہے تاکہ جو رکعتیں نکل گئی ہیں ان کی تعداد یاد آجائے تو درست ہے البتہ یہ پیروی اقتداء کی نیت سے نہ ہو، ورنہ نماز درست نہیں ہوگی، شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

## مقتدی کعبہ سے باہر

''امام کعبہ کے اندر ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مقتدی کو حدث ہو گیا

☆......اگر نماز کے دوران مقتدی کا وضو ٹوٹ گیا، تو اس کو بھی فوراً وضو کرنا چاہئے، وضو کرنے کے بعد اگر جماعت باقی ہے تو جماعت میں شریک ہوجائے،(۲) ورنہ

---

(۱) وایضا اذا کان المسجد مزدحما بالمصلین وجاء شخص فی آخر الصفوف، ولم یسمع حرکات الامام، فاقتدی بأحد المصلین الذین یصلون خلفه، فهل یصح اقتداء ه او لا، فی ذلک کله تفصیل: الحنفیة قالوا: لا یصح الاقتداء بالمسبوق، سواء ادرک مع امامه رکعة او اقل منها، فلو اقتدی اثنان بالامام وکانا مسبوقین، وبعد سلام الامام نوی احدهما الاقتداء بالآخر بطلت صلاة المقتدی، اما ان تابع احدهما الآخر، لیتذکر ما سبقه من غیر نیة الاقتداء، فان صلاتهما صحیحة لارتباطهما بامامهما السابق، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۴۱۳، مباحث الامام فی الصلاة، امامة المقتدی بامام آخر، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت.

(۲) وان کان مقتدیا یذهب ویتوضأ، وان کان فرغ من الوضوء قبل ان یفرغ الامام من الصلاة فعلیه ان یعود الی مکانه لا محالة، لانه بقی مقتدیا، تاتارخانیة: ۱/۲۸۸، الفصل الخامس عشر فی الحدث فی الصلاة، ط: ادارة القرآن کراچی. شامی: ۱/۶۰۲، باب الاستخلاف، المسائل الاثنی عشریة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۹۵، قبیل فصل فی الاستخلاف، ط: رشیدیة کوئٹه.

اپنی نماز خود ہی تمام کر لے۔(۱)

## مقتدی کھڑا ہو گیا

امام دو رکعت کے بعد بیٹھ گیا، اور مقتدی بھولے سے کھڑا ہو گیا، امام کے ساتھ قعدہ میں نہیں بیٹھا، تو مقتدی پر فوراً بیٹھ کر التحیات پڑھنا واجب ہے۔(۲)

## مقتدی کی اقتداء

مقتدی کی اقتداء کر کے نماز پڑھنا درست نہیں۔(۳)

---

(۱) حتیٰ لو فرغ امامه تخير المقتدی بين ان يعود الى المسجد وبين ان يتم في بيته على ما تبين......واختلف المشايخ في الافضل للمنفرد وللمقتدی اذا فرغ الامام من صلاته ،ذكر شمس الائمة السرخسي وشيخ الاسلام المعروف بخواهرزاده ان العود الى المسجد افضل، وبعض مشايخنا قالوا: الصلاة في بيته افضل وذكر في نوادر ابن سماعة في المقتدی انه لم يعد الى المسجد بعد ما فرغ الامام الثاني لانه مشى في صلاته من غير حاجة، الا ان محمداً رحمه الله لم يقسم هذا التقسيم، والصحيح، ما بينا ، تاتارخانية: ۱/ ۶۸۸،الفصل الخامس عشر في الحدث في الصلاة،ط:ادارة القرآن.

(۲) اما المؤتم فيعود حتما وان خاف فوت الركعة لان القعود فرض عليه بحكم المتابعة، "سراج" وظاهره انه لو لم يعد بطلت"بحر" قلت وفيه كلام والظاهر انها واجبة في الواجب فرض في الفرض" نهر" ولنا فيها رسالة حافلة فراجعها، الدر المختار، ( قوله وهذا في غير المؤتم ) .......... اما المقتدی الذی سها عن القعود فقام وامامه قاعد فانه يلزمه العود لان قيامه قبل امامه، غير معتبر ، فليس في عوده رفض الفرض، الخ،شامي: ۲/ ۸۴ـ ۸۵، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

اذا تشهد الامام وقام من القعدة الاولى الى الثالثة فنسي بعض من خلفه التشهد حتىٰ قاموا جميعا فعلى من لم يتشهد ان يعود ، ويتشهد ثم يتبع امامه، البحر الرائق: ۲/ ۱۰۲ ، باب سجود السهو، قوله وان سها عن القعود الاول، ط: سعيد كراچي.

(۳) ''مقتدی کا مقتدی کی پیروی کرنا''عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔ شامی: ۱/ ۵۸۰، باب الامامة، مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده، ط: سعيد كراچي.

## مقتدی کی تسبیح پوری نہیں ہوئی

اگر مقتدی نے رکوع یا سجدہ کی تسبیح تین مرتبہ پوری نہیں پڑھی تھی کہ امام رکوع یا سجدہ سے اٹھ گیا، تو مقتدی کو بھی رکوع یا سجدہ سے سر اٹھالینا چاہئے کیونکہ مقتدی کے لئے امام کی تابعداری کرنا واجب ہے۔ تسبیحات کی تعداد پوری کرنے کی غرض سے تاخیر کرنا درست نہیں۔(۱)

## مقتدی کی دعائے قنوت پوری نہیں ہوئی امام نے رکوع کرلیا

اگر امام نے دعائے قنوت پڑھ کر رکوع کرلیا، اور ابھی تک مقتدی کی دعائے قنوت پوری نہیں ہوئی، تو اگر تھوڑی سی باقی ہے اور اس کو پورا کرکے امام کے رکوع میں شریک ہوسکتا ہے تو دعائے قنوت پوری کرکے رکوع میں شامل ہوجائے، اور اگر دعائے قنوت پوری کرکے رکوع میں شامل نہیں ہوسکتا تو دعائے قنوت چھوڑ دے اور رکوع میں شامل ہوجائے نماز ہوجائے گی، آخر میں یا بعد میں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) لو رفع الامام رأسه من الركوع والسجود قبل ان يتم المأموم التسبيحات الثلاث وجب متابعته، شامي: ۱/۴۹۵، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي. الفتاوىٰ السراجية، ص: ۱۶، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۹۰ الفصل السادس فيما يتابع الامام وفيما لا يتابعه، ط: رشيدية كوئٹه.

كما لو رفع الامام قبل تسبيح المقتدى ثلاثا فالاصح انه يتابعه لان ترك السنة اولىٰ من تاخير الواجب، شامي: ۱/۴۷۰، باب صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچي.

(۲) ولو ركع الامام في الوتر قبل ان يفرغ المقتدى من القنوت فانه يتابع الامام ولا يقنت ولو ركع الامام ولم يقرأ المقتدى شيئاً من القنوت ان خاف فوت الركوع فانه يركع، وان لم يخف يقنت، تاتارخانية: ۱/۶۷۵، مسائل الوتر، ط: ادارة القرآن كراچي. شامي: ۲/۱۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۱۱، الباب الثامن في صلاة الوتر، ط: ماجدية كوئٹه.

## مقتدی کی قرأت

مقتدی امام کے پیچھے قرأت نہیں کرے گا بلکہ خاموش رہے گا۔(۱)

## مقتدی کی قنوت ختم نہیں ہوئی امام نے رکوع کرلیا

اگر مقتدی کی دعائے قنوت ختم نہیں ہوئی امام نے رکوع کرلیا، تو مقتدی بھی امام کے ساتھ رکوع کرلے۔(۲)

## مقتدی کی قنوت ختم ہونے سے قبل امام رکوع میں چلا گیا

اگر رمضان المبارک میں وتر کی نماز میں امام دعاء قنوت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا، اور مقتدی کی دعائے قنوت ابھی تک پوری نہیں ہوئی تو مقتدی بقیہ قنوت چھوڑ کر رکوع میں چلا جائے، کیونکہ امام کی اتباع واجب ہے اور دعاء قنوت پوری پڑھنا مسنون ہے، واجب نہیں۔(۳)

## مقتدی کے بیٹھنے سے قبل امام نے سلام پھیر دیا

اگر کوئی شخص تکبیر تحریمہ کہہ کر امام کے ساتھ اس حالت میں شریک ہوا کہ امام قعدۂ اخیرہ میں ہے، مقتدی بیٹھنے نہیں پایا کہ امام نے سلام پھیر دیا، تو بھی اقتداء صحیح ہوگئی،

---

(۱) ولا يقرأ المؤتم بل يستمع وينصت . البحر الرائق: ۳۴۳/۱، قبيل باب الامامة، ط: سعيد كراچي. النهر الفائق: ۲۳۵/۱، ط: دار الكتب العلميه بيروت. شامي: ۵۴۴/۱، باب صفة الصلاة، قبيل باب الامامة، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي.

(۲) انظر الى الحاشية رقم ۲ في الصفحة السابقة.

(۳) ان قراءة المقتدى القنوت سنة.......... والمتابعة في الركوع واجبة، رد المحتار: ۱۰/۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. انظر الى الحاشية السابقة، ايضا.

اور بقیہ نماز اسی حالت میں پوری کرے۔(۱)

## مقتدی نہیں

اگر مسجد میں نماز پڑھانے کے لئے امام آیا اور کوئی مقتدی نہیں آیا تو اس صورت میں امام اذان اور اقامت کہہ کر تنہا نماز پڑھ لیا کریں، دوسری مسجد میں جماعت کے لئے نہ جائیں، اس صورت میں امام کو جماعت کا ثواب مل جائے گا اور مسجد کا حق بھی ادا ہو جائے گا۔(۲)

## مقتدی نے امام کے پیچھے التحیات نہیں پڑھی

اگر مقتدی نے نماز میں امام کے پیچھے التحیات نہیں پڑھی، تو اس کا لوٹانا ضروری

---

(۱) (قوله وقد مر) ای فی الواجبات، حیث قال: وتنقضی قدوة بالاول قبل "علیکم" علی المشهور عندنا خلافا للتکملة، آه، ای فلا یصح الاقتداء به بعدها لانقضاء حکم الصلاة، وهذا فی غیر الساهی اما هو اذا سجد له بعد السلام یعود الی حرمتها، شامی: ۵۲۵/۱، فصل فی بیان تالیف الصـــــلاة الی انتهائها، مطلب فی خلف الوعید وحکم الدعاء بالمغفرة، للکافر ولجمیع المؤمنین، ط: سعید کراچی.

وتنقضی قدوة بالاول قبل "علیکم" علی المشهور عندنا وعلیه الشافعیة خلافا للتکملة، الدر المختار (قوله وتنقضی قدوة بالاول) ای بالسلام الاول قال فی التجنیس الامام اذا فرغ من صلاته فلما قال "السلام" جاء رجل واقتدی به قبل ان یقول "علیکم" لایصیر داخلا فی صلاته، لان هذا سلام الا تری انه لو اراد ان یسلم علی احد فی صلاته ساهیا فقال السلام ثم علم فسکت تفسد صلاته، شامی: ۴۶۸/۱، باب صفة الصلاة، مطلب لا ینبغی ان یعدل عن الدرایة اذا وافقتها روایة، ط: سعید کراچی.

(۲) (قوله ومسجد حیه افضل من الجامع)......... بل فی الخانیة: لو لم یکن لمسجد منزله مؤذن فانه یذهب الیه ویؤذن فیه ویصلی ولو کان وحده لان له حقا علیه فیؤدیه، شامی: ۶۵۹/۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی افضل المساجد، ط: سعید کراچی.

نہیں ہے، اور مقتدی پر سہو سجدہ کرنا بھی واجب نہیں ہے۔(۱)

## مقتدی نے تشہد نہیں پڑھا

اگر مقتدی نے امام کے پیچھے بھول کر تشہد نہیں پڑھا تو نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور اگر مقتدی نے قصداً تشہد نہیں پڑھا ہے، تو اس صورت میں اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، تا کہ قصداً تشہد چھوڑنے کی وجہ سے جو کمی ہوئی ہے، اس کی تلافی ہو جائے۔(۲)

## مقتدی نے تکبیر تحریمہ پہلے کہہ دیا

''تکبیر تحریمہ مقتدی نے پہلے کہہ دیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (وجب متابعته) وكذا عكسه فيعود ولا يصير ذلك ركوعين (بخلاف سلامه) او قيامه لثالثة (قبل تمام المؤتم التشهد) فانه لايتابعه بل يتمه لوجوبه، ولو لم يتم جاز، الدر المختار (قوله ولو لم يتم جاز) اى صح مع كراهة التحريم كما افاده "ح" ونازعه "ط" والرحمتي وهو مفاد ما في شرح المنية حيث قال والحاصل ان متابعة الامام في الفرائض والواجبات من غير تأخير واجبة فان عارضها واجب لا ينبغي ان يفوته بل يأتي به ثم يتابعه لان الاتيان به لا يفوت المتابعة بالكلية وانما يؤخرها، الخ، شامي: ۱/۴۹۶ باب الامامة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي.

اما المقتدى الذى سها عن القعود فقام وامامه قاعد فانه يلزمه العود لان قيامه قبل امامه غير معتبر، فليس في عوده رفض الفرض، بل قال في شرح المنية عن القنية: ان المقتدى لو نسي التشهد في القعدة الاولىٰ فذكر بعدما قام عليه ان يعود ويتشهد ...... قلت: وعلى مااستظهره الشارح تبعا للنهر يشكل العود الى قراءة التشهد بعد التلبس بالقيام الفرض مع امامه فتأمل، شامي: ۸۵/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۲) والظاهر ان المقتدى تجب عليه الاعادة كالامام ان كان السقوط بفعله العمد لتقرر النقصان بلا جابر من غير عذر، تامل، شامي: ۸۲/۲، باب سجود السهو، قوله متعلق بيجب، ط: سعيد كراچي.

وانظر الى الحاشية السابقة. ايضا.

## مقتدیوں کا دونوں جانب برابر نہ ہونا

جماعت کے دوران صف کے کسی ایک جانب مقتدیوں کا زیادہ ہونا اور دوسری جانب کم ہونا مکروہ ہے۔(۱)

## مقتدیوں میں مختلف قسم کے لوگ ہیں

اگر مقتدیوں میں مختلف قسم کے لوگ ہیں، کچھ مرد، کچھ عورت، کچھ مخنث، کچھ نابالغ، تو امام اس ترتیب سے صف بنائے: پہلے مردوں کی صفیں، پھر نابالغ لڑکوں کی، پھر بالغ مخنثوں کی، پھر نابالغ مخنثوں کی پھر بالغ عورتوں کی پھر نابالغ لڑکیوں کی صف بنائے۔(۲)

---

(۱) (قوله ويقف وسطا) ......... والاصح ما روى عن ابي حنيفة انه قال: اكره ان يقوم بين الساريتين او في زاوية او في ناحية المسجد او الى سارية لانه خلاف عمل الامة قال عليه الصلاة والسلام "توسطوا الامام وسدو الخلل" ومتىٰ استوى جانباه يقوم عن يمين الامام ان امكنه وان وجد في الصف فرجة سدها، الخ، شامي: ۱/۵۶۸، باب الامامة، مطلب هل الاساءة دون الكراهة، اوافحش منها، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۸۹، الفصل الخامس في بيان مقام الامام والماموم، ط: رشيدية كوئٹه.

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "توسطوا الامام وسدوا الخلل" اى اجعلوا امامكم بان تصفوا خلفه بحيث يكون الامام حذاء وسط الصف ويكون من عن يمينه من الرجال ومن عن يساره سواء، بذل المجهود، و: ۱/۳۶۵، باب مقام الامام من الصف، ط: امداديه ملتان.

(۲) (قوله اثنا عشر) لان المقتدى اما ذكر او انثىٰ او خنثىٰ وعلى كل فاما بالغ او لا وعلى كل فاما حر او لا، آه، "ح" فيقدم الاحرار البالغون ثم صبيانهم، ثم العبيد البالغون ثم صبيانهم، ثم الاحرار الخناثىٰ الكبار ثم صغارهم، ثم الارقاء الخناثىٰ الكبار ثم صغارهم ثم الحرائر الكبار ثم صغارهن ثم الاماء الكبار ثم صغارهن كما في الحلية، شامي: ۱/۵۷۱، باب الامامة مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچي. ولو اجتمع الرجال والصبيان والخناثىٰ والاناث، والصبيات، المراهقات، يقوم الرجال اقصى ما يلي الامام ثم الصبيان ثم الخناثى ثم الاناث ثم الصبيات المراهقات، هندية: ۱/۸۸، ۸۹، الفصل الخامس في بيان مقام الامام والماموم، ط: رشيدية كوئٹه. البحر: ۱/۳۵۳، باب الامامة، (قوله ويصف الرجال ثم الصبيان ثم النساء)، ط: سعيد كراچي.

## مقتدی ہر رکن امام کے ساتھ ادا کرے

مقتدیوں کے لئے ہر رکن امام کے ساتھ ہی بلا تاخیر ادا کرنا سنت ہے، تکبیر تحریمہ بھی امام کی تکبیر تحریمہ کے ساتھ کہیں، رکوع بھی امام کے رکوع کے ساتھ کریں، قومہ بھی اس کے قومہ کے ساتھ، سجدہ بھی اس کے سجدہ کے ساتھ کریں، غرض کہ ہر فعل امام کے فعل کے ساتھ کریں۔

ہاں اگر پہلے قعدہ میں امام التحیات پڑھ کر کھڑا ہو گیا اور مقتدیوں کی التحیات ابھی تک مکمل نہیں ہوئی تو اس صورت میں مقتدی التحیات پوری پڑھ کر کھڑا ہوں۔(۱)

اس طرح اگر امام نے آخری قعدہ میں سلام پھیر دیا، اور مقتدیوں کی التحیات ابھی تک پوری نہیں ہوئی، تو اس صورت میں مقتدی التحیات پوری پڑھ کر سلام پھیریں، التحیات پوری ہونے سے پہلے امام کے ساتھ سلام نہ پھیریں۔(۲)

ہاں اگر رکوع اور سجدے میں مقتدیوں نے تسبیح نہیں پڑھی تو جب امام اٹھے امام

---

(۱) والحاصل ان متابعة الامام في الفرائض والواجبات من غير تأخير واجبة ، فان عارضها واجب لا ينبغي ان يفوته بل يأتي به ثم يتابع كما لو قام الامام قبل ان يتم المقتدى التشهد فانه يتمه ثم يقوم لان الاتيان به لا يفوت المتابعة بالكلية وانما يؤ خرها ، والمتابعة مع قطعه تفوته بالكلية فكان تأخير احد الواجبين مع الاتيان بهما اولىٰ من ترك احدهما بالكلية، الخ. شامي: ۱/۴۷۰،باب صفة الصــــلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۹۰، الفصل السادس فيما يتابع الامام وفيما لا يتابعه، ط؛ رشيدية كوئٹه.

(۲) ............ ( بخلاف سلامه ) او قيامه لثالثة ( قبل تمام المؤتم التشهد) فانه لايتابعه بل يتمه لوجوبه ولو لم يتم جاز، الدر المختار، شامي: ۱/۴۹۶، فصل في بيان تاليف الصلاة،مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي. وانظر الى الحاشية المتقدمة ايضا.

کے ساتھ اُٹھ جائیں، تسبیح مکمل کرنے کے لئے تاخیر نہ کریں۔(۱)

## مقیم مسافر امام کے پیچھے لاحق کے حکم میں ہے

اگر مقیم مقتدی مسافر امام کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہے، تو امام کے سلام کے بعد مقیم مقتدی باقی ماندہ نماز میں ''لاحق'' کے حکم میں ہے، یعنی قرأت کے بغیر تھوڑی دیر کھڑا ہو کر رکوع کر کے باقی نماز پوری کرے گا۔(۲)

## مقیم مسافر امام کے پیچھے نیت کیسے کرے

مسافر امام پر دو رکعت فرض ہے اس لئے وہ دو رکعت کی نیت کرے گا، اور مقتدی پر چار رکعت فرض ہے اس لئے وہ چار رکعت کی نیت کرے گا البتہ دو رکعت امام کے ساتھ اور دو رکعت امام کے سلام کے بعد قرأت کے بغیر خود پڑھے گا۔(۳)

---

(۱) والحاصل ان متابعة الامام...... بخلاف ما اذا عارضها سنة كما لو رفع الامام قبل تسبيح المقتدى ثلاثا فالا صح انه يتابعه لان ترك السنة اولىٰ من تاخير الواجب . شامي: ۱/ ۴۷۰، باب صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۹۰، الفصل السادس فيما يتابع الامام ، وفيما لا يتابعه، ط: رشيدية كوئٹه.

واعلم انه مما يبتنى على لزوم المتابعة في الاركان انه لو رفع الامام رأسه من الركوع او السجود قبل ان يتم المأموم التسبيحات الثلاث وجب متابعته ، الدر المختار ، شامي: ۱/ ۴۹۵. ۴۹۶، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي ، ط: سعيد كراچي.

(۲) ( واللاحق من فاته ) الركعات ( كلها او بعضها) لكن ( بعد اقتدائه) بعذر كغفلة و زحمة وسبق حدث وصلاة خوف و مقيم اتم بمسافر ......... وحكمه كمؤتم فلا ياتي بقراءة. الدر المختار، ( قوله وحكمه) اى اللاحق ، شامي: ۱/ ۵۹۴ـ ۵۹۵، باب الامامة، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود او بهما مع الامام اوقبله ، او بعده، ط: سعيد كراچي.

( وصح اقتداء المقيم بالمسافر في الوقت وبعده فاذا قام المقيم ( الى تمام لا يقرأ) ولا يسجد للسهو، ( في الاصح) لانه كاللاحق ، والقعدتان فرض عليه وقيل لا، الدر المختار .شامي: ۲/ ۱۲۹ ، باب صلاة المسافر، ط؛ سعيد كراچي.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة.

## مقیم نے قصر کیا

اگر کوئی شخص اپنے آپ کو مسافر سمجھ کر قصر پڑھتا رہا، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مسافر نہیں ہے، بلکہ مقیم ہے، تو ان نمازوں کو قضاء کی نیت سے دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، مثلاً جتنے دنوں کی نماز قصر پڑھی ان کو شمار کر کے وہ سب نمازیں وتر کے ساتھ قضاء کرے(۱) اور سنت اور نوافل کی قضاء نہیں ہے۔(۲)

اور قضاء کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس آدمی نے قصر کے حساب سے جو نمازیں ادا کی ہیں وہ نمازیں نہیں ہوئیں اس لئے قضاء کرنا لازم ہے۔(۳)

## مکان کی صفائی کا راز

''صفائی ستھرائی کا راز'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مکبر

☆......اگر مسجد میں ''مائیک'' نہیں ہے یا ہے، لیکن نماز کے دوران بجلی چلی جانے کی وجہ سے یا مائیک خراب ہونے کی وجہ سے آواز نہیں آرہی ہے تو کوئی بھی نمازی

---

(۱) قالوا: انما تقضي الصلوات الخمس والوتر على قول ابي حنيفة ،البحر: ۲/ ۸۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

(۲) (قوله ثم الاداء فعل الواجب) ..... لكن لماكان القضاء خاصا بما كان مضمونا والنفل لايضمن بالترك اختص القضاء بالواجب، الخ، شامي: ۲/ ۶۳، باب قضاء الفوائت، مطلب في ان الامر يكون بمعنى اللفظ وبمعنى الصفة، ط: سعيد كراچي.

(۳) (وقضاء الفرض والواجب والسنة فرض وواجب وسنة) لف و نشر مرتب، وجميع اوقات العمر وقت للقضاء الا الثلاثة المنهية، الدر المختار، شامي: ۲/ ۶۲، باب قضاء الفوائت، ، ط: سعيد كراچي.

والقضاء فرض في الفرض وواجب في الواجب، وسنة في السنة الخ، هندية: ۱/ ۱۲۱، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه.

جو نماز میں شامل ہے امام کی آواز دوسرے مقتدیوں تک پہونچانے کے لئے امام کے ساتھ اپنی آواز بلند کر سکتا ہے۔

☆......اگر نماز کے درمیان میں بجلی چلی گئی تو نماز کے درمیان میں ''مکبر'' بن سکتا ہے مکبر بننے کے لئے شروع میں تکبیر وغیرہ بلند آواز سے کہنا ضروری نہیں اور اگر بعد میں بجلی آ گئی، امام کی آواز آ رہی ہے تو مکبروں کے لئے بلند آواز سے تکبیر کہنا ضروری نہیں بلکہ بلند آواز سے تکبیر کہنا بند کر دیں۔

☆......''مکبر'' بننے کے لئے نماز کی نیت سے اقتداء کر کے نماز میں شامل ہونا ضروری ہے، نماز کی نیت کے بغیر صرف تکبیر کی آواز پہونچانے کی نیت کی تو نماز باطل ہو جائے گی، اور جن لوگوں نے ایسے آدمی کی آواز پر نماز ادا کی اگر ان کو معلوم تھا کہ مکبر نے نماز کی نیت نہیں کی، تو ایسے لوگوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔(۱)

(۱)" التبليغ خلف الامام " ويتعلق بذلك بيان حكم التبليغ وهو ان يرفع احد المامومين او الامام صوته ليسمع الباقين صوت الامام وهو جائز بشرط ان يقصد المبلغ برفع صوته الاحرام للصلاة بتكبيرة الاحرام، اما لو قصد التبليغ فقط ، فان صلاته لم تنعقد ، وهذا القدر متفق عليه في المذهب ، اما اذا قصد التبليغ مع الاحرام، اى نوى الدخول في الصلاة ونوى التبليغ فانه لا يضر ، اما غير تكبيرة الاحرام من باقي التكبيرات ، فانه اذ انوى بها التبليغ فقط فان صلاته لا تبطل ، ولكن يفوته الثواب، الحنفية : قالوا: يسن جهر الامام بالتكبيرة بقدر الحاجة، لتبليغ من خلفه فلو زاد على ذلك زيادة فاحشة فانه يكره ، لا فرق في ذلك بين تكبيرة الاحرام وغيرها، ثم اذا قصد الامام او المبلغ الذى يصلي خلفه بتكبيرة الاحرام مجرد التبليغ خاليا عن قصد الاحرام للصلاة فان صلاته تبطل وكذا صلاة من يصلي بتبليغه اذا علم منه ذلك واذا قصد التبليغ مع الاحرام فانه لا يضر بل هو المطلوب ، هذا في تكبيرة الاحرام اما باقي التكبيرات فانه اذا قصد بها مجرد الاعلام فان صلاته لا تبطل ، ومثلها التسميع والتحميد ، مالم يقصد برفع صوته بالتبليغ التغني ليعجب الناس بنغم صوته فان صلاته تفسد على الراجح، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۵۲ ــ ۲۵۳، مبحث شرح بعض سنن الصلاة، وبيان المتفق عليه والمختلف فيه ، والتبليغ خلف الامام، ط: دار الفكر بيروت، شامي: ۱/ ۵۸۸ـ ۵۸۹، باب الامامة، قبيل مطلب في رفع المبلغ صوته زيادة على الحاجة. ط: سعيد كراچي.

# مکروہ اوقات

مکروہ اوقات یہ ہیں:

۱.....سورج نکلتے وقت جب تک سورج کی زردی زائل نہ ہو جائے اور اس قدر روشنی اس میں نہ آجائے کہ نظر نہ ٹھہر سکے، اس کا شمار نکلنے میں ہوگا اور سورج میں یہ کیفیت ایک نیزہ کی مقدار بلند ہونے تک باقی رہتی ہے۔

۲.....ٹھیک دوپہر کے وقت جب تک سورج ڈھل نہ جائے۔

۳.....غروب سے پہلے سورج میں زردی آجانے کے بعد سے غروب تک۔(۱)

۴.....فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد سے سورج اچھی طرح نکل آنے تک۔(۲)

---

(۱) (ثلاثة اوقات لا يصح فيها شئ من الفرائض ، والواجبات التي لزمت في الذمة قبل دخولها) اى الاوقات المكروهة اولها (عند طلوع الشمس الى ان ترتفع) وتبيض قدر رمح او رمحين (و) الثاني (عند استوائها) في بطن السماء (الى ان تزول) اى تميل الى جهة المغرب (و) الثالث) عند اصفرارها) وضعفها حتىٰ تقدر العين على مقابلتها ( الى ان تغرب) لقول عقبة بن عامر رضي الله عنه: ثلاثة اوقات نهانارسول الله صلى الله عليه وسلم ان نصلي فيهاوان نقبرموتاناعندطلوع الشمس حتىٰ ترتفع ، وعند زوالها حتىٰ تزول وحين تضيف للغروب حتىٰ تغرب رواه مسلم. حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۱۸۵ ـ ۱۸۶ ، فصل في الاوقات المكروهة، ط: قديمي كراچي. هندية: ۵۲/۱ ، الفصل الثالث في بيان الاوقات التي لا تجوز فيها الصلاة وتكره فيها، ط: رشيدية كوئته، شامي: ۳۷۰/۱، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت ، ط: سعيد كراچي.

(۲) ويكره التنفل بعد طلوع الفجر باكثر من سنته) قبل اداء الفرض لقوله صلى الله عليه وسلم " ليبلغ شاهدكم غائبكم الا لا صلاة بعد الصبح الا ركعتين وليكون جميع الوقت مشغولا بالفرض حكما، ولذا تخفف قراءة سنة الفجر ( و يكره التنفل ( بعد صلاته) اى فرض الصبح ( و) يكره التنفل ( بعد صلاة) فرض (العصر) وان لم تتغير الشمس لقوله عليه السلام لا صلاة بعد صلاة العصر حتىٰ تغرب الشمس ولاصلاة بعد صلاة الفجر حتىٰ تطلع الشمس ، رواه الشيخان، والنهى بمعنى في غير الوقت وهو جعل الوقت كالمشغول فيه بفرض الوقت حكما، وهو افضل من النفل

۵......عصر کی فرض نماز ادا کرنے کے بعد سے غروب آفتاب تک۔

۶......فجر کے وقت فجر کی سنت کے علاوہ کوئی اور سنت یا نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

۷......مغرب کے وقت مغرب کی فرض نماز سے پہلے کوئی نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

۸......جب امام جمعہ، عیدین، نکاح یا حج کا خطبہ دینے کے لئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہو تو نفل یا سنت پڑھنا مکروہ ہے۔

۹......جب فرض نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو سنت یا نفل پڑھنا مکروہ ہے، ہاں اگر فجر کی سنت نہیں پڑھی اور کسی طرح یہ یقین ہو کہ فجر کی سنت ادا کر کے جماعت

---

= الحقیقی فلا یظهر فی حق فرض یقضیه، وهو المفاد بمفهوم المتن( و) یکره التنفل قبل صلاة المغرب) لقوله صلی الله علیه وسلم بین کل اذانین صلاة ان شاء الا المغرب قال الخطابی: یعنی الاذان والاقامة ( عند خروج الخطیب) من خلوته وظهوره( حتیٰ یفرغ من الصلاة) لنهی عنه سواء فیه خطبة الجمعة والعید والحج والنکاح والختم والکسوف والاستسقاء ( و) یکره( عند الاقامة) لکل فریضة ( الا سنة الفجر) اذا أمن فوت الجماعة (و) یکره التنفل ( قبل ) صلاة ( العید ولو) تنفل ( فی المنزل و) کذا ( بعده ( ای العید ( فی المسجد) ای مصلی العید لا فی المنزل فی اختیار الجمهور لانه صلی الله علیه وسلم کان لا یصلی قبل العید شیئا فاذا رجع الی منزله صلی رکعتین (و) یکره التنفل ( بین الجمعین فی ) جمع عرفة ولو بسنة الظهر ( و) جمع( مزدلفة) ولو بسنة المغرب علی الصحیح لانه صلی الله علیه وسلم لم یتطوع بینهما ( و) یکره( عند ضیق الوقت المکتوبة) لتفویته الفرض عن وقته( و) یکره التنفل کالفرض حال ( مدافعة) احد (الاخبثین ) البول والغائط وکذا الریح(و) وقت ( حضور طعام تتوقه نفسه و)عند حضور ( ما یشغل البال ) عن استحضار عظمة الله تعالیٰ والقیام بحق خدمته ( ویخل بالخشوع) فی الصلاة بلا ضرورة لادخال النقص فی المؤدی والله الموفق بمنه ، مراقی الفلاح طحطاوی علی المراقی، ص: ۱۸۸ - ۱۹۱، فصل فی الاوقات المکروهة ، ط: قدیمی کراچی. البحر: ۱/ ۲۴۹ - ۲۵۴، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/ ۳۷۰ - ۳۸۳، کتاب الصلاة، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت ط: سعید کراچی.

میں شامل ہو سکے گا تو سنت پڑھ لینا مکروہ نہیں۔

۱۰......عیدین کی نماز سے پہلے خواہ گھر میں ہو یا عیدگاہ میں، سنت اور نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۱......عیدین کی نماز کے بعد عیدگاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۲......اگر حجاج کرام نویں ذی الحجہ کو میدان عرفہ میں مسجد نمرہ کے امام کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نماز ادا کر رہے ہیں تو ظہر اور عصر کے درمیان اور عصر کی نماز کے بعد سنت ونوافل پڑھنا مکروہ ہے۔

اور اگر حجاج کرام اپنے اپنے خیمے میں ظہر کی نماز ظہر کے وقت اور عصر کی نماز عصر کے وقت ادا کر رہے ہیں تو اس صورت میں ظہر کی نماز کے بعد سنت اور نفل پڑھنا مکروہ نہیں البتہ عصر کی نماز کے بعد مکروہ ہے۔

۱۳......مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی فرض نماز کے درمیان سنت اور نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۴......اگر نماز کا وقت تنگ ہو گیا ہے فرض نماز کے علاوہ کسی اور نماز کی گنجائش نہیں ہے تو اس وقت وقتی فرض نماز کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۵...... پاخانہ اور پیشاب کی حاجت کے وقت یا خروج ریح کی ضرورت کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۶......اگر بھوک ہے اور کھانا سامنے حاضر ہے اور طبیعت کھانا کھانے کو چاہتی ہے، اگر اس حالت میں کھانا چھوڑ کر نماز پڑھنے کے لئے جائے گا تو دل نماز میں نہیں لگے گا تو اس صورت میں پہلے کھانا کھالے پھر نماز پڑھے ورنہ نماز مکروہ ہوگی، ہاں اگر نماز کا

وقت تنگ ہوگیا ہے کھانا کھانے کی صورت میں نماز کا وقت نکل جائے گا تو پہلے نماز پڑھے پھر اس کے بعد کھانا کھائے۔(۱)

۱۷......آدھی رات کے بعد عشاء کی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

۱۸......کثرت سے ستارے نکل آنے کے بعد مغرب کی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۳)

ان تمام اوقات میں نماز مکروہ ہے، صرف اتنی تفصیل ہے کہ نمبر۱، نمبر۲، نمبر۳، نمبر۱۵، نمبر۱۶ کے اوقات میں سب نمازیں مکروہ ہیں یعنی فرض، واجب، نفل، سجدۂ تلاوت، اور سجدۂ سہو سب مکروہ ہیں، اور پہلے تین وقتوں میں کوئی نماز شروع کرنا بھی صحیح نہیں ہے،(۴)

اور اگر نماز پڑھتے پڑھتے شروع کے تین اوقات میں سے کوئی وقت آجائے تو نماز باطل

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳،۲) وفی القنیة: تأخیر العشاء الی ما زاد علی نصف اللیل والعصر الی وقت اصفرار الشمس والمغرب الی اشتباک النجوم یکره کراهة تحریم، البحر: ۲۴۸/۱، کتاب الصلاة قبل قوله والوتر الی آخر اللیل لمن یثق بالانتباه، ط: سعید کراچی. شامی: ۳۶۸/۱، کتاب الصلاة، مطلب فی طلوع الشمس من مغربها، ط: سعید کراچی.

(۴) ثلاثة اوقات لا یصح فیها شیء من الفرائض: والواجبات التی لزمت فی الذمة قبل دخولها (ای الاوقات المکروهة، مراقی الفلاح، (قوله والواجبات التی لزمت فی الذمة قبل دخولها) کالوتر، والنذر المطلق ورکعتی الطواف وما افسده من نفل شرع فیه فی غیر وقت مکروه، وسجدة تلاوة تلیت آیتها فی غیره، وفی البحر عن المحیط، وسجدة السهو کسجدة التلاوة حتیٰ لو دخل وقت الکراهة بعد السلام علیه سهو فانه لا یسجد للسهو وسقط عنه لانه وجب کاملا فلا یؤدی فی الناقص، الخ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۸۵ ـ ۱۸۶، فصل فی الاوقات المکروهه، ط: قدیمی کراچی.شامی: ۳۷۰/۱، کتاب الصلاة، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعید کراچی.

ہو جاتی ہے،(۱) البتہ ان تین اوقات میں چھ چیزوں کو شروع کرنا صحیح ہے۔

۱......جنازہ کی نماز، بشرطیکہ انہیں تین وقتوں میں کسی وقت آیا ہو۔

۲......سجدۂ تلاوت، بشرطیکہ سجدہ کی آیت انہیں تین وقتوں میں سے کسی وقت میں پڑھی گئی ہو۔

۳......اسی دن کی عصر کی نماز۔

۴......وہ نماز جس کے ادا کرنے کی نذر انہیں تین وقتوں میں سے کسی وقت میں کی گئی ہو۔

۵......نفل نماز۔ (قصداً نہ ہو)

۶......اس نماز کی قضاء جو انہیں وقتوں میں سے کسی ایک وقت میں شروع کر کے

---

(۱)......(وطلوع الشمس في الفجر) وزوالها في العيد، ودخول وقت من الثلاثة على مصل القضاء، الدر المختار (قوله من الثلاثة) وهي الطلوع والاستواء والغروب، شامي: ۱/۶۰۹، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشرية، ط: سعيد كراچي، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۲۸، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي كراچي. البحر: ۱/۲۴۹، كتاب الصلاة، (قوله ومنع عن الصلاة وسجدة التلاوة، الخ)، ط: سعيد كراچي.

فاوقات الكراهة عند الحنفية خمسة :وقت طلوع الشمس وما قبل وقت الطلوع بزمن لا يسع الصلاة فاذا شرع في صلاة الصبح قبل طلوع الشمس ثم طلعت قبل الفراغ من صلاته بطلت الصلاة ووقت الاستواء ووقت غروب الشمس وما قبل وقت الغروب بعد صلاة العصر، فاذا صلى العصر كره تحريما ان يصلي بعده، اما قبل صلاة العصر بعد دخول وقته فانه لا يكره ان يصلي غيره الى ان تتغير الشمس، بحيث لاتحار فيها العيون، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۱۸۶، مبحث المبادرة بالصلاة في اول وقتها وبيان الاوقات التي لا يجوز فيها الصلاة، ط: سعيد كراچي.

فاسد کردی گئی ہو۔(۱)

## مکروہ اوقات میں سجدۂ تلاوت کرنا

''سجدۂ تلاوت مکروہ اوقات میں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)واعلم ان الاوقات المكروهة نوعان: الاول الشروق والاستواء والغروب والثاني ما بين الفجر والشمس وما بين صلاة العصر الى الاصفرار ، فالنوع الاول لا ينعقد فيه شئي من الصلوات التي ذكرناها اذا شرع بها فيه وتبطل ان طرأعليها الا صلاة جنازة حضرت فيها وسجدة تليت آيتها فيها وعصر يومه والنفل والنذر المقيد بها وقضاء ما شرع به فيها ثم افسده فتنعقد هذه الستة بلا كراهة اصلا في الاولىٰ منها ومع الكراهة التنزيهية وفي الثانية والتحريمية في الثالثة ، وكذا في البواقي لكن مع وجوب القطع والقضاء في وقت غير مكروه ، والنوع الثاني ينعقد فيه جميع الصلوات التي ذكرنا ها من غير كراهة الا النفل والواجب لغيره فانه ينعقد مع الكراهة فيجب القطع والقضاء في وقت غير مكروه ، شامي: ۱/۳۷۳، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت ، ( قوله وينعقد نفل، الخ،) ط: سعيد كراچي. و: ۱/۳۷۴-۳۷۵، ط: سعيد كراچي.

......... لما علمت ان عدم الصحة انما هو في الفرائض والواجبا ت لا في النوافل بخلاف المنع فانه يعم الكل واراد بسجدة التلاوة وصلاة الجنازة ما وجبت قبل هذه الاوقات اما اذا تلاها فيها او حضرت الجنازة فيها فاداها فانه يصح من غير كراهة اذ الوجوب بالتلاوة والحضور لكن الافضل التاخير فيهما وفي التحفة الافضل ان يصلي على الجنازة اذا حضرت في الاوقات الثلاثة ولا يوخرها بخلاف الفرائض ، وظاهر التسوية بين صلاة الجنازة وسجدة التلاوة انه لو حضرت الجنازة في غير مكروه فاخرها حتىٰ صلى في الوقت المكروه فانهالا تصح وتجب اعادتها كسجود التلاوة الخ، البحر: ۱/ ۲۵۱، كتاب الصلاة ( قوله ومنع عن الصلاة وسجدة التلاوة وصلاة الجنازةعند الطلوع والاستواء والغروب (الا عصر يومه) ، ط: سعيد كراچي.(قوله او على جنازة ) اى اذا حضرت في ذلک الوقت وكذا قوله وسجدة تلاوة اى اذا تليت فيه والا فلا كراهة، شامي: ۱/۳۷۰، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت ، ط: سعيد كراچي.

(الا عصر يومه) فلا يكره فعله لا دائه كما وجب : الدر المختار( قوله الا عصر يومه) قيد به لان عصر امسه لا يجوز وقت التغير لثبوته في الذمة كاملا ، لاستناد السببية فيه الى جميع الوقت ، شامي: ۱/۳۷۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

# مکروہ اوقات میں نفل یا قضاء نماز پڑھنا

مکروہ اوقات میں نفل نماز پڑھنا جائز نہیں، البتہ قضاء نماز اور سجدۂ تلاوت کی اجازت ہے۔(۱)

اور مکروہ اوقات یہ ہیں:

۱......صبح صادق کے بعد فجر کی فرض نماز سے پہلے صرف فجر کی سنت پڑھی جاتی ہے اس کے علاوہ کوئی نفل پڑھنا اس وقت جائز نہیں۔

۲......فجر کی فرض نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نفل پڑھنا جائز نہیں۔

۳......عصر کی فرض نماز کے بعد سے آفتاب غروب ہونے تک کوئی نفل نماز پڑھنا جائز نہیں۔

ان تین اوقات میں کسی قسم کی بھی نفل نماز پڑھنے کی اجازت نہیں، نہ تحیۃ المسجد، نہ تحیۃ الوضو، نہ طواف کے بعد کی دو رکعت نماز،(۲) البتہ قضاء نماز ۱، ۲ میں اور ۳ میں سورج میں زردی آنے سے پہلے پہلے تک پڑھنا جائز ہے،(۳) لیکن یہ ضروری ہے کہ ان اوقات

---

(۱) ''مکروہ اوقات'' کے عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۲) ( وكره نفل) قصدا ولو تحية مسجد، الدر المختار ( قوله ولو تحية مسجد ) أشار به الى انه لا فرق بين ماله سبب او لا كما في البحر خلافا للشافعي فيما له سبب كالرواتب وتحية المسجد ، شامي: ۱/ ۳۷۴ـ ۳۷۵، كتاب الصلاة ،مطلب يشترط العلم بدخول الوقت ط: سعيد كراچي. وانظر الى الحاشية رقم ۱ في الصفحة السابقة.

(۳) وجميع اوقات العمر وقت للقضاء الا الثلاثة المنهية، الدر المختار ( قوله الا الثلاثة المنهية ) وهي الطلوع والاستواء والغروب، شامي: ۲/ ۶۲، باب قضاء الفوائت، مطلب في تعريف الاعادة، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/ ۳۷۵ـ ۳۷۶، كتاب الصلاة مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد كراچي.

میں قضاء نماز لوگوں کے سامنے نہ پڑھی جائے بلکہ تنہائی میں پڑھے، تاکہ لوگوں کو بدگمانی کا موقع نہ ملے اور ان کو گواہ بھی نہ بنایا جائے۔(۱)

## مکروہ اوقات میں نماز منع ہونے کی وجہ

غروب، طلوع اور زوال آفتاب کے وقت نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مشرکین ان اوقات میں آفتاب کی پرستش کرتے اور اس کو سجدہ کرتے ہیں، اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ تشبیہ اختیار کرنے سے منع فرمایا اور عبادتوں میں سب سے بڑی عبادت نماز میں وقت کے اعتبار سے ملت اسلام اور کفر میں تمیز اور فرق کرنا ضروری ہے۔

(احکام اسلام ص ۴۷)(۲)

---

(۱) وينبغي ان لا يطلع غيره على قضائه لان التاخير معصية فلا يظهرها، الدر المختار (قوله وينبغي الخ) تقدم في باب الاذان انه يكره قضاء الفائتة في المسجد وعلله الشارح بما هنا من ان التاخير معصية فلا يظهرها وظاهره ان الممنوع هو القضاء مع الاطلاع عليه، سواء كان في المسجد او غيره كما افاده في المنح ، قلت : والظاهر ان ينبغي هنا للوجوب وان الكراهة تحريمية لان اظهار المعصية معصية لحديث الصحيحين " كل امتي معافى الا المجاهرين وان من الجهار ان يعمل الرجل بالليل عملا ثم يصبح وقد ستره الله فيقول: عملت البارحة كذا وكذا وقد بات ستره ربه و يصبح يكشف ستر الله عنه، شامي: ۲/۷۷، قبيل باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. و: ۱/۳۹۱، باب الاذان ، مطلب في اذان الجوق، (قوله لأن التأخير معصية) ،ط: سعيد كراچي.

(۲)......ثلاثة منها او كد نهيا عن الباقين وهي الساعات الثلاثة اذا طلعت الشمس بازغة حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتىٰ تميل ، وحين تتضيف للغروب حتى تغرب لانها اوقات صلاة المجوس، وهم قوم حرفوا الدين جعلوا يعبدون الشمس من دون الله واستحوذ عليهم الشيطان وهذا معنى قوله صلى الله عليه وسلم " فانها تطلع حين تطلع بين قرني الشيطان ، وحينئذ يسجد لها الكفار فوجب ان يميز ملة الاسلام وملة الكفر في اعظم الطاعات من جهة الوقت ايضا، حجة الله البالغة: ۲/۲۱ ، قبيل، " الاقتصاد في العمل " النوافل، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

## مکروہ تحریمی کے ساتھ نماز ادا کی گئی

اگر نماز کے دوران کسی داخلی امور مثلاً واجب وغیرہ ترک کرنے کی وجہ سے نماز میں کراہت آئی ہے تو اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

اور اگر نماز کے کسی داخلی امور کو ترک کرنے کی وجہ سے کراہت نہیں آئی بلکہ خارجی امور سے کراہت آئی ہے مثلاً فسق کی وجہ سے تو نماز دوبارہ شروع سے پڑھنا واجب نہیں۔(۱)

## مکروہ لباس

جس لباس میں باہر نکلنا، بازار جانا، شادی غمی کی مجالس میں شرکت کرنا پسند نہ کرتا ہو، عیب سمجھتا ہو، اس لباس کو پہن کر نماز پڑھنا پڑھانا مکروہ ہے۔(۲)

اور لباس کے اعتبار سے ہر ملک کا انداز الگ الگ ہے۔

## مکروہ ہے

کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ، یا ذبح کرنے کی جگہ پر، نیز عام گذرگاہ پر، نہانے کی

---

(۱) وكذا كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، الدر المختار، (قوله وكذا كل صلاة الخ)..................... الا ان يدعى تخصيصها بأن مرادهم بالواجب والسنة التي تعاد بتركه ما كان من ماهية الصلاة واجزائها فلا يشمل الجماعة لانها وصف لها خارج عن ما هيتها الخ، شامي: ۱/۴۵۷، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، ط: سعيد كراچي. بوادر النوادر ص: ۱۲۷، الكلمة الدالة على الحكم الضالة، ط: اداره اسلاميات لاهور،

(۲) (وصلاته في ثياب بذلة) يلبسها في بيته (ومهنة) اى خدمة، ان له غيرها والا لا، الدر المختار (قوله وصلاته في ثياب بذلة) ..........قال في البحر: وفسرها في شرح الوقاية بما يلبسه في بيته ولا يذهب به الى الاكابر والظاهر ان الكراهة تنزيهية، شامي: ۱/۶۴۰-۶۴۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في الكراهة التحريمية والتنزيهية، ط: سعيد كراچي.

جگہ پر اور عام جانوروں کو پانی پلانے کی جگہ پر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اگر چہ وہ جگہیں نجاست سے پاک ہوں۔(۱)

## ملازمت کی وجہ سے جمعہ معاف نہیں

ملازمت کی وجہ سے جمعہ کی نماز معاف نہیں ہے، اور اس کی وجہ سے جمعہ کی نماز چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔

جمعہ کی اذان سننے کے بعد ملازم پر بھی لازم ہے کہ سب کام چھوڑ کر جمعہ کی نماز کے لئے روانہ ہو جائے، اگر اس وجہ سے تنخواہ کٹ جائے تو اس کو منظور کرلیا جائے، آخرت کے اعتبار سے اسی میں خیر ہے، اگر تنخواہ کٹوا کر بھی جمعہ کی نماز کی اجازت نہ ملے تو دوسری ایسی جگہ ملازمت کی کوشش کرنی چاہئے جہاں جمعہ کی نماز ادا کرنے کی اجازت مل جاتی ہو۔(۲)

---

(۱)ومنها الصلاة في المزبلة، والمجزرة، وقارعة الطريق والحمام، ومعاطن الابل، اى مباركها، فانها مكروهة في كل هذه الاماكن ولو كان المصلي آمنا من النجاسة، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۷۹، مكروهات الصلاة،الصلاة في قارعة الطريق والمزابل، ونحوها، ط: دار الفكر، شامي: ۱/ ۳۷۹ـ ۳۸۱، كتاب الصلاة، مطلب في اعراب كائنا ما كان، ط: سعيد كراچي.

(۲) (ووجب سعي اليها وترك البيع) ولو مع السعي، الدر المختار (قوله وترك البيع) اراد به كل عمل ينافي السعي وخصه اتباع للآية، شامي: ۲/ ۱۶۱، باب الجمعة مطلب في حكم المرقي بين يدي الخطيب، ط: سعيد كراچي.

والاصح وجوبها على مكاتب ومبعض واجير ويسقط من الاجر بحسابه ولوبعيداً، وإلّا لا، الدر المختار. (قوله بحسابه لو بعيدا) فان كان قدر ربع النهار حط عنه ربع الاجرة وليس للاجير ان يطالبه من الربع المحطوط بمقدار اشتغاله بالصلاة، تاتارخانية. شامي: ۲/ ۱۵۳ـ ۱۵۴، باب صلاة الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچي. شامي: ۶/ ۷۰، كتاب الاجارة مطلب ليس للاجير الخاص ان يصلي النافلة، ط: سعيد كراچي.

## ملازم کے لئے جماعت چھوڑنا

اگر ملازم جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے مسجد جاتا ہے تو افسر لوگ کہتے ہیں کہ کام کے وقت نماز پڑھنا ضروری نہیں، کیونکہ اس سے مالک کو نقصان ہوتا ہے، ایسا فسر کے کہنے سے جماعت کو چھوڑنا جائز نہیں، ایسا افسر سخت گنہگار ہے، جہاں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی اجازت نہ ہو اس ملازمت کو چھوڑنا ضروری ہے۔(۱)

## ململ کے کپڑے

نئے ململ کے کپڑے کو دھونے سے پہلے بھی پہن کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی اگر ظاہری اعتبار سے نجاست کی کوئی نشانی یا بدبو نہیں ہے۔(۲)

---

(۱)(فسق او تجب) ثمرته تظهر في الاثم بتركها مرة (على الرجال العقلاء البالغين الاحرار القادرين على الصلاة بالجماعة من غير حرج) ...... فلا تجب على مريض ومقعد وزمن و مقطوع يد ورجل من خلاف) او رجل فقط ذكره الحدادي (ومفلوج وشيخ كبير عاجز و اعمىٰ) وان وجد قائدا( ولا على من حال بينه وبين مطر وطين وبرد شديد وظلمة كذلك ) وريح ليلا لا نهارا وخوف على ماله، او من غريم او ظالم، او مدافعة احد الاخبثين ارادة وسفر ، وقيامه بمريض، وحضور طعام تتوقه نفسه ذكره الحدادي وكذا اشتغاله بالفقه لابغيره، الدر المختار، شامي: ۱/ ۵۵۴ - ۵۵۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، ان اعذار میں ملازمت شامل نہیں ہے۔

(قوله وليس للخاص ان يعمل لغيره) بل ولا ان يصلي النافلة، قال في التاتارخانية: وفي فتاوىٰ الفضلي: واذا استاجر رجلا يوما يعمل كذا فعليه ان يعمل ذلك العمل الى تمام المدة ولا يشغل لشيئ آخر سوى المكتوبة، وفي فتاوىٰ سمرقند: وقد قال بعض مشايخنا له ان يؤدي السنة ايضا، شامي: ۶/ ۷۰، كتاب الاجارة، مطلب ليس للاجير الخاص ان يصلي النافلة،ط :سعيد كراچي.

(۲) اس لئے کہ یہ کپڑے پاک ہیں اور ان کا پہننا جائز ہے۔

(ولو شك في نجاسة ماء او ثوب او طلاق او عتق لم يعتبر وتمامه في الاشباه ، الدر المختار (قوله ولو شك الخ) في التاتارخانية: من شك في انائه او ثوبه او بدنه اصابته نجاسة او لا فهو طاهر ما لم يستيقن، وكذا الابار والحياض والحباب الموضوعة في الطرقات ويستقي منها الصغار والكبار والمسلمون والكفار ، وكذا ما يتخذه اهل الشرك او الجهلة من المسلمين كالسمن والخبز والاطعمة، والثياب، شامي: ۱/ ۱۵۱ ، كتاب الطهارة، قبيل مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد كراچي.

## منارہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان دینے کے لئے ''منارہ'' نہیں تھا حضرت بلال رضی اللہ عنہ مسجد کی چھت پر اذان دیا کرتے تھے، بعد میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے منارہ بنایا گیا۔(۱)

## منتقل ہونے کے لئے تکبیر کہنا

جو نماز پڑھ رہا ہے، اس سے ہٹ کر کسی دوسری نماز کی طرف منتقل ہونے کے لئے ''اللہ اکبر'' کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(۲)

## منفرد پر سہو سجدہ کا حکم

''سجدۂ سہو تنہا نماز پڑھنے والے پر'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## منفرد کو حدث ہو جائے

''حدث منفرد کو ہو جائے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)( قوله ويستدير في المنارة ) يعنى ان لم يتم الاعلام بتحويل وجهه مع ثبات قدميه ولم تكن في زمنه صلى الله عليه وسلم مئذنة، بحر.
قلت : وفي شرح الشيخ اسمعيل عن الاوائل للسيوطي: ان اول من رقى منارة مصر للاذان شرحبيل بن عامر المرادى وبنى سلمة المناير للاذان بامر معاوية ولم تكن قبل ذلك ، وقال ابن سعد بالسند الى ام زيد بن ثابت كان بيتي اطول بيت حول المسجد فكان بلال يؤذن فوقه من اول ما اذن الى ان بنى رسول الله صلى الله عليه وسلم مسجده،فكان يؤذن بعدعلى ظهر المسجد وقد رفع له شئ فوق ظهره، شامي:۱/ ۳۸۷، باب الاذان، مطلب في اول من بنى المنائر للاذان قبله و بعده ، ط: سعيد كراچى.

(۲)التكبير بنية الانتقال لصلاة اخرىٰ غير صلاته، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۹۲، مبطلات الصلاة، الحنفية، ط: دار احياء التراث العربي بيروت.

## منفرد کی اقتداء

اگر کوئی شخص اکیلے فرض نماز پڑھ رہا ہے اور سورۂ فاتحہ پڑھ رہا ہے، یا پڑھ لی ہے اتنے میں دو چار آدمی آکر اس کے پیچھے اقتداء کر کے نماز میں شریک ہو گئے تو یہ آدمی امامت کی نیت کر کے اگر جہری نماز ہے تو قرأت جہاں تک پہنچا ہے وہاں سے جہر کرے اور قرأت بلند آواز سے کرے، اور اگر امامت کی نیت نہیں کی تو بلند آواز سے قرأت کرنا ضروری نہیں، اور اگر سری نماز ہے تو سری طور پر قرأت کرے۔(۱)

## منفرد نے جہری نماز میں آہستہ پڑھا

منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والے نے اگر جہری نماز میں آہستہ سے قرأت کی تو نماز صحیح ہے سجدۂ سہو لازم نہیں ہے۔(۲)

## منفرد نے سری نماز میں جہر کی

منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والے نے اگر آہستہ آواز والی نماز میں بلند آواز سے قرأت کی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) شرع منفردا فی صلاۃ جهرية فقرأ الفاتحة مخافتة ثم اقتدى به جماعة يجهر بالسورة ان قصد الامامة، والا فلا اذ لا يلزمه ما لم يلتزمه ، حلبی کبیر، ص: ۲۱۸، فصل فی مسائل شتیٰ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، و ص: ۵۳۳، ط: نعمانية كوئته،

(۲) والمنفرد لا يجب عليه السهو بالجهر والاخفاء لانهما من خصائص الجماعة، هكذا في التبيين، هندية: ۱/۱۲۸، الباب الثاني عشر في سجود السهو، قبيل فصل سهو الامام يوجب عليه الخ، ط: رشيدية كوئته. (قوله على المذهب) .............. ونقل في التاتارخانية عن المحيط انه لا سهو عليه اذا جهر فيما يخافت لانه لم يترك واجبا ، وعلله في الهداية في باب سجود السهو، بأن الجهر والمخافتة من خصائص الجماعة، الخ، شامي: ۱/۵۳۳، فصل في القراءة، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر ص: ۲۱۸، فصل في مسائل شتیٰ ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة.

## منہ اور ناک بند کر کے نماز پڑھنا

ناک اور منہ کسی کپڑے وغیرہ سے بند کر کے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

## منہ چھپا کر نماز پڑھنا

مریض کے لئے سردی وغیرہ کی وجہ سے اپنے تمام بدن اور منہ کو چادر وغیرہ سے چھپا کر نماز پڑھنا جائز ہے۔(۲)

## منہ قبلے سے پھیرنا

نماز کی حالت میں منہ قبلے سے پھیرنا مکروہ تحریمی ہے، خواہ پورا منہ پھیرا جائے یا تھوڑا۔(۳)

## منی

اگر کسی نے نماز پڑھنے کے بعد کپڑوں پر منی دیکھی، اور وہ نماز کے بعد سویا

---

(۱) [فروع] یکره اشتمال الصماء والاعتجار والتلثم والتنخم وكل عمل قليل بلا عذر، الدر المختار (قوله والتلثم) وهو تغطية الانف والفم في الصلاة لانه يشبه فعل المجوس حال عبادتهم النيران، زيلعي، نقل، ط: عن ابى السعود انها تحريمية، شامي: ۱/ ۶۵۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراچى.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) ...... (والالتفات بوجهه) كله (او بعضه) للنهي وببصره يكره تنزيها وبصدره تفسد، الدر المختار (قوله للنهي) هو ما رواه الترمذى وصححه عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم اياك والالتفات في الصلاة فان الالتفات في الصلاة هلكة فان كان لا بد ففي التطوع لا في الفريضة، وروى البخارى انه صلى الله عليه وسلم قال" هو اختلاس يختلسه الشيطان من صلاة العبد" وقيده في الغاية بان يكون لغير عذر وينبغي ان تكون تحريمية، كما هو ظاهر الاحاديث، شامي: ۱/ ۶۴۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة و بدعة كان ترك السنة اولى، ط: سعيد كراچى.

نہیں تھا، تو اس نے جو نماز پڑھی ہے غسل کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

مثلاً کسی نے فجر کی نماز پڑھی، اور دوپہر میں اس نے کپڑوں پر منی دیکھی اور وہ فجر کے بعد سویا نہیں تھا تو غسل کر کے فجر کی نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

اور اگر فجر کی نماز کے بعد سویا تھا، اور اٹھنے کے بعد کپڑوں پر منی دیکھی تو اس صورت میں فجر کی نماز دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔

## موبائل

نماز شروع کرنے سے پہلے موبائل کو بند کر لینا ضروری ہے، ورنہ مسجد میں نماز کے دوران موبائل بجنے کی صورت میں میوزک بجنے کا گناہ ہوگا، اور لوگوں کی نماز میں خلل ڈالنے کی وجہ سے بھی گناہ ہوگا، تاہم اگر کوئی نماز سے پہلے موبائل بند کرنا بھول گیا تھا اور نماز کے دوران کسی کی کال آئی اور موبائل بجنا شروع ہوگیا، تو نماز کے دوران صرف ایک ہاتھ کی مدد سے اس کو بند کر دے، دونوں ہاتھ ایک ساتھ استعمال نہ کرے، ورنہ عمل کثیر کی

---

(۱)[فروع] وجد في ثوبه منيا او بولا او دما اعاد من آخر احتلام وبول و رعاف ( قوله اعاد من آخر احتلام الخ) لف و نشر مرتب وفي بعض النسخ من آخر نوم وهو المراد بالاحتلام ، لان النوم سببه كما في نقله في البحر، شامي: ۲۱۹/۱ ، كتاب الطهارة، فصل في البئر ، مطلب مهم في تعريف الاستحسان، ط: سعيد كراچي، البحر: ۱۲۵/۱ ، كتاب الطهارة، [فروع] قبيل ( قوله والعرق كالسور) ط: سعيد كراچي.

الاصل اضافة الحادث الى اقرب اوقاته، منها ما قدمناه فيما لو رأى في ثوبه نجاسة قد صلى فيه، ولا يدرى متىٰ اصابته ، يعيدها، من آخر حدث احدثه، والمنى من آخر رقده ، الاشباه والنظائر: ۲۰۳/۱ ، القاعدة الثالثة، ط: ادارة القرآن كراچي.

وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

بعض لوگ نماز کے دوران موبائل میں کال آنے کی صورت میں موبائل نکال کر دیکھتے ہیں کہ کال کس کی ہے، پھر بند کر کے رکھ دیتے ہیں، یہ صورت صحیح نہیں ہے، احناف کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی۔

## موت کے وقت کی تین سزائیں

''نماز میں سستی کی پندرہ سزائیں مقرر ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## موتیا

اگر آنکھ میں موتیا ہے، آپریشن کرانا ضروری ہے ورنہ آنکھ کی بینائی ختم ہو جائے گی تو آپریشن کرا سکتا ہے، اگر آپریشن کے بعد قیام اور رکوع وغیرہ کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے تو قیام اور رکوع وغیرہ کے ساتھ نماز پڑھے، اور اگر قیام اور رکوع وغیرہ کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا ہے تو سر کے اشارے سے نماز پڑھے، اور اگر سر کے اشارے سے نماز پڑھنے میں نقصان ہوتا ہے تو ایسی مجبوری کی صورت میں نماز نہ پڑھے، بلکہ نماز پڑھنے کے

---

(۱) ویفسدها (کل عمل کثیر) لیس من اعمالها ولا لاصلاحها وفیه اقوال خمسة اصحها (ما لا یشک) بسببه (الناظر) من بعید (فی فاعله انه لیس فیها) وان شک انه فیها ام لا فقلیل، الدرالمختار، (قوله وفیه اقوال خمسة، اصحها ما لا یشک الخ) ......

القول الثانی ان ما یعمل عادة بالیدین کثیر وان عمل بواحدة کالتعمیم وشد السراویل وما عمل بواحدة قلیل وان عمل بهما کحل السراویل ولبس القلنسوة ونزعها الا اذ اتکرر ثلاثا متوالیة وضعفه فی البحر بأنه قاصر عن افادة ما لا یعمل بالید کالمضغ والتقبیل، شامی: ۱/۶۲۴ ـ ۶۲۵، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی التشبه باهل الکتاب، ط: سعید کراچی۔

بعد قابل ہونے کے بعد فوت شدہ نماز پڑھ لیا کرے۔(۱)

## مؤذن کی اجازت کے بغیر اقامت کہنا

اگر مؤذن موجود ہے تو اس کی اجازت کے بغیر غیر مؤذن کے لئے اقامت کہنا مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

---

(۱)(من تعذر عليه القيام) اى كله (لمرض) حقيقي وحده ان يلحقه بالقيام ضرر به يفتى (قبلها او فيها) ...... او حكمي بأن خاف زيادته او بطء برئه بقيامه او دوران رأسه او وجده لقيامه الما شديدا) ...... صلى قاعدا ...... كيف يشاء ...... بركوع وسجود ان قدر على بعض القيام .......... قام .......... وان تعذرا .......... لا القيام او ما .......... قاعداً ...... ويجعل سجوده اخفض من ركوعه .......... (وان تعذر القعود) ولو حكما (واو ما مستلقيا) على ظهره (ورجلاه نحو القبلة الخ، الدر المختار) شامي: ۹۵/۲ ـ ۹۹، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

[تنبيه] جعل في السراج المسألة على اربعة اوجه، ان زاد المرض على يوم وليلة وهو لا يعقل فلا قضاء اجماعا والا وهو يعقل قضى اذا صح اجماعا وان زاد وهو يعقل اولا وهو لا يعقل فعلى الخلاف شامي: ۱۰۰/۲، باب صلاة المريض، قوله في ظاهر الرواية، ط: سعيد كراچي.

هندية: ۱۳۶/۱ ـ ۱۳۷، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه.

(قوله في ظاهر الرواية) وقيل: لا يسقط القضاء بل تؤخر عنه اذا كان يعقل، وصحح في الهداية، الخ، شامي: ۹۹/۲، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱۱۲/۲ ـ ۱۱۵، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. (قوله والا اخرت) البحر: ۱۱۵/۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

(قوله ومن جن او اغمى على خمس صلوات قضى ولو اكثر لا) .......... الا انه يرد عليه ما اذا زال عقله بالخمر او اغمى عليه بسبب شرب البنج او الدواء فانه لا يسقط عنه القضاء في الاول وان طال اتفاقا، لانه حصل بما هو معصية فلا يوجب التخفيف، ولهذا يقع طلاقه، ولا يسقط ايضا في الثاني عند ابي حنيفة لان النص ورد في اغماء حصل بآفة سماوية فلا يكون واردا في اغماء حصل لصنع العباد لان العذر اذا جاء من جهة غير من له الحق لا يسقط الحق، الخ، البحر: ۱۱۷/۲ ـ ۱۱۸، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

(۲) عن زياد بن الحارث الصدائي قال امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اوذن في صلاة الفجر فاذنت فاراد بلال ان يقيم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ان اخاصداء قد اذن ومن

## مؤذن مرتد ہوگیا

اگر مؤذن اذان دینے کے بعد مرتد ہوگیا تو اذان کا اعادہ ضروری نہیں افضل ہے، اور اگر اذان دینے کے دوران مرتد ہوگیا تو اس صورت میں شروع سے اذان دوبارہ دینی چاہئے۔

## موذی جانور

موذی جانور یعنی سانپ بچھو وغیرہ کو نماز کی حالت میں قتل کرنا، مارنا جائز ہے۔(۱)

---

= اذن فهو يقيم ، الخ، ترمذی: ۱/۴۸، باب ما جاء ان من اذن فهو يقيم، ط: فاروقی کتب خانه وفي البدائع: من صفات المؤذن ان من اذن فهو الذی يقيم وان اقام غيره فان كان يتأذى بذلک يكره لان اكتساب اذى المسلم مكروه وان كان لا يتأذى به لا يكره، بدائع: ۱/۱۵۱، فصل في بيان سنن الاذان ، ط: سعيد كراچي. و: ۱/۳۷۵، ط: رشيدية كوئٹه،شامی: ۱/۳۹۵، باب الاذان مطلب في المؤذن اذا كان غير محتسب في اذانه ط: سعيد كراچي.

(۱) ويباح قطعها لنحو قتل حية : الدر المختار، (قوله ويباح قطعها) اى ولو كانت فرضا (قوله لنحو قتل حية اى بأن يقتلها (بعمل كثير، شامی: ۱/۶۵۴، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، قبل مطلب في احكام المسجد، ط: سعيد كراچي، و: ۱/۶۵۱،ط: سعيد كراچي.

قتل العقرب والحية في الصلاة لا يفسد الصلاة سواء حصل بضربة او بضربات وهو الاظهر هندية: ۱/۱۰۳، الباب السابع فيما يفسد الصلاة الخ، النوع الثاني في الافعال المفسدة للصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر: ۲/۳۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قوله لا قتل الحية والعقرب ، ط: سعيد كراچي.

## موزہ

موزے پہن کر نماز ادا کرنا صحیح ہے، اگر موزوں میں ٹخنے بھی چھپ جائیں تب بھی کوئی حرج نہیں۔(۱)

## موزہ اتر گیا

☆......اگر کوئی شخص چمڑے یا ریگزین کے موزے پر مسح کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور نماز کے دوران موزہ اتر گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر قعدۂ اخیرہ میں اتر گیا تب بھی امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مذہب کے مطابق نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو تازہ وضو کر کے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) والخف شرعا: الساتر للكعبين فاكثر من جلد و نحوه، الدر المختار، شامي: ۱/۲۶۱، باب المسح على الخفين، ط: سعيد كراچي. محمد قال: اخبرنا ابو حنيفة عن حماد، عن الشعبي عن ابراهيم ابي موسىٰ الاشعري عن المغيرة بن ابي شعبة انه خرج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم فقضى حاجته ثم رجع وعليه جبة رومية ضيقة الكمين فرفعها رسول الله صلى الله عليه وسلم من ضيق كمها ، قال المغيرة: فجعلت اصب عليه الماء من اداوة معي ، فتوضأ وضوئه للصلاة ، ومسح على خفيه ولم ينزعهما ثم تقدم وصلى ، كتاب الآثار، ص: ۱۸، باب المسح على الخفين، رقم: ۱۱ ط: دار الحديث ، ملتان.

(۲) قوله العشرين......... ومضى مدة المسح ونزع الخف فان في كل منها ظهر الحدث السابق بل يمكن التداخل في غيرها ايضا .........وجود الاصل الذي يبتنى عليه البطلان في الاثنى عشرية ، وهو ان كل ما يفسد الصلاة اذا وجدفي اثنائها بصنع المصلي يفسدها ايضا، اذا وجد بعد الجلوس الاخير بلا صنعة عند الامام لا عندهما، فافهم، شامي: ۱/۶۰۹، باب الاستخلاف ،المسائل الاثناعشرية، ط: سعيد كراچي.( وناقضه ناقض الوضوء) لانه بعضه ( نزع خف) ولوواحدا، الدر المختار.

(قوله ونزع خف) اراد به ما يشمل الانتزاع ، وانما نقض لسراية الحدث الى القدم عند زوال المانع ( قوله ولو واحدا) لان الانتقاض لا يتجزأ ، والا لزم الجمع بين الغسل والمسح واشار الى ان المراد بالخف الجنس الصادق بالواحد والاثنين، شامي: ۱/۲۷۵، باب المسح على الخفين، مطلب نواقض المسح، ط: سعيدكراچي.

☆......اگر نمازی نے نماز کے دوران موزہ خود اتار دیا تو بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

## موسیقی کی طرز پر پڑھنا

نماز کے دوران قرآن کریم کو موسیقی کی طرز پر پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

## مونڈھے نرم کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جن کے مونڈھے نماز میں نرم رہیں۔(۳)

یعنی اگر کوئی شخص جماعت میں اس طرح کھڑا ہو کہ صف برابر نہ ہو، اور پیچھے سے اگر کوئی شخص آ کر اس کا مونڈھا پکڑ کر اسے سیدھا کھڑا ہو جانے کے لئے کہے تو وہ ضد وہٹ دھرمی اور تکبر نہ کرے بلکہ اس شخص کا کہنا مان لے اور سیدھا کھڑا ہو کر صف برابر کر لے۔

دوسرا مطلب یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص صف میں آ کر کھڑا ہونا چاہے جبکہ صف

---

(۱) (وبطلت الصلاة في مسائل) .................. او نزع خفيه بعمل يسير بأن كانا واسعين لا يحتاج فيهما الى المعالجة في النزع الخ، هندية: ۱/۹۷، فصل في الاستخلاف، ط: رشيدية كوئته.

(۲) ومنها القراءة بالالحان ان غير المعنیٰ والالا (قوله بالالحان) اى بالنغمات وحاصلها كما في الفتح اشباع الحركات لمراعاة النغم، شامي: ۱/۶۳۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبل مطلب مسائل زلة القارى، ط: سعيد كراچی۔

(۳) وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خياركم الينكم مناكب في الصلاة رواه ابوداود. مشكوة، ص: ۹۸، باب تسوية الصف، قبيل الفصل الثالث ط: قديمی کراچی۔

میں جگہ بھی ہے تو اس کو منع نہ کرے بلکہ صف میں کھڑا ہونے دے۔

تیسرا مطلب یہ ہے کہ نماز خشوع، خضوع، سکون اور وقار کے ساتھ پڑھے۔(۱)

## مونہہ پر ہاتھ پھیرنا

نماز شروع کرنے کے بعد اپنا ہاتھ مونہہ پر پھیرنے سے بچنا چاہئے اس سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے، نماز خشوع خضوع اور توجہ سے پڑھے اور فضول حرکتوں سے احتراز کرے۔(۲)

## مہندی

عورتوں کے لئے ہاتھوں میں مہندی لگا کر نماز پڑھنا جائز ہے، البتہ ہاتھوں میں مہندی لگا کر مٹھی بند کر کے نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے کیونکہ اس سے سنت اور واجب کو ترک کرنا لازم آتا ہے۔(۳)

---

(۱) (فی الصلاۃ) قیل معناہ انہ اذا کان فی الصف وامرہ احد بالاستواء او بوضع یدہ علی منکبہ ینقاد ولا یتکبر فالمعنی اسرعکم انقیاداً، وقیل معناہ لزوم السکینۃ، والوقار فی الصلاۃ فلایلتفت ولا یحاک بمنکبہ منکب صاحبہ فالمعنی اکثرکم سکینۃ ووقاراً، وقیل معناہ لا یمتنع احدکم لضیق المکان علی من یریدالدخول بین الصف لسد الخلل نقلہ السید وقال میرک: الوجہ الاول الیق بالباب ویؤیدہ حدیث ابی امامۃ فی الفصل الثالث ولینوا فی ایدی اخوانکم، مرقاۃ المفاتیح: ۳/ ۷۲، باب تسویۃ الصف، قبیل الفصل الثالث، ط:مکتبہ امدادیہ ملتان.

(۲) (و) یکرہ ایضا (ان یکف ثوبہ) وھو فی الصلاۃ بعمل قلیل بأن یرفعہ من بین یدیہ او من خلفہ عند السجود، الخ، حلبی کبیر ص: ۳۴۸، کراھیۃ الصلاۃ، ط: سھیل اکیدمی لاھور.

(۳) اس لئے کہ نماز کے ہر رکن میں مٹھی کا کھلا رہنا مسنون ہے جیسا کہ سنن الصلاۃ کے ابواب سے واضح ہے، مثلاً (سننھا) رفع الیدین للتحریمۃ ونشر اصابعہ ......... ووضع یمینہ علی یسارہ تحت سرتہ وتکبیر الرکوع وتسبیحہ ثلاثا واخذ رکبتیہ بیدیہ وتفریج اصابعہ ......... ووضع یدیہ و رکبتیہ الخ، ھندیہ: ۱/ ۷۲، الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ، وآدابھا وکیفیتھا، ط: رشیدیۃ کوئٹہ، شامی: ۱/ ۴۷۳ـ۴۸۷، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب سنن الصلاۃ، ط: سعید کراچی.

## میاں بیوی کی جماعت

اگر میاں بیوی دونوں ایک دوسرے کے برابر میں اس طرح کھڑے ہوکر جماعت کے ساتھ نماز ادا کررہے ہیں جیسا کہ ایک مقتدی ہونے کی صورت میں حکم ہے تو کسی کی بھی نماز نہیں ہوگی، لیکن اگر بیوی کے قدم میاں کے قدم سے پیچھے ہوں تو نماز درست ہوجائے گی۔(۱)

## میت کی طرف سے نماز ادا کرنا

عبادت کی تین قسمیں ہیں (۱) بدنی عبادت (۲) مالی عبادت (۳) بدنی اور مالی عبادت سے مرکب۔

بدنی عبادت وہ ہے جو ہر عاقل و بالغ کے لئے خود ادا کرنا ضروری ہے، اگر کوئی دوسرا آدمی اس کی طرف سے ادا کرے گا تو وہ عبادت ادا نہیں ہوگی جیسے نماز بدنی عبادت ہے۔

اور مالی عبادت وہ ہے جو مال سے ادا کرنا ضروری ہے، یہ عاقل و بالغ کے لئے خود ادا کرنا ضروری نہیں، اگر اس کی اجازت سے دوسرا آدمی بھی ادا کرے گا، تو صحیح ہوجائے گا، جیسے زکوۃ، خود ادا کرے یا اجازت سے کوئی دوسرا آدمی ادا کرے زکوۃ ادا ہوجائے گی۔

اور مرکب عبادت یعنی اس میں بدن اور مال دونوں کی ضرورت ہے مثلاً حج، اس

---

(۱) (قوله وخصه الزيلعي الخ.......... المرأة اذا صلت مع زوجها في البيت ان كان قدمها بحذاء قدم الزوج لا تجوز صلاتهما بالجماعة وان كان قدماها خلف قدم الزوج الا انها طويلة تقع راس المرأة في السجود قبل رأس الزوج جازت صلاتهما لان العبرة للقدم الخ،شامي: ۱/۵۷۲، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچی.

میں خود کو بھی جانا ہے اور کرایہ کھانا اور رہائش وغیرہ میں خرچہ بھی کرنا ہے، اور اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک خود ادا کر سکتا ہے کسی دوسرے کے ادا کرنے سے ادا نہیں ہوگا، ہاں اگر مر گیا یا طاقت نہ ہونے کی وجہ سے عاجز ہو گیا تو دوسرا کوئی ادا کر سکتا ہے۔(۱)

اب اس تفصیل کے بعد اصل بات یہ ہے کہ نماز بدنی عبادت ہے، ہر آدمی کے لئے خود ادا کرنا ضروری ہے، اگر کسی آدمی کے انتقال کے بعد اس کے ورثاء اس کے حکم سے یا اس کے حکم کے بغیر اس کی فوت شدہ نمازوں کو پڑھیں گے تو میت کی طرف سے ادا نہیں ہوگی، ہاں اگر میت نے فدیہ دینے کی وصیت کی تو فدیہ دینا صحیح ہوگا، اور اگر میت نے فدیہ دینے کی وصیت نہیں کی تو ورثاء اپنی خوشی سے بھی فدیہ دے سکتے ہیں، میت پر احسان ہوگا۔(۲)

---

(۱) العبادة المالية كزكاة وكفارة تقبل النيابة عن المكلف مطلقا عند القدرة والعجز ...... والبدنية كصلاة وصوم لا تقبلها مطلقا اوالمركبة منهما كحج الفرض تقبل النيابة عند العجز فقط لكن بشرط دوام العجز الى الموت لانه فرض العمر حتىٰ تلزم الاعادة بزوال العذر، شامی: ۲/۵۹۷ - ۵۹۸ باب الحج عن الغير، مطلب فی الفرق بين العبادة والقربة والطاعة، ط: سعيد كراچی. و: ۱/۳۵۵، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی. بدائع: ۲/۴۵۳ - ۴۵۵، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) وهی عبادة بدنية محضة فلا نيابة فيها اصلا) ای لا بالنفس كما صحت فی الصوم بالفدية للفانی، الدر المختار (قوله فلا نيابة فيها اصلا) لان المقصود من العبادة البدنية اتعاب البدن وقهر النفس الامارة بالسوء ولا يحصل بفعل النائب بخلاف المالية فتجری فيها النيابة مطلقا، الخ، شامی: ۱/۳۵۵، كتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الافعال، ط: سعيد كراچی. (وفدی) لزوما (عنه) ای عن الميت (وليه) الذی يتصرف فی ماله (كالفطرة) قدراً ...... بوصيته من الثلث ........... (وان) لم يوص و (تبرع وليه به جاز ان شاء الله ويكون الثواب للولی "اختيار" (وان صام او صلی عنه) الولی (لا) لحديث النسائی ' لا يصوم احد عن احد ولا يصلی احد عن احد ولكن يطعم عنه وليه، الدر المختار: ۲/۴۲۴ - ۴۲۵، قوله ويكون الثواب للولی، "اختار" اقول: الذی رأيته فی الاختيار هكذا وان لم يوص لا يجب علی الورثة الاطعام لانه عبادة فلا تؤدی الا بأمره وان فعلوا ذلک جاز ويكون له ثواب، شامی: ۲/۴۲۵، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، فصل فی العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد كراچی.

## میدان میں دوصف کا فاصلہ

اگرخالی میدان میں جماعت کے ساتھ نماز ہورہی ہے، امام اورمقتدی کے درمیان دوصف کے برابر خالی جگہ ہےتو اقتداء درست نہیں ہوگی، اس لئے بڑے بڑے مجمع میں صف بناتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔(۱)

بعض لوگ جہاں جگہ ملتی ہےاور سہولت دیکھتے ہیں نیت باندھ لیتے ہیں، ایسا نہ کریں، ورنہ اقتداء صحیح نہ ہونے کی صورت میں نماز بھی صحیح نہیں ہوگی، اورنماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

## میلا کپڑا پہن کرنماز پڑھنا

صاف ستھرا کپڑا ہونے کے باوجود میلا کچیلا پاک کپڑا پہن کرنماز پڑھنا مکروہ ہے، ہاں اگر صاف ستھرا کپڑا نہ ہونے کی وجہ سے میلا کچیلا کپڑا پہن کرنماز پڑھ رہا ہے تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) ویمنع من الاقتداء ..... ( طریق تجری فیہ عجلۃ ) ..... ( او خلاء ) ای فضاء ( فی الصحراء ) او فی مسجد کبیر جدا کمسجد القدس ( یسع صفین ) فاکثر الا اذا اتصلت الصفوف فیصح مطلقا الدر المختار : ۱/۵۸۴ ۔ ۵۸۵، ( قولہ یسع صفین ) نعت لقولہ خلاء ، والتقیید بالصفین صرح بہ فی الخلاصۃ والفیض وفی المبتغی وفی الواقعات الحسامیۃ وخزانۃ الفتاویٰ وبہ یفتیٰ اسماعیل، فمافی الدرر من تقییدہ الخلاء بما یمکن الاصطفاف فیہ غیر المفتی بہ ، تامل شامی: ۱/۵۸۵، باب الامامۃ، مطلب الکافی للحاکم جمع کلام محمد فی کتبہ التی فی ظاہر الروایۃ، ط: سعید کراچی۔ ہندیۃ: ۱/۸۷، الفصل الرابع فی بیان ما یمنع صحۃ الاقتداء، ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

(۲) ( وصلاتہ فی ثیاب بذلۃ ) یلبسہا فی بیتہ ( ومہنۃ ) ای خدمۃ ، ان لہ غیرہا والا لا، شامی: ۱/۶۴۰، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، مطلب مکروہات الصلاۃ ، ط: سعید کراچی.

## میلے کپڑے

اگر میلے کپڑے پاک ہیں تو ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے، تاہم اگر پاک صاف کپڑے آسانی سے میسر ہیں تو میلے کپڑے میں نماز پڑھنا مناسب نہیں ہے۔(۱)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

## ن

# نابالغ

☆......اگر کوئی نابالغ لڑکا یا لڑکی ایسے وقت میں بالغ ہوا کہ اس میں تکبیر تحریمہ کہنے کی گنجائش ہے تو وہ نماز فرض ہو جائے گی، اور اس پر قضاء پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر وقت میں زیادہ گنجائش ہے تو اسی وقت وضو کر کے نماز پڑھ لے۔(۱)

☆......اگر کسی نابالغ لڑکے نے اول وقت میں نماز ادا کی، اور آخری وقت میں وہ بالغ ہو گیا اور کم سے کم اللہ اکبر کی مقدار بھی اس نماز کا وقت باقی تھا، تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا کیونکہ اس نے جو اول وقت میں نماز پڑھی تھی وہ نفل تھی، اور اب جو نماز اس کو پڑھنی ہے وہ فرض ہے، نفل پڑھنے سے فرض ادا نہیں ہوتا۔(۲)

# نابالغ امام

☆......نابالغ، نابالغ کے لئے امام بن سکتا ہے، بالغ کا امام نہیں بن سکتا، اس

---

(۱) (سببها) ترادف النعم ثم الخطاب ثم الوقت ای( الجزء الاول) منه ان(ا تصل به الاداء والا فما ) ای جزء من الوقت ( يتصل به ) الاداء( والا) يتصل الاداء بجزء ( فالسبب ) هو الجزء الاخير) ولو ناقصاً، حتیٰ تجب علی مجنون و مغمی علیه افاقا، وحائض ونفساء طهرتا وصبی بلغ ، الدر المختار مع الرد: ۱/۳۵۶ـ۳۵۷، (قوله وصبی بلغ) وكان بين بلوغه وآخر الوقت ما يسع التحريمة او اكثر كما يفهم من كلامهم في الحائض التي طهرت على العشرة ، شامي: ۱/۳۵۷، كتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الافعال ، ط: سعيد كراچی.

(۲)قوله وان صليافي اول الوقت يعني ان صلاتهمافي اوله لا تسقط عنهما الطلب والحالة هذه ، اما في الصبي فلكونها نفلاً ، وفي البحر عن الخلاصة: غلام صلى العشاء ثم احتلم ولم ينتبه حتىٰ طلع الفجر ، عليه اعادة العشاء، وهو المختار ، وان انتبه قبله عليه قضاء العشاء اجماعا، وهي واقعة محمد سألها ابا حنيفة فاجابه بما قلنا ، شامي: ۱/۳۵۷، كتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الافعال ، ط: سعيد كراچی. بدائع : ۱/۱۴۴ ، كتاب الصلاة، فصل في شرائط الاركان، ط: سعيد كراچی.

لئے بالغ کے لئے نابالغ کی اقتداء کرنا درست نہیں، اس میں فرض اور غیر فرض دونوں کا حکم ایک ہے۔(۱)

☆...... بالغ لوگوں کے لئے نابالغ بچے کے پیچھے فرض، تراویح، وتر، نفل، غرض کوئی بھی نماز پڑھنا درست نہیں۔(۲)

## نابالغ ایک ہے

اگر نابالغ ایک ہے تو بالغوں کی صف میں کھڑا ہو سکتا ہے۔(۳)

## نابالغ لڑکی مقتدی ہے

اگر مقتدی نابالغ لڑکی ہے، تو اس کو امام کے پیچھے کھڑا ہونا چاہیئے، چاہے ایک

---

(۱) (قوله ولا يصح اقتداء الخ) ......... واما غير البالغ فان كان ذكرا تصح امامته لمثله من ذكر، و انثى و خنثى، شامي: ۱/۵۷۶-۵۷۷، باب الامامة، قبيل مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده، ط: سعيد كراچي، وصبي بمثله، الدر مع الرد: ۱/۵۷۸، ط: سعيد كراچي.

وامامة الصبي المراهق لصبيان مثله يجوز كذا في الخلاصة، وعلى قول ائمة بلخ يصح الاقتداء بالصبيان في التراويح والسنن المطلقة المختار انه لا يجوز في الصلوات كلها، كذا في الهداية، وهو الاصح، هكذا في المحيط، وهو قول العامة وهو ظاهر الرواية، هندية: ۱/۸۵، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيديه كوئته.

(۲) على قول ائمة بلخ يصح الاقتداء بالصبيان في التراويح والسنن المطلقة كذا في فتاوى قاضيخان، المختار انه لا يجوز في الصلوات كلها كذا في الهداية وهو الاصح هكذا في المحيط وهو قول العامة وهو ظاهر الروية، هنديه: ۱/۸۵، الفصل الثالث في بيان من يصح اماما لغيره، ط: رشيدية كوئته. شامي: ۱/۵۷۷، ط: سعيد كراچي.

(۳) (ثم الصبيان) ظاهره تعددهم، فلو واحدا دخل الصف الدر المختار، (قوله فلو واحدا دخل الصف) ذكره في البحر بحثا، قال: وكذا لو كان المقتدى رجلا وصبيا يصفهما خلفه لحديث انس، "فصففت انا واليتيم وراءه والعجوز من ورائنا وهذا بخلاف المرأة الواحدة فانها تتأخر مطلقا كالمتعددات للحديث المذكور، شامي: ۱/۵۷۱، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچي.

ہو یا ایک سے زیادہ ہوں دونوں کا حکم ایک ہے۔(۱)

## نابالغ کی اقتداء

☆......نابالغ کی اقتداء بالغ اور نابالغ مرد کے پیچھے درست ہے۔(۲)

☆......نابالغ عورت یا نابالغ مرد کی اقتداء نابالغ مرد کے پیچھے درست ہے۔(۳)

## نابالغ مقتدی سے جماعت کا ثواب مل جائے گا

اگر امام کے پیچھے ایک نابالغ، سمجھ دار، عاقل بچے نے بھی اقتداء کی، تو اس کو با جماعت نماز کہا جائے گا، اور جماعت کا پورا ثواب ملے گا۔(۴)

## نابینا کا رخ صحیح کرنا

☆......اگر کوئی نابینا غلط رخ پر نماز پڑھ رہا ہے، تو اس کو زبان سے کہہ کر یا ہاتھ

---

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) واما غير البالغ فان كان ذكرا تصح امامته بمثله من ذكر وانثىٰ وخنثىٰ ويصح اقتداء ه بالذكر مطلقا، فقط، شامي: ۱/۵۷۷، باب الامامة، قبل مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده، ط: سعيد كراچي.

(۳) واما غير البالغ.......... وان كان انثىٰ يصح اقتداء ها بالكل ، شامي: ۱/۵۷۷، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۴) (و اقلها اثنان) واحد مع الامام ولو مميزاً او ملكا الخ، الدر المختار، ( قوله واقلها اثنان) لحديث " اثنان فما فوقهما جماعة" اخرجه السيوطي في الجامع الصغير ورمز لضعفه ، قال في البحر: لانه ما خوذة من الاجتماع وهما اقل ما تتحقق به، وهذا في غير جمعة، الخ،(قوله ولو مميزا ) اى ولو كان الواحد المقتدى صبيا مميزا ، قال في السراج لو حلف لا يصلى جماعة وام صبيا يعقل حنث آه ولا عبرة بغير العاقل بحر، قال: ط:ويوخذ منه انه يحصل ثواب الجماعة باقتداء المتنفل بالمفترض، لان الصبي متنفل ، ولم ارحكم اقتداء المتنفل بمثله هل يزيد ثوابه على المنفرد فليحرر، الخ، شامي: ۱/۵۵۳، باب الامامة،مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي.

سے پکڑ کر قبلہ رخ سیدھا کرنا درست ہے، اس سے نابینا کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اگر غلط رخ پر نماز پڑھنے والے نابینا کو سیدھے رخ پر کرنے والا آدمی نماز میں ہے تو اس کو صرف ایک ہاتھ کی مدد سے صحیح رخ پر کر دینا جائز ہوگا، کسی کی نماز فاسد نہیں ہوگی، ہاں اگر نماز پڑھنے والا آدمی زبان سے بول کر نابینا کا رخ سیدھا کرے گا تو نابینا کی نماز صحیح ہو جائے گی، اور سیدھے رخ پر کرنے والے آدمی کی نماز بولنے کی وجہ سے فاسد ہو جائے گی۔

☆......اگر ایک ہاتھ کے اشارہ اور حرکت سے نماز کے اندر قریب میں کھڑے ہوئے نابینا کے رخ کو ٹھیک کر دے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اور اگر دونوں ہاتھوں سے نابینا کا رخ ٹھیک کرے گا تو نابینا کی نماز صحیح ہو جائے گی، اور ٹھیک کرنے والے کی نماز نہیں ہوگی، کیونکہ یہ عمل کثیر ہے اور عمل کثیر سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

اگر نابینا کا رخ ٹھیک کرنے کے لئے دونوں ہاتھوں کی ضرورت ہے تو بہتر طریقہ یہ ہے کہ قریب کھڑے ہوئے آدمی دونوں ہاتھوں سے نابینا کا رخ ٹھیک کر دیں،

---

(۱) ولو اعمیٰ، فسواہ رجل بنی الدر المختار (قولہ ولو اعمیٰ) قال فی شرح المنیة: ولو صلی الاعمیٰ رکعة الی غیر القبلة فجاء رجل فسواہ الی القبلة واقتدی بہ، ان وجد الاعمیٰ وقت الشروع من یسالہ فلم یسالہ لم تجز صلاتھما والا جازت صلاة الاعمیٰ دون المقتدی لان عندہ ان امامہ بان صلاتہ علی الفاسد وھو الرکعة الاولیٰ آہ، ومثلہ فی الفیض والسراج ومفادہ ان الاعمیٰ لا یلزمہ امساس المحراب اذا لم یجد من یسالہ، وانہ لو ترک السوال مع امکانہ واصاب القبلة جازت صلاتہ والا فلا، شامی: ۱/۴۳۴، باب شروط الصلاة، مطلب مسائل التحری فی القبلة، ط: سعید کراچی۔

پھر از سرِ نو نیت باندھ کر نماز شروع کریں۔(۱)

☆......اگر کسی نے نابینا کا رخ ٹھیک نہیں کیا اور نابینا نے غلط رخ پر نماز پڑھ لی تو نابینا کی نماز ہو جائے گی۔(۲)

## نابینا کو امام بنانا

۱......نابینا آدمی کو امام بنانا مکروہ ہے، ہاں اگر نابینا عالم اور فاضل ہے، اور لوگوں کو اس کا امام بنانا ناگوار اور ناپسند نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں۔(۳)

۲......اور ایسا آدمی جس کو رات کو کم نظر آتا ہو اس کا بھی یہی حکم ہے۔(۴)

---

(۱) (قوله وفيه اقوال خمسة اصحها ما لا يشك الخ) ...... القول الثاني ان ما يعمل عادة باليدين كثير، وان عمل بواحدة كالتعميم وشد السراويل وما عمل بواحدة قليل وان عمل بهما كحل السراويل ولبس القلنسوة ونزعها الا اذا تكرر ثلاثا متوالية، وضعفه في البحر بانه قاصر عن افادة ما لا يعمل باليد كالمضغ والتقبيل، شامي: ۱/۶۲۴-۶۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچي. واكثر الفروع او جميعها مفرع على الاولين والظاهر ان ثانيهما ليس خارجاً عن الاول لان ما يقام باليدين عادة يغلب ظن الناظر انه ليس في الصلاة، شامي: ۱/۶۲۵، ط: سعيد كراچي.

(۲) انظر الى الحاشية رقم ۱، في الصفحة السابقة.

(۳) ويكره تنزيها امامة عبد...... (وفاسق واعمىٰ) ونحوه الاعشى "نهر" (الا ان يكون اى غير الفاسق (اعلم القوم) فهو اولى. الدر المختار (قوله ونحوه الاعشىٰ) هو سيئ البصر ليلا ونهارا قاموس، وهذا ذكرها في النهر بحثا اخذا من تعليل الاعمىٰ بانه لا يتوقى النجاسة، (قوله اى غير الفاسق) ......... علل للكراهة بغلبة الجهل فيهم، وبأن في تقديمهم تنفير الجماعة ومقتضى الثانية ثبوت علل الكراهة مع انتفاء الجهل، ولكن ورد في الاعمىٰ نص خاص هو استخلافه صلى الله عليه وسلم لابن ام مكتوم وعتبان على المدينة وكانا اعميين لانه لم يبق من الرجال من هو اصلح منهما وهذا هو المناسب لاطلاقهم واقتصارهم على استثناء الاعمىٰ، الخ، شامي: ۱/۵۶۰، باب الامامة، قبل مطلب البدعة خمسة اقسام ط: سعيد كراچي. وانظر الحاشية رقم: ۲ في الصفحه الآتيه.

(۴) ايضا.

اوران دونوں قسم کے لوگوں کی امامت مکروہ ہونے کی وجہ طبعی نفرت ہے۔(۱)

## نابینا کی امامت

نابینا کی اقتداء مکروہ تنزیہی ہے، البتہ اگر یہ نابینا سب سے افضل ہے، اور مسائل سے زیادہ واقف ہے تو کوئی کراہت نہیں، بلکہ اس کو امام بنانا افضل ہے۔(۲)

## نابینا نے غلط رخ پر نماز پڑھی

اگر کوئی نابینا غلط رخ پر نماز پڑھ رہا ہے، تو لوگوں کو چاہیئے کہ زبان سے کہہ کر یا ہاتھ سے اشارہ کر کے اس کے رخ کو سیدھا کر دیں، اور اگر قریب والا آدمی نماز میں ہے تو زبان سے کہہ کر تو رخ ٹھیک نہیں کرا سکتا باقی ایک ہاتھ سے پکڑ کر یا اشارہ سے اس کے رخ کو درست کر سکتا ہے، دونوں کی نماز صحیح ہو جائے گی، اور اگر دونوں ہاتھ سے نابینا کا رخ ٹھیک کرے گا تو عمل کثیر ہونے کی وجہ سے ٹھیک کرنے والے آدمی کی نماز نہیں ہوگی۔

اگر کسی نے نابینا کا رخ ٹھیک نہیں کیا اور اس نے غلط رخ پر نماز پڑھ لی تو اس کی نماز ہو جائے گی، کیونکہ نابینا کے لئے بالکل قبلہ کے رخ پر کھڑا ہونا ممکن نہیں۔(۳)

## ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا

ناپاک جگہ پر سجدہ کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پاک جگہ

---

(۱) ایضا

(۲) (قوله ای غیر الفاسق) ..... حیث قال: قید کراهة امامة الاعمیٰ فی المحیط وغیره بان لا یکون الافضل القوم، فان کان افضلهم فهو اولیٰ الخ، شامی: ۱/ ۵۶۰، باب الامامة، قبل مطلب البدعة خمسة اقسام، ط: سعید کراچی.

(۳) ''نابینا کا رخ صحیح کرنا'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

پر پڑھنا لازم ہے۔(۱)

## ناپاک جگہ پر شیشہ بچھا کر نماز پڑھنا

کسی ناپاک جگہ پر شیشہ کا تختہ بچھا کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔(۲)

## ناپاک جگہ پر کپڑا بچھا کر نماز پڑھنا

اگر ناپاک جگہ خشک ہے، اور اس کے اوپر اتنا موٹا کپڑا بچھایا گیا ہے کہ نیچے سے نجاست نظر نہیں آتی تو اس پر نماز ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) (طهارة بدنه) ...... (ومكانه) ...... اى موضع قدميه او احداهما ان رفع الاخرىٰ وموضع سجوده اتفاقا فى الاصح، الدر المختار، (قوله اتفاقا فى الاصح) وفى رواية عن الامام: لا يشترط طهارة موضع السجود آه، ح، اى بناء على رواية جواز الاقتصار على الانف فى السجود فلا يشترط طهارة موضع الانف، لانه اقل من قدر الدرهم كما فى شرح المنية لكن لو سجد على نجس، فعندهما تفسد الصلاة، وعند ابى يوسف تفسد السجدة، فاذا اعادها على طاهر صحت عنده لا عندهما، والاولىٰ ظاهر الرواية، كما فى الحلية، شامى: ۱/۴۰۲-۴۰۳، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى، و: ۱/۶۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب فى التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچى.

(۲،۳) (قوله ومكانه) فلا تمنع النجاسة فى طرف البساط ولو صغيرا فى الاصح، ولو كان رقيقا وبسطه على موضع نجس ان صلح ساتراً للعورة تجوز الصلاة كما فى البحر عن الخلاصة، وفى القنية: لو صلى على زجاج يصف ما تحته قالوا جميعا يجوز، واما لو صلى على لبنة او آجر او خشبة غليظة او ثوب مخيط مضرب او غير مضرب فسيأتى الكلام عليه فى باب مفسدات الصلاة، ...... شامى: ۱/۴۰۳، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(قوله وصلاته على مصلى مضرب) ...... وفى البدائع بعد حكايته القول الثانى: وعلى هذا لو صلى على حجر الرحى او باب او بساط غليظ او مكعب اعلاه طاهر وباطنه نجس عند ابى يوسف لايجوز نظراً الى اتحاد المحل، فاستوىٰ ظاهره وباطنه كالثوب الصفيق، وعند محمد يجوز لانه صلى فى موضع طاهر كثوب طاهر تحته ثوب نجس، بخلاف الثوب الصفيق لان الظاهر نفاذ الرطوبة الى الوجه الآخر، آه وظاهره ترجيح قول محمد وهو الاشبه الخ، شامى: ۱/۶۲۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب فى التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچى.

## ناپاک چیز جیب میں ہے

جیب میں ناپاک چیز رکھ کر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی، اگر کسی نے جیب میں ناپاک چیز رکھ کر نماز پڑھ لی تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

## ناپاک کپڑا بدلنے کا انتظام ہے

اگر ناپاک کپڑا بدل کر پاک کپڑا پہننے کا انتظام ہے، اس کے باوجود ناپاک کپڑا پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوگی، پاک کپڑا بدل کر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

## ناپاک کپڑے

ایک بیمار جس کے جسم کے نیچے ناپاک کپڑے ہوں، اور جب بھی اس کے نیچے کوئی چیز بچھائی جاتی ہے وہ ناپاک ہوجاتی ہے، تو وہ اسی حال میں نماز پڑھے گا، کیونکہ

---

(۱) (وعفا) الشارع (عن قدر درهم) وان كره تحريما، فيجب غسله، وما دونه تنزيها فيسن، وفوقه مبطل الدر المختار: ۱/۳۱۶، (قوله وان كره تحريما) ......... ففي المحيط: يكره ان يصلي و معه قدر درهم او دونه من النجاسة عالما به لاختلاف الناس فيه الخ، شامي: ۱/۳۱۷، باب الانجاس، ط: سعيد كراچي. وفي النصاب رجل صلي وفي كمه قارورة فيها بول لا تجوز الصلاة سواء كانت ممتلئة او لم تكن لان هذا ليس في مظانه و معدنه، هندية: ۱/۶۲، الفصل الثاني في طهارة مايستر به العورة وغيره، ط: رشيدية كوئٹه.شامي: ۱/۴۰۳، باب شروط الصلاة، قوله وكلب ان شد فمه، ط: سعيد كراچي.البحر: ۱/۲۶۷، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) هي ستة طهارة بدنه ......... وثوبه الخ، الدر مع الرد: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. (وان سال على ثوبه) فوق الدرهم (جاز له ان لا يغسله ان كان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها) اى الصلاة (والا) يتنجس قبل فراغه (فلا) يجوز ترك غسله، هو المختار للفتوىٰ، الدر المختار (قوله هو المختار للفتوىٰ) وقيل لا يجب غسله اصلا، وقيل ان كان مفيدا بان لا يصيبه مرة اخرىٰ يجب الخ، شامي: ۱/۳۰۶، قبيل باب الانجاس، ط: سعيد كراچي.

یہ اس کے لئے حکماً پاک ہے۔(۱)

## ناپاک کپڑے سے نماز پڑھ لی

اگر ناپاک کپڑے سے نماز پڑھ لی تو فرائض اور واجب نمازوں کا اعادہ وقت کے اندر اور وقت کے بعد ہر حال میں لازم ہے، سنن مؤکدہ اور نوافل کا اعادہ وقت کے اندر ضروری ہے، وقت کے بعد نہیں، کیونکہ نوافل شروع کرنے سے لازم ہوتے ہیں اور یہاں شروع کرنا ہی صحیح نہیں ہوا۔(۲)

## ناپاک کپڑے لگ جانا

اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہے اور اس کے قریب ناپاک کپڑا پڑا ہوا ہے، جب رکوع یا سجدہ میں جاتا ہے تو وہ کپڑا ایک رکن کی مقدار تک بدن سے ملا ہوا رہتا ہے تو نماز صحیح نہیں ہوگی، اور اگر وہ کپڑا بدن کے کسی حصے سے چھو کر فوراً الگ ہو جاتا ہے تو نماز درست

---

(۱) وكـذا مـريـض لا يبسـط ثوبا الا تنجس فورا له تركه، الدر المختار ( قوله وكذا مريض الخ) وفـي الـخـلاصـة : مريض مجروح تحته ثياب نجسة ان كان بحال لا يبسط تحته شئي الا تنجس مـن ساعته له ان يصلي على حاله...... والظاهر ان المراد بقوله من ساعته ان يتنجس نجاسة ما نعة قبل الفراغ من الصلاة، شامي: ۱/ ۳۰۷، قبيل باب الانجاس، ط: سعيد كراچي.

مـريـض تـحـتـه ثـيـاب نـجـسة وكـلـمـا بسط شيئا تنجس من ساعته صلى على حاله، الخ، شامي: ۲/ ۱۰۳، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) ( و) يـفـسـدهـا( اداء ركن) حقيقة اتفاقا( او تمكنه) منه بسنة وهو قدر ثلاث تسبيحات ( مع كشف عورة او نجاسة) مانعة ، الدر المختار، شامي: ۱/ ۶۲۵ ـ ۶۲۶، باب ما يفسد الصلاة وما يـكـره فيهـا، مـطـلـب فـي التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچي. ثم الشرط لغة العلامة اللازمة وشـرعـامـا يتـوقـف عليه الشئي ولا يدخل فيه،( هي) ستة ( طهارة بدنه) .......... وثوبه الخ، الدر المختار شامي: ۱/ ۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

ہو جائے گی۔(۱)

## ناپاک کپڑے نیچے ہیں

مریض کے نیچے ناپاک کپڑے ہیں، اور حالت یہ ہے کہ جو بھی کپڑا اس کے نیچے بچھاتے ہیں وہ فوراً ناپاک ہو جاتا ہے، تو وہ مریض اسی حالت میں نماز پڑھے، اور اگر دوسرا کپڑا ناپاک نہیں ہوتا لیکن کپڑے وغیرہ بدلنے میں مریض کو تکلیف ہوتی ہے تو کپڑے بدلنے کی ضرورت نہیں، اسی حالت میں نماز پڑھ سکتا ہے نماز ہو جائے گی، بعد میں اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

## ناپاک مرہم

زخم یا مرض کی وجہ سے ناپاک مرہم وغیرہ کی پٹی باندھی گئی اور وہ اسی حالت میں

---

(۱) ویفسدها (اداء رکن) حقیقة اتفاقا (او تمکنه) منه بسنة وهو قدر ثلاث تسبیحات (مع کشف عورة او نجاسة) مانعة، الدر مع الرد: ۱/۶۲۵ - ۶۲۶، (قوله علی الظاهر)........ وعلله فی شرح المنیة بان اتصال العضو بالنجاسة بمنزلة حملها وان کان وضع ذلک العضو لیس بفرض، وبهذا علم ان ما مشی علیه هنا تبعا للدرر ضعیف، کما نبه علیه نوح آفندی، شامی: ۱/۶۲۵، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی التشبه باهل الکتاب، ط: سعید کراچی.

(۲) مریض تحته ثیاب نجسة وکلما بسط شیئا تنجس من ساعته صلی علی حاله وکذا لو لم یتنجس الا انه یلحقه مشقة بتحریکه، الدر المختار (قوله من ساعته) المراد بها ان یکون بحیث لو توضأ وصلی یخرج من النجاسة القدر المانع قبل فراغه من الصلاة کمامر تحریره قبیل باب الانجاس (قوله الا ان یلحقه مشقة بتحریکه) عبارة البحر عن الخلاصة الا انه یزداد مرضه والظاهر انه غیر قید کما اشار الیه الشارح بل المراد حصول الضرر والمشقة نظیر ما مرّ فی القیام اول الباب، شامی: ۲/۱۰۳، قبیل باب سجود التلاوة، ط: سعید کراچی.
شامی: ۱/۳۰۷، قبیل باب الانجاس، ط: سعید کراچی.

نماز پڑھ لے، تو عذر کی وجہ سے اس کی نماز درست ہو جائے گی۔(۱)

## ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھادی

اگر امام نے بھولے سے ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھادی، تو وہ نماز نہیں ہوئی، اگر اسی وقت یاد آجائے تو کسی اور آدمی کو امام بنا کر وہ نماز دوبارہ پڑھ لے، اور اگر امام کو اسی وقت یاد نہیں آیا، لوگوں کے جانے کے بعد یاد آیا، تو بعد والی نماز میں یہ اعلان کردے کہ فلاں دن کی فلاں نماز کو دوبارہ پڑھ لیں، جن کو یہ اطلاع ملے گی ان کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور جن کو اس اعلان کی اطلاع نہیں ملے گی ان کی نماز صحیح شمار ہوگی، ہاں اگر امام صاحب کو ایسے لوگ بعد میں ملیں تو ان کو بھی اطلاع کردے، اور خود امام صاحب بھی اس نماز کو دوبارہ پڑھ لے، اور اس گناہ سے توبہ واستغفار بھی کرے۔(۲)

---

(۱) وقد صرحوا بانه لو اكتحل بكحل نجس لا يجب غسله ، ولماجرح صلى الله عليه وسلم في احد جاء ت فاطمة رضي الله عنها فاحرقت حصيرا وكمدت به حتىٰ التصق بالجرح فاستمسك الدم، وفي مفسدا ت الصلاة، من خزانة الفتاوى : كسر عظمه فوصل بعظم الكلب ولا ينزع الا بضرر ، جازت الصلاة الخ، شامي: ۱/ ۳۳۰، باب الانجاس ، مطلب في حكم الوشم، ط: سعيد كراچي.

(۲)(واذا ظهر حدث امامه) وكذا كل مفسد في رأى مقتد( بطلت فيلزم اعادتها ) لتضمنها صلاة المؤتم صحة و فساداً ( كما يلزم الامام اخبار القوم اذا امهم وهو محدث او جنب) او فاقد شرط او ركن، وهل عليهم اعادتها ان عدلا، نعم والاندبت ...... وقيل لا لفسقه باعترافه، ولو زعم انه كافر لم يقبل منه لان الصلاة دليل الاسلام واجبر عليه ( بالقدر الممكن) بلسانه او( بكتاب او رسول على الاصح) لو معينين والا لا يلزمه ، الدر المختار: ۱/ ۵۹۱-۵۹۲، ( قوله لو معينين) اى معلومين، وقال ح: وان تعين بعضهم لزمه اخباره( قوله والا ) اى وان لم يكونوا معينين كلهم او بعضهم لا يلزمه، شامي: ۱/ ۵۹۲، باب الامامة، مطلب المواضع التي تفسد صلاة الامام، دون الموتم، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/ ۳۶۶، باب الامامة،( قوله وان ظهر ان امامه محدث اعاد) ط: سعيد كراچي. النهر الفائق: ص:۲۵۵، باب الامامة، ط: قديمي كراچي.

## ناپاکی لگ گئی

اگر نماز کے دوران نمازی کو ناپاکی لگ گئی، اور ایک رکن ادا کرنے کی مقدار ناپاکی لگی رہی تو نماز فاسد ہو جائے گی، جسم یا کپڑے کو ناپاکی سے پاک کرنے کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

## ناجائز کمائی سے مسجد بنائی گئی ہے

☆......اگر ناجائز کمائی سے مسجد بنائی گئی ہے تو وہ مسجد بن جائے گی، وارثوں کا حق اس سے ختم ہو جائے گا، اور اس میں مسجد کے تقدس کے خلاف کوئی کام کرنا جائز نہیں ہوگا مثلاً اس کو شہید کرنا یا فروخت کر کے قیمت کی رقم دوسری مسجد میں لگانا جائز نہیں ہوگا، لیکن ایسی مسجد میں نماز پڑھنے سے نماز کا پورا ثواب نہیں ملے گا، اور پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ بھی لازم نہیں ہوگا بلکہ فرض ذمے سے ساقط ہو جائے گا، ہاں اگر جتنی ناجائز رقم سے مسجد بنائی گئی ہے اتنی جائز رقم غریبوں میں صدقہ کر دیا جائے تو خرابی ختم ہو جائے گی، اس کے بعد اس مسجد میں نماز پڑھنے سے نماز کا پورا ثواب ملے گا۔(۲)

---

(۱) اداء رکن او مضي زمن يسع اداء رکن مع کشف العورة او مع نجاسة مانعة عن الصلاة، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۲۹۶، مبطلات الصلاة، رقم الحاشية ، ۱، الحنفية ، ط: دار الفکر، ولو انتضح البول علی ثوب المصلي فان کان اکثر من قدر الدرهم...... وان ادی رکنا او مکث بقدر ما يتمکن من اداء رکن يستقبل قياسا و استحسانا ، بدائع: ۱/۲۲۱، فصل في شرائط جواز البناء ، ط: سعيد کراچي. شامي: ۱/۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يکره فيها، مطلب في التشبه باهل الکتاب، ط: سعيد کراچي، هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط: رشيدية کوئٹه.

(۲) (وشرطه شرط سائر التبرعات) کحرية وتکليف. الدر المختار (قوله وشرطه شرط سائر التبرعات) افاد ان الواقف لا بد ان يکون مالکه وقت الوقف ملکا باتا ولو بسبب فاسد...... وصح وقف ما شراه فاسدا بعد القبض وعليه القيمة للبائع، وکا لشراء الهبة الفاسدة بعد القبض، الخ، شامي: ۴/۳۴۰۔ ۳۴۱، کتاب الوقف ، مطلب قد يثبت الوقف بالضرورة، ط: سعيد کراچي .

☆......ایسی مسجد میں نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے، اور گھر میں تنہا نماز پڑھنے سے ایسی مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا بہتر ہے۔(۱)

## ناخن بڑھ جائے

اگر ناخن بڑھنے کی وجہ سے اس کے اندر کوئی ایسی چیز جم جائے جس کی وجہ سے وضو کرتے وقت پانی اندر نہ پہنچ سکے تو وضو بھی نہیں ہوگا اور نماز بھی نہیں ہوگی۔(۲)

= مولانا رفیع الدین دهلوی در بعض تحریرات خود می نویسند ، معلوم است که درزمین مغصوبه پیش حنفیه نماز ساقط از ذمه می شود ، پس در مسجد فاحشه نماز خواهد شد لیکن نقصان ثواب برائے مصلی و محرومی ثواب برائے زانیه مقرر است ، فی الحدیث لا یصل الی الله الا الطیب آه، ، فتاویٰ مولانا عبدالحی مع الخلاصة: ۱/۲۲۹،
پس بہتر یہ ہے کہ ایسی مسجد کا دروازہ اینٹوں سے بند کر کے صورت مسجد پر چھوڑ دیا جائے اور اس پر نماز نہ پڑھی جائے،امداد الاحکام: ۱/۴۴۱، کتاب الصلاة، ”طوائف کی بنائی ہوئی مسجد میں نماز پڑھنے کا حکم“ فصل فی احکام المسجد وآدابه، ط: مکتبه دار العلوم کراچی.
وکذا تکره فی اماکن: کفوق کعبة وفی طریق......... وارض مغصوبة او للغیر ، شامی: ۱/۳۸۱، کتاب الصلاة، مطلب الصلاة فی الارض المغصوبة، ط: سعید کراچی.
وفی الواقعات : بنی مسجداً علی سور المدینة لا ینبغی ان یصلی فیه لانه حق العامة فلم یخلص لله تعالیٰ کالمبنی فی الارض المغصوبة ، شامی: ۱/۳۸۱، ط: سعید کراچی.
قال تاج الشریعة: اما لوا نفق فی ذلک ما لا خبیثا ومالا سببه الخبیث والطیب فیکره: لان الله تعالیٰ لا یقبل الا الطیب فیکره تلویث بیته بما لا یقبله، شامی: ۱/۶۵۸، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، قبیل مطلب فی افضل المساجد ، ط: سعید کراچی.
(۱) الصلاة فی ارض مغصوبة جائزة......... الصلاة جائز فی جمیع ذلک لاستجماع شرائطها وارکانها ، هندیة: ۱/۱۰۹ ، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة وما لا یکره، ط: رشیدیه کوئٹه.
(۲) وما تحت الاظافیر من اعضاء الوضوء حتیٰ لو کان فیه عجین یجب ایصال الماء الی ما تحته کذا فی الخلاصة واکثر المعتبرات، ذکر الشیخ الامام الزاهد ابو نصر الصفار فی شرحه ان الظفر اذا کان طویلا بحیث یستر رأس الانملة یجب ایصال الماء الی ما تحته وان کان قصیرا لا یجب کذا فی المحیط، الخ، هندیة: ۱/۴، الفصل الاول فی فرائض الوضوء، ط: رشیدیه کوئٹة. ولو لصق باصل ظفره طین یابس وبقی قدر رأس ابرة من موضع الغسل لم یجز ، البحر : ۱/۱۳، کتاب الطهارة، (قوله ویدیه بمرفقیه) ، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۱۵۴ ، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل،(قوله بخلاف نحو عجین) ط: سعید کراچی.

اور اگر ناخن اندر سے بالکل صاف ہیں تو وضو بھی ہو جائے گا، نماز بھی ہو جائے گی، لیکن چالیس دن تک نہ کاٹنا مکروہ تحریمی ہے، وہ آدمی گنہگار ہوگا، اور نماز بھی مکروہ ہوگی۔(۱)

## ناخن پالش

☆...... ''ناخن پالش'' لگانے کی صورت میں کھال تک پانی نہیں پہنچتا ہے، اس لئے ناخن پالش لگی رہنے کی صورت میں وضو اور غسل صحیح نہیں ہوتا، اگر بال برابر بھی جگہ خشک رہے گی تو وضو اور غسل نہیں ہوگا، جب وضو اور غسل نہیں ہوگا تو ناخن پالش لگا کر جو نماز پڑھی جائے گی وہ درست نہیں ہوگی، (۲) ایسی نمازوں کو دوبارہ پڑھنا اور ساتھ ساتھ

---

(۱)(و) يستحب (حلق عانته وتنظيف بدنه بالاغتسال في كل اسبوع مرة) والافضل يوم الجمعة وجاز في كل خمسة عشرة وكره تركه وراء الاربعين مجتبىٰ، الدر المختار: ۶/۴۰۶-۴۰۷، (قوله وكره تركه) اى تحريما لقول المجتبى ولا عذر فيما وراء الاربعين ويستحق الوعيد، آه، وفي ابي السعود عن شرح المشارق لابن ملك روى مسلم عن انس بن مالك،" وقت لنا في تقليم الاظفار وقص الشارب، ونتف الابط ان لا نترك اكثر من اربعين ليلة" وهو من المقدرات التي ليس للرأى فيها مدخل فيكون كالمرفوع، شامي: ۶/۴۰۷، فصل في البيع، كتاب الحظر والاباحة، ط: سعيد كراچي.

(۲) في فتاوىٰ ما وراء النهر ان بقي من موضع الوضوء قدر رأس ابرة او لزق باصل ظفره طين يابس او رطب لم يجز، هندية: ۱/۴، كتاب الطهارة، ط: رشيدية كوئته. ويجب اى يفرض غسل ما يمكن من البدن بلا حرج مرة. وقيل ان صليا منع وهو الاصح، شامي: ۱/۱۵۲، باب اركان الوضوء، ط: سعيد كراچي. ولو لصق باصل ظفره طين يابس وبقي قدر رأس ابرة من موضع الغسل، لم يجز، البحر الرائق: ۱/۱۳، كتاب الطهارة، فرائض الوضوء، ط: سعيد كراچي.
(قوله بخلاف نحو عجين) اى كعلك وشمع وقشر سمك وخبز ممضوغ متلبد، جوهره لكن في النهر: ولو في اظفاره طين او عجين فالفتوىٰ، على انه مغتفر قرويا كان او مدنيا آه، نعم ذكر الخلاف في شرح المنية في العجين وواستظهر المنع لان فيه لزوجة وصلابة تمنع نفوذ الماء، شامي: ۱/۱۵۴، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد كراچي.

توبہ استغفار کرنا بھی لازم ہوگا۔(۱)

☆......اگر ناخن پالش لگانے کے بعد ناخن پر تہہ بن جاتی ہے، اور وضو کے دوران ناخن تک پانی نہیں پہنچتا تو وضو درست نہیں ہوگا، جب وضو صحیح نہیں ہوگا تو نماز بھی صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

## نادانوں کی بات

بعض نادانوں سے جب نماز پڑھنے کے لئے کہا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ کپڑے دھلنے گئے ہیں، جمعہ کے دن آئیں گے تب شروع کریں گے، اور بعض تو اس سے بھی بڑھ کر ہیں، کہتے ہیں کہ اب کی عید سے شروع کریں گے، شاید ان کے پاس کوئی پروانہ آگیا ہے کہ جمعہ یا عید تک یہ زندہ بھی رہیں گے؟ (دواء العیوب ص ۲۳، اغلاط العوام ص ۵۸)

## ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی وجہ

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے میں عفت پاکدامنی اور ستر عورت کی درخواست کرنا اور ناف پر ہاتھ باندھنے میں کھانا پینا حلال ملنے کی طرف اشارہ ہے۔(۳)

## ناقص العقل

جو بالغ لڑکا پاگل کی طرح ہے، نماز کی عظمت نہیں سمجھتا ہے، پاکی ناپاکی کا خیال نہیں کرتا ہے اور نماز میں بے جا حرکتیں کرتا ہے، جس کی وجہ سے نمازیوں کو تشویش ہوتی ہے، تو اس کو بالغوں کی صف میں کھڑا ہونے سے روکا جائے، اگر کھڑا ہو گیا تو اس کو پیچھے

---

(۱) اتفقوا على ان التوبة من جميع المعاصي واجبة على الفور ولا يجوز تاخيرها سواء كانت المعصية صغيرة او كبيرة، تفسير روح المعاني: ۲۸/ ۱۵۹، ط: بيروت لبنان.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) ...............................؟؟؟

کیا جاسکتا ہے، فقہاء نے ایسے شخص کو بچے کے حکم میں داخل کیا ہے۔(۱)

## ناک اور پیشانی

☆......امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک پیشانی اور ناک دونوں پر سجدہ کرنا فرض ہے، مگر ضرورت کے وقت ایک پر بھی اکتفا کرنا جائز ہے۔(۲)

☆......بلا عذر صرف ناک پر سجدہ کرنے سے نماز ادا نہیں ہوگی، اور بلا عذر صرف پیشانی پر سجدہ کرنا اور ناک کو زمین سے الگ رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

---

(۱) (قوله او معتوه) هو الناقص العقل، وقيل المدهوش من غير جنون كذا في المغرب، وقد جعلوه في حكم الصبي، شامي: ۱/۵۷۸، باب الامامة، مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده، ط: سعيد كراچي.

(۲) واما فرض السجود فيتادى بوضع الجبهة او الانف و القدمين في قول ابي حنيفة رحمه الله وقال ابو يوسف و محمد رحمهما الله: لا يتادى بوضع الانف، وفي جامع الجوامع: كخده وذقنه م: الا اذا كان بجبهته عذر، وفي التفريد: يجوز عند ابي حنيفة مع الكراهة، ولو سجد على الجبهة دون الانف يجوز اتفاقا تاتارخانية: ۱/۵۰۶، فصل في السجود، ط: ادارة القرآن كراچي.

(ومنها السجود) السجود الثاني فرض كالاول باجماع الامة، كذا في الزاهدي، وكمال السنة في السجود وضع الجبهة والانف جميعا، ولو وضع احدهما فقط ان كان من عذر لا يكره، وان كان من غير عذر فان وضع جبهته دون انفه جاز اجماعا ويكره، وان كان بالعكس فكذا لك، عند ابي حنيفة رحمه الله، وقالا لا يجوز وعليه الفتوىٰ ولو وضع خده أو ذقنه لا يجوز الا في حالة العذر ولا في غيرها الا انه في حالة العذر بهما يومي ايماء ولا يسجد الخ، هندية: ۱/۷۰، الباب الرابع في صفة الصلاة، الخ، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيديه كوئته. بدائع: ۱/۱۰۵۔۱۰۶، فصل في اركان الصلاة، ط: سعيد كراچي، شامي: ۱/۴۴۷، باب صفة الصلوة، بحث الركوع والسجود، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/۴۹۸، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، الخ، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة.

☆......اگر کسی کی ناک اور پیشانی دونوں زخمی ہیں تو ایسا آدمی اشارہ سے سجدہ کرسکتا ہے۔(۱)

## ناک اور منہ بند کر کے نماز پڑھنا

ناک اور منہ کسی کپڑے سے بند کر کے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

## ناک پر سجدہ کرنا

صرف ناک پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۳)

## ناک سے چوہے نکالنا

نماز میں ناک سے چوہے یعنی میل نکالنا مکروہ ہے اگر چہ نماز فاسد نہیں ہوتی،

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) ویکره اشتمال الصماء والاعتجار والتلثم وهوتغطیة الانف والفم فی الصلوة لانه یشبه فعل المجوس حال عبادتهم النیران...... ونقل عن ابی السعود انها تحزیمیة، شامی: ۱/ ۶۵۲، باب ما یفسد الصلاة، مطلب الکلام علی اتخاذ المسبحة، ط:سعید کراچی، ویکره التلثم وهو تغطیة الانف والفم فی الصلاة، هندیة: ۱/ ۱۰۷، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة وما لا یکره، ط: ماجدیه کوئٹه.

ویکره ان یغطی فاه فی الصلاة لان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن ذلک ولان فی التغطیة منعاً من القراء ة والاذکار المشروعة، بدائع الصنائع: ۱/ ۲۱۶، فصل فی بیان ما یستحب فی الصلاة وما یکره، ط: سعید کراچی.

ویکره للمصلی ان یغطی فاه وفی الخانیة وانفه فی الصلاة، تاتارخانیة: ۱/ ۵۶۱، الفصل الرابع فی بیان ما یکره للمصلی الخ، ط: ادارة القرآن کراچی. اعلاء السنن :۵/ ۹۳، باب النهی عن السدل وعن تغطیة الفم فی الصلاة،ط: ادارة القرآن کراچی.

(۳)''ناک اور پیشانی''عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

اس لئے اس سے پرہیز کرنا چاہئے ،نماز سے پہلے یا نماز کے بعد صفائی کرلے۔(۱)

## ناک صاف کرنا

نماز کی حالت میں ناک صاف کرنا مکروہ تنزیہی ہے، ہاں نزلہ وغیرہ کی وجہ سے ناک صاف کرنا مکروہ نہیں ہے۔(۲)

## نِ الَّذِیُ

"اَلَّذِیُ" اور "نِ الَّذِیُ" کے عنوان کو دیکھیں۔

## نامحرم عورتوں کی امامت

صرف نامحرم عورتوں کی امامت کرنا مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر ان کے ساتھ کوئی

---

(۱) وكره عبثه به اى بثوبه وبجسده للنهى الالحاجة. شامى: ۱/ ۶۴۰، باب ما يكره فى الصلاة، ط: سعيد كراچى.

ويكره للمصلى ان يعبث بثوبه او لحيته او جسده...... ولا بأس بان يمسح العرق عن جبهته فى الصلاة، هندية: ۱/ ۱۰۵، باب ما يكره فى الصلاة وما لا يكره، ط: ماجديه كوئته.

وكره عبثه بثوبه وبدنه ...... ان الحك بيده فى بدنه انما يكون عبثا اذا كان لغير حاجة ، البحر الرائق: ۲/ ۱۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى.

ويكره للمصلى ان يعبث بثوبه او بجسده ..... فلو كان لنفع كسلت العرق عن وجهه او التراب فليس به، فتح القدير: ۱/ ۳۵۶، ط: رشيدية كوئته.

(۲) وكل عمل قليل بغير عذر فهو مكروه كذا فى البحر الرائق، هندية: ۱/ ۱۰۹، الفصل الثانى فيما يكره فى الصلاة، وما لا يكره، ط: رشيدية كوئته. شامى: ۱/ ۶۵۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراچى.

وحاصله ان كل عمل هو مفيد للمصلى فلا باس بأن ياتى به ، اصله ما روى ان النبى صلى الله عليه وسلم عرق فى صلاة فسلت العرق عن جبينه اى مسحه لانه كان يوذيه فكان مفيدا ، وفى زمن الصيف كان اذا قام من السجود نفض ثوبه يمنة او يسرة لانه كان مفيداً كيلا يبقى صورة فاما ما ليس بمفيد فهو العبث ...... ووفق بينهما بان المراد بالعرق الممسوح عرق لم تدعه حاجة الى مسحه، وبالكراهة الكراهة التنزيهية ، فحينئذ لا منافاة بينهما الخ، البحر: ۲/ ۱۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ( قوله وكره عبثه بثوبه وبدنه ) ط: سعيد كراچى.

مرد یا کوئی محرم عورت ہو تو مکروہ نہیں ہے، لیکن پھر بھی زمانہ کے فساد کی وجہ سے احتیاط ضروری ہے۔(۱)

## نبی سے سہو نہیں ہوتا

نبی سے شرعی چیزوں کی خبر اور دینی احکام کے بیان میں کبھی بھی سہو اور بھول نہیں ہوئی، اور نہ یہ ممکن ہے، ہاں حکمت اور مصلحت کے پیش نظر بعض اوقات افعال میں سہو ہوا تا کہ لوگوں کو سہو کے مسائل معلوم ہو جائیں۔(۲)

## نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی نماز قضاء ہوئی؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ خیبر سے صحابہ کرامؓ کے ساتھ واپس آ رہے تھے تو راستے میں یہ واقعہ پیش آیا کہ اخیر رات میں ایک منزل پر قیام فرمایا، بہت تھکے ہوئے تھے، اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کو بیدار کرنے کی ذمہ داری کون لیتا ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں لیتا ہوں، حضرت بلال کو نماز کے وقت بیدار کرنے کا ذمہ دار بنا کر تھوڑی دیر آرام کی غرض سے آپ علیہ الصلاۃ والسلام اور صحابہ

---

(۱)( ویکره حضور هن الجماعة ) ولو لجمعة وعيد ووعظ ( مطلقا) ولو عجوزا ليلا ( على المذهب ) المفتي به لفساد الزمان ..... ( كما تكره امامة الرجل لهن في بيت ليس معهن رجل غيره ولا محرم منه) كاخته(او زوجته او امته اما اذا كان معهن واحد ممن ذكر او امهن في المسجد لا) يكره الدر المختار( قوله ليس معهن رجل غيره) ظاهره ان الخلوة بالاجنبية لا تنتفي لوجود امرأة اجنبية اخرى، وتنتفي بوجود رجل آخر ، تامل، شامي: ۱/ ۵۶۶، باب الامامة، مطلب اذا صلى الشافعي قبل الحنفي هل الافضل الصلاة مع الشافعي ام لا ؟ ط: سعيد كراچي.

۲) مظاهر حق جديد : ۱/ ۲۶۹، باب السهو ، ط: دار الاشاعت كراچي.

ان السهو والنسيان جائز ان على الانبياء عليهم الصلاة والسلام فيما طريقه التشريع ، فتح باری:۳/ ۹۳، كتاب السهو، باب ما جاء في السهو اذا قام من ركعتي الفريضة ، ط: رئاسة ادارات البحوث العلمية والدعوة والارشاد بالمملكة العربية السعودية.

کرام رضی اللہ عنہم لیٹ گئے، حضرت بلالؓ نے بیدار رہنے کی بہت کوشش کی مگر آپ کی بھی آنکھ لگ گئی اور نتیجتاً سب کی نماز قضاء ہوگئی، اس واقعہ میں بہت سی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں: قضاء نماز ادا کرنا، اور اس کے ادا کرنے کا طریقہ، اور اس کا عملی نمونہ امت کے سامنے پیش کرنا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان واقامت اور جماعت کے ساتھ نماز ادا فرمائی، اور صحابہ کرامؓ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا: ''اے لوگو! اللہ نے ہماری روحیں قبض کر لی تھیں، اگر وہ چاہتا تو طلوع آفتاب سے پہلے ہماری روحیں لوٹا دیتا اور ہم بیدار ہو جاتے، جب تم میں سے کوئی سو رہے یا نماز پڑھنا بھول جائے تو اس کو لازم ہے کہ نماز پڑھ لے جس طرح (ادا نماز) پڑھا کرتا تھا''۔ یہ پوری حدیث مشکوۃ شریف میں ہے۔(۱)

## نجاست

☆......اگر بدن یا کپڑے پر ایک درہم کی مقدار سے زیادہ نجاست لگی ہو، اور اس کو دھوئے بغیر بھولے سے نماز شروع کر دی، اور نماز میں یاد آیا تو فوراً نماز کو چھوڑ دے اور نجاست کو دھو کر دوبارہ نماز پڑھے، اور اگر نماز پڑھنے کے بعد یاد آیا تب بھی نجاست

---

(۱) عن زید بن اسلم قال عرس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ بطریق مکۃ، ووکل بلالا ان یوقظهم للصلوۃ فرقد بلال ورقدوا حتیٰ استیقظوا وقد طلعت علیهم الشمس فاستیقظ القوم فقد فزعوا فامرهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرکبوا حتیٰ یخرجوا من ذلک الوادی، وقال: ان هذا واد به شیطان فرکبوا حتیٰ خرجوا من ذلک الوادی ثم امرهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینزلوا وان یتوضؤا وامر بلالا ان ینادی للصلوۃ اویقیم فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناس ثم انصرف وقد رأی من فزعهم فقال یا ایها الناس ان اللہ قبض ارواحنا ولو شاء لردها الینا فی حین غیر هذا فاذا ارقد احدکم عن الصلوۃ او نسیها ثم فزع الیها فلیصلها کما کان یصلیها فی وقتها، الخ، مشکوۃ المصابیح: ۶۷/۱، باب فیه فصلان، الفصل الثالث، وفی الفصل الاول ایضاً عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ، ط: قدیمی کراچی، مسلم: ۲۳۸/۱، باب قضاء الصلوات الفائتۃ، ط: قدیمی کراچی.

کو دور کر کے نماز دوبارہ پڑھے۔(۱)

☆......اگر بچے کے جسم یا کپڑوں پر نجاست لگی ہوئی ہے، اور وہ بچہ نمازی کی گود میں آ کر بیٹھ جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

## نجاست خفیفہ

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نجاست خفیفہ ہر ایسی نجاست کو کہا جاتا ہے جس کی نجاست میں دلائل متعارض ہوں، اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک

---

(۱) (وعفا) الشارع (عن قدر درهم) وان كره تحريما، فيجب غسله وما دونه تنزيها فيسن، وفوقه مبطل، الدر المختار، شامي ۱/ ۳۱۶، باب الانجاس، ط: سعيد كراچي.

(۲) [تتمه] قال في الفتح وغيره: ثم انما يعتبر المانع مضافا الى المصلي، فلو جلس الصبي او الحمام المتنجس في حجره جازت صلاته لو الصبي مستمسكا بنفسه لانه هو الحامل لها، بخلاف غير المستمسک كالرضيع الصغير حيث يصير مضافا اليه وبحث فيه في الحلية بانه لا اثر فيما يظهر للاستمساک، لان المصلي في المعنى حامل للنجاسة ومن ادعاه فعليه البيان، اقول: وهو قوى، ولكن المنقول خلافه وروى باسناد حسن عن انس رضي الله عنه قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي والحسن على ظهره، فاذا سجد نحاه، ولا يخفى ان الصغير لا يخلو عن النجاسة عادة فهو مؤيد للمنقول، شامي: ۱/ ۳۱۷۔ ۳۱۸ باب الانجاس، قبل مطلب في طهارة بوله صلى الله عليه وسلم، ط: سعيد كراچي.

(وثوبه) وكذا ما يتحرک بحركته او يعد حاملا له كصبي عليه نجس ان لم يستمسک بنفسه منع والا لا، الدر المختار (قوله والا لا) اى وان كان يستمسک بنفسه لا يمنع لان حمل النجاسة حينئذ ينسب اليه لا الى المصلي، شامي: ۱/ ۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

اذا وضع في حجر المصلي الصبي الغير المستمسک وعليه نجاسة مانعة ان لم يمكث قدر ما امكنه اداء ركن لا تفسد صلاته وان مكث تفسد، هندية: ۱/ ۶۳، قبل الفصل الثالث في استقبال القبلة، ط: رشيديه كوئٹه. البحر: ۱/ ۲۲۸، باب الانجاس، ط: سعيد كراچي.

نجاست خفیفہ ایسی نجاست کو کہا جاتا ہے جس کی نجاست میں علماء کا اختلاف ہو یا عموم بلویٰ ہو۔(۱)

## نجاست خفیفہ کا حکم

اگر نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن میں لگ جائے تو جس حصہ میں لگی ہے اگر اس کے چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہے، اور اگر چوتھائی یا اس سے زیادہ ہے تو معاف نہیں۔ مثال کے طور پر اگر نجاست خفیفہ آستین میں لگی ہے تو آستین کی چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہے یعنی جس عضو میں لگے اس کے چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے، اور اگر پورا چوتھائی یا اس سے زیادہ ہو تو معاف نہیں اس کا دھونا واجب ہے، دھوئے بغیر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) (قوله من مغلظة) .......... ثم اعلم ان المغلظ من النجاسة عند الامام ما ورد فيه نص لم يعارض بنص آخر فان عورض بنص آخر فمخفف كبول ما يوكل لحمه، فان حديث استنزهوا البول يدل على نجاسته، وحديث العرنيين يدل على طهارته، وعندهما ما اختلف الائمة في نجاسته فهو مخفف، فالروث مغلظ عنده لانه عليه الصلاة والسلام سماه ركسا ولم يعارضه نص آخر، وعندهما مخفف لقول مالك بطهارته لعموم البلوىٰ، وتمام تحقيقه في المطولات. شامي: ۱/۳۱۸، باب الانجاس قبل مطلب في طهارة بوله صلى الله عليه وسلم، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۲۲۹، باب الانجاس، قوله وعفي قدر الدرهم الخ، ط: سعيد كراچي. بدائع: ۱/۸۰، فصل في بيان مقدار ما يصير به المحل نجسا، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۱۴۲، فصل في الانجاس، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) (وعفي دون ربع) جميع بدن و (ثوب) ولو كبيراً هو المختار، ذكره الحلبي ورجحه في النهر على التقدير بربع المصاب كيد وكم وان قال في الحقائق وعليه الفتوىٰ (من) نجاسة (مخففة كبول ما كول) الخ، الدر المختار مع الرد: ۱/۳۲۱-۳۲۲، باب الانجاس، مبحث في بول الفارة، وبعرها وبول الهرة، (قوله ولو كبيراً، الخ،) اعلم انهم اختلفوا في كيفية اعتبار الربع على ثلاثة اقوال: فقيل ربع طرف اصابته النجاسة كالذيل والكم والدخريص ان كان المصاب ثوبا، وربع العضو المصاب كاليد والرجل ان كان بدنا وصححه في التحفة والمحيط والمجتبىٰ والسراج،

## نجاست غلیظہ

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نجاست غلیظہ ہر ایسی نجاست کو کہا جاتا ہے جس کی نجاست پر دلائل متفق ہوں خواہ علماء کرام کا اس میں اختلاف ہو یا نہ ہو، اسی طرح عموم بلوی ہو یا نہ ہو، اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا۔

اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک نجاست غلیظہ ہر ایسی نجاست کو کہا جاتا ہے جس کی نجاست پر علماء کرام کا اتفاق ہو، اور اس میں عموم بلوی نہ ہو۔(۱)

---

= وفي الحقائق : وعليه الفتوىٰ ......... فقد اختلف التصحيح كما ترى، لكن ترجح الاول، بان الفتوىٰ عليه الخ، شامي: ۱/ ۳۲۱، باب الانجاس، مبحث في بول الفارة وبعرها وبول الهرة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۴۶، الفصل الثاني في الاعيان النجسة، الثاني المخففة ،ط: رشيديه كوئٹة، البحر: ۱/ ۲۳۳، باب الانجاس، قوله وما دون ربع الثوب من مخفف ، الخ، ط: سعيد كراچي.

(۱) وحاصله ان ورد نص واحد بنجاسة شئ فهو مغلظ وان تعارض نصان في طهارته ونجاسته فهو مخفف عنده وعندهما ان اتفق العلماء على النجاسة فهو مغلظ وان اختلفوا فهو مخفف هكذا توارت كلمتهم ،وزاد في الاختيار في تفسير الغليظة عنده ولا حرج في اجتنابه وفي تفسيرها عندهما ولا بلوىٰ في اصابته الخ، البحر: ۱/ ۲۲۹، كتاب الانجاس، قوله وعفى قدر الدرهم، كعرض الكف، ط: سعيد كراچي.

(قوله من مغلظة) .......... لم اعلم ان المغلظ من النجاسة عند الامام ما ورد فيه نص لم يعارض بنص آخر ، فان عورض بنص آخر فمخفف ..... وعندهما ما اختلف الائمة في نجاسته فهو مخفف الخ، شامي: ۱/ ۳۱۸، باب الانجاس، قبيل مطلب في طهارة بوله صلى الله عليه وسلم، ط: سعيد كراچي.

وذكر الكرخي ان النجاسة الغليظة عند ابي حنيفة ما ورد نص على نجاسته ولم يرد نص على طهارته معارضا له، وان اختلف العلماء فيها والخفيفة ما تعارض نصان في طهارته ونجاسته وعند ابي يوسف و محمد الغليظة ما وقع الاتفاق على نجاسته، بدائع : ۱/ ۸۰ فصل في بيان مقدار ما يصير به المحل نجسا، الخ، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير ،ص: ۱۴۶ ، فصل في الانجاس ،ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

# نجاست غلیظہ کا حکم

نجاست غلیظہ میں سے اگر پتلی اور بہنے والی چیز کپڑے یا بدن میں لگ جائے، اور اس کے پھیلاؤ کی مقدار ایک درہم سے کم ہے (موجودہ دور کے ایک روپیہ کے بڑے سکہ سے کم ہے) تو معاف ہے، ایسی حالت میں اگر دھوئے بغیر نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، لیکن گنجائش ہونے کے باوجود نہ دھونا اور اسی طرح نماز پڑھنا مکروہ ہے، اور اگر نجاست کے پھیلاؤ کی مقدار ایک درہم سے زیادہ ہے تو معاف نہیں، ایسی حالت میں نجاست کو دھوئے بغیر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۱)

اور اگر نجاست غلیظہ میں سے گاڑھی چیز لگ جائے جیسے مرغی وغیرہ کی بیٹ تو اگر وزن میں ساڑھے چار ماشہ یا اس سے کم ہے تو دھوئے بغیر بھی نماز درست ہو جائے گی اور اگر مقدار اس سے زیادہ ہوگی تو دھوئے بغیر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) النجاسة ان كانت غليظة وهي اكثر من قدر الدرهم فغسلها فريضة والصلاة بها باطلة، وان كانت مقدار درهم فغسلها واجب والصلاه معها جائزة، وان كانت اقل من قدر الدرهم فغسلها سنة وان كانت خفيفة فانها تمنع جواز الصلاة حتىٰ تفحش كذا في المضمرات، هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الاول، في الطهارة وستر العورة، ط: رشيديه كوئٹه.

(وعفا) الشارع (عن قدر درهم) وان كره تحريما، فيجب غسله، وما دونه تنزيها فيسن، وفوقه مبطل فيفرض، الدر المختار مع الرد: ۱/۳۱۶-۳۱۷، (قوله وان كره تحريما...... ففي المحيط: يكره ان يصلي ومعه قدر درهم او دونه من النجاسة عالما به لاختلاف الناس فيه، الخ، شامي: ۱/۳۱۶-۳۱۷، باب الانجاس، ط: سعيد كراچي.

(۲) وهي نوعان (الاول المغلظة وعفي منها قدر الدرهم واختلفت الروايات فيه، والصحيح ان يعتبر بالوزن في النجاسة المتجسدة وهو ان يكون وزنه قدر الدرهم الكبير، المثقال وبالمساحة في غير هاوهو قدر عرض الكف، هكذا في التبيين، والكافي واكثر الفتاوى، والمثقال وزنه عشرون قيراطا، الخ، هندية: ۱/۴۵، الفصل الثاني في الاعيان النجسة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر: ۱/۲۲۸، باب الانجاس، ط: سعيد كراچي.

## نجاست کی حالت میں مریض کے لئے نماز پڑھنا

''مریض کے لئے نجاست کی حالت میں نماز پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## نجاست کی شیشی

اگر نجاست اپنے معدن سے الگ ہوجائے تو خواہ وہ کسی چیز میں بند ہو نماز نہیں ہوگی، اگر کسی آدمی نے اس حالت میں نماز پڑھی کہ اس کے آستین یا جیب میں شراب، پیشاب یا کسی اور نجاست کی شیشی ہے، تو نماز نہیں ہوگی خواہ وہ بھری ہوئی ہو یا بھری ہوئی نہ ہو، کیونکہ وہ شراب، پیشاب، اور نجاست اپنے معدن یعنی پیدائش کی جگہ پر نہیں ہے۔(۱)

## نجاست والا کپڑا

☆......اگر کسی کپڑے میں ایک درہم کی مقدار سے زیادہ نجاست غلیظہ لگی ہوئی ہو یا ایک چوتھائی سے زیادہ نجاست خفیفہ لگی ہوئی ہو تو ایسا کپڑا پہن کر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو پاک کپڑا پہن کر دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) وفي النصاب رجل صلى وفي كمه قارورة فيها بول لا تجوز الصلاة سواء كانت ممتلئة او لم تكن لان هذا ليس في مظانه ومعدنه، هندية: ۱/ ۶۲، الفصل الثاني في طهارة ما يستر به العورة، الخ، ط: رشيديه كوئته، شامي: ۱/ ۴۰۳، باب شروط الصلاة، قوله وكلب ان شد فمه، ط: سعيد كراچي، او يعد حاملاله، الدر، شامي: ۱/ ۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/ ۲۶۷، باب شروط الصلاة،(قوله هي طهارة بدنه من حدث وخبث و ثوبه ومكانه)، ط: سعيد كراچي.

(۲) (وعفا) الشارع (عن قدر درهم) وان كره تحريما فيجب غسله، وما دونه تنزيها فيسن وفوقه مبطل فيفرض، الدر المختار، شامي: ۱/ ۳۱۶، باب الانجاس، ط: سعيد كراچي.

(وعفى دون ربع) جميع بدن و(ثوب) ولو كبيرا هو المختار، شامي: ۱/ ۳۲۱، ايضا.

فاذا اصاب الثوب اكثر من قدر الدرهم يمنع جواز الصلاة كذا في المحيط، هندية: ۱/ ۴۶، الفصل الثاني في الاعيان النجسة، ط: رشيديه كوئته.

☆......اور اگر کسی کپڑے میں ایک درھم یا اس سے کم نجاست غلیظہ لگی ہو، یا ایک چوتھائی حصہ یا اس سے کم نجاست خفیفہ لگی ہو، تو اس کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، کپڑے کو پاک کرنے کے بعد یا دوسرا پاک کپڑا پہن کر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

## نذر کی نماز

اگر نذر کی نماز مقررہ وقت پر ادا نہیں کی گئی تو وقت گذرنے کے بعد بھی ادا کرنا واجب ہے۔(۲)

## نسوار

نسوار بدبودار چیز ہے، اس کو مسجد میں لانا یا نماز کی حالت میں جیب میں رکھنا

---

(۱) ان كانت النجاسة قدر الدرهم تكره الصلاة معها اجماعا، وان كانت اقل وقد دخل في الصلاة نظر ان كان في الوقت سعة فالافضل ازالتها واستقبال الصلاة وان كانت تفوته الجماعة، فان كان يجد الماء ويجد جماعة آخرين في موضع آخر فكذلك ايضا ليكون موديا للصلوٰة الجائزة بيقين وان كان في آخر الوقت اولا يدرك الجماعة في موضع آخر يمضي على صلاته ولا يقطعها، آه والظاهر ان الكراهة تحريمية لتجويزهم رفض الصلاة، لاجلها، ولا ترفض لاجل المكروه تنزيها، الخ، البحر: ۲۲۸/۱، باب الانجاس، قوله وعفى قدر الدرهم ،الخ، ط: سعيد كراچي.

(۲) (قوله والنذر المطلق) اما المعين بوقت فيجب اداؤه في وقته ان كان معلقا،وفي غير وقته يكون قضاء، شامي: ۷۵/۲، باب قضاء الفوائت، مطلب في بطلان الوصية، بالختمات والتهاليل، ط: سعيد كراچي.

اذا قال لله على ان اصلي ركعتين اليوم فلم يصلهما قضاهما ، هندية: ۱۱۵/۱ ، الباب التاسع في النوافل ومما يتصل بذلك مسائل، ط: رشيدية كوئٹه.

درست نہیں، البتہ نماز صحیح ہو جائے گی۔(۱)

## نسیان

''ترتیب ساقط ہو جاتی ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## نشہ کی حالت میں اذان دینا

نشہ کی حالت میں اذان دینا مکروہ تحریمی ہے، اگر کسی نے نشہ کی حالت میں اذان دی ہے، تو اس صورت میں اذان دوبارہ دینا مستحب ہے۔(۲)

## نظر

نماز میں کھڑے ہونے کی حالت میں اپنی نظر سجدے کی جگہ پر ہو، اور رکوع

---

(۱) الاول فیما تصان عنه المساجد یجب ان تصان عن ادخال الرائحة الکریهة لقوله علیه السلام من اکل الثوم والبصل والکراث فلا یقربن مسجدنا فان الملائکة تتاذی مما یتأذی منه بنو آدم متفق علیه، حلبی کبیر، ص: ۶۱۰، فصل فی احکام المسجد، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، (قوله واکل نحو ثوم) ای کبصل ونحوه مما له رائحة کریهة للحدیث الصحیح فی النهی عن قربان آکل الثوم والبصل المسجد...... ویلحق بما نص علیه فی الحدیث کل ماله رائحة کریهة ماکولا او غیره الخ، شامی: ۱/ ۶۶۱، باب ما یفسد الصلاة مطلب فی الغرس فی المسجد، ط: سعید کراچی.

(۲) وکره اذان الجنب ...... واذان المرأة والفاسق والسکران ...... وذکر الشارح ان اعادة اذان المرأة والسکران مستحبة، البحر الرائق: ۱/ ۲۶۳، ۲۶۴، باب الاذان، ط: سعید کراچی.

ویکره اذان السکران ویستحب اعادته کذا فی التبیین. هندیة: ۱/ ۵۴، الباب الثانی فی الاذان وفیه فصلان. ط: رشیدیة کوئٹه.

ویکره اذان جنب ......وسکران...... (وکذا) یعاد (اذان امرأة و مجنون و معتوه وسکران، الدر المختار (قوله ویکره اذان جنب)...... ...... وظاهر ان الکراهة تحریمیة، شامی: ۱/ ۳۹۲، باب الاذان، مطلب فی الموذن اذا کان غیر محتسب، فی اذانه، ط: سعید کراچی.

میں قدم پر، سجدے میں ناک پر، بیٹھنے کی حالت میں دونوں رانوں پر، سلام کی حالت میں کندھوں پر ہو۔(۱)

## نظر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی

بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی قرأت کے وقت نظر سجدہ کی جگہ کی بجائے گود میں ہونا زیادہ مناسب ہے۔(۲)

## نفاس

☆...... بچے کی ولادت کے بعد عورت کے رحم سے جو خون نکلتا ہے اس کو ''نفاس'' کہا جاتا ہے، اور اس کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے اور کم سے کم مدت کی کوئی حد نہیں۔(۳)

---

(۱) ونظره الی موضع سجوده حال قیامه والی ظهر قدمیه حال رکوعه والی ارنبة انفه حال سجوده والی حجره حال قعوده، الدر المختار، شامی: ۱/۴۷۷۔۴۷۸، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۷۲، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها، ط: رشیدیة کوئٹه. بدائع: ۱/۲۱۵، فصل فی بیان ما یستحب فی الصلاة وما یکره، ط: سعید کراچی.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) النفاس: وهو دم یعقب الولادة...... اقل النفاس ما یوجد ولو ساعة، وعلیه الفتویٰ، واکثره اربعون، هندیه: ۱/۳۷، الفصل الثانی فی النفاس، ط: رشیدیة کوئٹه.

والنفاس ...... دم...... (ویخرج) من رحم ...... عقیب ولد...... لا حد لاقله...... (واکثره اربعون یوما) کذا رواه الترمذی وغیره الدر المختار، شامی: ۱/۲۹۹، باب الحیض ،مطلب فی حکم وطء المستحاضة، ومن بذکره نجاسة، ط: سعید کراچی.

واما النفاس فهو فی عرف الشرع اسم للدم الخارج من الرحم عقیب الولادة...... واما الکلام فی مقداره فاقله غیر مقدر بلا خلاف...... واما اکثر النفاس فاربعون یوما عند اصحابنا بدائع: ۱/۴۱، فصل فی تفسیر الحیض والنفاس والاستحاضة، ط: سعید کراچی.

☆......نفاس کے دوران نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، قرآن مجید کی تلاوت کرنا، قرآن مجید کو ہاتھ لگانا، بیت اللہ کا طواف کرنا، ہمبستری کرنا ناجائز اور حرام ہے۔(۱)

☆......نفاس کے ایام کی نماز کی قضاء نہیں، البتہ روزے کی قضاء ہے لہٰذا اس حالت میں جتنے روزے نہیں رکھ سکی پاک ہونے کے بعد ان تمام روزوں کو رکھنا فرض ہے۔(۲)

☆......اگر بچے کی ولادت کے بعد چالیس دن سے پہلے خون بند ہو جائے تو

---

(۱) الاحکام التی یشترک فیها الحیض والنفاس ثمانیة: منها ان یسقط عن الحائض والنفساء الصلاة فلا تقضی...... ومنها ان یحرم علیهما الصوم فتقضیا نه...... ومنها انه یحرم علیهما وعلی الجنب الدخول فی المسجد، سواء کان للجلوس او للعبور......... ومنها حرمة الطواف لهما بالبیت وان طافتا خارج المسجد......... ومنها حرمه قراء ة القرآن لاتقرأ الحائض والنفساء والجنب شیئا من القرآن، والآیة وما دونها سواء فی التحریم علی الاصح، ...... ومنها حرمة مس المصحف لایجوز لهما وللجنب والمحدث مس المصحف الا بغلاف متجاف عنه...... ومنها حرمة الجماع...... ومنها وجوب الاغتسال عند الانقطاع الخ، هندیة: ۱/۳۸۔ ۳۹، الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة، ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۱/ ۲۹۹، باب الحیض، مطلب فی حکم وطء المستحاضة، ومن بذکره نجاسة، ط: سعید کراچی. بدائع: ۱/ ۴۴، فصل فی تفسیر الحیض والنفاس والاستحاضة. ط: سعید کراچی.

(۲) وهن لا یقضین الصلاة لان الحیض یتکرر فی کل شهر ثلاثة ایام الی العشرة فیجتمع علیها صلوات کثیرة فتحرج فی قضائها ولا حرج فی قضاء صیام ثلاثة ایام او عشرة ایام فی السنة، بدائع: ۱/ ۴۴، قبیل فصل فی التیمم، ط: سعید کراچی.شامی: ۱/ ۲۹۱، باب الحیض، مطلب لوافتی مفت بشئی من هذه الاقوال فی مواضع الضرورة، طلبا للتیسیر کان حسنا، ط: سعید کراچی،. وانظر الی الحاشیة السابقة، ایضا،کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة : ۱/ ۱۳۳، مبحث ما یحرم علی الحائض، ط: دار الفکر.

غسل کر کے نماز پڑھنا فرض ہوگا، اور اگر رمضان ہے تو روزہ رکھنا لازم ہوگا۔(۱)

☆......اگر بچے کی ولادت کے بعد چالیس دن سے پہلے خون بند ہوگیا تھا اور اس نے چالیس دن تک نماز ادا نہیں کی تو ان دنوں کا حساب کر کے فوت شدہ نمازوں کو ادا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......عورت کو نفاس کے دوران نماز پڑھنے کی اجازت نہیں، لیکن تسبیح پڑھ سکتی ہے۔(۴)

☆......نفاس کی حالت میں جو نمازیں نہیں پڑھی گئی ہیں وہ معاف ہیں، ان کی قضاء نہیں ہے ہاں اگر نفاس سے کسی ایسے وقت میں فراغت حاصل ہوئی کہ اس میں تکبیر

---

(۱) اقل النفاس ما یوجد ولو ساعة وعليه الفتوىٰ واكثره اربعون، وان زاد الدم على الاربعين فالاربعون في المبتدأ ة والمعروفة في المعتادة نفاس، هندية: ۱/۳۷، الفصل الثاني في النفاس، ط: رشيدية كوئته.

(واكثره اربعون يوما) ...... (والزائد) على اكثره (استحاضة) لو مبتدائة اما المعتادة فترد لعادتها الخ، الدر المختار، شامي: ۱/۳۰۰، باب الحيض، مطلب في حكم وطء المستحاضة، ومن بذكره نجاسة، ط: سعيد كراچي.

فاذا طهرت قبل الاربعين اغتسلت وصلت بناء على الظاهر، لان معاودة الدم موهوم فلا يترك المعلوم بالموهوم، بدائع: ۱/۴۱، فصل في تفسير الحيض والنفاس والاستحاضه، ط: سعيد كراچي.

وذكر شيخ الاسلام في مبسوطه اتفق اصحابنا على ان اقل النفاس ما يوجد فانها كما ولدت اذا رأت الدم ساعة ثم انقطع الدم عنها فانها تصوم وتصلي البحر: ۱/۲۱۹، باب الحيض (قوله ولا حد لاقله) ط: سعيد كراچي.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة ورقم ۱ في الصفحة الماضية.

(۴) ويجوز للجنب والحائض الدعوات وجواب الاذان ونحو ذلک كذا في السراجية، هندية: ۱/۳۸، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس الخ، ط: ماجدية كوئته.

تحریمہ کہنے کی گنجائش ہے، تواس وقت کی نماز کی قضاء پڑھنالازم ہوگی، اوراگروقت میں زیادہ گنجائش ہےتواسی وقت اس نمازکو پڑھ لے۔(۱)

## نفاس آخری وقت میں آجائے

اگرکسی عورت کوآخروقت میں نفاس آجائے، اورابھی تک اس نے نمازنہیں پڑھی تواس وقت کی نمازاس سے معاف ہے، اس کی قضاء اس پرلازم نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) (فالسبب) هو (الجزء الاخير ولو ناقصا حتىٰ تجب على مجنون و مغمى عليه افاقا، وحائض ونفساء طهرتا، الدر المختار، (قوله طهرتا) اى ولو كان الباقى من الوقت مقدار ما يسع التحريمة اذا كان الانقطاع على العشرة او الاربعين، فان كان اقل والباقى قدر الغسل مع مقدماته كالاستقاء وخلع الثوب والتستر عن الاعين والتحريمة فعليهما القضاء والا فلا، شامى: ۱/ ۳۵۶۔ ۳۵۷، كتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الافعال ،ط: سعيد كراچى، و: ۱/ ۲۹۵، باب الحيض الا ان الحائض والنفساء اذا زال عذرهما بانقطاع الحيض والنفاس فان كان ذلك الانقطاع لاكثر المدة المحددة لكل منهما وجب عليهما قضاء الفرض ان بقى من الوقت ما يسع التحريمة فقط ، كغير هما ، وان كان الانقطاع لاقل المدة لايجب عليهما القضاء الا اذا بقى من الوقت مايسع الغسل والتحريمة، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۴۸۹، الاعذار التى تسقط بها الصلاةرأسه ، ط: دار الفكر بيروت، شامى: ۱/ ۲۹۷، باب الحيض، ط: سعيد كراچى، مجمع الانهر : ۱/ ۵۳، باب الحيض، ط: مصر، تبيين الحقائق: ۱/ ۱۷۰، باب الحيض، ط: سعيد كراچى.

(۲) (قوله ولو شرعت تطوعا فيهما) اى فى الصلاة والصوم اما الفرض ففى الصوم تقضيه دون الصلاة وان مضى من الوقت ما يمكنها اداؤها فيه لان العبرة عندنا لآ خر الوقت كما فى المنبع، شامى: ۱/ ۲۹۱، باب الحيض، ط: سعيد كراچى.

ثم المعتبر آخر الوقت عندنا فاذا حاضت فى آخر الوقت سقطت وان طهرت فيه وجبت ، مجمع الانهر : ۱/ ۵۳، باب الحيض، ط: مصر، وحكمه كالحيض فى كل شئى الا فى سبعة، الدر المختار، شامى: ۱/ ۲۹۹، باب الحيض، ط: سعيد كراچى.

## نفاس آخری وقت میں آیا

اگر آخری وقت میں بچے کی ولادت کے بعد نفاس کا سلسلہ شروع ہوا، اور اس نے ابھی تک وہ نماز نہیں پڑھی تو وہ نماز معاف ہے، نفاس کے پاک ہونے کے بعد اس نماز کی قضاء لازم نہیں ہوگی۔(۱)

## نفاس سے پاک ہو جائے

اگر نفاس والی عورت تراویح کے وقت پاک ہو جائے تو اس عورت کے لئے بھی غسل کر کے عشاء کی نماز کے بعد تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر چہ اس نے دن میں روزہ نہیں رکھا ہے۔(۲)

## نفاس سے پاک ہوئی

☆......اگر نفاس والی عورت نفاس سے چالیس دن پورا کر کے پاک ہوئی، اور اس وقت پاک ہونے کے بعد صرف تکبیر تحریمہ کہنے کی مقدار وقت باقی تھا تو وہ نماز فرض ہو جائے گی، اور وہ نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔

---

(۱). انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) وهی سنة الوقت لا سنة الصوم فی الاصح فمن صار اهلاللصلاة فی آخر الیوم یسن له التراویح کالحائض اذا طهرت والمسافر، والمریض المفطر، مراقی الفلاح، (قوله والمسافر والمریض) لا یحسن عطفهما علی الحائض لانها اهل لها قبل آخر الیوم وعبارته فی الشرح اولی حیث قال: والاصح انها سنة الوقت لقوله صلی الله علیه وسلم "سننت لکم قیام لیله حتیٰ ان المریض المفطر والمسافر والحائض والنفساء اذا طهرتا والکافر اذا اسلم فی آخر الیوم تسن لهم التراویح فکیف یعذر المقیم الصحیح الصائم ترکها الخ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۱۶، قبیل باب الصلاة فی الکعبة، ط: قدیمی کراچی.

اوراگر پاک ہونے کے بعد تکبیر تحریمہ کہنے کی مقدار وقت باقی نہیں تھا تو وہ نماز فرض نہیں ہوگی، اس کے بعد سے نماز کا جو وقت آرہا ہے اس وقت سے نماز فرض ہوگی۔(۱)

☆......اوراگر نفاس سے چالیس دن سے پہلے پاک ہوگی، تو اگر غسل سے فارغ ہونے کے بعد صرف تکبیر "اللّٰہ اکبر" کہنے کی مقدار وقت باقی رہے گا تو وہ نماز فرض ہو جائے گی، اور وہ نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

## نفل پڑھنے کا طریقہ

نفل نمازوں کے پڑھنے کا بھی وہی طریقہ ہے جو فرض نماز پڑھنے کا ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ فرض نماز کی صرف دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت پڑھنے کا حکم ہے، تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھے دوسری سورت نہ پڑھے، نوافل اور سنتوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت پڑھنا ضروری ہے۔(۳)

دوسرا فرق یہ ہے کہ نوافل اور سنتوں کی سب رکعتوں میں جو سورتیں پڑھی جاتی

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۱ فی الصفحةرقم ۱۳۱ السابقة.

(۲) انظر الی االحاشیة السابقة.

(۳) (وضم) اقصر (سورة) کالکوثر او ما قام مقامها...... (فی الاولیین من الفرض) ...... (و) فی (جمیع) رکعات (النفل) لان کل شفع منه صلاة (و) کل (الوتر) احتیا طا ، الدر المختار، شامی: ۴۵۸/۱ ـ ۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب کل صلاة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها، ط:سعید کراچی. تبیین الحقائق: ۴۳۲/۱، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی، هندیة: ۷۱/۱، الفصل الثانی فی واجبات الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه.فتح القدیر : ۳۹۵/۱، ط:رشیدیة کوئٹه. شامی: ۲۸/۲ ـ ۲۹، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة الحاجة، ط: سعید کراچی.

ہیں ان سب کا برابر نہ ہونا سنت کے خلاف نہیں۔(۱)

## نفل پڑھنے والا امام

☆......نفل پڑھنے والے امام کے پیچھے فرض پڑھنے والے مقتدی کی اقتداء درست نہیں، البتہ نفل پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے۔(۲)

☆......نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے امام کے پیچھے درست نہیں کیونکہ نذر کی نماز واجب ہے، اور واجب پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے جائز نہیں۔(۳)

---

(۱) وفي الدراية: واطالة الركعة الثانية على الاولىٰ بثلاث آيات فصاعدا في الفرائض مكروه، وفي السنن والنوافل لا يكره لان امرها سهل، تبيين الحقائق: ۱/۳۳۵، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

واستظهر في النفل عدم الكراهة مطلقا، الدر المختار، (قوله مطلقا) اطلق في جامع المحبوبي عدم كراهة اطالة الاولى على الثانية في السنن والنوافل . لان امرها سهل، واختاره ابو اليسر ومشى عليه في خزانة الفتاوىٰ، فكان الظاهر عدم الكراهة الخ، شامي: ۱/۵۴۳، فصل في القراءة، مطلب السنة تكون سنة عين و سنة كفاية، ط: سعيد كراچي.

(۲) (ولا مفترض بمتنفل و بمفترض فرضا آخر) لان اتحاد الصلاتين شرط عندنا، شامي: ۱/۵۷۹، باب الامامة، مطلب الواجب كفاية، ط: سعيد كراچي. تبيين الحقائق: ۱/۳۶۰، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۸۶، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيديه كوئته.

(وصح اقتداء...... (ومتنفل بمفترض في غير التراويح) ، شامي: ۱/۵۹۰، باب الامامة، مطلب القياس بعد عصر الاربعمائة منقطع ، ط: سعيد كراچي.هندية: ۱/۸۵، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (و) لا (ناذر) بمتنفل، ولا بمفترض ، شامي: ۱/۵۸۰، باب الامامة، مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي،ط: سعيد كراچي، البحر: ۱/۳۶۱، باب الامامة، (قوله ومفترض بمتنفل وبمفترض آخر،ط: سعيد كراچي.

## نفل پڑھنے والے کی اقتداء

☆......نفل پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے۔(۱)

☆......نفل پڑھنے والے کی اقتداء واجب پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے، البتہ فرض یا واجب پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے جائز نہیں،(۲) حاصل یہ ہے کہ جب مقتدی امام سے کم یا برابر ہوگا تو اقتداء درست ہو جائے گی۔(۳)

## نفل شروع کر کے فاسد کر دی

اگر نفل نماز شروع کرنے کے بعد فاسد کر دی، تو صرف دو رکعت کی قضاء واجب ہوگی، اگر چہ دو رکعت سے زیادہ نماز پڑھنے کی نیت کی ہو، اس لئے کہ نفل نماز کی ہر دو رکعت الگ نماز کے حکم میں ہے، مثلاً اگر چار رکعت نفل نماز پڑھنے کی نیت سے نماز شروع کر دی، اور نماز فاسد ہوگئی تو صرف دو رکعت کی قضاء لازم ہوگی چار رکعت کی نہیں، اور اگر دو رکعت نفل نماز کی نیت کی اور نماز فاسد ہوگئی، تو بھی دو رکعت کی قضاء لازم

---

(۱) [فروع] صح اقتداء متنفل بمتنفل ، الدر المختار، شامی: ۱/ ۵۹۱، باب الامامة، قبل مطلب المواضع التی تفسد صلاة الامام دون المؤتم، ط: سعید کراچی.

(۲) (قوله ومتنفل بمفترض) ای لایفسد اقتداء متنفل بمفترض لانه بناء الضعیف علی القوی ...... واشار الی ان اقتداء المتنفل بمثله جائز، الخ،البحر: ۱/ ۳۶۵، باب الامامة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۸۵، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره، ط: رشیدیة کوئٹه، شامی: ۱/ ۵۷۹، باب الامامة، مطلب فی الکلام علی الصف الاول، ط:سعید کراچی.

(۳) والاصل فی هذه المسائل ان حال الامام ان کان مثل حال المقتدی او فوقه جازت صلاة الکل وان کان دون حال المقتدی صحت صلاة الامام ولا تصح صلاة المقتدی هکذا فی المحیط، هندیة: ۱/ ۸۶، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره،ط: رشیدیة کوئٹه.

ہوگی۔(۱)

## نفل شروع کرنا صحیح نہ ہو

اگر کسی وجہ سے نفل نماز شروع کرنا صحیح نہ ہو، اوراس نے شروع کردی، تواس کو پورا کرنا ضروری نہیں، اوراگر فاسد ہوجائے گی تو قضاء لازم نہیں ہوگی، مثلاً کوئی مرد کسی عورت کی اقتداء میں نفل نماز شروع کرے، تو یہ شروع کرنا ہی صحیح نہیں، اس لئے اس کو پورا کرنا اور فاسد ہونے کی صورت میں قضاء کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

## نفل شروع کرنے سے واجب ہوجاتی ہے

☆......نفل نماز شروع کرنے سے واجب ہوجاتی ہے، اگر کسی نے نفل نماز

---

(۱) قوله: (وقضى ركعتين لو نوى اربعا وافسده بعد القعود الاول او قبله) يعني فيلزمه الشفع الثاني ان افسده بعد القعود الاول والشروع في الثاني، والشفع الأول فقط ان افسده قبل القعود بناء على انه لا يلزمه بتحريمة النفل اكثر من الركعتين وان نوى اكثر منهما، وهو ظاهر الرواية عن اصحابنا. البحر الرائق: ۲/ ۵۸، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. تبيين الحقائق: ۱/ ۴۳۴، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/ ۳۹۲، باب النوافل، فصل في القراءة، وفي نسخة: ۱/ ۴۷۳، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۲/ ۳۱ - ۳۲، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (ولزم نفل شرع فيه) بتكبيرة الاحرام او بقيام الثالثة شروعا صحيحا (قصدا) الا اذا شرع متنفلا خلف مفترض ثم قطعه واقتدى ناويا ذلك الفرض بعد تذكره، او تطوعا آخر او في صلاة ظان، او امي او امرأة، او محدث وافسده في الحال، الدر المختار، (قوله شروعا صحيحا) احتراز به عن اقتدائه متنفلا بنحو أمي او امرأة كما يأتي، وقوله قصدا احترز به عما لو ظن ان عليه فرضا ثم تذكر خلافه كما ياتي (قوله الا اذا شرع الخ) اى فلا يلزمه قضاء ما قطعه، ووجهه كما في البدائع، انه ما التزم إلا اداء هذه الصلاة مع الامام، وقد اداها، شامي: ۲/ ۲۹ - ۳۰، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/ ۵۷، باب الوتر والنوافل، (قوله ولزم النفل بالشروع ولو عند الغروب والطلوع،) ط: سعيد كراچي. النهر الفائق: ۱/ ۳۰۰، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان.

شروع کرنے کے بعد کسی وجہ سے توڑ دی، تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اگر وقت کے اندر اندر دوبارہ نہیں پڑھی، تو وقت کے بعد بھی پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

☆......نفل نماز نیت باندھ کر شروع کرنے سے پہلے تو نفل ہے، پڑھنا اور نہ پڑھنا دونوں کا اختیار ہے، پڑھنے کی صورت میں ثواب ملے گا اور نہ پڑھنے کی صورت میں گناہ نہیں ہوگا۔

باقی نفل نماز کی نیت باندھ کر شروع کر دینے کے بعد واجب ہو جاتی ہے، اگر چہ وہ کسی مکروہ وقت میں شروع کی گئی ہے، اور شروع کرنے سے واجب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس نماز کو پورا کرنا ضروری ہے، اگر کسی وجہ سے وہ نماز فاسد ہوگئی یا اس میں کراہت تحریمی آگئی، تو اس کی قضاء پڑھنا لازم ہوگا، بشرطیکہ وہ نماز قصداً شروع کی گئی ہو، اور اس کا شروع کرنا صحیح ہو، اور اگر نفل نماز قصداً شروع نہیں کی گئی تو اس کو پورا کرنا ضروری نہیں ہوگا، مثلاً کسی نے فرض نماز پڑھ لی، اور اس کو یاد نہیں ہے، اور اس نے یہ خیال کر کے کہ میں نے ابھی فرض نماز نہیں پڑھی، فرض نماز کی نیت سے نماز شروع کر دی، اس کے بعد اس کو یاد آیا کہ اس نے فرض نماز پڑھ لی ہے تو اس کی یہ نماز نفل ہو جائے گی، اور اس

---

(۱) (ولزم نفل شرع فيه) بتكبيرة الاحرام او بقيام الثالثة شروعا، صحيحا (قصدا) الدر المختار (قوله ولزم نفل الخ) اى لزم المضى فيه، حتىٰ اذا افسده لزم قضاؤه اى قضاء ركعتين وان نوى اكثر على مايأتي الخ، شامي: ۲/ ۲۹، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ،ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/ ۵۲، باب الوتر والنوافل، قوله ولزم النفل بالشروع ولو عند الغروب والطلوع، ط: سعيد كراچي. النهر الفائق: ۱/ ۳۰۰، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان. حلبي كبير، ص: ۳۹۲، فصل في النوافل، فروع لو ترك، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، فتح القدير: ۱/ ۳۹۶، باب النوافل فصل في القراءة، ط: رشيدية كوئته.

کو پورا کرنا ضروری نہیں ہوگا، اگر یہ نماز فاسد ہوجائے گی تو قضاء پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اگر کوئی شخص قعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد سہواً (بھول سے) کھڑا ہوجائے اور مزید دو رکعت پڑھ لے تو اس کی یہ دو رکعت نفل ہوجائیں گی، چونکہ ان دونوں رکعتوں کو قصداً شروع نہیں کیا گیا، اس لئے ان دونوں رکعتوں کو پورا کرنا بھی ضروری نہیں، اور یہ دونوں رکعت فاسد ہونے کی صورت میں قضاء بھی ضروری نہیں۔(۲)

☆......اور اگر نفل شروع کرنا صحیح نہ ہو، تو شروع کرنے کے بعد پورا کرنا، اور فاسد ہونے کی صورت میں اس کی قضاء کرنا لازم نہیں ہوگا، مثلاً کوئی مرد کسی عورت کی اقتداء میں نفل نماز شروع کردے، تو اس کا یہ شروع کرنا صحیح نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) (ولزم نفل شرع فيه، بتكبيرة الاحرام او بقيام الثالثة، شروعا صحيحا(قصدا) ......(ولو عند غروب وطلوع واستواء) على الظاهر (فان افسده حرم)...... لقوله تعالىٰ ولا تبطلوا اعمالكم ،(الا بعذر ووجب قضاء ه) (قوله يعني وافسده في الحال) ......قال في المنح: واحترز بقوله قصدا عن الشروع ظنا ، كما اذا ظن انه لم يصل فرضا فشرع فيه ،فتذكر انه قد صلاه صار ما شرع فيه نفلا لا يجب اتمامه حتىٰ لو نقضه لا يجب القضاء، شامي: ۲/ ۲۹ ـ ۳۰، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (وان قعد في الرابعة ثم قام عاد( وسلم وان سجد للخامسة سلموا وضم اليها سادسة لتصير الركعتان نفلا) ، والضم هنا آكد ، ولا عهدة لو قطع ...... وقال في الرد:( قوله ولا عهدة لو قطع ) اى لا يلزمه القضاء لو لم يضم وسلم لانه لم يشرع به مقصودا، شامي: ۲/ ۸۷، باب سجدة السهو، ط: سعيد كراچي. ،البحر الرائق: ۲/ ۱۰۴ ، باب سجدة السهو، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/ ۴۴۶ : ۴۴۸، باب سجود السهو، ط: رشيديه كوئته.

(۳) (لزم النفل بالشروع ولو عند الغروب والطلوع) ...... اطلق الشروع فالصرف الى الصحيح فلو لم يكن صحيحا لا قضاء عليه كما لو شرع في صلاة امي متطوعا او في صلاة امرأة او جنب او محدث كما في البدائع، البحر الرائق: ۲/ ۵۶ ـ ۵۷، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. ، شامي: ۲/ ۲۹، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچي. النهر الفائق: ۱/ ۳۰۰، ط: دار الكتب العلميه بيروت. لبنان.

## نفل قصداً شروع نہیں کی

☆......اگر نفل نماز قصداً شروع نہیں کی گئی تو اس کو پورا کرنا ضروری نہیں ہے، مثلاً کسی نے فرض نماز پڑھ لی اور اس کو یاد نہیں ہے، اور اس نے یہ خیال کر کے کہ میں نے ابھی فرض نماز نہیں پڑھی ہے، فرض کی نیت سے نماز شروع کر دی، اس کے بعد اس کو یاد آیا کہ اس نے فرض نماز پڑھ لی ہے، تو اس کی یہ نماز نفل ہو جائے گی، اور اس کو پورا کرنا ضروری نہیں ہوگا، اگر یہ نماز فاسد ہو جائے گی تو قضاء پڑھنا بھی لازم نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اگر کوئی شخص قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنے کے بعد بھول کر کھڑا ہو گیا اور مزید دو رکعت پڑھ لی تو اس کی یہ دو رکعت نفل ہو جائیں گی، چونکہ ان دونوں رکعتوں کو قصداً شروع نہیں کیا گیا، اس لئے ان دونوں رکعتوں کو پورا کرنا لازم نہیں تھا، اور اگر یہ دونوں رکعت فاسد ہو جائیں گی تو قضاء پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

## نفل کی بعض رکعتوں میں قرأت نہیں کی

اگر کسی شخص نے چار رکعت نفل نماز کی نیت کی، اور ہر شفع کی ایک ایک رکعت میں قرأت کی، اور ایک ایک میں قرأت نہیں کی، یا پہلے شفع کی ایک رکعت میں اور دوسرے

(۱)(ولزم نفل شرع فيه)...... (قصدا) (قوله يعني وافسده في الحال)...... قال في المنح: واحترز بقوله قصدا عن الشروع ظنا، كما اذا ظن انه لم يصل فرضا فشرع فيه فتذكر انه قد صلاه صار ما شرع فيه نفلا لا يجب اتمامه حتىٰ لو نقضه لا يجب القضاء، شامي: ۲/ ۲۹۔ ۳۰، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچي.

(۲)(وان قعد في الرابعة ثم قام عادو سلم وان سجد للخامسة سلموا وضم اليها سادسة لتصير الركعتان له نفلا) والضم هنا آكد، ولا عهدة لو قطع ......... الدر المختار (قوله ولا عهدة لو قطع) اى لا يلزمه القضاء لو لم يضم وسلم، لانه لم يشرع به مقصودا، شامي: ۲/ ۸۷، باب سجدة السهو، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۰۴، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي، فتح القدير: ۱/ ۴۴۶۔ ۴۴۸، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

شفع کی دونوں رکعتوں میں قرأت نہیں کی، توان دونوں صورتوں میں چار رکعت کی قضاء لازم ہوگی، اس لئے کہ ان دونوں صورتوں میں پہلے شفع کی تکبیر تحریمہ فاسد نہیں ہوئی، لہذا دوسرے شفع کی بناء اس پر صحیح ہوئی، اور فساد دونوں شفعوں میں آیا ہے، اس لئے چار رکعت کی قضاء لازم ہوگی۔(۱)

نوٹ: نماز کی ہر دو رکعت کو ایک ''شفع'' کہتے ہیں۔(۲)

## نفل کی رکعت

نوافل دن میں اور رات میں چار رکعت تک ایک ہی سلام سے پڑھنا افضل ہے، مگر ہر دو رکعت کے بعد بیٹھ کر ''التحیات'' پڑھنا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) (ولو قرأ في احدى الاوليين واحدى الاخريين على قول ابي يوسف رحمه الله قضاء الاربع وكذا عند ابي حنيفة رحمه الله) لان التحريمة باقية..... (ولو قرأ في احدى الاوليين لا غير قضى اربعا عندهما)، هداية. فتح القدير: ۱/۳۹۹، ط: رشيديه كوئٹه، البحر الرائق: ۲/۶۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي، شامي: ۲/۳۴، باب الوتر والنوافل، مبحث المسائل الستة عشرية، ط: سعيد كراچي.

(۲) والقراءة فرض في كل ركعات النفل لان كل شفع منه صلاة على حدة، مراقي الفلاح، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۲۶، باب شروط الصلاة واركانها، ط: قديمي كراچي. البحر: ۲/۵۶، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(۳) (ثم الافضل في صلاة الليل والنهار) من التطوع المطلق من حيث الكيفية كصلوة الضحى والتهجد ونحوهما (اربع ركعات بتحريمة واحدة) وسلام واحد (عنده) اى عند ابي حنيفة رحمه الله (وقالا) اى ابو يوسف و محمد الافضل (في) صلاة (الليل ركعتان) بتحريمة وقال الشافعي الافضل في الليل والنهار ركعتان، بتسليمة واحدة، الخ... بل المعارضة في الافضلية ثابتة والترجيح لمرجح وهو في الاربع لانه اشق على النفس بسبب طول تقييدها في مقام الخدمة، وقد قال عليه الصلاة والسلام انما اجرك على قدر نصبك فترجح ان الاربع افضل، حلبي كبير، ۳۹۰-۳۹۱، فصل في النوافل، فروع لو ترك، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۲/۱۵-۱۶، باب الوتر والنوافل، مطلب في لفظة ثمان، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۵۴، باب الوتر والنوافل، قوله والافضل فيهما الرباع، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۹۳، فصل في بيان النوافل، ط: قديمي كراچي.

## نفل کی قدر قیامت میں ہوگی

احادیث میں پانچ وقت کی فرض نمازوں سے پہلے یا بعد جن سنن اور نوافل کا ذکر آتا ہے، یہ بہت اہم ہیں، ان کی اہمیت اور قدر و قیمت کا اندازہ قیامت کے دن ہوگا جب اللہ تعالیٰ فرائض کی کمی کو سنن اور نوافل سے پورا کریں گے۔ اس لئے ان کا اہتمام کرنا چاہیئے تاکہ ضرورت کے وقت کام آئیں اور محتاج نہ ہونا پڑے۔(۱)

## نفل کی قرأت

☆......نفل نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی دوسری سورت یا کم سے کم کسی سورت کی تین آیتیں پڑھنا واجب ہے، اگر کسی نے سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت نہیں پڑھی تو سہو سجدہ لازم ہوگا، اور اگر سہو سجدہ نہیں کیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا چاہیئے۔(۲)

---

(۱) وعن ابی هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله صلوته فان صلحت فقد أفلح وأنجح وان فسدت فقد خاب و خسر، فان انتقص من فريضته شئ قال الرب تبارک و تعالیٰ انظروا هل لعبدی من تطوع فيكمل بها ما انتقص من الفريضة، ثم يكون سائر عمله كذلک، وفی رواية ثم الزكوٰة مثل ذلک، ثم تؤخذ الاعمال على حسب ذلک، رواه ابو داؤد ورواه احمد عن رجل، مشكوٰة المصابيح، ص: ۱۱۷، باب التطوع، الفصل الثانی، ط: قديمی كراچی.

" قال عليه السلام فی سنة الفجر صلوهما ولو طردتكم الخيل وقال فی الاخریٰ من ترک الاربع قبل الظهر لم تنله شفاعتی وقيل هذا فی الجميع لانه عليه السلام واظب عليها عند اداء المكتوبات بجماعة ولا سنة دون المواظبة والاولیٰ ان لا يتركها فی الاحوال كلها لكونها مكملات للفرائض، الا اذا خاف فوت الوقت، هداية. فتح القدير: ۱/۴۱۸ - ۴۱۹، باب ادراک الفريضة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) (وضم) اقصر (سورة) كالكوثر او ما قام مقامها، وهو ثلاث آيات قصار ...... (فی الاولیين من الفرض وجميع) ركعات (النفل و) كل (الوتر) احتياطا، شامی: ۱/۴۵۸ - ۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم، ط: سعيد كراچی. تبيين الحقائق: ۱/۴۳۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی. عالمگيری: ۱/۷۱، الفصل الثانی فی واجبات الصلاة،

☆......دن کی نفل اور سنتوں میں قرأت آہستہ ہی پڑھنی چاہئے، البتہ رات کی نفل اور سنتوں میں آہستہ اور بلند آواز سے پڑھنے کا اختیار ہے۔(۱)

## نفل کی قضاء

نفل نماز کی قضاء نہیں ہے، ہاں اگر شروع کرنے کے بعد فاسد کردی تو اس کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے، اگر وقت کے اندر ادا کردی تو بہتر ورنہ وقت کے بعد بھی ادا کرنا لازم ہے۔(۲)

## نفل کی نیت سے اقتداء کرنا

اگر امام فرض نماز پڑھا رہا ہے اور کوئی شخص نفل کی نیت سے اقتداء کر کے جماعت میں شامل ہوا ہے تو اقتداء صحیح ہے، کیونکہ نفل نماز فرض کی مغائر نہیں البتہ فجر اور عصر میں امام کے پیچھے نفل کی نیت سے شامل ہونا جائز نہیں۔(۳)

---

= ط: رشيدية كوئته.

(ومنها) قـراء ة الفاتحة والسورة...... وان تركها في الاخريين لا يجب ان كان في الفرض وان كان في النفل او الوتر وجب عليه كذا في البحر الرائق، هندية: ١٢٦/١، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئته.

(١) وفي التطوع بالنهار يخافت وفي الليل يتخير، فتح القدير: ٢٨٥/١، باب القراء ة، ط: رشيديه كوئته. شامي: ٥٣٣/١، فصل في القراء ة، ط: سعيد كراچي.

(٢) ولزم نفل شرع فيه) ......... (قوله ولزم نفل الخ)...... اى لزم المضي فيه، حتىٰ اذا افسده لزم قضاء ةُ اى قضاء ركعتين، شامي: ٢٩/٢، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ٣٩٦/١، ط: رشيديه كوئته. البحر الرائق: ٥٦/٢، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(٣) ويصلي المتنفل خلف المفترض كذا في الهداية، عالمگيرى: ٨٥/١، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيدية كوئته، شامي: ٥٩٠/١، باب الامامة، مطلب القياس بعد

## نفل کی ہر رکعت میں سورت ملانا ضروری ہے

نفل کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت ملانا ضروری ہے، اگر کسی ایک رکعت میں بھی سورت نہیں ملائی گئی تو آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۱)

## نفل کے درمیان میں بیٹھنا

اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر نفل نماز پڑھ رہا ہے، درمیان میں تھک جانے کی وجہ سے لاٹھی یا دیوار پر ٹیک لگا کر نماز پوری کرے یا بیٹھ کر نماز پوری کرے تو جائز ہے، عذر کی وجہ سے مکروہ نہیں ہوگا، اور اگر عذر کے بغیر بیٹھے گا تو مکروہ ہوگا، دونوں صورتوں میں نماز ہو جائے گی، کیونکہ نفل پڑھنے والا بلا کراہت ہر حال میں بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے، جب

---

= عصر الخ، ط: سعيد كراچی.

( وكره نفل) قصدا...... ( بعد صلاة فجرو) صلاة ( عصر) ، شامی: ۱/ ۳۷۴ ـ ۳۷۵، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت ، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/ ۵۲ ـ ۵۳، الفصل الثالث في بيان الاوقات التی لا تجوز فيها الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. فتح القدير: ۱/ ۲۰۶ ،فصل في الاوقات التی تكره فيها الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه.

( وان صلى ثلاثا منها) اى الرباعية ( اتم) منفردا( ثم اقتدى) بالامام ( متنفلا ويدرک) بذلک ( فضيلة الجماعة) حاوی ( الا في العصر) فلا يقتدى لكراهة النفل بعده ( والشارع في نفل لا يقطع مطلقا) ويتمه ركعتين الخ، الدر المختار ، شامی: ۲/ ۵۲ ـ ۵۳، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچی.

(۱) ( وضم) اقصر (سورة) كالكوثر او ما قام مقامها) وهو ثلاث آيات قصار...... (في الاوليين، من الفرض وجميع ) ركعات ( النفل و) كل ( الوتر) احتياطا، شامی: ۱/ ۴۵۸ ـ ۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع الخ، ط: سعيد كراچی، تبيين الحقائق: ۱/ ۴۳۲،باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/ ۷۱، ط: رشيديه كوئٹه.، فتح القدير: ۱/ ۳۹۵،باب النوافل ، فصل في القراءة، ط: رشيدية كوئٹه.

ولا يجب السجود الا بترک واجب الخ، هندية: ۱/ ۱۲۶، الباب الثانی عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

شروع سے نفل نماز بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے تو تھک جانے پر درمیان میں بھی بیٹھ سکتا ہے۔(۱)

## نفل مکروہ وقت میں شروع کرنے کا حکم

مکروہ وقت میں نفل شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے، مگر اس وقت نفل نماز کا توڑنا واجب ہے، دوسرے وقت میں قضاء پڑھے، اگر اس وقت نماز نہ توڑی بلکہ پوری کر لی تو گناہ ہوگا، مگر واجب ادا ہو جائے گا، قضاء لازم نہیں ہوگی۔(۲)

(۱) (ويتنفل مع قدرته على القيام قاعدا) لامضطجعا الا بعذر (ابتداء و) كذا (بناء) بعد الشروع بلا كراهة، الدر المختار، (قوله وكذا بناء الخ) ...... قال في الخزائن: ومعنى البناء ان يشرع قائما ثم يقعد في الاولىٰ او الثانية بلا عذر استحسانا خلافا لهما، وهل يكره عنده، الاصح لا، واما القعود في الشفع الثاني فينبغي جوازه اتفاقا، شامي: ۳۶/۲، باب الوتر والنوافل، مبحث المسائل الستة عشرية، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۴۰۰/۱، باب النوافل، فصل في القراءة، ط: رشيديه كوئٹة. البحر الرائق: ۶۲/۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(يجوز النفل) انما عبر به ليشمل السنن المؤكدة وغيرها فتصح اذا صلاها (قاعدا مع القدرة على القيام) وقد حكى فيه اجماع العلماء، وعلى غير المعتمد يقال الاسنة الفجر لماقيل بوجوبها وقوة تأكدها، الخ، مراقي الفلاح، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۴۰۲-۴۰۳، فصل في صلاة النفل جالسا، و في الصلاة على الدابة وصلاة الماشي، ط: قديمي كراچي.

(وجاز اتمامه) اى اتمام القادر نفله (قاعدا) سواء كان في الاولىٰ او الثانية (بعد افتتاحه قائما) عند ابى حنيفة رحمه الله لان القيام ليس ركنا في النفل فجاز تركه الخ، مراقي الفلاح، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۴۰۴، فصل في صلاة النفل جالسا الخ، ط: قديمي كراچي.

(۲) (ولزم نفل شرع فيه) بتكبيرة الاحرام او بقيام الثالثة شروعا صحيحا (قصدا) .......... ولو عند غروب و طلوع واستواء) على الظاهر (فان افسده حرم) لقوله تعالىٰ ولا تبطلوا اعمالكم (الا بعذر ووجب قضاؤه) الدر المختار مع الرد: ۲۹/۲-۳۱، (قوله الا بعذر) استثناء من قوله حرم: اى انه عند العذر لا يحرم افساده، بل قد يباح وقد يستحب كما قدمه في آخر مكروهات الصلاة، ومن العذرما اذاكان شروعه في وقت مكروه، ففي البدائع: الافضل عندنا ان يقطعها وان اتم فقد اساء ولا قضاء عليه لانه اداها كما وجبت فاذا قطعها لزمه القضاء آه، قال في البحر: وينبغي ان يكون القطع واجبا خروجا عن المكروه تحريما، وليس بابطال للعمل، لانه ابطال ليؤديه على وجه اكمل فلايعد ابطالا، شامي: ۳۰/۲-۳۱، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۵۷/۲، باب الوتر والنوافل، قوله ولزم النفل بالشروع، الخ، ط: سعيد كراچي. هندية: ۵۲/۱، الفصل الثالث في بيان الاوقات التي لا تجوز فيها الصلوة وتكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه.

## نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا

نفل نماز جیسا کہ شروع میں بیٹھ کر پڑھنے کا اختیار ہوتا ہے ویسا ہی کھڑے ہوکر نفل نماز شروع کرنے کے بعد نماز کے درمیان میں بیٹھ جانے کا اختیار بھی ہوتا ہے، اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں۔(۱)

## نفل نماز شروع کرکے فاسد کردی

نفل نماز شروع کرنے سے پہلے تو نفل ہے لیکن شروع کرنے کے بعد اس کو پورا کرنا واجب ہے، اس لئے اگر کسی نے نفل نماز شروع کرنے کے بعد فاسد کردی، تو اس کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے، اگر اسی وقت کے اندر اندر ادا کردی تو بہتر ورنہ وقت گذرنے کے بعد بھی اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۲)

---

(۱) (ویتنفل مع قدرته على القيام قاعدا) لامضطجعا الا بعذر (ابتداء و) كذا (بناء) بعد الشروع بلا كراهة، الدر المختار، (قوله وكذا بناء الخ) ...... قال في الخزائن: ومعنى البناء ان يشرع قائما ثم يقعد في الاولىٰ او الثانية بلا عذر استحسانا خلافا لهما، وهل يكره عنده، الاصح لا، واما القعود في الشفع الثاني فينبغي جوازه اتفاقا، شامي: ۲/ ۳۶، باب الوتر والنوافل، مبحث المسائل الستة عشرية، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/ ۴۰۰، باب النوافل،فصل في القراءة، ط: رشيدية كوئته.البحر الرائق: ۲/ ۶۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(يجوز النفل) انما عبر به ليشمل السنن المؤكدة وغيرها فتصح اذا صلاها (قاعدا مع القدرة على القيام) وقد حكى فيه اجماع العلماء، وعلى غير المعتمد يقال الاسنة الفجر لماقيل بوجوبها وقوة تأكدها، الخ، مراقي الفلاح، حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۴۰۲ ـ ۴۰۳، فصل في صلاة النفل جالسا ،و في الصلاة على الدابة وصلاة الماشي، ط: قديمي كراچي.

(وجاز اتمامه) اى اتمام القادر نفله( قاعدا) سواء كان في الاولىٰ او الثانية (بعد افتتاحه قائما) عند ابى حنيفة رحمه الله لان القيام ليس ركنا في النفل فجاز تركه الخ، مراقي الفلاح، حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۴۰۴، فصل في صلاة النفل جالسا الخ، ط: قديمي كراچي.

(۲) (ولزم نفل شرع فيه) ...... وقال في الرد: اى لزم المضي فيه حتىٰ اذا افسده لزم قضاءه، شامي: ۲/ ۲۹، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/ ۳۹۶، باب النوافل، فصل في القراءة، ط: رشيدية كوئته. البحر الرائق: ۲/ ۵۶، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

## نفل نماز میں قرأت کیسے پڑھے

جونفل نمازیں دن میں پڑھی جائیں ان میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا واجب ہے اور جونفلیں رات کو پڑھی جائیں ان میں بلند آواز سے یا آہستہ آواز سے قرأت کرنے کا اختیار ہے۔(۱)

## نفل نماز میں قرأت نہیں کی

چار رکعات والی نماز میں قرأت نہ کرنے کی چھ صورتیں ہیں، اور وہ تمام صورتیں یہ ہیں:

۱......چار رکعت نفل کی نیت کر کے چاروں رکعتوں میں قرأت نہیں کی۔

۲......چار رکعت نفل میں سے پہلی دو رکعتوں میں قرأت نہیں کی اور آخری دونوں رکعتوں میں قرأت کی۔

۳......چار رکعت نفل میں سے شروع کی دونوں رکعتوں میں قرأت کی اور آخری دونوں رکعتوں میں قرأت نہیں کی۔

۴......چار رکعت نفل میں سے پہلی دو رکعتوں میں سے کسی ایک رکعت میں قرأت نہیں کی۔

۵......چار رکعت نفل میں سے آخری دو رکعتوں میں سے کسی ایک رکعت

---

(۱) وفی التطوع بالنهار يخافت وفی الليل يتخير ،فتح القدير : ۱/۲۸۵، باب صفة الصلاة، فصل في القراء ة، ط: رشيديه كوئته.

(كمتنفل بالنهار) فانه يسر (ويخير المنفرد في الجهر) وهو افضل ويكتفي بادناه (ان ادى) وفي السرية يخافت حتما على المذهب كمتنفل بالليل منفردا الخ، الدر المختار، شامي: ۱/۵۳۳، فصل في القراء ة، ط: سعيد كراچي.

میں قرأت نہیں کی۔

۶ ...... چار رکعت نفل میں سے شروع کی دو رکعت میں اور تیسری اور چوتھی رکعت کی کسی ایک رکعت میں قرأت نہیں کی۔

ان چھ صورتوں میں صرف دو رکعت کی قضاء لازم ہوگی۔(۱)

پہلی اور دوسری صورت میں صرف پہلی دو رکعت کی قضاء لازم ہے، کیونکہ پہلی دو رکعتوں میں قرأت نہ کرنے کی وجہ سے تکبیر تحریمہ فاسد ہوگئی اور آخری دو رکعتوں کی بناء اس پر صحیح نہیں ہوئی، گویا کہ آخری دو رکعت شروع ہی نہیں کی گئی، اس لئے اس کی قضاء بھی لازم نہیں ہوگی۔(۲)

تیسری صورت میں پہلی دونوں رکعت صحیح ہیں آخری دونوں رکعت صحیح نہیں ہوئیں، اس لیے آخری دونوں رکعت کی قضاء لازم ہے۔(۳)

---

(۱) (کما) یقضی رکعتین (لو ترک القراءة فی شفعیه او ترکها فی الاول) فقط (او الثانی او احدی) رکعتی (الثانی او احدی) رکعتی (الاول او الاول) واحدی الثانی لا غیر) لان الاول لما بطل لم یصح بناء الثانی علیه، شامی: ۲/ ۳۲- ۳۳، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة الحاجة، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۲/ ۳۹۷- ۳۹۹، ط: رشیدیه کوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۵۹- ۶۰، باب الوتر والنوافل، قوله او لم یقرأ فیهن شیئا، الخ، ط: سعید کراچی.

(۲) (قوله فی شفعیه) فیقضی الشفع الاول عندهما لبطلان التحریمة وعدم صحة الشروع فی الثانی...... (قوله فی الاول فقط) ای فیقضی رکعتین اجماعا. شامی: ۲/ ۳۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/ ۵۹، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۱/ ۳۹۷- ۳۹۹، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) (قوله او الثانی) ای فیقضیه فقط اجماعا لصحة الاول وصحة الشروع فی الثانی، وفساد ادائه بترک القراءة فیه، شامی: ۲/ ۳۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/ ۵۹، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۱/ ۳۹۹، ط: رشیدیة کوئٹه.

چوتھی صورت میں آخری دونوں رکعت صحیح ہیں، شروع کی دونوں رکعت فاسد ہیں، اس لئے شروع کی دونوں رکعتوں کی قضاء لازم ہوگی۔(۱)

پانچویں صورت میں شروع کی دونوں رکعتیں صحیح ہیں اور آخری دونوں رکعتیں فاسد ہیں، اس لئے ان دونوں رکعتوں کی قضاء لازم ہے۔(۲)

چھٹی صورت میں پہلی دونوں رکعتوں میں قرأت نہ کرنے کی وجہ سے تکبیر تحریمہ فاسد ہوگئی اور آخری دونوں رکعتوں کو اس پر بناء کرنا صحیح نہیں ہوا، اس لئے صرف شروع کی دو رکعتوں کی قضاء لازم ہے، آخری دونوں رکعتوں کی قضاء لازم نہیں۔(۳)

## نفل وتر کے بعد پڑھنا

"وتر کے بعد نفل پڑھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (قوله او احدى ركعتي الاول) : فيه صورتان ايضا: اى فيلزمه قضاء ة، فقط اجماعا ايضا لافساده بترك القراءة في ركعة منه ولفساد التحريمة، وعدم صحة الشروع في الثاني عند محمد ، ولبقائها مع صحته اداء الثاني عندهما، شامي: ۲/ ۳۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۲/ ۶۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/ ۳۹۹،باب النوافل، فصل في القراءة، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) (قوله او احدى ركعتي الثاني اى فيقضيه فقط اجماعا ايضا لما قلنا، شامي: ۲/ ۳۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۶۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي، فتح القدير: ۱/ ۳۹۹،باب النوافل، فصل في القراءة، ط: رشيديه كوئٹه.

(۳) (قوله او الاول واحدى الثاني) تحته صورتان ايضا: اى لو ترك القراءة في الشفع الاول وفي ركعة من الثاني: اى اولاه، او ثانيته، يقضي الشفع الاول عند الامام محمد ، لفساد التحريمة وعدم صحة الشروع في الثاني ، شامي: ۲/ ۳۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۶۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي، فتح القدير: ۱/ ۳۹۹،باب النوافل ، فصل في القراءة، ط: رشيديه كوئٹه.

## نقش ونگار والے مصلے

نقش ونگاروالے مصلے پرنماز پڑھنے سے نماز ادا ہو جاتی ہے لیکن نقش ونگاروالے مصلے کو پیش نظر رکھنا اور ترجیح دینا اچھا نہیں، بلکہ سادہ مصلے زیادہ بہتر ہیں تا کہ نماز کے دوران نقش ونگار میں دل مشغول نہ ہو جائے۔(۱)

## نقشہ

نماز کے وقتوں کے لیے اصل تو آسمانی علامات ہی ہیں جو اپنی اپنی جگہ ذکر کی گئی ہیں لیکن گھڑی اور نقشوں وغیرہ سے اس کے ساتھ مطابقت ہونا یقینی یا گمان غالب کے درجہ میں ہو تو گھڑی، نقشے اور جنتریوں پر عمل کرنا بلا کراہت جائز بلکہ بہتر ہے اور مساجد میں ان کے ذریعہ وقت کی پابندی کرنا نمازیوں کی سہولت کے لیے انتظامی مصلحت کے

---

(۱) (او لغير ذی روح لا) يكره لانها لا تعبد، وخبر جبريل مخصوص بغير المهانة كما بسطه ابن الكمال، الدر المختار، شامی: ۱/ ۶۴۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترک السنة اولیٰ، ط: سعيد كراچی.

(ولا بأس بنقشه خلا محرابه) فانه يكره، لانه يلهي المصلي، الدر المختار (قوله لانه يلهي المصلي) اى فيخل بخشوعه من النظر الى موضع سجوده ونحوه، وقد صرح في البدائع في مستحبات الصلاة انه ينبغي الخشوع فيها، ويكون منتهى بصره الى موضع سجوده الخ، وكذا صرح في الاشباه ان الخشوع في الصلاة مستحب، والظاهر من هذا ان الكراهة هنا تنزيهية، فافهم، شامی: ۱/ ۶۵۸، باب ما يفسد الصلاة و ما يكره فيها، قبل مطلب في افضل المساجد، ط: سعيد كراچی.

[تتمه] .......... منها الصلاة بحضرة ما يشغل البال ويخل بالخشوع كزينة ولهو ولعب، الخ، شامی: ۱/ ۶۵۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبل مطلب في احكام المسجد، ط: سعيد كراچی.

پیش نظر جائز ہے اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔(۱)

## نقصان کا خطرہ ہو تو نماز توڑنا جائز ہے

اگر نماز کی نیت باندھنے کے بعد ایک درہم کی مقدار مالی نقصان ہو رہا ہو تو نماز توڑنا درست ہے، اور ایک درہم ساڑھے تین ماشے (۳،۴۰۲ گرام) چاندی ہے، اور چاندی کی قیمت گھٹتی بڑھتی رہتی ہے، لہذا ہر زمانہ میں بازار سے اس کی قیمت معلوم کر لی جائے۔(۲)

## نماز

جو نماز بے حیائی کی باتوں اور ناپسندیدہ امور سے مانع ہے، وہی نماز ہے جس میں بندہ اپنے رب کی عظمت کا اعتراف کرے، اس کے عذاب سے ڈرے، اور اس کی

---

(۱) (قوله كالقطب) ...... " فينبغي الاعتماد في اوقات الصلاة وفي القبلة ، على ما ذكره العلماء الثقات في كتب المواقيت وعلى ما وضعوه لها من الآلات كالربع والاصطرلاب فانها وان لم تفد اليقين ، تفيد غلبة الظن للعالم بها ، وغلبة الظن كافية في ذلك ، شامي: ۱/ ۴۳۱، باب شروط الصلاة، مبحث استقبال القبلة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ويباح قطعها لنحو قتل حية ، ونددابة ووفورقدر ، وضياع ماقيمته درهم له او لغيره الدر المختار، (قوله وضياع ما قيمته درهم) قال في مجمع الروايات ، لان ما دونه حقير فلا يقطع الصلاة لاجله، لكن ذكر في المحيط في الكفالة ان الحبس بالدانق يجوز فقطع الصلاة اولىٰ ، وهذا في مال الغير ، اما في ماله لا يقطع ، والاصح جوازه فيهما ...... والذى مشىٰ عليه في الفتح التقييد بالدرهم .شامي: ۱/ ۶۵۴، باب ما يفسد الصلاة، قبل مطلب في احكام المسجد ،ط : سعيد كراچي.(رجل قام الى صلاة فسرق منه شئى قيمته درهم له ان يقطع الصلاة، ويطلب السارق سواء كانت فريضة او تطوعا لان الدرهم مال، عالمگيرى: ۱/ ۱۰۹ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه.فتح القدير: ۱/ ۳۶۵، فصل ويكره للمصلي الخ،ط: رشيدية كوئٹه.

رحمت کا امیدوار ہو۔(۱)

## نماز احرام

''احرام کی نماز'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## نماز اور جسمانی صحت

نماز ایک بہترین ورزش ہے سستی کاہلی اور بے عملی کے اس دور میں صرف نماز ہی ایک ایسی ورزش ہے کہ اگر اس کو صحیح طرز پر پڑھا جائے تو دنیا کے تمام دکھوں کا مداوا بن سکتی ہے۔

نماز کی ورزشیں جہاں بیرونی اعضاء کی خوشنمائی وخوبصورتی کا ذریعہ ہیں وہاں اندرونی اعضاء مثلاً دل، گردے، جگر، پھیپھڑے، دماغ، آنتیں، معدہ، ریڑھ کی ہڈی، گردن، سینہ اور تمام قسم کے (GLANDS) گلینڈز کی نشو ونما کرتی ہیں بلکہ جسم کو سڈول اور خوبصورت بناتی ہیں۔

---

(۱) قال اللہ تعالیٰ: ان الصلوۃ تنهى عن الفحشاء والمنكر، قال الامام الرازی: المسألة الثالثة...... قال بعض المفسرين " الصلاةُ هي التي تكون مع الحضور وهي تنهى، حتىٰ نقل عنه صلى الله عليه وسلم " من لم تنهه صلاته عن المعاصي لم يزدد بها الا بعدا" التفسير الكبير، للامام الفخر الرازی، سورة العنكبوت، آية: ۴۵، : ۲۵/ ۷۲، الطبعة الثالثة " قال في الجامع لاحكام القرآن تحت هذه الآية: الثالثة ...... " اقم الصلوة" ادامتها والقيام بحدودها...... فاذا دخل المصلى في المحراب وخشع وأخبت لربه واذكر انه واقف بين يديه، وانه مطلع عليه ويراه صلحت لذلك نفسه وتذللت، وظهرت على جوارحه هيبتها،...... لان صلاة المؤمن هكذا ينبغي ان تكون. الجامع لاحكام القرآن، لابی عبد الله محمد بن احمد الانصاری القرطبی، جزء: ۱۳، ص: ۲۳۰، سورة العنكبوت، آية: ۴۵، و: ۱۳/ ۳۷، ۳۴۸۰۳، ط: الهيئة المصرية العامة للكتب.

فالصلاة التي تنهى عن الفحشاء والمنكر هي تلك الصلاة التي يكون العبد فيها معظما ربه خائفا منه، راجيا رحمته الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۱۷۳، كتاب الصلاة، حكمة مشروعيتها، ط: دار الفكر.

یہ ورزشیں ایسی ہیں جن سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے اور آدمی غیر معمولی طاقت کا مالک بن جاتا ہے۔ ایسی بھی ہیں جن سے چہرے کے نقش و نگار خوبصورت اور حسین نظر آتے ہیں۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۴۰)

## نماز اور دیوان سنگھ مفتون

دیوان سنگھ مفتون مشہور جرنلسٹ (Journalist) اور حریت پسند ہندوستانی لیڈر گذرا ہے۔ اس کا رسالہ ''ریاست'' کے نام سے نکلتا تھا جس کی تقسیم ہند کے ادبی علمی حلقوں میں بڑی دھوم تھی وہ اپنے رسالہ میں لکھتا ہے۔

''نماز اوقات کار کی پابندی سکھاتی ہے جس نے ڈسپلن (Discipline) اور باقاعدگی سیکھنی ہو وہ نماز پر غور کرے، نماز سے مالک اور غلام کا فرق ختم ہوتا ہے، جب اس کی صف میں محمود و ایاز کھڑے ہوتے ہیں''۔

اگر تمام مسلمان نماز پڑھنا شروع کر دیں تو وہی غالب ہوں جیسا کہ ان کا قرآن کہتا ہے۔

نماز جسم اور معاشرے کی اصلاح کی بہترین جاپ اور چین ہے اس سے رام (اللہ تعالیٰ) بھی راضی اور مخلوق بھی راضی۔

بحوالہ ریاست ایڈیٹر دیوان سنگھ مفتون (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۵۲)

## نماز اور یوگا

یوگی ماہرین نے نماز کو سانس کی مشق کا بالکل آسان طریقہ قرار دیا ہے۔ اس میں وہ تین مقام خاص طور پر بیان کرتے ہیں ایک قیام اور اس میں سجدہ کی جگہ نگاہ کا ارتکاز، دوسرا رکوع اس میں پاؤں کی جگہ نگاہ کا ارتکاز اور سجدہ میں سانس کی مشق اور

سانس کا ارتکاز۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/ ۴۵)

## نماز اہم عبادت ہونے کی وجہ

۱......اسلام کے تمام فرائض حج، زکوۃ اور روزہ وغیرہ زمین پر فرض ہوئے، اور نماز آسمان بلکہ اللہ کے عرش کے پاس فرض ہوئی، رب العالمین کی خاص حضوری میں آمنے سامنے فرض ہوئی،(۱) اس لئے نماز کا جس قدر اہتمام کیا گیا ہے اس قدر کسی اور عبادت کا نہیں کیا گیا اور قرآن وحدیث میں جس قدر نماز کی تاکید کی گئی کسی اور عبادت کے بارے میں اتنی تاکید نہیں کی گئی۔

۲......دوسری وجہ یہ ہے کہ جب بندہ نماز کی نیت باندھتا ہے، تو رب العالمین سامنے تشریف لاتے ہیں، اور جب کوئی بدقسمت، محروم نمازی نماز کے اندر اپنی نگاہ دوسری طرف لے جاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بندے ہم تیرے سامنے ہیں، تو ہماری طرف نہیں دیکھتا، کیا ہم سے بھی کوئی اچھی چیز تجھ کو نظر آ گئی، جو ہم کو چھوڑ کر تو اس طرف متوجہ ہو گیا۔

۳......تیسری وجہ (الف) جب بندہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو کر اللّٰہ اکبر کہہ کر نیت باندھتا ہے تو اس کی حالت اور کیفیت یہ ہوتی ہے کہ ادھر تکبیر ختم کی ادھر اس کے تمام گناہ معاف ہو گئے اور وہ ایسا پاک وصاف ہو گیا جیسے کہ وہ آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

---

(۱) وكان فرض الصلوات الخمس ليلة المعراج وهي ليلة السبت لسبع عشرة ليلة خلت من رمضان قبل الهجرة بثمانية عشر شهرا من مكة الى السماء، البحر الرائق: ۱/ ۲۴۴، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی. شامی: ۱/ ۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی. مشكوة شريف، ص: ۵۲۸، باب في المعراج، الفصل الاول، ط: قديمی كراچی.

(ب) جب نمازی نیت باندھنے کے بعد سبحانک اللّٰھم الخ کے بعد اعوذ باللّٰہ...... پڑھتا ہے تو نمازی کے ایک ایک بال کے بدلے ایک ایک نیکی ملتی ہے۔

(ج) جب سورۂ فاتحہ الحمد...... پڑھتا ہے تو ایک حج وعمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

(د) جب رکوع کرتا ہے اور سبحان ربی العظیم پڑھتا ہے، تو اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے کہ اس نے تمام آسمانی کتابیں پڑھی ہوں اور اس پر ثواب ملے۔

(ہ) جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو نظر رحمت سے دیکھتا ہے۔

(و) جب نمازی سجدہ کرتا ہے تو تمام جنات اور انسانوں کی تعداد کے برابر ثواب ملتا ہے۔

(ز) جب سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتا ہے تو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

(ح) جب سلام پھیرتا ہے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تا کہ وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔(۱)

(مجالس سنیہ شرح اربعین نوویہ)

---

(۱) عن عبد اللہ بن عمر قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ان العبد اذا قام الی الصلاۃ وقال: اللہ اکبر خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ واذا قال: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، کتب اللہ لہ بکل شعرۃ علی بدنہ حسنۃ واذا قرأ الفاتحۃ فکانما حج واعتمر، واذ ارکع فکانما تصدق بوزنہ ذھبا واذا قال: سبحان ربی العظیم فکانما قرأ کل کتاب نزل من السماء واذا قال: سمع اللہ لمن حمدہ نظر اللہ الیہ بالرحمۃ واذا سجد اعطاہ اللہ تعالیٰ بعدد الانس والجن حسنات، واذا قال: سبحان ربی الاعلیٰ فکانما اعتق بکل سورۃ، وآیۃ رقبۃ واذا تشھد اعطاہ اللہ ثواب الصابرین واذا سلم فتحت لہ ابواب الجنۃ الثمانیۃ، ید خل من ایھما شاء، المجالس السنیۃ فی الکلام علی الاربعین النوویۃ، ص: ۵۵، المجلس الثانی والعشرون فی الحدیث الثانی والعشرین، ط: المطبعۃ المیمنیہ بمصر۔

۴...... چوتھی وجہ: حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ نماز پڑھنے والے کے لئے تین خصوصی عزتیں ہیں، پہلی عزت یہ ہے کہ جب کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے، تو اس کے سر سے لے کر آسمان تک اللہ کی رحمت کا بادل چاروں طرف سے گھیر لیتا ہے، اور نیکیاں بارش کی طرح برستی ہیں۔

دوسری وجہ یہ کہ فرشتے نماز پڑھنے والے کے چاروں طرف جمع ہو جاتے ہیں، اور اس کو اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں۔

تیسری وجہ یہ کہ ایک فرشتہ پکارتا ہے، اے نمازی اگر تو دیکھ لے تیرے سامنے کون ہے اور تو کس سے بات کرتا ہے، تو اللہ کی قسم تو قیامت تک نماز سے سلام نہ پھیرے اور نماز ہی میں مشغول رہتے رہتے مرجائے اور کبھی بس نہ کرے۔(۱)

چوتھی وجہ یہ ہے کہ جب قیامت کے دن نمازیوں کو جنت میں جانے کا حکم ہوگا تو سب سے پہلے ایک جماعت جنت میں جائے گی، جن کے چہروں کی چمک سورج کی طرح ہوگی، فرشتے ان سے دریافت کریں گے، تم کون لوگ ہو، اور دنیا میں کیا عمل کیا کرتے تھے؟ یہ جماعت جواب دے گی ہم مسلمان ہیں اور نماز کی حفاظت کرنا ہمارا عمل تھا، فرشتے دریافت کریں گے، نماز کی حفاظت کس طرح کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے ہم لوگ ہمیشہ پانچوں وقت نماز سے پہلے ہی آ کر مسجد میں بیٹھ جاتے تھے۔

ان کے بعد دوسری جماعت پل صراط سے گذرے گی، ان کے چہرے چودھویں

---

(۱) قال ابو الليث السمرقندی: وروی عن الحسن البصری رحمه الله عن النبی صلی الله عليه وسلم انه قال: للمصلي ثلاث كرامات يتناثر البر علي رأسه من عنان السماء الى مفرق رأسه والملائكة محفوظة من قدميه الى عنان السماء وملك ينادي: لو يعلم العبد من يناجي ما انتقل من صلاته، تنبيه الغافلين، ص: ۱۶۳، باب الصلوات الخمس، ط: دار الكتب العلميه بيروت.

رات کے چاند کی طرح چمک دار ہوں گے، فرشتے ان سے پوچھیں گے، تم کون ہو، اور دنیا میں کیا عمل کرتے تھے؟ جواب دیں گے کہ ہم نماز کی حفاظت کرنے والے مسلمان ہیں، فرشتے پھر دریافت کریں گے کہ تم کس طرح حفاظت کرتے تھے؟ یہ مسلمان جواب دیں گے ہم اذان سے پہلے وضو کر کے بیٹھ جاتے، اور اذان سنتے ہی مسجد میں پہنچ جاتے اور نماز پڑھتے تھے۔

اس کے بعد تیسری جماعت پل صراط سے گذرے گی، جن کے چہرے تاروں کی مانند چمک دار اور روشن ہوں گے، ان سے بھی فرشتے یہی سوال کریں گے کہ تم کون ہو؟ اور تمہارا عمل کیا تھا، یہ جواب دیں گے کہ ہم اذان سن کر وضو کرتے اور پھر فوراً ہی مسجد میں پہنچ جاتے، اور ہمیشہ تکبیر اولیٰ کا خیال کرتے تھے۔(۱)

پانچویں وجہ یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: (۱) اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا سب سے بڑا ذریعہ نماز ہے (۲) نماز فرشتوں کی محبت کا وسیلہ ہے (۳) نماز

---

(۱) ویقال: انه اذا کان یوم القیامة یحشر قوم وجوههم کالکوکب الدری: فتقول لهم الملائکة: ما کانت اعمالکم،: فیقولون: کنا اذا سمعنا الاذان قمنا الی الطهارة لا یشغلنا غیرها، ثم تحشر طائفة وجوههم کالاقمار فیقولون بعد السوال، کنا نتوضأ قبل الوقت، ثم حشر طائفة وجوههم کالشمس فیقولون: کنا نسمع الاذان في المسجد، احیاء علوم الدین للغزالی: ۱/۱۹۸، کتاب اسرار الصلاة ومهماتها، فضیلة الجماعة، ط: دار الخیر دمشق حلبونی.

اذا کان یوم القیامة امر بطبقات المصلین الی الجنة فتأتی اول زمرة کالشمس، فتقول الملائکة: من انتم؟ قالوا: نحن المحافظون علی الصلاة، قالوا: کیف کانت محافظتکم علی الصلاة، قالوا: کنا نسمع الاذان ونحن في المسجد ثم تأتی زمرة اخری کالقمر لیلة البدر، فتقول الملائکة من انتم؟ قالوا: نحن المحافظون علی الصلاة، قالوا: کیف کانت محافظتکم علی الصلاة، قالوا: کنا نتوضأ قبل الوقت ثم نحضر مع سماع الاذان ثم تأتی زمرة اخری کالکواکب، فتقول الملائکة من انتم؟ قالوا نحن المحافظون علی الصلاة، قالوا: کیف کانت محافظتکم علی الصلاة، قالوا، کنا نتوضأ بعد الاذان، نزهة المجالس و منتخب النفائس: ۱/۱۳۱، باب فضل الصلاة لیلا و نهارا ومتعلقاتها، ط: مطبعه فتح الکریم، بمبئی هند.

گذرے ہوئے تمام انبیاء کا طریقہ ہے (۴) نماز اللہ کی معرفت کی مشعل ہے (۵) نماز اسلام کی جڑ اور بنیاد ہے (۶) نماز دعا قبول ہونے کا سبب ہے (۷) نماز کے بغیر کوئی نیکی قبول نہیں ہوتی (۸) نماز سے روزی میں برکت ہوتی ہے (۹) نماز نفس اور شیطان کے مقابلہ کے لئے سب سے بڑا ہتھیار ہے (۱۰) نماز موت کے وقت موت کے فرشتہ سے نمازی کے لئے سفارش کرے گی کہ اس کی جان آسانی سے نکالنا (۱۱) نماز مومن کے دل کا نور ہے، نماز قبر کے اندر روشنی کا ذریعہ ہے۔ (۱۲) نماز قبر میں مردہ کی طرف سے منکر نکیر کو جواب دے گی (۱۳) نماز قبر میں قیامت تک مردہ کی غمخوار اور ساتھی رہے گی (۱۴) نماز قیامت کے دن نمازی پر سایہ کرے گی (۱۵) نماز نمازی کے سر کا تاج اور بدن کا لباس ہوگی (۱۶) نماز قیامت کے اندھیرے میں مشعل بن کر نمازی کے آگے چلے گی (۱۷) نماز حساب و کتاب کے وقت جہنم کے درمیان آڑ ہو جائے گی (۱۸) نماز اللہ کے سامنے معاف کرانے کے لئے حجت اور بحث و تکرار کرے گی (۱۹) نماز کا وزن سب گناہوں سے بڑھ جائے گا (۲۰) نماز پل صراط سے گذر جانے کے لئے اجازت نامہ اور پاسپورٹ ہے (۲۱) نماز جنت کی کنجی ہے جو جنت کے بند دروازہ کو کھول کر نمازی کو اس میں داخل کرادے گی۔ (۱)

---

(۱) عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جده عن علی بن ابی طالب عن النبی صلی الله علیه وسلم: الصلاة مرضاة للرب وحب الملائکة وسنة الانبیاء ونور المعرفة واصل الایمان، واجابة الدعاء وقبول الاعمال وبركة فی الرزق، وسلاح فی الاعداء وكراهیة للشیطان وشفیع بین صاحبها وبین ملك الموت، ونور فی قلبه وفراش تحت جنبه وجواب مع منكر و نكیر ومونس وزائر معه فی قبره الی یوم القیامة فاذا كانت یوم القیامة كانت الصلاة ظلا فوقه و تاجا علی رأسه، ولباسا علی بدنه ونورا یسعی بین یدیه وستراً بینه وبین النار وحجة للمؤمنین بین یدی رب العالمین وثقلا فی المیزان وجوازاً علی الصراط ومفتاحا للجنة، لان الصلاة تحمید و تسبیح وتقدیس وتعظیم وقراءة ودعاء و تمجید ولان افضل الاعمال كلها الصلوة لوقتها، نزهة المجالس و منتخب النفائس: ۱/۱۲۱، باب فضل الصلوات لیلا و نهارا ومتعلقاتها، ط: مطبعة فتح الكریم بمبئی هند.

## نماز ایک مکمل اور جامع مراقبہ ہے

آج مغرب کی دنیا اس کو (Meditation) کے نام دے رہی ہے۔ (Meditation) کے کلب بنے ہوئے ہیں۔ مرد، عورتیں جاتی ہیں۔ میں نے فلاڈلفیا کی یونیورسٹی آف پیلوونیا میں لیکچر دیا۔ مجھ سے لوگوں نے سوال کیا کہ یہ (Meditation) کیا ہے؟ میں نے ایک Counter Question کیا کہ آپ کیا جانتے ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ ہر جگہ محلّہ محلّہ Meditation Centre کھلے ہوئے ہیں۔ مرد، عورتیں جاتی ہیں وہ ان کو بٹھا دیتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ اپنی ناک کے سرے پر توجہ مرکوز کرو، کبھی کہتے ہیں اپنی ناف پر توجہ کو مرکوز کرو، ہر چیز بھول جاؤ Feel Relax وغیرہ وغیرہ۔

وہ لوگ گھنٹہ آدھ گھنٹہ بیٹھے رہتے ہیں، پیسے بھی دیتے ہیں، ٹائم بھی دیتے ہیں اوران کے احسان مند بھی ہوتے ہیں کہ ہم نے Relax Feel کیا۔

اب سوچئے کہ وہ تھک تھکا کر ہماری راہ پر آرہے ہیں، اس میں شک نہیں کہ اللہ نے جو سکون اپنی یاد کے اندر رکھا ہے وہ کسی چیز میں نہیں ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/ ۷۸)

## نماز پانچ وقت کیوں مقرر ہوئی

جیسا کہ جسم کی تقویت کے لئے بار بار غذا کی ضرورت ہوتی ہے ایسا ہی روح کی صحت، صفائی اور تقویت کے لئے روحانی غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس طرح جسم کی تقویت کے لئے ایک دن میں متعدد مرتبہ غذا کھانا ضروری ہے اسی طرح روح جو لطیف اور نازک ترین چیز ہے اس کی صحت، صفائی اور قوت قائم رکھنے کے لئے دن

میں متعدد مرتبہ غذا کھانے کی ضرورت ہے، اور روحانی غذا کے لئے رات دن میں پانچ وقت مقرر ہوئے۔ (احکام اسلام ص ۷۲)

## نماز پڑھنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے

نماز پڑھنے والے آدمی کے چہرے پر تازگی رہتی ہے کیونکہ نماز اور سجدے کی وجہ سے اس کے تمام شریانوں میں خون پہنچتا رہتا ہے، اور جو نماز نہیں پڑھتے ان کے چہرے پر ایک افسردگی سی چھائی ہوتی ہے، اس لئے حدیث میں کہا گیا جو نماز پڑھتا ہے اس کے چہرے پر نور ہوتا ہے۔ (خطبات فقیر ص ۲۰۰ ج ۱)

## نماز پڑھنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جاڑوں کے زمانے میں جب کہ پتے جھڑتے ہیں باہر تشریف لائے، اور ایک درخت کی دو شاخیں پکڑ کر ہلائیں ان سے بکثرت پتے گرنے لگے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر! جب کوئی خلوص دل سے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ بھی اسی طرح جھڑتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑ رہے ہیں۔ (۱)

## نماز پڑھنے کے بعد وقت کے اندر بالغ ہوا

اگر کوئی نابالغ بچہ یا بچی کوئی نماز پڑھنے کے بعد سویا اور نیند میں احتلام ہونے کی

---

(۱) عن ابی ذرؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج زمن الشتاء والورق یتھافت فاخذ بغصنین من شجرۃ قال فجعل ذلک الورق یتھافت قال فقال یا ابا ذر! قلت لبیک یا رسول اللہ! قال: ان العبد المسلم لیصلی الصلوۃ یرید بھا وجہ اللہ فتھافت عنہ ذنوبہ کما تھافت ھذا الورق عن ھذہ الشجرۃ، رواہ احمد. مشکوۃ شریف، ص: ۵۸، کتاب الصلاۃ، الفصل الثالث، ط: قدیمی کراچی۔

وجہ سے بالغ ہوگیا تو اس کو نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہے، کیونکہ جو نماز اس نے پڑھی ہے وہ فرض نہیں تھی، بلکہ نفل تھی اور جو نماز دوبارہ پڑھنی ہے وہ فرض ہے نفل نہیں ہے۔(۱)

## نماز تراویح اور سائنسی انکشافات

رمضان المبارک کے ایام اور معمولات کو اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس میں نماز تراویح کو بہت اہمیت حاصل ہے۔

افطار کے وقت مختلف نوع کے کھانے سامنے ہوتے ہیں اور یہ فطری حریص انسان کھانا کھاتے ہوئے اس بات کا خیال نہیں رکھتا کہ سارادن معدہ خالی ہوتا ہے اور اگر اس کے اندر زیادہ کھانا ایک ہی وقت میں سمولیا جائے تو اس کا معاملہ کیا ہوگا لیکن یہ بے خبر اور غافل انسان اپنے ساتھ ظلم پر ظلم کرتا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ حبیب بھی ہے اور طبیب بھی۔اس کی طبابت کے انداز مختلف اور ہر کسی کے ساتھ نرالے ہوتے ہیں۔اس پُر معدہ انسان کا علاج یہی کیا ہے کہ اس کو نماز عشاء کے بعد ایسی ورزش پر لگا دیا جاتا ہے کہ مسلسل اس میں مصروف رہے اور اٹھتا بیٹھتا رہے۔حتی کہ وہ مضر اثرات جو کہ اس کے جسم پر مرتب ہونے تھے وہ اس ورزش تراویح سے کافور ہو جاتے ہیں اور یہ از سر نو ہشاش بشاش گھر لوٹتا ہے۔

---

(۱) وصبی بلغ ، ومرتد اسلم وان صليا فی اول الوقت: الدر المختار( قوله وان صليا فی اول الوقت) يعنی ان صلاتهما فی اوله لا تسقط عنهما الطلب والحالة هذه اما فی الصبی فلكونها نفلا...... وفی البحر عن الخلاصة: غلام صلی العشاء ثم احتلم ولم ينتبه حتیٰ طلع الفجر، عليه اعادة العشاء هو المختار، وان انتبه قبله عليه قضاء العشاء اجماعا، وهی واقعة محمد سألها ابا حنيفة فاجابه بما قلنا ،شامی: ۳۵۷/۱،كتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الافعال ، ط: سعيد كراچی. هندية: ۵۱/۱، كتاب الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه، بدائع: ۹۵/۱، فصل فی بيان ما يصير به المقيم مسافرا، ط: سعيد كراچی.

اگر تراویح کی نماز نہ ہو تو سحری بالکل نہ کھائی جائے اور اگر پھر بھی کھالی جائے تو بے شمار امراض کو دامن میں سمیٹ لے گا۔

اگر تراویح نہ ہوتی تو یہ آدمی کھانے کے بعد سو جاتا جس سے مندرجہ ذیل امراض کے پیدا ہونے کے قوی خطرات ہوتے:

دل کی گھٹن اور تنگی

دل کی دھڑکن کی زیادتی اور ہائی بلڈ پریشر

دل کی دھڑکن کی کمی اور لو بلڈ پریشر

معدے کی تیزابیت

دماغی چکر اور الٹی کی کیفیت

مسوڑوں کے امراض اور خاص طور پر پائیوریا

بلغمی رطوبات اور دائمی نزلہ

بدن کی سستی اور خشکی

دست اور پیچش یا ہیضہ

آپ مذکورہ خطرناک اور فوری اثر امراض کی طرف بنظر غور دیکھیں تو احساس ہوگا کہ صرف ایک سنت تراویح کی وجہ سے ہم مہلک امراض سے بچ جاتے ہیں۔

تراویح ایک ہلکی پھلکی ورزش ہے جس کے بعد سکون اور آرام کی نیند آتی ہے۔

بے خوابی کے مریضوں کے لئے تراویح اکسیر لاجواب ہے۔

بدخوابی کے مریضوں کے لئے تراویح علاج بھی ہے اور ورزش بھی۔

ایک فارماسسٹ کہنے لگے:

''تراویح سے جنسی امراض ختم ہوتے ہیں اوراعصابی کھچاؤ اور دباؤ کم ہوتا ہے، رانوں اور پنڈلیوں کے پٹھے (Muscles) مضبوط ہوتے ہیں، معدے کے امراض اور دل کے امراض کم ہوتے ہیں چونکہ رمضان المبارک میں شام کے بعد بدن میں سستی آجاتی ہے اس کا علاج صرف تراویح ہی ہے''۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس ص ۸۶ ج ۱)

## نماز ترک کرنے والا

تمام وہ احادیث جن سے نماز کی تاکید اور فضیلت نکلتی ہے اگر ایک جگہ جمع کی جائیں تو قطعی طور پر اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نماز ترک کرنے والا اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک گنہگار، سرکش اور نافرمان ہے، اور نماز کا ترک کرنا تمام گناہوں میں بہت بڑا گناہ ہے۔(۱)

## نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہونا

''فرض نماز تنہا پڑھ رہا تھا جماعت شروع ہوگئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (وتارکها عمداً مجانة) ای تکاسلا فاسق (یحبس حتیٰ یصلی) لانه یحبس لحق العبد فحق الحق احق وقیل یضرب حتیٰ یسیل منه الدم وعند الشافعی یقتل بصلاة واحدة حدا وقیل کفرا، الدر المختار، شامی: ۱/۳۵۲، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

واما ترهیب تارکها و تخویفه: فیکفی فیه قول رسول الله صلی الله علیه وسلم: لا سهم فی الاسلام لمن لا صلاة له، وقوله " بین الرجل وبین الکفر ترک الصلاة"، وفی هذا الحدیث زجر شدید للمسلم الذی یتسلط علیه الکسل فیحمله علی ترک الصلاة التی یمتاز بها عن الکافر، حتیٰ قال بعض ائمة المالکیة: ان تارک الصلاة عمدا کافر، وعلی کل حال فقد اجمعوا علی انها رکن من ارکان الاسلام، فمن ترکها فقد هدم رکنا من اقویٰ ارکانه، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة، ۱/۱۷۲، کتاب الصلاة، حکمة مشروعیتها، ط: دار احیاء التراث العربی، بیروت.

# نماز توڑنا

☆......نماز توڑنا کبھی حرام ہوتا ہے، کبھی مستحب، کبھی مباح، اور کبھی فرض۔(۱)

☆......نماز شروع کرنے کے بعد کسی عذر کے بغیر توڑنا حرام ہے، خواہ فرض نماز ہو یا واجب نماز یا سنت نماز یا نفل نماز سب کا حکم ایک ہے۔(۲)

☆......مال ضائع ہونے کے خوف سے نماز توڑنا جائز ہے، خواہ اپنا مال ہو یا کسی دوسرے مسلمان بھائی کا مال ہو دونوں کی حفاظت کے لئے نماز توڑنا جائز ہے، البتہ بعد میں دوبارہ پڑھنا ضروری ہے،(۳) مثلاً کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہے، اور کسی شخص

(۱، ۲) [تتمة] نقل عن خط صاحب البحر علی هامشه ان القطع یکون حراما و مباحا و مستحبا وواجبا، فالحرام بغیر عذر، والمباح اذا خاف فوت مال، والمستحب القطع للاکمال، والواجب لاحیاء نفس، شامی: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی، شامی: ۱/ ۶۵۴، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی بیان السنة والمستحب والمندوب والمکروه و خلاف الاولیٰ. ط: سعید کراچی.

(۳)(یقطعها) لعذر احراز الجماعة کما لو ندت دابته او فارقدرها، او خاف ضیاع درهم من ماله، او کان فی النفل فجنی بجنازة و خاف فوتها قطعه لامکان قضائه، ویجب القطع لنحو انجاء غریق او حریق ولو دعاه احد ابویه فی الفرض لا یجیبه الا ان یستغیث به، وفی النفل ان علم انه فی الصلاة فدعاه لا یجیبه والا اجابه( قائما) لان القعود مشروط للتحلل، وهذا القطع لا تحلل ویکتفی (بتسلیمة واحدة) هو الاصح غایة، الخ، الدر المختار مع الرد: ۲/ ۵۱ - ۵۲، باب ادراک الفریضة،

(قوله یقطعها ) قال فی المنح: جاز نقض الصلاة منفرداً لا حراز الجماعة، وظاهر التعلیل الاستحباب ولیس المراد بالجواز مستوی الطرفین، وقد یقال ان احراز الجماعة واجب علی اعدل الاقوال فیقضی وجوب القطع، وقد یقال انه عارضه الشروع فی العمل............ ( قوله او خاف ضیاع درهم من ماله) قال فی الظهیریة: لم یفصل فی الکتاب بین المال القلیل والکثیر وعامة المشائخ قد روه بدرهم...... ( قوله یوجب) ای یفترض ( قوله لا یجیبه ) ظاهره الحرمة سواء علم انه فی الصلاة او لا( قوله الا ان یستغیث به) ای یطلب منه الغوث والاعانة، وظاهره ولو فی امر غیر مهلک واستغاثة غیر الابوین کذلک والحاصل ان المصلی متی سمع احدا یستغیث وان لم یقصده بالنداء، او کان اجنبیا وان لم یعلم ما حل به او علم وکان له

کو دیکھا کہ اس کا یا کسی دوسرے آدمی کا مال چرا کر لے جا رہا ہے، تو فوراً نماز توڑ کر چور کو پکڑنا اور مال کی حفاظت کرنا جائز ہوگا۔(۱)

☆...... جماعت میں شامل ہونے کے لئے نماز توڑنا مستحب ہے، مثلاً کوئی شخص تنہا فرض نماز پڑھ رہا ہے، اور وہاں جماعت شروع ہوگئی ہے، تو جماعت میں شامل ہونے کے لئے نماز توڑنا مستحب ہے، کیونکہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے۔(۲)

---

= قدرة على اغاثته و تخليصه وجب عليه اغاثته و قطع الصلاة فرضا كانت او غيره، ( قوله لا يجيبه) ......... هذا وذكر الرحمتي ما معناه انه لما كان بر الوالدين واجبا وكان مظنة ان يتوهم انه اذ ناداه احدهما يكون عليه باس في عدم اجابته دفع ذلك بقوله لا بأس ترجيحا لامر الله تعالىٰ بعدم قطع العبادة لان نداء ه له مع علمه بانه في الصلاة معصية، ولا طاعة لمخلوق في معصية الخالق فلا تجوز اجابته، بخلاف ما اذا لم يعلم انه في الصلاة فانه يجيبه، لما علم في قصة جريج الراهب ودعاء امه عليه وما نا له من العناء لعدم اجابته لها فليس كلمة لا بأس هنا لخلاف الاولىٰ لان ذلك غير مطرد فيها، بل قد تأتي بمعنى يجب، والظاهر ان هذا منه...... ( قوله هو الاصح)و قيل يقعد ويسلم، لكن ذكر، ط: ان الظاهر انه لا خلاف هنا، الخ، شامي: ۲/ ۵۱ - ۵۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي، شامي: ۱/ ۶۵۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه ،وخلاف الاولیٰ، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۰۹، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، وما لا يكره، ومما يتصل بذلک مسائل، ط: رشيدية كوئته.

(۱) رجل قام الى الصلاة فسرق منه شئ قيمته درهم له ان يقطع الصلاة ويطلب السارق سواء كانت فريضة او تطوعالان الدرهم مال، هندية: ۱/ ۱۰۹، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ومما يتصل بذلک مسائل، ط: رشيدية كوئته.

(۲) جاز نقض الصلاة منفردا لا حراز الجماعة وظاهر التعليل الاستحباب.......... لان صلاة الجماعة تفضل صلاة الفذ بخمس وفي رواية بسبع و عشرين درجة، شامي: ۲/ ۵۱، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۱۹، ط: رشيديه كوئته. تاتارخانية: ۱/ ۴۴۹، الفصل الثاني عشر في رجل يشرع في صلاة ثم اقيمت تلک الصلاة مايفعل المنفرد. ط: ادارة القرآن كراچي.

☆......اپنی یا کسی دوسرے آدمی کی جان بچانے کے لئے نماز توڑنا فرض ہے۔(۱)

☆......اگر کوئی شخص کسی کو نماز کی حالت میں فریادرسی کے لئے بلائے تو ایسی حالت میں بھی نماز توڑ دینا فرض ہے، اگر چہ یہ معلوم نہ ہو کہ اس پر کونسی مصیبت آئی ہے یا معلوم ہے اور جانتا ہے کہ یہ اس کی مدد کر سکے گا۔(۲)

☆......اگر کسی کو نماز پڑھنے کی حالت میں اس کے ماں باپ پکاریں، تو اگر فرض نماز ہو تو نہ توڑے، اور اگر نفل نماز پڑھ رہا ہے، اور والدین کو معلوم ہے کہ بیٹا نماز پڑھ رہا ہے اس کے باوجود پکاریں، تو نہ توڑنا بہتر ہے اور اگر توڑ دے گا تو گناہ نہیں ہوگا، اور اگر والدین کو معلوم نہیں ہے کہ بیٹا نماز پڑھ رہا ہے تو اس صورت میں والدین کو خوش کرنے کے لئے نماز توڑ دینی چاہئے، اور بعد میں اس نماز کو دوبارہ پڑھ لے۔(۳)

☆......جن حالتوں میں نماز کی نیت توڑنے کا حکم ہے، یا اس کی اجازت ہے ان حالتوں میں کھڑے ہونے کی حالت میں دائیں طرف ایک سلام پھیر کر نماز

---

(۱) ویجب القطع لنحو انجاء غریق او حریق والواجب لاحیاء نفس، شامی: ۲/ ۵۱ - ۵۲، باب ادراک الفریضۃ، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/ ۷۱، باب ادراک الفریضۃ، ط: سعید کراچی. هندیۃ: ۱/ ۱۰۹، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلاۃ وما لا یکرہ، ومما یتصل بذلک مسائل، ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

(۲) والحاصل ان المصلی متی سمع احدا یستغیث وان لم یقصدہ بالنداء او کان اجنبیا وان لم یعلم ما حل به او علم وکان له قدرۃ علی اغاثته و( تخلیصه وجب علیه اغاثته وقطع الصلوۃ فرضا کانت او غیرہ، شامی: ۲/ ۵۱، باب ادراک الفریضۃ، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/ ۷۱، باب ادراک الفریضۃ، ط: سعید کراچی. هندیۃ: ۱/ ۱۰۹، ط: ماجدیۃ کوئٹہ.

(۳) ولو دعاہ احد ابویه فی الفرض لا یجیبه الا ان یستغیث به وفی النفل ان علم انه فی الصلاۃ فدعاہ لا یجیبه والا اجابه، شامی: ۲/ ۵۱، باب ادراک الفریضۃ، ط: سعید کراچی. هندیۃ: ۱/ ۱۰۹، ط: رشیدیۃ کوئٹہ. البحر: ۲/ ۷۱، باب ادراک الفریضۃ، ط: سعید.

توڑ دے۔(۱)

## نماز جامع عبادت ہے

نماز ایسے چند مخصوص اقوال اور افعال کے مجموعہ کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کی عظمت کے اظہار یعنی تکبیر تحریمہ سے شروع ہو کر سلام پر ختم ہو جاتے ہیں،(۲) جس میں گویا اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو کر اپنی خاکساری، نیازمندی اور فروتنی کا اظہار، اور اللہ کی ذات کی عزت، رفعت اور عظمت اور برتری کا اعتراف ہوتا ہے اور اس میں اپنے قول وفعل اور ہر حرکت وسکون سے اس بات کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے کہ اے مالک الملک، بادشاہوں کے بادشاہ اور اے مربی حقیقی تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہمارا سر نیاز تیری عالی شان چوکھٹ پر خم ہے، ہمارا ہر عمل آپ ہی کے لئے ہے، اور ہمارا رخ آپ ہی کی جانب ہے، اور ہر قسم کی مدد اور اعانت صرف آپ ہی سے چاہتے ہیں۔(۳)

---

(۱) يقطعها قائما بتسليمة واحدة هو الاصح، شامي: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۷۱، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي.

(۲) معنى الصلاة في اللغة: الدعاء بخير ، قال تعالىٰ ، وصل عليهم اى ادع لهم وانزل رحمتک عليهم ومعناه في اصطلاح الفقهاء : اقوال وافعال مفتتحة بالتكبير ، مختتمة بالتسليم بشرائط مخصوصة ، وهذا التعريف يشمل كل صلاة مفتتحة، بتكبيرة الاحرام و مختتمة بالسلام ، الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۱۷۵ ، تعريف الصلاة، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت.

(۳) فالغرض الحقيقي من الصلاة انما هو تعظيم الاله فاطر السموات والارض بالخشوع له والخضوع لعظمته الخالدة،وعزته الابدية فلا يكون المرء مصليا لربه حقا الا اذ اكان قلبه حاضرا مملوء بخشية الله وحده فلا يغيب عن مناجاته بالوساوس الكاذبة او الخواطر الضارة ومن يقف بين يدى خالقه وقلبه على هذه الحالة ذليلا خاشعا ،خائفا وجلاً من جلال ذلک الخالق القادر القاهر ، ذى السطوة التي لا تحد والمشية التي لاترد، فانه بذلک يكون تائبا من ذنبه، منيبا الى ربه تصلح اعماله الظاهرة والباطنة وتقوى علاقته بربه ويستقيم مع عباده تعالى ، ويقف عند حدود الدين، وينتهي عما نهاه عنه رب العالمين ، كما قال: " ان الصلاة تنهى عن الفحشاء والمنكر" وبذلک يكون من المسلمين حقا، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة، : ۱/ ۱۷۳، كتاب الصلاة، حكمة مشروعيتها ، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت.

# نماز چھوڑنے کا نقصان

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس آدمی کی ایک نماز فوت ہوگئی اس کا اس قدر نقصان ہوا جیسے اس کے بال بچے اور سارا مال و دولت چھن جانے کی وجہ سے نقصان ہوتا ہے۔(۱)

☆...... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے محبوب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس وصیتیں فرمائیں، جن میں سے دو یہ ہیں (۱) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا خواہ تو اس بارے میں قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے (۲) فرض نماز کسی صورت میں نہ چھوڑنا کیونکہ جو شخص فرض نماز چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی ذمہ داری اس سے ہٹا لیتے ہیں۔(۲)

☆...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے نمازی کا اسلام میں کوئی حصہ

---

(۱) [۱۴۵۰] اخبرنا ابو حليفة قال: حدثنا القعنبى عن مالك عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: " الذى يفوته صلاة العصر كأنما وتر اهله و ماله ، الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان، : ۳/۷، ذكر البيان بأن قوله صلى الله عليه وسلم " من فاتته الصلاة " اراد به صلاة العصر، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان.

عن نوفل بن معاوية ان النبى صلى الله عليه وسلم قال: " من فاتته الصلاة فكانما وتر اهله وماله" الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان: ۳/۱۴ ذكر الزجر عن ترك مواظبة المرء على الصلوات، (رقم الحديث: ۱۴۶۶) باب الوعيد على ترك الصلاة، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان.

(۲) عن معاذ قال او صانى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعشر كلمات قال: لا تشرك بالله شيئا وان قتلت و حرقت ...... ولا تتركن صلاة مكتوبة متعمدا فان من ترك صلوة مكتوبة متعمدا فقد برئت منه ذمة الله الخ، مشكوٰة المصابيح: ۱/۱۸ ، باب الكبائر وعلامات النفاق، الفصل الثالث ط: قديمى كراچى ، كتاب الكبائر، ص: ۲۰/ ۲۱، الكبيرة الرابعة فى ترك الصلاة، ط: المكتبة التجارية.

نہیں یعنی اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔(۱)

## نماز حاجت

☆......جب کسی انسان کو دنیا وآخرت کی کوئی حاجت یا ضرورت پیش آئے (خواہ وہ حاجت بلا واسطہ اللہ تعالیٰ سے ہو یا بواسطہ یعنی کسی بندے سے اس حاجت کا پورا ہونا مقصود ہو مثلاً نوکری کی خواہش ہو یا کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہو) تو اس کو مستحب ہے کہ عام نفل نمازوں کی طرح دو رکعت نفل نماز پڑھ کر الحمد للہ کہے اور درود شریف پڑھے، اللہ تعالیٰ کی تعریف کر کے اس دعا کو پڑھے:

لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَاتَدَعْ لِيْ ذَنْباً اِلَّا غَفَرْتَهُ وَ لَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَاحَاجَةً هِيَ لَکَ رِضًى اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. (۲)

اس دعا کو پڑھنے کے بعد جو حاجت اس کو درپیش ہو اس کا سوال اللہ تعالیٰ سے

---

(۱) ولما طعن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قیل لہ : الصلاۃ یا امیر المؤمنین، قال نعم" اما انہ لا حظ لاحد فی الاسلام اضاع الصلاۃ، وصلی رضی اللہ عنہ وجرحہ یثعب دما ، کتاب الکبائر، ص: ۲۱، الکبیرۃ الرابعۃ فی ترک الصلاۃ، ط: المکتبۃ التجاریۃ.

(۲) واخرج الترمذی عن عبد اللہ بن ابی اوفیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم " من کانت لہ الی اللہ حاجۃ او الی احد من بنی آدم فلیتوضاء ولیحسن الوضوء ثم لیصل رکعتین ثم لیثن علی اللہ تعالیٰ ولیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، ثم لیقل لاالہ الا اللہ الحلیم الکریم، الخ، شامی: ۲/۲۸، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاۃ الحاجۃ، ط: سعید کراچی.

یندب لمن کانت لہ حاجۃ مشروعۃ ان یصلی رکعتین الخ، کتاب الفقہ علی المذاھب الاربعۃ: ۱/۳۳۵، صلاۃ قضاء الحوائج، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان . ترمذی: ۱/۱۰۸، ابواب الوتر ، باب ما جاء فی صلاۃ الحاجۃ، ط: سعید کراچی.

کرے یہ نماز حاجت پوری ہونے کے لئے مجرب ہے، بعض بزرگوں نے اپنی حاجت پوری ہونے کے لیے دعا کی اللہ تعالیٰ نے ان کا کام پورا کر دیا۔(۱)

ایک مرتبہ ایک نابینا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی اے اللہ کے رسول آپ میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بینائی عنایت فرمائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم صبر کرو تو بہت ثواب ہوگا، اگر کہو تو میں دعا کروں، انہوں نے خواہش کی کہ آپ دعا فرمائیے، اس وقت آپ نے ان کو یہ نماز سکھا دی۔(۲)

☆...... ہر دنیوی اور اخروی ضرورت کے لئے ''صلوۃ الحاجات'' پڑھنا صحیح ہے، لیکن اگر اسے پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی جائے کہ ''اے اللہ! مجھے اور میرے گھر والوں کو دین پر عمل کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کرنے کی توفیق عطا فرما، ہمارے گناہوں کی مغفرت فرما اور جنت نصیب فرما اور ہر مشکل آسان فرما آمین، تو ان شاء اللہ بڑا نفع ہوگا۔

## نماز حد فاصل ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان اور کفر کے درمیان حد فاصل

(۱) قال مشايخنا : صلينا هذه الصلاة فقضيت حوائجنا، شامي: ۲۸/۲، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچي.

(۲) عن عثمان بن حنيف ان رجلا ضرير البصر أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: ادع الله لي ان يعافيني فقال: ان شئت اخرت لک وهو خير وان شئت دعوت فقال ادعه فأمره ان يتوضأ فيحسن وضوءه ويصلي ركعتين ويدعو بهذا الدعاء اللهم اني اسألک واتوجه اليک بمحمد نبي الرحمة يا محمد اني قد توجهت بک الى ربي في حاجتي هذه لتقضى اللهم فشفعه فيّ، قال ابو اسحاق هذا حديث صحيح، سنن ابن ماجة، ص: ۹۹، كتاب الصلاة، باب ما جاء في صلاة الحاجة، ط: قديمي كراچي. جامع الترمذي: ۱۹۷/۲، ابواب الدعوات، باب في دعاء النبي صلى الله عليه وسلم وتعوذه في دبر كل صلاة، ط: سعيد كراچي.

نماز ہے۔(۱)

## نماز ختم کرنے کے بعد دعائیں پڑھنے کا راز

احادیث نبویہ میں کچھ کلمات اور کچھ مسنون دعائیں وارد ہیں جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ختم کرنے کے بعد پڑھا کرتے تھے، یہ ایسا ہے جیسا کہ کسی عالی شان دربار سے رخصت ہونے کے وقت آداب وسلام بجالاتے ہیں، اور یونہی چپ چاپ رخصت نہیں ہوتے بلکہ دربار سے رخصت ہونے کے وقت بھی آداب ونیاز اور درخواست کرتے ہوئے رخصت ہوتے ہیں، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز ادا کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

اے اللہ! تو سلام ہے اور سلامتی تیری طرف سے مل سکتی ہے، اور سلامتی کا مرجع تو ہی ہے، بڑی برکت والا ہے، اے جلال اور عزت والے۔

اسی طرح اور بھی بہت ساری دعائیں ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ختم کرنے کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ (احکام اسلام ص ۷۳)

## نماز دکھوں کا علاج

نماز دراصل ایسا نظام ہے جو انسان کو اپنی روح سے قریب کر دیتا ہے۔ جب کوئی بندہ اپنی روح کو جان لیتا ہے۔ تو اس کے سامنے یہ بات آجاتی ہے کہ خود اللہ تعالیٰ

---

(۱) عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین العبد وبین الکفر ترک الصلاۃ، سنن دار قطنی: ۲/۳۶، باب التشدید فی ترک الصلاۃ، ط: دار الفکر بیروت، لبنان.

اس کی رہنمائی کرتا ہے، اب آپ اس بات سے اندازہ لگائیے کہ آپ کی ہستی اس وقت کیا ہوتی ہے اور آپ اللہ کے کتنے قریب ہوتے ہیں واقعہ یہ ہے کہ اس طرز عمل کی ہر تحریک اللہ کی تحریک پر مبنی ہوتی ہے۔

اس طرز عمل کی نفسیاتی گہرائی پر غور کریں کہ انسان جب خالص اللہ کا ہو کر کوئی کام کرتا ہے تو اسے کتنی بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے وہ خوشی اس کے اندر سما جاتی ہے، جو اس کی روح کے کونے کونے کو منور کر دیتی ہے۔ اس خوشی سے اس کی روح اس قدر ہلکی ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے جسم کو بھول جاتا ہے۔ اگر ہم اپنے بزرگوں کے حالات زندگی پر نظر ڈالیں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ گویا وہ اس طرح زندگی گذارتے تھے جس طرح ایک عام آدمی زندگی گذارتا ہے۔ لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ وہ طرز عمل کی لذت سے آشنا تھے جبکہ ہم اس سے آشنا نہیں۔ کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر امتی کے لئے یہ ممکن نہیں جیسا کہ ہمارے بزرگوں کے لئے یہ ممکن ہوا۔ یقیناً ہم سب کے لئے ممکن ہے لیکن ہم غفلت میں ہیں۔

ہمارے بزرگوں نے اس لذت سے آشنا ہو کر نماز اور حقیقی نماز کی برکت سے ایک بڑی جماعت کی شکل اختیار کی اور چند لوگوں کی جمعیت نے الٹ پلٹ کر اس کائنات کا نقشہ بدل دیا۔

مقدس کیمیا اثر عبادت کو ایک رسم بنا لیا قدرت نے اس پاداش میں ہم سے سرداری اور حاکمیت چھین لی۔ سوز و گداز، فکر و نظر، علم و تمنا، عجز و انکساری، حلم و علم، فہم و فراست، اور فکر سلیم سے ہم تہی دامن ہو گئے۔ نماز میں ارتکاز توجہ، ادراک خالق، فراموشی مخلوق، روح کا عرفان، دل کا گداز، الغرض خشوع اور خضوع نہ ہو یہ نماز اس جسم کی طرح

ہے جس میں روح نہیں اگر ہم اپنی نماز اللہ جل شانہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ سلم کے بتائے ہوئے طریقے پر ادا کرتے ہیں تو پھر ہماری نمازیں، نمازیں کیوں نہیں؟

ہم ان برکات وانعامات سے کیوں بے بہرہ ہیں جن سے ہمارے اسلاف مالا مال تھے۔

اللہ جل شانہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق نماز ہمارے تمام دکھوں کا علاج اور ہمارے تمام زخموں کو مندمل کرنے کا مرہم اور درد کا مداوا ہے لیکن ہم نے اپنی مصلحتوں کے پیش نظر اس عمل خیر کو بے روح بنانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔

جب نماز تمام دکھوں کا علاج بتایا گیا ہے تو کیا یہ دکھ صرف آخرت کے ہیں؟ یا دنیا میں بھی ہیں؟ یوں نماز دنیا اور آخرت کے تمام دکھوں کا علاج ہے بقول" جب مسلمانوں کا کلمہ درست ہوگا یعنی حقیقت عمل کے حقیقی سانچے میں ڈھلی ہوئی ہوگی تو مسلمان غالب اور کافر مغلوب ہوگا۔ اور جب سے ہم نے کلمے نماز کی محنت کو چھوڑا تو اس کی حقیقت دلوں سے کافور ہوگئی۔"

اور جس چیز کی حقیقت حقیقت نہیں رہتی وہ چیز قطعی بے اثر اور خام ہوتی ہے۔

آج ہماری نمازیں جاندار کیوں نہیں یہی چار سجدے اور دو رکعتیں ہی تو تھیں جن سے صحابہؓ اہل بیت اور اولیائے کرام نے کائنات کے نظام کو پلٹ دیا تھا۔ لیکن وہ نماز حقیقت سے لبریز اور ہماری نمازیں بے حقیقت اور بے اثر۔

مثلاً ایک صاحب نے رائفل کی گولی شیر کو ماری کہ سنا ہے اس سے شیر مرجاتا ہے لیکن شیر نے کیا مرنا تھا اسے بڑی مشکل سے اپنی جان بچانی پڑی اب یہ

لوگوں کو کہتا پھرتا ہے کہ یہ بات قطعی جھوٹی ہے کہ گولی سے شیر مرتا ہے۔ ایک صاحب عقل نے اس مرد ناداں کو سمجھایا کہ گولی با اثر ہے لیکن اگر اس کو رائفل میں رکھ کر استعمال کیا جائے کیونکہ بغیر رائفل کے گولی کی کوئی حیثیت نہیں بالکل اسی طرح آج ہماری نمازیں یعنی گولی تو ہے لیکن ایمان تقوی اور خشوع وخضوع کی رائفل نہیں ہے اسی لئے یہ نمازیں بے اثر ہیں تو بے اثر نمازیں جہاں دنیا کے کام نہیں بناتیں سوچنے کی بات ہے وہ اتنی بڑی جنت جس کی لمبائی کائنات سے زیادہ ہے کیسے دلوائیں گی؟

مسلمان اور کافر کے درمیان فرق اور سب سے بڑا فرق صرف نماز کا ہے جب مسلمان نماز پڑھتا ہے تو جہاں اس کی آخرت بنتی ہے وہاں دنیا بھی بنتی ہے تو آیئے تحقیق کی نظر سے نماز کو دیکھیں کہ اس سے دنیا کے کتنے انعامات حاصل ہوتے ہیں۔(۱)

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/ ۳۸۔۴۰)

## نماز سے ڈاکٹر نے منع کر دیا

''ڈاکٹر نے نماز سے منع کر دیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## نماز سے فیض ملتا ہے

جس آدمی کے دل میں اللہ تعالیٰ کا جتنا زیادہ ڈر اور خوف ہوتا ہے، اور قلب اللہ کی جانب جتنا زیادہ مائل ہوتا ہے اس آدمی کو نماز سے اتنا ہی زیادہ فیض ملتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں کو دیکھتا ہے اس کی ظاہری صورت پر نہیں جاتا اس لئے ارشاد فرمایا: واقم الصلوۃ لذکری جس کا دل اپنے رب کی یاد سے غافل ہو وہ اللہ تعالیٰ

(۱) ''اس کے بعد (۱) نماز اور جسمانی صحت، (۲) عمر کا تعین (۳) نماز کا ورزشی چارٹ، (۴) ایک غیر مسلم ماہر کی حیرانگی (۵) ایک فزیشن کا ردعمل، (۶) اسٹریلیا کے ماہر کا مشورہ، (۷) فزیوتھراپسٹ کی ہوشربائی، (۸) پروفیسر ڈاکٹر برتھم جوزف کا تجربہ، (۹) نماز اور یوگا، (۱۰) اٹالین ماہرین کے تجربات وغیرہ'' عنوانات کو دیکھیں۔

کا عبادت گزار نہیں ہے لہذا حقیقی معنوں میں ایسا شخص نمازی نہیں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:(۱)

**لاینظر اللہ الی صلوۃ لایحضر الرجل فیھاقلبہ مع بدنہ** (۲)

جب کوئی شخص تن من کے ساتھ حاضر نہ ہو اللہ رب العزت اس کی نماز کی طرف نہیں دیکھتا ہے۔

## نماز سے گناہ معاف ہونے کا راز

نماز سے تزکیہ نفس (نفس کو خواہش نفسانی سے پاک کرنا) اور اخبات نفس (عجز و انکساری کا اظہار کرنا) دونوں باتیں جمع ہیں، اس کی وجہ سے نفس کو پاک ہو کر عالم ملکوت تک رسائی ہو جاتی ہے، اور نفس کی خاصیت میں یہ بات داخل ہو جاتی ہے کہ جب وہ ایک صفت کے ساتھ متصف ہوتا ہے تو دوسری صفت جو اس صفت کی ضد ہوتی ہے اس سے اس طرح جدا ہو جاتی ہے کہ گویا کبھی اس کا نام بھی اس میں نہ تھا۔

اب جس شخص نے نماز کو پورے پورے طور پر ادا کیا، اور اچھی طرح وضو کیا اور وقت پر اس کو پڑھا، اور رکوع وسجود اور خشوع اور اس کے اذکار اور اشکال کو عمدہ طور پر ادا کیا،

(۱) فالصلاۃ التی تنھی عن الفحشاء والمنکر، ھی تلک الصلاۃ التی یکون العبد فیھا معظما ربہ خائفا منہ، راجیا رحمتہ فحظ کل واحد من صلاتہ انما ھو بقدر خوفہ من اللہ، وتأثر قلبہ بخشیتہ لان اللہ سبحانہ انما ینظر الی قلوب عبادہ لا الی صورھم الظاھرۃ، ولذا قال تعالیٰ: اقم الصلاۃ لذکری، ومن غفل قلبہ عن ربہ لا یکون ذاکرا لہ، فلا یکون مصلیا صلاۃ حقیقیۃ وقال صلی اللہ علیہ وسلم" لا ینظر اللہ الی صلاۃ لا یحضر الرجل فیھا قلبہ مع بدنہ، کتاب الفقہ علی المذاھب الاربعۃ: ۱/۱۷۳، کتاب الصلاۃ، حکمۃ مشروعیتھا، ط: دارالفکر، حجۃ اللہ البالغۃ: ۱/۷۲-۷۳، باب اسرار الصلاۃ، ط: کتب خانہ رشیدیہ دھلی.

(۲) وقال صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر اللہ الی صلوۃ لا یحضر الرجل فیھا قلبہ مع بدنہ، احیاء علوم الدین: ۱/۱۹۹، کتاب اسرار الصلاۃ، ومھماتھا فضیلۃ الخشوع، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت. لبنان.

اوراس نے ان صورتوں سے ان کے معانی کا، اوران اشباح اوراشکال سے ارواح کا قصد کیا، تو بے شک وہ شخص اللہ کی رحمت کے عظیم الشان دریا میں پہنچ جاتا ہے، اوراللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادیتا ہے،(۱) چنانچہ اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**لوان نهرا بباب احدكم يغتسل فيه كل يوم خمسا هل يبقى من درنه شيء؟ قالوا: لا، قال فذلك مثل الصلوات الخمس، يمحو الله بها الخطايا.(۲)**

ترجمہ: اگر تم میں سے کسی شخص کے دروازہ پر نہر جاری ہو، اوراس میں روزانہ وہ پانچ بار نہایا کرے، تو کیا اس کے بدن پر میل باقی رہ سکتا ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پنجگانہ نمازوں کی مثال ہے، ایسے ہی اللہ تعالیٰ پنجگانہ نمازوں سے گناہوں کو بالکل محو و نابود کردیتا ہے۔(احکام اسلام ص۸۲)

---

(۱) اقول: الصلاة جامعة للتنظيف والاخبات مقدسة للنفس الى عالم الملكوت ومن خاصية النفس انها اذا اتصفت بصفة رفضت ضدها و تباعدت عنه وصار ذلك منها كأن لم يكن شيئا مذكورا فمن ادى الصلوات على وجهها و احسن وضوء هن و صلاهن لوقتهن واتم ركوعهن و خشوعهن واذكارهن و هيأتهن وقصد بالاشباح ارواحها وبالصور معانيها لا بدّ أنه يخوض فى لجة عظيمة من الرحمة ويمحو عنه الخطايا ، حجة الله البالغة: ۱/۱۸۷، من ابواب الصلاة، ط: مكتبه رشيديه دهلى.

(۲) عن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارأيتم لو ان نهرا بباب احدكم يغتسل فيه كل يوم خمسا هل يبقى من درنه شئ، قالوا: لا يبقى من درنه شئ قال فذلك مثل الصلوات الخمس ، يمحو الله بها الخطايا، مشكوة ،ص: ۵۷، باب فضائل الصلاة،، ط: قديمى كراچى.

## نماز صحیح ہونے کی شرائط

چونکہ نماز کا اہتمام تمام عبادتوں سے زیادہ ہے اس وجہ سے اس کی شرائط بھی زیادہ ہیں:

شرط (۱) طہارت (پاکی)۔

نماز پڑھنے والے کا جسم حقیقی نجاست سے پاک ہونا چاہئے خواہ نجاست غلیظہ ہو یا خفیفہ، نظر آتا ہو یا نظر نہ آتا ہو، (۱) ہاں اگر معافی کی مقدار ہو تو کوئی بات نہیں مگر معافی کی مقدار سے بھی پاک ہونا افضل اور بہتر ہے۔ (۲)

اسی طرح حکمی نجاست یعنی حدث اکبر اور حدث اصغر سے پاک ہونا بھی ضروری ہے۔ (۳)

## نماز عشق

بعض حضرات ''نماز عشق'' اس طرح پڑھتے ہیں کہ قیام میں بیس دفعہ اللہ

---

(۱) (هي ستة (طهارة بدنه) اى جسده لدخول الاطراف في الجسد دون البدن (من حدث) بنوعيه...... (وخبث) مانع كذلك، الدر مع الرد: (كذلك) اى بنوعيه وهما الغليظة والخفيفة، شامي: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۵۸، كتاب الصلوة ،الباب الثالث في شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر: ۱/۲۶۶، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (وعفا) الشارع (عن قدر درهم) وان كره تحريما فيجب غسله، وما دونه تنزيها فيسن، وفوقه مبطل فيفرض ،الدر مع الرد: ۱/۳۱۶، (قوله وان كره تحريما)...... والاقرب ان غسل الدرهم وما دونه مستحب مع العلم والقدر على غسله، فتركه حينئذ خلاف الاولى، الخ، شامي: ۱/۳۱۶ ـ ۳۱۷، باب الانجاس، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (الطهارة من الحـــــدث) الاصغر والاكبر والحيض والنفاس لآية الوضوء الخ، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۰۷، باب شروط الصلاة، اركانها، ط: قديمي كراچي. البحر: ۱/۲۶۶، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

کا ذکر کرتے ہیں، اور اس کے بعد قومہ، سجدہ اور جلسہ میں دس دس دفعہ پڑھتے ہیں۔ اس نماز کی شریعت میں کچھ اصل اور بنیاد نہیں ہے، یعنی ایسی نماز قرآن وسنت اجماع اور قیاس سے ثابت نہیں، اس لئے اس طرح نماز پڑھنا صحیح نہیں۔(۱)

## نماز فرض عین ہے

ہر مسلمان عاقل بالغ پر ہر روز پانچ وقت نماز فرض عین ہے، امیر ہو یا فقیر، تندرست ہو یا مریض، مسافر ہو یا مقیم، یہاں تک کہ دشمن کے مقابلے میں جب جنگ ہوتی ہے اس وقت بھی اس کا چھوڑنا جائز نہیں ہے، عورت کو جب وہ دردزہ میں مبتلا ہو جو ایک سخت مصیبت کا وقت ہے نماز چھوڑنا جائز نہیں۔(۲)

## نماز فرض ہے

اللہ تعالیٰ نے نماز کی عبادت کو ہر مسلمان عاقل بالغ پر خواہ مرد ہو یا عورت اور آزاد ہو یا غلام سب پر فرض کیا ہے، ہر ایک شخص اپنے اپنے درجے اور استعداد کے مطابق اس سے نفع اٹھاسکتا ہے، یہی وہ عظیم الشان عبادت ہے جس کو قصداً چھوڑنے والے کو امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کافر کہتے ہیں، اور امام شافعی علیہ الرحمۃ اس کے قتل کا فتوی دیتے ہیں، اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایسا آدمی جب تک توبہ نہ کرے

---

(۱) فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۴/ ۲۳۲، مسائل سنن غیر موکدہ، ط: دار الاشاعت کراچی.

(۲) هي فرض عين على كل مكلف (قوله هي) اى الصلاة الكاملة وهي الخمس المكتوبة ......ثم المكلف هو المسلم البالغ العاقل ولو انثىٰ او عبدا، الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۱/ ۳۵۱ـ ۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي، بدائع: ۱/ ۹۱، فصل في عدد الصلوات ط: سعيد كراچي.

ومن العجز الحكمي ايضا ما لو خرج بعض الولد وتخاف خروج الوقت تصلي بحيث لايلحق الولد ضرر، شامي: ۲/ ۹۶، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

اور نماز شروع نہ کرے جیل میں بند رکھا جائے۔ (۱)

## نماز قتل

اگر کسی آدمی کو قتل کیا جا رہا ہے تو اس آدمی کے لئے مستحب ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی مغفرت کی دعا کرے، تاکہ یہی نماز اور استغفار دنیا میں اس کا آخری عمل ہو۔

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام میں سے چند قاری صحابۂ کرام کو قرآن مجید کی تعلیم کے لئے کہیں بھیجا تھا، مکہ کے کافروں نے ان لوگوں کو راستہ میں گرفتار کرلیا، اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے علاوہ باقی تمام صحابہ کرام کو وہیں شہید کردیا، اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو مکہ میں لے جاکر بڑی دھوم دھام اور بڑے اہتمام سے شہید کرنے کا پروگرام بنایا، اس وقت حضرت خبیبؓ نے ان لوگوں سے اجازت لیکر دو رکعت نماز ادا کی، اسی وقت سے یہ نماز مستحب ہوگئی۔ (۲)

---

(۱) (وتارکھا عمدا مجانة) ای تکاسلا فاسق (یحبس حتیٰ یصلی) لانہ یحبس لحق العبد فحق الحق احق وقیل یضرب حتیٰ یسیل منہ الدم وعند الشافعی یقتل بصلاۃ واحد حدا وقیل کفرا، الدر مع الرد: ۱/۳۵۲۔ ۳۵۳، (قولہ وعند الشافعی یقتل) وکذا عند مالک، واحمد، وفی روایۃ عن احمد وھی المختارۃ، عند جمھور اصحابہ انہ یقتل کفراً، وبسط ذلک فی الحلیۃ، شامی: ۱/۳۵۲۔ ۳۵۳، کتاب الصلاۃ، ط: سعید کراچی.،حلبی کبیر،ص: ۲، ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

(۲) حدثنی ابراھیم بن موسیٰ قال اخبرنا ھشام بن یوسف عن معمر عن الزھری عن عمرو ابن ابی سفیان الثقفی عن ابی ھریرۃ قال: بعث النبی صلی اللہ علیہ سریۃ عینا وامر علیھم عاصم بن ثابت...... فلما انتھی عاصم واصحابہ لجؤا الی فد فد وجاء القوم فاحاطوا بھم فقالوا لکم العھد والمیثاق ان نزلتم الینا الانقتل منکم رجلا، فقال عاصم: اما انا فلا انزل فی ذمۃ کافر، اللّٰھم اخبر عنا رسولک، فقاتلوھم فرموھم حتیٰ قتلوا عاصما فی سبعۃ نفر...... وکان خبیب ھو قتل الحارث یوم البدر فمکث عندھم أمیرا حتیٰ اذا اجمعوا قتلہ......، فخرجوا بہ من الحرم لیقتلوہ فقال دعونی اصلی رکعتین ثم انصرف الیھم فقال لو لا ان تروا ان مابی جزع من الموت لزدت فکان اول من سن رکعتین عند القتل، الخ، صحیح البخاری: ۲/۵۸۵، ۵۸۶، باب غزوۃ الرجیع، کتاب المغازی، ط: قدیمی کراچی.

# نماز کا ثواب

حضرت کعب احبارؒ فرماتے ہیں کہ میں نے توریت میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسی علیہ السلام سے فرمایا اے موسیٰ! جب امت محمدیہ صبح کے وقت کی دو رکعت نماز ادا کرے گی، تو ہم ان دو رکعتوں کے بدلے اس کے دن رات کے تمام گناہ معاف کرکے اپنے امن کے قلعہ میں داخل کریں گے۔

اے موسیٰ! جب وہ لوگ ظہر کی چار رکعات پڑھیں گے، تو ہر ایک رکعت کا ثواب الگ الگ ملے گا، پہلی رکعت کا بدلہ گناہوں کی مغفرت ہے، دوسری رکعت کا بدلہ قیامت کے دن اس کے نیک عملوں کا وزنی ہونا ہے، تیسری رکعت کا بدلہ فرشتوں کا ان کے لئے مغفرت کی دعا کرنا اور ان کے لئے ہماری رحمت طلب کرنا ہے، چوتھی رکعت کا بدلہ آسمان کے دروازے ان کے لئے کھل جانا ہے اور جنت کی حوروں کا ان کی طرف دیکھنا۔

اے موسیٰ! ہمارے آخری پیغمبر اور ان کی امت جب عصر کی چار رکعت پڑھیں گے تو آسمان وزمین کے تمام فرشتے ان کے لئے مغفرت کی دعا کریں گے، اور جن لوگوں کے لئے فرشتے مغفرت کی دعا کریں گے، ہم ان کو عذاب نہیں دیں گے۔

اے موسیٰ! ہمارے آخری پیغمبر کی امت جب مغرب کے وقت کی تین رکعت پڑھ گی، اس نماز کے وقت آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، پھر جو حاجت اور مراد مانگیں گے وہ ہم پوری کریں گے۔

اے موسیٰ! عشاء کی چار رکعتیں ان کے لئے تمام دنیا کی بادشاہت، سلطنت اور دولت سے بہتر ہیں، اس نماز کے پڑھنے کے بعد وہ لوگ گناہوں سے ایسے پاک وصاف ہو جائیں گے جیسے کہ ماں کے پیٹ سے آج کا پیدا ہونے والا بچہ بالکل پاک

صاف بے گناہ ہوتا ہے۔(۱)

## نماز کا حقیقی مقصد

نماز کا اصل مقصد یہ ہے کہ کائنات کے خالق کی عظمت کا نقش ذہن میں بیٹھ جائے یہاں تک کہ اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے اس کے احکامات پر عمل کرنا اور منع کی ہوئی چیزوں سے پرہیز کرنا آسان ہو جائے۔

اس میں تمام انسانوں کا فائدہ ہے کیونکہ جو شخص نیکیوں پر عمل پیرا ہو اور برائیوں سے الگ رہے، اس سے بھلائی اور نفع کے سوا اور کوئی بات سرزد نہیں ہو سکتی، نماز کا حقیقی مقصد نیازمندی کے ساتھ آسمان و زمین کے خالق اللہ تعالیٰ کی برتری کا اعتراف اور اس

---

(۱) وعن كعب الاخبار رضي الله تعالىٰ عنه قال: قرأت في بعض ما انزل الله على موسىٰ عليه السلام: يا موسىٰ ركعتان يصليهما احمد وامته وهي صلاة الغداة من يصليهما غفرت له ما اصاب من الذنوب من ليله ويومه ذلك ويكون في ذمتي، يا موسىٰ اربع ركعات يصليها احمد وامته وهي صلاة الظهر اعطيهم باول ركعة منها المغفرة وبالثانية اثقل ميزانهم وبالثالثة اوكل عليهم الملائكة يسبحون ويستغفرون لهم وبالرابعة افتح لهم ابواب السماء ويشرفن عليهم الحور العين، يا موسىٰ اربع ركعات يصليها احمد و امته وهي صلاة العصر فلا يبقى ملك في السموات والارض الا استغفر لهم ومن استغفرت له الملائكة لم اعذبه، يا موسىٰ ثلاث ركعات يصليها احمد و امته حين تغرب الشمس افتح لهم ابواب السماء لا يسألون من حاجة الا قضيتها لهم، ياموسىٰ اربع ركعات يصليها احمد و امته حين يغيب الشفق وهي خير لهم من الدنيا و ما فيها ويخرجون من ذنوبهم كيوم ولدتهم امهم، تنبيه الغافلين في الموعظة باحاديث سيد الانبياء والمرسلين، ص: ۲۴۰ ـ ۴۷، باب فضل امة محمد صلى الله عليه وسلم، ط: مكتبة مكيه لاهور، و: ص: ۲۷۷، ط: رشيدية كوئته۔

کی لازوال عظمت اور غیر فانی عزت کے آگے سرنگوں ہونا ہے۔(۱)

## نماز کا طریقہ

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کی تمام شرائط کی پابندی کے ساتھ کھڑے ہوکر مرد حضرات دونوں ہاتھوں کو چادر یا آستین وغیرہ سے باہر نکال کر کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو سے یا تو بالکل مل جائیں یا اس کے برابر میں آجائیں، اور ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہو، اور باقی انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں، اور انگلیوں کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ نہ ہو،(۲) ایسی حالت میں جس نماز کو پڑھنا

---

(۱) ان الغرض الحقیقی من الصلاة ، انما هو اشعار القلب بعظمة الاله الخالق حتیٰ یکون منه علی وجل فیأتمر بامره ویناهی عما نهاه عنه وفی ذلک الخیر کله للنوع الانسانی ، لان من یفعل الصالحات ویجتنب السیئات لا یصدر عنه للناس الا المنفعة والخیر.......... فالغرض الحقیقی من الصلاة،انما هو تعظیم الاله، فاطر السموات والارض بالخشوع له والخضوع لعظمته الخالدة،وعزته الابدیة فلا یکون المرء مصلیا لربه حقا الا اذا کان قلبه حاضرا مملوء بخشیة الله وحده، فلا یغیب عن مناجاته بالوساوس الکاذبة اوالخواطر الضارة، ومن یقف بین یدی خالقه وقلبه علی هذه الحالة ذلیلا خاشعا ، خائفاً وجلا من جلا ل ذلک الخالق القادر القاهر ، ذی السطوة التی لا تحد والمشیئة التی لا ترد ، فانه بذلک یکون تائبا من ذنبه، منیبا الی ربه، و تصلح اعماله الظاهرة والباطنة وتقوی علاقته بربه ویستقیم مع عباده تعالیٰ ، ویقف عند حدود الدین وینهی عما نها ہ عنه رب العالمین ،کما قال:" ان الصلاة تنهی عن الفحشاء والمنکر " وبذلک یکون من المسلمین حقا. کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۱۷۳، کتاب الصلاة، حکمة مشروعیتها، ط: دار الفکر، بیروت.

(۲) اذا اراد الدخول فی الصلاة کبر ورفع یدیه حذاء اذنیه حتیٰ یحاذی بابهامیه شحمتی اذنیه وبرؤس الاصابح فروع اذنیه ......ولا یطاطئی راسه عند التکبیر ، قال الفقیه ابو جعفر یستقبل ببطون کفیه القبلة وینشر اصابعه ویرفعهما، ...... واذا رفع یدیه لا یضم اصابعه کل الضم ولا یفرج کل التفریج بل یترکها علی ما کانت علیه بین الضم والتفریج ، هندیه: ۱/۷۳، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها ، ط: رشیدیة کوئٹه. فتح القدیر: ۱/۲۴۲ - ۲۴۵، ط: دار احیاء التراث العربی، بیروت.

چاہیں، اس کی نیت دل میں کرلیں اور اگر زبان سے بھی دلی ارادہ کو ظاہر کریں تو بہتر ہے، اور نیت عربی زبان میں کہنا ضروری نہیں بلکہ ہر شخص اپنی اپنی زبان میں نیت کرسکتا ہے، اور نیت اس طرح کریں کہ ”میں فلاں وقت کی فلاں نماز پڑھ رہا ہوں“(۱) پھر اللّٰہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح باندھ لیں کہ دائیں ہتھیلی بائیں ہتھیلی کے اوپر ہو، اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں پہنچے کے گرد حلقہ بنا کر اسے پکڑلیں، اور باقی تین انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی پشت پر اس طرح بچھادیں کہ تینوں انگلیوں کا رخ کہنی کی طرف ہو(۲) پھر فوراً یہ دعا پڑھے ”سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ

---

= (اذا أراد الرجل الدخول في الصلاة) اى صلاة كانت (اخرج كفيه من كميه) بخلاف المرأة وحال الضرورة كما بيناه (ثم رفعهما حذاء اذنيه) حتىٰ يحاذى بابهاميه شحمتى اذنيه ويجعل باطن كفيه نحو القبلة، ولا يفرج اصابعه ولا يضمها واذا كان به عذر يرفع بقدر الامكان، الخ، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۷۸-۲۷۹، فصل في كيفية ترتيب، ط: قديمى كراچى، حلبى كبير، ص: ۲۹۸، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، شامى: ۱/۴۷۴-۴۷۵، باب صفة الصلاة، مطلب سنن الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۱) والشرط ان يعلم بقلبه اى صلاة يصلى وادناها ما لو سئل لامكنه ان يجيب على البديهة ..... ولا عبــرة للذكر باللسان فان فعله لتجتمع عزيمة قلبه فهو حسن..... فلا بد من التعيين فيقول نويت ظهر اليوم او عصر اليوم او فرض الوقت او ظهر الوقت، هندية: ۱/۶۵، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع في النية، ط: رشيدية كوئٹه، شامى: ۱/۴۱۴-۴۱۸، باب شروط الصلاة، بحث النية، ط: سعيد كراچى.

(۲) ووضع يده اليمنى على اليسرىٰ تحت السرة كما فرغ من التكبير، ..... وذلك بأن يضع باطن كفه اليمنى على ظاهر كفه اليسرىٰ ويأخذ الرسغ بالخنصر والابهام ويرسل الباقى على الذراع، عالمگيرى: ۱/۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه، تاتارخانية: ۱/۵۳۲، ط: ادارة القرآن كراچى، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۸۰، فصل في كيفية ترتيب، ط: قديمى كراچى. فتح القدير: ۱/۲۴۹، ط: داراحياء التراث العربى بيروت، حلبى كبير، ص: ۳۰۰، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، شامى: ۱/۴۸۶، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب في بيان المتواتر والشاذ، ط: سعيد كراچى.

وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالیٰ جَدُّکَ وَلاَاِلٰہَ غَیْرُکَ" اگر نمازی کسی امام کے پیچھے اقتداء کر کے نماز پڑھ رہا ہے، تو اس دعا کو پڑھ کر خاموش رہے، (۱) اور اگر امام نے قرأت شروع کردی تو اس دعا کو نہ پڑھے بلکہ اللّٰہ اکبر کہہ کر خاموش رہے، اور اگر تنہا نماز پڑھ رہا ہے یا امام ہے تو اس دعا کے بعد "اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمنالرحیم" پڑھ کر سورۂ فاتحہ (الحمد شریف) پڑھے اور جب سورۂ فاتحہ ختم ہو جائے تو "وَلَاالضَّآلِّیْنَ" کے بعد تنہا نماز پڑھنے والا اور امام آہستہ سے "آمین" کہیں، اگر کسی ایسے وقت کی نماز ہو جس میں بلند آواز سے قرأت کی جاتی ہے تو تمام مقتدی بھی "ولا الضالین" کے بعد آہستہ سے "آمین" کہیں، آمین کے الف

---

(۱) ثم یقول سبحانک اللّٰھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الہ غیرک، اماما کان او مقتدیا او منفردا، عالمگیری: ۱/۷۳، الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ، ط: رشیدیہ کوئٹہ، حلبی کبیر، ص: ۳۰۱، صفۃ الصلاۃ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور، تاتارخانیۃ: ۱/۵۳۳، الفصل الثالث فی بیان ما یفعلہ المصلی فی صلاتہ بعد الافتتاح، ط: ادارۃ القرآن کراچی. حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۸۰، فصل فی کیفیۃ ترتیب، ط: قدیمی کراچی، فتح القدیر: ۱/۲۵۱، ط: دار احیاء التراث العربی، شامی: ۱/۴۸۸، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، مطلب فی بیان المتواتر والشاذ، ط: سعید کراچی.

(الا اذا) شرع الامام فی القراءۃ سواء کان مسبوقا او مدرکا (و) سواء کان (امامہ یجھر بالقراءۃ او لا فانہ (لا یأتی بہ) لما فی النھر عن الصغریٰ: ادرک الامام فی القیام، یثنی ما لم یبدأ بالقراءۃ، وقیل فی المخافتۃ یثنی، الدر مع الرد: ۱/۴۸۸، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، مطلب فی بیان المتواتر والشاذ، ط: سعید کراچی.

کو لمبا کر کے مد کے ساتھ پڑھنا چاہئے،(۱)اس کے بعد ''بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم'' پڑھے پھر اس کے بعد قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھے،(۲)اگر سفر اور ضرورت کی حالت نہ ہو تو فجر اور ظہر کی نماز میں ''سورۂ حجرات'' سے ''سورۂ بروج'' تک میں سے کوئی سورت پڑھے، اور فجر کی پہلی رکعت میں دوسری رکعت کی نسبت سے بڑی سورت پڑھنی چاہئے۔

عصر اور عشاء کی نماز میں ''والسماء والطارق'' سے ''لم یکن'' تک میں سے کوئی سورت پڑھے، اور مغرب کی نماز میں ''اذا زلزلت'' سے آخر تک میں سے کوئی سورت پڑھے۔(۳)

---

(۱) ثم يتعوذ وصورته اعوذ بالله من الشيطان الرجيم،...... ثم يأتي بالتسمية ويخفيها...... ثم يقرأ فاتحة الكتاب، اذا فرغ من الفاتحة قال آمين، والسنة فيه الاخفاء، المنفرد والامام سواء وكذا المأموم اذا سمع، هندية: ۱/۷۳ ـ ۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. تاتارخانية: ۱/۵۳۳ ـ ۵۳۷، الفصل الثالث في بيان ما يفعله المصلي في صلاته بعد الافتتاح، ط: ادارة القرآن كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۸۱، فصل في كيفية ترتيب، ط: قديمي كراچي. فتح القدير: ۱/۲۵۲ ـ ۲۵۶، ط: دار احياء التراث العربي بيروت. حلبي كبير، ص: ۳۰۳، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/۴۸۹، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ثم يضم الى الفاتحة سورة او ثلاث آيات، هندية: ۱/۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه، فتح القدير: ۱/۲۵۵، ط: دار احياء التراث العربي بيروت.

وذكر في المحيط: المختار قول محمد، وهو ان يسمي قبل الفاتحة وقبل كل سورة في كل ركعة، شامي: ۱/۴۹۰، فصل في بيان تاليف الصلاة، قبيل مطلب لفظ الفتوىٰ آكد وابلغ من لفظ المختار، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۰۸، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) واستحسنوا في الحضر طوال المفصل في الفجر والظهر واوساطه في العصر والعشاء، وقصاره في المغرب، وطوال المفصل من الحجرات الى البروج والاوساط من سورة البروج الى

اور سورتوں کی یہ تحدید اسی صورت میں ہے جب وہ سورتیں یاد ہوں، اور اگر وہ سورتیں یاد نہ ہوں تو جو بھی سورت یاد ہو پڑھ لیا کرے۔

سورت پڑھنے کے بعد اللّٰہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے، اور رکوع کی ابتداء "اللّٰہ اکبر" کے ساتھ ہی ہوں، اور رکوع میں اچھی طرح پہنچ جانے کے ساتھ ہی تکبیر ختم ہو جائے۔(۱)

رکوع اس طرح کیا جائے کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر ہوں کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں یعنی ہر دو انگلیوں کے درمیان فاصلہ ہو، اس طرح دائیں ہاتھ سے دائیں گھٹنے کو اور بائیں ہاتھ سے بائیں گھٹنے کو پکڑ لے، اور سرین (کولہے)، گردن اور پشت ایک ہی سطح پر برابر ہوں، ایسا نہ ہو کہ سر جھکا ہوا ہو اور پیٹھ اٹھی ہوئی ہو، پیر کی پنڈلیاں سیدھی ہوں ٹیڑھی نہ ہوں، کلائیاں اور بازو سیدھے تنے ہوئے ہوں، ٹیڑھی نہ ہوں اور نظر پاؤں کی طرف ہو، اور دونوں پاؤں پر زور برابر ہو، اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل ہوں، اور رکوع میں کم سے کم تین مرتبہ **"سبحان ربی العظیم"**

---

=لم یکن والقصار من سورة لم یکن الی الآخر...... واطالة القراء ة فی الرکعة الاولیٰ علی الثانیة من الفجر مسنونة بالاجماع، هندیة : ۱/۷۷، الفصل الرابع فی القراء ة، ط: رشیدیه کوئٹه، فتح القدیر: ۱/۲۹۱، ط: دار احیاء التراث العربی، بیروت، الدر مع الرد: ۱/۵۳۹، فصل فی القراء ة، مطلب السنة تکون سنة عین وسنة کفایة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۳۱۰، ۳۱۲، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۱) ویرکع حین یفرغ من القراء ة وهو منتصب...... فیکون ابتداء تکبیره عند اول الخرور و الفراغ عند الاستواء للرکوع، هندیة: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. الدر مع الرد: ۱/۴۹۳، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی.، فتح القدیر: ۱/۲۵۷، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، حلبی کبیر، ص: ۳۱۴، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

کہے، (۱) پھر رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہوجائے کہ جسم میں کوئی خم باقی نہ رہے، اور نظر سجدے کی جگہ پر ہو، اور رکوع سے اٹھتے وقت امام صرف "سمع اللّٰہ لمن حمدہ" کہے، اور مقتدی صرف "ربنالک الحمد" کہے اور تنہا نماز پڑھنے والا "سمع اللّٰہ لمن حمدہ" اور "ربنالک الحمد" دونوں کہے، (۲) پھر اللّٰہ اکبر کہتا ہوا دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے ہوئے سجدے میں جائے، "اللّٰہ اکبر" اور سجدہ کی ابتداء ساتھ ہی ہو، اور سجدہ میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہوجائے، اور سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنوں کو خم دے کر انہیں زمین کی طرف اس طرح لے جائے کہ سینہ آگے کو نہ جھکے، جب گھٹنے زمین پر ٹک جائیں، اس کے بعد سینے کو جھکائے، پھر گھٹنے کے بعد ہاتھوں کو پھر ناک کو پھر پیشانی کو زمین پر رکھے، اور منہ دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھے کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو کے سامنے ہوجائیں، اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رو ہوں اور دونوں پاؤں اس طرح کھڑے رکھے کہ ایڑھیاں اوپر

---

(۱) ویعتمد بیدیه علی رکبتیه ویفرج بین اصابعه ولا یندب الی التفریج الا فی هذه الحالة.......... ویبسط ظهره حتیٰ لو وضع علی ظهره قدح من ماء لاستقر ..... ویقول فی رکوعه سبحان ربی العظیم ثلاثا وذلک ادناه ، هندیة: ۱/ ۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. فتح القدیر: ۱/ ۲۵۸ ، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، حلبی کبیر ،ص: ۳۱۵، صفة الصلاة، ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۴۹۳، فصل فی بیان تالیف الصلاة ، مطلب قراءة البسملة بین الفاتحة و السورة حسن ، ط: سعید کراچی.

(قوله ومنها القیام) ......... ویکره القیام علی احد القدمین فی الصلاة بلا عذر ، شامی: ۱/ ۴۴۴، باب صفة الصلاة، بحث القیام، ط: سعید کراچی.

(۲) فاذا اطمأن راکعا رفع راسه ..... فان کان اماما یقول سمع الله لمن حمده بالاجماع وان کان مقتدیا یاتی بالتحمید ولا یاتی بالتسمیع بلا خلاف وان کان منفردا الاصح انه یاتی بهما ، هندیة: ۱/ ۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه، حلبی کبیر ،ص: ۳۱۸، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، الدر مع الرد: ۱/ ۴۹۶، فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۱/ ۲۶۰، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت.

ہوں، اور تمام انگلیاں اچھی طرح مڑ کر قبلہ رخ ہوں، پیٹ رانوں سے الگ اور بغل سے جدا ہو، پیٹ زمین سے اس قدر اونچا ہو کہ بکری کا چھوٹا سا بچہ درمیان سے نکل سکے، اور سجدے میں کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں، زمین پر ٹکی ہوئیں نہ ہوں، دونوں بازو پہلوؤں سے الگ ہوں ملے ہوئے نہ ہوں، اور سجدے کے دوران دونوں پاؤں زمین سے لگے ہوئے ہوں اٹھے ہوئے نہ ہوں، سجدہ میں کم سے کم تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" کہے، (۱) پھر سجدہ سے اٹھ کر اچھی طرح بیٹھ جائے، اس طرح کہ دایاں پیر اس طرح کھڑا کرلے کہ اس کی انگلیاں مڑ کر قبلہ رخ ہو جائیں، اور بائیں پیر کو زمین پر بچھا کر اس پر بیٹھ جائے، اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لے، اس طرح کہ انگلیاں پھیلی ہوئی ہوں، اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو، نہ انگلیوں کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہو، نہ بہت ہی زیادہ ملی ہوئیں ہوں اور انگلیاں گھٹنوں کی طرف لٹکی ہوئیں نہ ہوں بلکہ انگلیوں کے آخری سرے گھٹنے کے قریب ہوں اور اس حالت میں فرض نماز میں کوئی دعا نہ پڑھے، اور اس حالت میں اتنی دیر بیٹھے کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ سبحان اللّٰہ کہا

---

(۱) ثم اذا استوی قائما کبر وسجد ویکبر فی حالة الخرور ویقول فی سجوده سبحان ربی الاعلیٰ ثلاثا وذلک ادناه...... قالوا اذا اراد السجود یضع اولا ما کان اقرب الی الارض، فیضع رکبتیه اولا ثم یدیه ثم انفه ثم جبهته،......ویضع یدیه فی السجود حذاء اذنیه ویوجه اصابعه نحو القبلة وکذا اصابع رجلیه ویعتمد علی راحتیه ویبدی ضبعیه عن جنبیه ولا یفترش ذراعیه ویجافی بطنه عن فخذیه، هندیة: ۱/۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. تاتارخانیة: ۱/۵۴۰، ط: ادارة القرآن کراچی. الدر مع الرد: ۱/۴۹۷، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۳۲۰، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

جا سکے۔(۱)

سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی اٹھائے، پھر ناک پھر ہاتھ، اطمینان سے دوسرا سجدہ بھی اسی طرح کرے جیسے پہلا سجدہ کیا تھا یعنی دوسرے سجدہ میں جاتے ہوئے "اللہ اکبر" کہے اور پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے، پھر ناک، پھر پیشانی۔(۲)

دوسرا سجدہ کرنے کے بعد "اللّٰہ اکبر" کہتا ہوا فورا کھڑا ہو جائے، کھڑے ہوتے وقت پہلے پیشانی اٹھائے، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر کھڑا ہو، بلا عذر ہاتھوں کو زمین سے سہارا دیتے ہوئے کھڑا ہونا بہتر نہیں، ہاں اگر جسم بھاری ہے، یا بیماری ہے یا بڑھاپے کی وجہ سے سہارا کے بغیر کھڑا ہونا مشکل ہو تو سہارا لینا منع نہیں۔(۳)

---

(۱) ثم يرفع رأسه مكبرا ويكفي فيه ...... (ويجلس بين السجدتين مطمئنا) لما مر ويضع يديه على فخذيه كالتشهد ...... وليس بينهما ذكر مسنون ، الدر مع الرد: ۵۰۵/۱، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي.

(ثم يرفع رأسه ويكبر) والسنة فيه ان يرفع رأسه حتىٰ يستوى جالسا ، وليس في هذا الجلوس ذكر مسنون عندنا، هندية: ۷۵/۱، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. فتح القدير: ۲۶۷/۱، ط: دار احياء التراث العربي بيروت. حلبي كبير ،ص:۳۲۷، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) واذا اراد الرفع يرفع اولا جبهته ثم انفه ثم يديه ثم ركبتيه ...... ثم يكبر وينحط للسجدة الثانية ويسبح فيها مثل ما سبح في السجدة الاولىٰ ، هندية: ۷۵/۱، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. الدر مع الرد: ۵۰۶/۱، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۳) ثم اذا فرغ من السجدة ينهض على صدور قدميه ولا يقعد ولا يعتمد على الارض بيديه عند قيامه وانما يعتمد على ركبتيه وترك الاعتماد مستحب لمن ليس به عذر عندنا ، هندية: ۷۵/۱، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. التاتارخانية: ۵۴۲/۱، ط: ادارة القرآن كراچي. فتح القدير: ۲۶۱/۱، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، الدر مع الرد: ۵۰۶/۱، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچي.

دوسری رکعت کے شروع میں ثناء اور اعوذ باللہ نہ پڑھے، اگر مقتدی ہے تو خاموش رہے اور اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والا ہے تو صرف "بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم" پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے اور "ولا الضالین" کے بعد آہستہ "آمین" کہے پھر "بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم" پڑھ کر کوئی دوسری سورت ملالے، پھر پہلی رکعت کی طرح رکوع، قومہ، اور دونوں سجدے کرے، (۱) دوسرے سجدہ کے بعد اسی طرح بیٹھ جائے جس طرح دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا، اور اس میں "التحیات" پڑھے۔

التحیات یہ ہے:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَۃُاللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَاوَعَلیٰ عِبَادَ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ، اَشْھَدُاَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.(۲)

اور التحیات پڑھتے وقت جب "اَشْھَدُاَنْ لَّا" پر پہنچے تو شہادت کی انگلی کو

---

(۱) ویفعل فی الرکعة الثانیة مثل ما فعل فی الرکعة الاولیٰ الا انه لایستفتح ولا یتعوذ ، عالمگیری: ۱/۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ، ط: رشیدیه کوئٹه، تاتارخانیة: ۱/۵۴۶، ط: ادارۃ القرآن کراچی، فتح القدیر: ۱/۲۶۸، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، الدر مع الرد: ۱/۵۰۶، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، ط: سعید کراچی.

(۲) واذا رفع رأسه من السجدة الثانیة فی الرکعة الثانیة افترش رجله الیسریٰ وجلس علیها ونصب الیمنیٰ نصبا ووجه اصابعه نحو القبلة ووضع یدیه علی فخذیه وبسط اصابعه،...... ویقرأ تشهد ابن مسعود رضی الله عنه ، هندیة: ۱/۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ،ط: رشیدیة کوئٹه. تاتارخانیة: ۱/۵۴۷، ط: ادارۃ القرآن کراچی.حلبی کبیر، ص: ۳۲۸، صفة الصلاۃ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، فتح القدیر: ۱/۲۷۱، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت.الدر مع الرد: ۱/۵۰۸، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، ط: سعید کراچی.

اُٹھا کر اشارہ کرے، اور "اِلَّا اللّٰہُ" پر گرا دے۔(۱)

اشارے کا طریقہ یہ کہ انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کو ملا کر حلقہ بنا لے، اور چھوٹی انگلی اور اس کے پاس کی انگلی کو بند کرلے، اور "اَشْھَدُ اَنْ لَّا" کہتے ہوئے شہادت کی انگلی کو اس طرح اٹھائے کہ انگلی قبلے کی طرف جھکی ہوئی ہو بالکل سیدھی آسمان کی طرف نہ اٹھائے اور "اِلَّا اللّٰہُ" کہتے وقت شہادت کی انگلی کو نیچے جھکا دے اور باقی انگلیوں کی جو ہیئت اشارے کے وقت بنائی تھی اس کو آخر تک برقرار رکھے، (۲) اور اگر دو رکعت والی نماز ہو تو التحیات کے بعد یہ درود شریف پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. (۳)

یہ درود شریف پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

---

(۱) واذا انتھی الی قولہ اشھد ان لاالہ الااللہ یشیر بالمسبحۃ، ھندیۃ: ۱/۷۵، ط: رشیدیۃ کوئٹہ. الدر مع الرد: ۱/۵۰۸، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، ط: سعید کراچی.

(۲) وصفتھا: ان یحلق من یدہ الیمنیٰ عند الشھادۃ الابھام والوسطیٰ ویقبض البنصر والخنصر ویشیر بالمسبحۃ...... ویرفع الاصبع عند النفی ویضعھا عند الاثبات، شامی: ۱/۵۰۸، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر، ص: ۳۲۸، صفۃ الصلاۃ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور، تاتارخانیۃ: ۱/۵۵۲، ط: ادارۃ القرآن کراچی.

(۳) فاذا فرغ من التشھد یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، وسئل محمد عن کیفیہ الصلواۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یقول اللّٰھم صلی علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید، اللّٰھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید،، عالمگیری: ۱/۷۶، الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ، ط: رشیدیۃ کوئٹہ. تاتارخانیۃ: ۱/۵۴۹، ط: ادارۃ القرآن کراچی. فتح القدیر: ۱/۲۷۵، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، الدر مع الرد: ۱/۵۱۲، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، ط: سعید کراچی.

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّاِنَّہٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.(۱)

اس کے بعد نماز ختم کر دے، اور نماز ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دائیں طرف منہ پھیرتے ہوئے کہے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ" پھر بائیں طرف منہ پھیرتے ہوئے کہے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ" دونوں طرف سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑے کہ پیچھے بیٹھے آدمی کو سلام پھیرنے والے کا رخسار نظر آئے، اور سلام پھیرتے وقت نظر کندھے کی طرف ہو۔(۲)

اگر امام ہے تو سلام پھیرتے وقت کراماً کاتبین، فرشتے اور مقتدیوں کو سلام کرنے کی نیت کرے۔(۳)

اور اگر مقتدی ہے تو دائیں طرف سلام کرتے وقت دائیں طرف جو انسان اور

(۱) ومن الادعية المأثورة ما روى عن ابى بكر رضى الله عنه انه قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم علمنى دعاء ادعو به فى صلاتى فقال قل: اللّٰهم انى ظلمت نفسى ظلماً كثيراً وانه لا يغفر الذنوب الا انت فاغفر لى مغفرة من عندك وارحمنى انك انت الغفور الرحيم، هندية: ۱/۷۶، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه، حلبى كبير، ص: ۳۳۵، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، فتح القدير: ۱/۲۷۷، ط: دار احياء التراث العربى بيروت.

(۲) ثم يسلم تسليمتين تسلمية عن يمينه وتسليمة عن يساره ويحول فى التسليمة الاولىٰ وجهه عن يمينه حتىٰ يرىٰ بياض خده الايمن وفى التسليمة الثانية عن يساره حتّٰى يرى بياض خده الايسر ويقول السلام عليكم ورحمة الله ،هندية: ۱/۷۶، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. شامى: ۱/۵۲۴، فصل فى بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچى. فتح القدير: ۱/۲۷۸، ط: دار احياء التراث العربى بيروت، تاتارخانية: ۱/۵۵۲، ط: ادارة القرآن كراچى. حلبى كبير، ص: ۳۳۶، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۳) (وينوى) الامام بخطابه (السلام على من فى يمينه ويساره) ممن معه فى صلاته ولو جنا او نساء...... (والحفظة فيهما) الدر مع الرد: ۱/۵۲۶، فصل فى بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۷۷، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. حلبى كبير، ص: ۳۳۷، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

فرشتے ہیں ان کو سلام کرنے کی نیت کرے، اگر امام بھی دائیں طرف ہے تو امام کو بھی سلام کرنے کی نیت کرے، اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود انسان اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کرے، اگر امام بائیں طرف ہے تو امام کو بھی سلام کرنے کی نیت کرے، اور اگر امام برابر سامنے ہے تو دونوں سلاموں میں امام کو بھی سلام کرنے کی نیت کرے۔(۱)

اور اگر تنہا نماز پڑھنے والا ہے تو دونوں سلاموں میں کراماً کاتبین اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کرے۔(۲)

اگر قعدہ میں عذر کی وجہ سے مسنون طریقہ کے مطابق بیٹھنا ممکن نہ ہو تو جس طرح بیٹھنا ممکن ہو بیٹھ جائے۔(۳)

---

(۱) والمقتدی یحتاج الی نیة الامام مع من ذکرنا فان کان الامام فی الجانب الایمن نواہ فیهم وان کان فی الجانب الایسر نواہ فیهم، وان کان بحذائه نواہ فی جانب الایمن عند ابی یوسف و عند محمد ینویه فیهما وهو روایة عن ابی حنیفة رحمه الله وفی الفتاویٰ هو الصحیح، هندیة: ۱/۷۷، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. الدر مع الرد: ۱/۵۲۹، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی. تاتارخانیة: ۱/۵۵۳، ط: ادارة القرآن کراچی. فتح القدیر: ۱/۲۷۹، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان، حلبی کبیر، ص: ۳۳۸۔۳۳۹، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) والمنفرد ینوی الحفظة لا غیر ولا ینوی فی الملائکة عددا محصورا وهو الصحیح، هندیة: ۱/۷۷، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. تاتارخانیة: ۱/۵۵۳، ط: ادارة القرآن کراچی. فتح القدیر: ۱/۲۷۹، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، الدر مع الرد: ۱/۵۲۹، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۳) (کیف شاء) لان المرض اسقط عنه الارکان فالهیئات اولیٰ، الدر مع الرد: ۲/۹۷، (قوله قیل وبه یفتیٰ) قاله فی التجنیس والخلاصة والولوالجیة لانه ایسر علی المریض، قال فی البحر: ولا یخفی ما فیه، بل الایسر عدم القید بکیفیة من الکیفیات فالمذهب الاول، وذکر قبله انه فی حالة التشهد یجلس کما یجلس للتشهد بالاجماع، اقول ینبغی ان یقال ان کان جلوسه کما یجلس للتشهد ایسر علیه من غیره او مساویا لغیره کان اولیٰ والا اختار الایسر فی جمیع الحالات ولعل ذلک محمل القولین، شامی: ۲/۹۷، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی.

اور اگر دو رکعت والی فرض نماز نہ ہو بلکہ تین رکعت یا چار رکعت والی فرض نماز ہو تو صرف التحیات آخر تک پڑھ کر فوراً کھڑا ہو جائے درود شریف اور دعا نہ پڑھے، باقی دو رکعت بھی اسی طرح پڑھے جس طرح پہلی دو رکعت پڑھی ہیں، فرق اتنا ہے کہ آخری دو رکعتوں میں صرف بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھ کر رکوع کرے، سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت نہ ملائے، اگر تین رکعت والی فرض نماز ہے تو تیسری رکعت میں، اور اگر چار رکعت والی فرض نماز ہے تو چوتھی رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد اسی طرح بیٹھ کر التحیات، درود شریف، اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز ختم کر دے۔(۱)

فجر، مغرب اور عشاء کی فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دوسری سورت اور سمع اللّٰہ لمن حمدہ اور تمام تکبیریں امام بلند آواز سے کہے اور تنہا نماز پڑھنے والے کو اختیار ہے چاہے بلند آواز سے کہے یا آہستہ آواز سے، اور ظہر اور عصر کی فرض نماز میں امام صرف سمع اللّٰہ لمن حمدہ اور تمام تکبیریں بلند آواز سے کہے، اور تنہا نماز پڑھنے والا آہستہ اور مقتدی ہر وقت تکبیریں وغیرہ آہستہ کہے۔(۲)

---

(۱) فاذا فرغ من قراءة التشهد قام...... واذا قام يفعل في الشفع الثاني ما فعل في الشفع الاول من القيام والركوع والسجود ويقرأ الفاتحة فقط وتكره الزيادة ؛...... ويجلس في الاخيرة كما جلس في الاولىٰ ويتشهد فاذا افرغ من التشهد يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ......ويدعو لنفسه ولغيره ؛...... ثم يسلم تسليمتين، هندية: ۱/۷۶، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئته، فتح القدير: ۱/۲۷۳، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، لبنان. تاتارخانية: ۱/۵۴۸، الفصل الثالث في بيان ما يفعله المصلي في صلاته الخ، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۲) (ثم يرفع رأسه من ركوعه مسمعا)......(ويكتفي به الامام)وقالا يضم التحميد سرا ( و) يكتفي ( بالتحميد المؤتم......) ويجمع بينهما لو منفردا على المعتمد يسمع رافعا ويحمد مستويا، الدر المختار ، شامي: ۱/۴۹۶-۴۹۷، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي.

(وجهر الامام بالتكبير ) بقدر حاجته للاعلام بالدخول والانتقال وكذا بالتسميع والسلام ، واما المؤتم والمنفرد فيسمع نفسه ، الدر المختار ، شامي: ۱/۴۷۵، باب صفة الصلاة، مطلب في قولهم الاساءة دون الكراهة ، ط: سعيد كراچي، و: ۱/۵۸۸، باب الامامة، قبيل مطلب في رفع المبلغ صوته زيادة على الحاجة، ط: سعيد كراچي.

## نماز کا محاسبہ سب سے پہلے ہوگا

جب میدان حشر میں حساب وکتاب کے لئے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک آنے والے تمام لوگ جمع ہوں گے، تو اس وقت سب عبادتوں سے پہلے نماز ہی کا محاسبہ کیا جائے گا، (۱) اس لئے ایمان کی درستی اور عقائد کی اصلاح کے بعد نماز ہی کا مرتبہ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں اور بچیوں کو سات سال کی عمر میں اس کی عادت بنانے کا حکم دیا ہے (۲) ابوداؤد شریف میں ہے:

مروااولادکم بالصلوٰة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم ابناء عشر سنين. (۳)

---

(۱) (قوله لما ورد الخ) اى فى قوله صلى الله عليه وسلم" اتقوا البول فانه اول ما يحاسب به العبد فى القبر، رواه الطبرانى باسناد حسن، وفى قوله صلى الله عليه وسلم " اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله صلاته قال العراقى فى شرح الترمذى ولا يعارضه حديث الصحيح " ان اول ما يقضى بين الناس يوم القيامة فى الدماء لحمل الاول على حق الله تعالىٰ على العبد والثانى على حقوق الأدميين فيما بينهم ،شامى: ۱/ ۳۵۰، قبيل كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى، كتاب الكبائر :ص: ۲۸، الكبيرة الرابعة قبيل فصل فى عقوبة تارك الصلاة، ط:دارالخير دمشق.

(۲)( وان وجب ضرب ابن عشر عليها بيد لا بخشبة لحديث " مروا اولادكم بالصلاة وهم ابناء سبع واضربوهم عليها وهم ابناء عشر" الدر المختار ( قوله لحديث الخ، ) استدلال على الضرب المطلق ، واما كونه لا بخشبة فلا ن الضرب بها ورد فى جناية المكلف آه، وتمام الحديث "وفرقوا بينهم فى المضاجع ، رواه ابو داؤد، والترمذى ولفظه " علموا الصبى الصلاة ابن سبع واضربوه عليها ابن عشر وقال حسن صحيح وصححه ابن خزيمة والحاكم والبيهقى، آه، اسماعيل ، والظاهر ان الوجوب بعد استكمال السبع والعشر بأن يكون فى اول الثامنة والحادى عشر كما قالوا فى مدة الحضانة، شامى: ۱/ ۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى. كتاب الكبائر، ص: ۲۳، الكبيرة الرابعة، فصل متىٰ يومر الصبى بالصلاة، ط:دار الخير دمشق.

(۳) مشكوٰة ، ص: ۵۸، كتاب الصلاة، الفصل الثانى ،ط: قديمى كراچى.

اپنی اولاد کو نماز کا حکم کرو جب وہ سات سال کے ہوجائیں اور اس (کے چھوڑنے) پر ان کی پٹائی کرو جب وہ دس سال کے ہوجائیں۔

## نماز کا معنی

نماز کو عربی میں ''صلوۃ'' کہتے ہیں۔(۱)

ا...... ''صلوۃ'' کے لفظ کو یا توصلی سے بنایا گیا ہے، اس کا معنی ہے کہ ٹیڑھی لکڑی کو آگ کی گرمی اور تپش پہنچا کر سیدھا کیا جائے، اس معنی کے اعتبار سے نماز کو صلوۃ اس لئے کہتے ہیں کہ انسان میں نفس امارہ کی وجہ سے کجی اور ٹیڑھاپن موجود ہے، اس لئے اس کو حکم دیا گیا کہ روزانہ پانچ وقت پابندی سے نماز پڑھے، تاکہ اس کو اللہ تعالیٰ کی عظمت، ہیبت اور ڈروخوف کی حرارت اور گرمی پہنچ کر اس کا ٹیڑھاپن اور کجی دور ہوجائے، اور وہ آگ سے سیدھے کئے ہوئے بانس کی طرح سیدھا ہوجائے (۲)، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

---

(۱) قال ابن الاثیر: وھی العبادۃ المخصوصۃ، واصلھا فی اللغۃ: الدعاء فسمیت ببعض اجزائھا، وقیل: ان اصلھا فی اللغۃ التعظیم، وسمیت العبادۃ المخصوصۃ صلاۃ لما فیھا من تعظیم الرب تعالیٰ، النھایۃ فی غریب الحدیث والاثر: ۳/۵۰، (صلا) تحقیق: طاھر احمد الزاوی محمود محمد الطناحی، ط: المکتبۃ العلمیۃ، بیروت، وفی مجمع بحار الانوار: ...... الصلاۃ لغۃ، الدعاء وقیل: التعظیم، مجمع بحار الانوار: ۳/۳۴۷، صلا، ط: مکتبۃ دار الایمان المدینۃ المنورۃ.

(۲) قال ابو منصور محمد بن احمد الازھری فی "تھذیب اللغۃ" قلت، والاصل فی تصلیۃ العصاء انھا اذا اعوجت الذمھا مقومھا حر النار حتیٰ تلین له وتجیب التثقیف، یقال: صلیت العصا النار اذا الزمتھا حرھا حتیٰ تلین لغامزھا. تھذیب اللغۃ: ۳/۷۹، (عصا)، تحقیق: الدکتور عبد الحلیم النجار، ط: الدار المصریۃ، للتالیف والترجمۃ.

قال العینی: ھی مشتقۃ من صلیت العود علی النار اذا قومته وایضا قال الجوھری "وصلیت العصاء بالنار اذا لینتھا وقومتھا، البنایۃ علی شرح الھدایۃ: ۲/۳-۵، کتاب الصلاۃ، ط: دار الفکر، بیروت.

ان الصلوة تنهی عن الفحشاء والمنکر (۱) (کچھ شک نہیں کہ نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے) اور نماز نمازی کو سیدھے بانس کی طرح کر دیتی ہے۔

۲...... یا صلوۃ کے لفظ کو "صلة" سے بنایا گیا ہے، اور صلة عربی میں تعلق کو کہتے ہیں، اس اعتبار سے نماز کو صلوۃ اس لئے کہتے ہیں کہ نماز اللہ اور بندہ کے درمیان خاص تعلق پیدا کرنے والی عبادت ہے، اور یہ خاص تعلق نماز کے علاوہ کسی اور عبادت سے حاصل نہیں ہوتا، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

"الصلوة معراج المؤمن" (۲) نماز مومن کی معراج ہے۔

---

(۱) سورة العنكبوت، الآية: ۴۵.

(۲) قال عليه السلام: " الصلاة معراج المؤمن " التفسير الكبير: ۱/۲۶۶، القسم الثانی، الكلام فی تفسير مجموع هذه السورة، وفيه فصول آخر، الفصل الاول، ط: دار احياء التراث العربی بيروت، وايضا ان محمداً عليه السلام لما انعم الله عليه بأن رفعه الی قاب قوسين قال عند ذلک : التحيات المباركات، الصلوات الطيبات لله، والصلوة معراج المؤمن الخ، التفسير الكبير: ۱/۲۷۵، قبل الفصل الخامس فی ان الصلوة معراج العارفين، ط: دار احياء التراث العربی بيروت. فبالصلاة، يشير الله عز وجل الی رجوع الروح الی حضرة ربه علی طريق جاء منها، ولهذا قال النبی عليه السلام: "الصـــلاة معراج المؤمن،روح البيان:۸/۴۰، تفسير قوله تعالیٰ الله نزل احسن الحديث كتابا متشابها، الزمر الآية:۲۳، ط:دارالكتب العلمية بيروت، لبنان. ۲۰۰۹ـ ۱۴۳۰، وهذا سرقوله ﷺ:الصـلاة معراج المؤمنين.روح البيان: ۶/۲۹، تفسير قوله تعالیٰ:يا أيها الذين آمنوا اركعوا واسجدوا واعبدوا ربكم. الحج، الآية :۷۷، ط:دارالكتب العلمية بيروت،لبنان.

ومن هنا قال الحسن: كل صلاة لا يحضر فيها القلب فهی الی العقوبة اسرع وقد ذكروا " ان الصـــلاة معراج المؤمن " افتری مثل صلاة هذا تصلح لذلک حاش لله تعالیٰ من زعم ذلک فقد افتری،روح المعانی:۱۸/۷۳، تفسير قوله تعالیٰ:" وقل رب اغفر وارحم وانت خير الراحمين" المومنون: ۱۱۸، ط: امداديه ملتان، و: ۱/۸۹،تفسيرقوله تعالیٰ مالک يوم الدين ، الفاتحة:۳، البحث الثالث من الأبحاث المتعلقة بهذه الآية،ط:مكتبه امدادية،ملتان.و: ۱۹/۵۷ تفسير قوله تعالیٰ قل ما يعبؤبكم ربی لو لا دعاء كم ، الفرقان: ۷۷.

وفی افتتاح الاوصاف، بما يتعلق بالصلاة واختتامها به دلالة علی شرفها وعلوقدرها ، لانها معراج المؤمنين ، ومناجاة رب العالمين، ولذا جعلت قرة عين سيد المرسلين صلی الله عليه وعلی آله وصحبه اجمعين، روح المعانی: ۲۹/۷۳، تفسيرقوله: والذين هم علی صلاتهم يحافظون ، المعارج:۳۴، ط: امداديه ملتان.

اور جو شخص نماز نہیں پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کا ذریعہ اختیار نہیں کرتا وہ مسلمان کیسے ہوسکتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

بین الکفر و الایمان ترک الصلوۃ کفر اور ایمان درمیان نماز چھوڑنے ہی کا فرق ہے۔(۱)

دوسری جگہ پر ہے۔

علم الایمان الصلوۃ (۲) (ہر چیز کی کوئی نہ کوئی علامت ہوتی ہے اور ایمان کی خاص علامت نماز ہے۔

## نماز کا منکر

جو شخص نماز کی فرضیت کا انکار کرے وہ یقیناً کافر ہے، (۳) نماز کی تاکید اور

---

(۱) عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: بين الكفر والايمان ترک الصلوة، ترمذی: ۲/ ۹۰، کتاب الایمان، باب ما جاء في ترک الصلوة، ط: سعيد كراچي. قال صلى الله عليه وسلم ان بين الرجل وبين الشرک والكفر ترک الصلوة، مسلم: ۱/ ۶۱، کتاب الایمان، باب بيان اطلاق اسم الكفر على من ترک الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(۲) علم الايمان الصلوة، فمن فرغ لها قلبه، وجادعليها بجدها ووقتها وسننها فهو مؤمن رواه ابو سفيان طريف بن شهاب عن ابی نضرة عن ابی سعيد الخدری، وطريف هذا ضعيف ذخيرة الحفاظ للمقدسي، رقم: ۳۵۱۰، ۳: ۱۵۸۴، ط: دار السلف، رياض، ۱۴۱۶ - ۱۹۹۶ء

علم الاسلام الصلوة، فمن فرغ لها قلبه، وحافظ عليها بجدها، ووقتها وسننها فهو مؤمن (خط وابن النجار عن ابی سعيد) كنز العمال: ۷/ ۲۷۹، رقم: ۱۸۸۷۰، کتاب الصلوة، من قسم الاقوال، الباب الاول، الفصل الاول فی الوجوب، ط: موسسة الرسالة، بيروت. ۱۴۰۱ھ - ۱۹۸۱ء.

(۳) (ويكفر جاحدها) لثبوتها بدليل قطعي، الدر المختار، شامی: ۱/ ۳۵۲، کتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

فضائل سے قرآن مجید اور احادیث کے مبارک صفحات لبریز ہیں، کسی اور عبادت کی اس قدر سخت تاکید شریعت میں نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے صحابۂ کرام نماز چھوڑنے والے کو کافر فرماتے ہیں، امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے، اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے، امام شافعی رحمہ اللہ بھی اس کے قتل کا فتوی دیتے ہیں، اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ اگرچہ کفر کے قائل نہیں ہیں مگر ان کے نزدیک بھی نماز چھوڑنے والے کے لئے سخت تعزیر ہے۔(۱)

## نماز کا ورزشی چارٹ

آدمی تمام رات سویا رہتا ہے جس کی وجہ سے اعضاء مضمحل اور سست ہوجاتے ہیں۔ جسم کا دوران خون سست ہوجاتا ہے، اب اس جسم کو ایسی ورزش کی ضرورت ہے جس

---

(۱) (ویکفر جاحدها) لثبوتها بدلیل قطعی (وتارکها عمدا مجانة) ای تکاسلا فاسق (یحبس حتیٰ یصلی) لانه یحبس لحق العبد فحق الحق احق، وقیل یضرب حتیٰ یسیل منه الدم، وعند الشافعی، یقتل بصلاة واحدة حدا، وقیل کفرا، الدر المختار (قوله وقیل یضرب) قائله الامام المحبوبی ح، عن المنح وظاهر الحلیة انه المذهب فانه قال: وقال اصحابنا فی جماعة منهم الزهری لا یقتل بل یعذر، ویحبس حتیٰ یموت او یتوب (قوله وعند الشافعی یقتل) وکذا عند مالک واحمد، وفی روایة عن احمد، وهی المختارة، عند جمهور اصحابه انه یقتل کفرا، وبسط ذلک فی الحلیة شامی: ۱/۳۵۲-۳۵۳، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

اما ترهیب تارکها و تخویفه: فیکفی فیه قول رسول الله صلی الله علیه وسلم "لا سهم فی الاسلام لمن لا صلاة له، وقوله: "بین الرجل وبین الکفر ترک الصلاة" وفی هذا الحدیث زجر شدید للمسلم الذی یتسلط علیه الکسل فیحمله علی ترک الصلاة التی یمتاز بها عن الکافر، حتی قال بعض ائمة المالکیة: ان تارک الصلاة عمدا کافر، وعلی کل حال فقد اجمعوا علی انها رکن من ارکان الاسلام فمن ترکها فقد هدم رکنا من اقویٰ ارکانه الخ، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۱۷۲، کتاب الصلاة، حکمة مشروعیتها، ط دار احیاء التراث العربی بیروت.

سے خون پھر سے پورے جسم میں مکمل طور پر پہنچ سکے اور جسم از سر نو بالکل چست اور صحت مند ہو جائے تو اس کے لئے تہجد کی نماز ہے۔ اور فجر کی نماز۔ پھر وقفہ پھر اشراق کی نماز۔ پھر وقفہ پھر چاشت کی نماز۔ اور پھر طویل وقفہ اور آدمی کام کاج کرتے کرتے پریشان ہو جاتا ہے تو پھر ظہر کی نماز کے لئے ورزشی پروگرام تیار ہوتا ہے حتی کہ سوتے وقت نماز عشاء کا ورزشی پروگرام کچھ طویل ہوتا ہے کہ آدمی کھانا کھاتا ہے کچھ پیتا ہے نماز عشاء کی رکعتیں زیادہ ہیں تاکہ کھایا پیا ہضم ہو جائے اور غیر ہضم کھانا جسم اور صحت کے لئے پریشانی کا باعث نہ بنے۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس:۱/۴۱)

## نماز کا وقت مقرر ہے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًامَّوْقُوْتًا. (۱) بلاشبہ نماز ایمان داروں پر فرض ہے جن کے اوقات مقرر ہیں۔

اور لفظ ''موقوت'' کا معنی یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے لئے اوقات کی حد مقرر ہے، اس آیت شریفہ میں یہ فرمایا کہ نماز مسلمانوں پر فرض کی گئی ہے، اور ان کے اوقات کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے، اور اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ ان پر نازل ہوا ہے وہ لوگوں کو بتا دیں، ساتھ ہی لوگوں کو یہ حکم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح فرمائیں اس کی پیروی کرو، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَاآتٰـکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَانَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا (۲) جو کچھ رسول اللہ

---

(۱) النساء، الآیة: ۱۰۳.

(۲) سورۃ الحشر الآیة: ۷.

صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اس پر عمل کرو اور جس بات سے منع کیا ہے اس سے باز رہو۔(۱)

## نماز کیا ہے

نماز اسلام کا سب سے بڑا رکن ہے، بلکہ اسلام کا دارومدار نماز پر ہے، اور یہ ایک ایسی پسندیدہ عبادت ہے جس سے کسی نبی کی شریعت خالی نہیں، حضرت آدم علیہ السلام سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام رسولوں کی امت پر فرض تھی، البتہ نماز کی کیفیت اور اوقات کی تعیین میں فرق رہا ہے۔(۲)

---

(۱) فقد ثبت بالكتاب والسنة واجماع ائمة الدين ،فمن انكر كونها فرضا فهو مرتد عن دين الاسلام بلاخلاف قال تعالىٰ: ( ان الصلاة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا،) ومعنى الكتاب المكتوب المفروض ومعنى الموقوت : المحدد باوقات معلومة ، فكانه قال: الصلاةمفروضة على المسلمين في اوقات معلومة للرسول الذى امره الله ان يبين للناس ما نزل اليه من ربه وقد كلف الله تعالىٰ المؤمنين باقامة الصلاة فى كثير من آيات القرآن الكريم، ولعل بعضهم يقول: ان الذى ثبت بكتاب الله تعالىٰ انما هو فرضية الصلاة، اما كونها خمس صلوات بالكيفية المخصوصة فلا دليل عليه في القرآن، والجواب ان القرآن قد امر النبى صلى الله عليه وسلم ان يبين للناس ما نزل اليهم وامر الناس ان يتبعوا ما جاء هم به الرسول اقال تعالىٰ: ( ما اتاكم الرسول فخذوه وما نها كم عنه فانتهوا) فكل شئى جاء به الرسول من عند الله فهو ثابت بالكتاب من هذه الجهة الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ١/١٧٩ ـ ١٨٠، دليل فرضية الصلاة، وعدد الصلوات المفروضة، ط: دار الفكر لبنان، بدائع: ١/٨٩، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) ثم الصلوة اهم من سائر العبادات لشمول وجوبها وكثرة تكررها وكونها حسنة لعينها ثم هى مستلزمة للايمان اذ لا صحة لها بدونه وهو التصديق اجمالا بكل ما ثبت بالقطع اخبار النبى عليه الصلاة والسلام مما يتعلق بذات الله تعالىٰ الخ. حلبى كبير،ص: ۴، ط : سهيل اكيڈمى لاهور.

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر شروع میں دو وقت کی نماز فرض تھی، ایک سورج نکلنے سے پہلے فجر کی نماز اور ایک سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز۔ ہجرت سے ڈیڑھ سال پہلے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ''معراج'' سے نوازا گیا تو فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کے پانچ وقتوں کی نماز فرض کی گئی۔(۱)

ان پانچ وقتوں کی نماز صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ساتھ خاص ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی امتوں میں سے کسی امت پر صرف فجر کی نماز فرض تھی، کسی امت پر ظہر کی، کسی امت پر عصر کی وغیرہ۔(۲)

## نماز کی پابندی

علماء کرام نے لکھا ہے کہ جو شخص نماز کو پابندی سے پڑھتا ہے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کو پانچ خصوصی عزتیں عطا فرماتے ہیں۔

۱......اس کی غربت اور تنگ دستی دور فرما دیتے ہیں۔

۲......قبر کا عذاب اس سے ہٹا لیا جاتا ہے۔

۳......قیامت کا دن اس کے اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا یعنی اس کی نجات ہوگی اور ایسا شخص نہایت ہی آرام میں رہے گا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

---

(۱) وفي شرح النقاية: وكان فرض الصلوات الخمس ليلة المعراج وهي ليلة السبت لسبع عشرة ليلة خلت من رمضان قبل الهجرة بثمانية شهرا من مكة الى السماء، فكانت الصلاة قبل الاسراء صلاتين صلاة قبل طلوع الشمس وصلاة قبل غروبها، قال تعالى: وسبح بحمد ربك بالعشي والابكار البحر: ۱/۲۴۴، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

فرضت في الاسراء ليلة السبت سابع عشر رمضان قبل الهجرة، بسنة ونصف الخ، شامي: ۱/۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ايضا.

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ هَاؤُمُ اقْرَؤُا کِتٰبِیَهْ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ (سورہ حاقه)

۴......اور ایسا نمازی پل صراط سے بجلی کی طرح گذرے گا۔

۵......نماز کی پابندی کرنے والے حساب وکتاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔(۱)

## نماز کی حقیقت

جب انسان اللہ تعالیٰ سے کسی مصیبت کے دور ہونے یا کسی نعمت کے ملنے کی درخواست کرتے ہیں، تو اس وقت اللہ تعالیٰ کے تعظیمی افعال اور تعظیمی اقوال میں مستغرق ہو جانا زیادہ مناسب ہے، تاکہ درخواست کی روح جو اس کی ہمت ہے اس پر مثبت اثر پڑے، نماز میں تین بنیادی باتیں ہیں:

۱......اللہ تعالیٰ کی عظمت بزرگی اور جلال کو دیکھ کر دل سے عاجزی کرنا۔

۲......اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اپنی خاکساری اور عاجزی کو زبان سے اچھے سے اچھے الفاظ میں ظاہر کرنا۔

(۳) اس خاکساری اور عاجزی کی حالت کے مطابق اعضاء میں بھی ادب واحترام کا استعمال کرنا جیسے شاعر نے کہا۔

افادتکم النعماء منی ثلاثة    یدی ولسانی والضمیر المحجبا

---

(۱) وقد ورد فی الحدیث : ان " من حافظ علی الصلوات المکتوبة اکرمه الله تعالیٰ بخمس کرمات : یرفع عنه ضیق العیش ، وعذاب القبر ،ویعطیه کتابه بیمینه ویمر علی الصراط کالبرق الخاطف ویدخل الجنة بغیر حساب، کتاب الکبائر،ص: ۴۴ فصل فی المحافظة علی الصلوات التهاون بها، الکبیرة الرابعة فی ترک الصلاة، ط: دار الخیر دمشق.

ترجمہ: تمہاری نعمتوں نے میری تین چیزیں تم کو حوالہ کر دیں، میرے ہاتھ، زبان اور پوشیدہ دل۔

تعظیمی افعال میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو کر مناجات کرے، اور کھڑے ہونے سے بھی زیادہ تعظیم اس میں ہے کہ اپنی عاجزی اور پروردگار کی عزت اور برتری کا خیال کر کے جھک جائے، کیونکہ تمام انسانوں اور جانوروں میں گردن اٹھانا غرور اور تکبر کی علامت ہے اور جھکنا فرمانبرداری اور عاجزی کی علامت ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **فظلت اعناقهم لها خاضعين** (ان کی گردنیں عاجزی سے اس نشانی کے سامنے جھک جائیں)۔

اور اس سے بھی زیادہ تعظیم کی بات یہ ہے کہ اللہ کے سامنے اپنے سر کو زمین پر رگڑے جو تمام اعضاء میں سب سے زیادہ عزت والا، اور انسانی حواس جمع ہونے کی جگہ ہے اور یہی تینوں قسم کی تعظیمیں تمام لوگوں میں رائج ہیں، وہ ہمیشہ اپنے بادشاہ سلاطین اور امراء کے حضور میں انہی کو استعمال کرتے ہیں، اور ان سب صورتوں میں وہ صورت سب سے عمدہ ہے جس میں یہ تینوں چیزیں جمع ہوں، ساتھ ساتھ ادنیٰ تعظیمی حالات سے اعلیٰ تعظیمی حالات کی طرف ترقی بھی ہو، تاکہ گھڑی گھڑی عاجزی اور فرمانبرداری کی حالت میں زیادتی ہونا معلوم ہو، اور نماز میں یہی عمدہ صورت پائی جاتی ہے، اور اللہ کے قریب ہونے کے لئے اسی ترتیب سے اعمال کو اصل قرار دیئے گئے ہیں۔(۱)

---

(۱) وربما يسال الانسان من ربه دفع بلاء او ظهور نعمة، فيكون اقرب حينئذ الاستغراق في افعال واقوال تعظيمية لتولر همته التي هي روح السؤال وذلك ما سن من صلاة الاستسقاء واصل الصلاة ثلاثة اشياء ان يخضع القلب عند ملاحظة جلال الله وعظمته، ويعبر اللسان عن تلك العظمة وذلك الخضوع افصح عبارة وان يودب الجوارح حسب ذلك الخضوع قال القائل (شعر) افادتكم النعماء مني ثلاثة يدى ولساني والضمير المحجبا، ومن الافعال التعظيمية

## نماز کی رکعتوں کی گنتی یاد نہیں رہتی

''رکعتوں کا شمار یاد نہیں رہتا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## نماز کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کا بہت بڑا رتبہ ہے، کوئی عبادت اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز سے زیادہ پیاری نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نمازیں فرض کر دی ہیں، ان کے پڑھنے کا بڑا ثواب ہے اور ان کے چھوڑ دینے سے بڑا گناہ ہوتا ہے۔(۱)

---

ان يقوم بين يديه مناجيا ويقبل عليه مواجها واشد من ذلك ان يستشعر ذله وعزة ربه فينكس رأسه اذ من الامر المجبول في قاطبة البشر و البهائم ان رفع العنق آية التيه والتكبر وتنكيسه آية الخضوع والاخبات وهو قوله تعالىٰ: ( فظلت اعناقهم لها خاضعين. ) واشد من ذلك ان يعفر وجهه الذى هو اشرف اعضائه ومجمع حواسه بين يديه . فتلك التعظيمات الثلاث الفعلية شائعة في طوائف البشر لا يزالون يفعلونها في صلواتهم وعند ملوكهم وامرائهم واحسن الصلاة ما كان جامعا بين الاوضاع الثلاثة مترقيا من الادنىٰ الي الاعلىٰ ليحصل الترقي في استشعار الخضوع والتذلل، وفي الترقي من الفائدة ما ليس في افراد التعظيم الاقصىٰ ولا في الانحطاط من الاعلىٰ الى الادنىٰ، وانما جعلت الصلاة امُ الاعمال المقربة دون الفكر في عظمة الله ودون الذكر الدائم لان الفكر الصحيح فيها لا يتأتى الا من قوم عالية نفوسهم وقليل ما هم وسوى اولئك لو خاضوا فيه تبلدوا وابطلوا رأس ما لهم فضلا عن فائدة أخرىٰ والذكر بدون ان يشرحه ويعضده عمل تعظيمي لعمله بجوارحه ويعنوا في آدابها لقلقلة خالية عن الفائدة، في حق الاكثرين، حجة الله البالغة: ۱/ ۷۲ - ۷۳، باب اسرار الصلاة، ط: كتب خانيه رشيديه دهلي. و: ۱/ ۱۶۸ - ۱۶۹، ط: قديمي كراچي.

(۱) عبادة بن الصامت رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: خمس صلوات افترضهن الله تعالىٰ من احسن وضوء هن وصلاهن لوقتهن واتم ركوعهن وخشوعهن كان له على الله عهد ان يغفر له ومن لم يفعل فليس له على الله عهد ان شاء غفر له وان شاء عذبه، مشكوة، ص: ۵۸، كتاب الصلاة، الفصل الثاني، ط: قديمي كراچي. بدائع: ۱/ ۹۰، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. مسند الامام احمد: ۵/ ۳۱۵، حديث عبادة بن الصامت رضي الله عنه، ط: المكتب الاسلامي، ابوداود: ۱/ ۶۱، باب المحافظة على الصلوات، ط: مير محمد كتب خانه.

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اچھی طرح وضو کیا کرے اور خوب دل لگا کر اچھی طرح نماز پڑھا کرے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے چھوٹے بڑے گناہ سب بخش دے گا، اور جنت عطا فرمائے گا۔(۱)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز دین کا ستون ہے، سو جس نے نماز کو اچھی طرح پڑھا اس نے دین کو ٹھیک رکھا اور جس نے اس ستون کو گرادیا (یعنی نماز نہیں پڑھی) اس نے دین کو برباد کر دیا۔(۲)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کی پوچھ ہوگی (۳) اور نمازیوں کے ہاتھ اور پاؤں اور منہ قیامت میں آفتاب کی طرف چمکتے ہوں گے، (۴) اور بے نمازی اس دولت سے محروم رہیں گے، اور نمازیوں کا حشر قیامت کے دن نبیوں، شہیدوں، اور ولیوں کے ساتھ ہوگا، اور بے نمازیوں کا حشر فرعون، ہامان،

(۱) انظر الی الحاشية السابقة.

(۲) قال صلى الله عليه وسلم: الصلوة عماد الدين، فمن تركها فقد هدم الدين، احياء علوم الدين: ۱/۱۲۵، كتاب اسرار الصلاة، فضيلة المكتوبة، ط: المطبعة الازهرية المصرية، اتحاف السادة المتقين: ۳/۹، فضيلة المكتوبة، ط:............... الفردوس بماثور الخطاب، للديلمي: ۲/۴۰۴، رقم: ۳۷۹۵، ذكر الفصول من ذوات الالف واللام، ط: دار الباز، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان، حلبي كبير، ص: ۱۰، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. كشف الخفاء ومزيل الالباس للعجلوني: ۲/۲۷، رقم: ۱۶۱۹ "الصلوة عماد الدين" ط: دار الكتب العلمية.

(۳) قال النبي صلى الله عليه وسلم: "اول ما يحاسب به العبد يوم القيمة من عمله الصلاة، فان صلحت فقد افلح وانجح، وان نقصت فقد خاب وخسر، كتاب الكبائر، ص: ۲۰، الكبيرة الرابعة في ترك الصلاة، ط: المكتبة التجارية، مكاشفة القلوب، ص: ۱۸۷، الباب التاسع في بيان عقوبة تارك الصلاة، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان.

(۴) عن نعيم المجمر قال رقيت مع ابي هريرة على ظهر المسجد فتوضأ قال: انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ان امتى يدعون يوم القيمة غرا محجلين من آثار الوضوء فمن استطاع منكم ان يطيل غرته فليفعل، بخارى: ۱/۲۵، كتاب الوضوء، باب فضل الوضوء، ط: قديمي كراچي.

اورقارون وغیرہ بڑے بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا،(۱) اس لئے نماز پڑھنا بہت ضروری ہے اورنہ پڑھنے سے دین اوردنیا دونوں کا بہت بڑا نقصان ہوتا ہے، اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ بے نمازی کا حشر کافروں کے ساتھ کیا گیا ہے۔

## نماز کی نیت توڑنے کا طریقہ

جن حالتوں میں نماز کی نیت توڑنے کا حکم ہے، یا اس کی اجازت ہے، تو ان حالتوں میں کھڑے کھڑے دائیں طرف ایک سلام پھیر کر نماز کی نیت توڑدے، پھر بعد میں اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔(۲)

اورنماز توڑنا کب جائز ہے اس کی تفصیل کے لئے ''نماز توڑنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## نماز کے بعد

فرض نمازوں کے بعد اگرسنت نہیں تو فوراً اور اگر سنت ہے تو سنت کے بعد تین مرتبہ استغفار کرنا مستحب ہے، اور ایک مرتبہ آیت الکرسی، اور چاروں ''قُل'' ایک ایک

---

(۱) وعن عبدا لله بن عمرو بن العاص عن النبی صلی الله علیه وسلم انه ذکر الصلاة یوما فقال من حافظ علیها کانت له نورا وبرهانا و نجاة یوم القیٰمة ومن لم یحافظ علیها لم تکن له نورا ولا برهانا ولا نجاة وکان یوم القیٰمة مع قارون و فرعون و هامان وابی بن خلف، رواه احمد والدارمی والبیهقی فی شعب الایمان، مشکوة، ص: ۵۸۱، کتاب الصلاة، الفصل الثالث، ط: قدیمی کراچی.

(۲)( یقطعها ) لعذر احراز الجماعة کما لو ندت دابته او فار قدرها او خاف ضیاع درهم من ماله او کان فی النفل فجنی بجنازة وخاف فوتها قطعه لامکان قضائه ویجب القطع لنحوا نجاء غریق او حریق، ولو دعاه احد ابویه فی الفرض لا یجیبه الا ان یستغیث به، وفی النفل ان علم انه فی الصلاة، فدعاه لا یجیبه والا اجابه (قائما) لان القعود مشروط للتحلل، وهذا قطع لا تحلل ویکتفی( بتسلیمة واحدة) الدر المختار، شامی: ۲/ ۵۱، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی.

مرتبہ پڑھے، اور ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا چاہئے۔(۱)

## نماز کے بعد کتاب سنانا

موجودہ دور میں عام طور پر مسلمان دنیا اور دنیوی علوم کے بارے میں بہت زیادہ ماہر ہیں، لیکن دین اور دینی علوم کے بارے میں زیرو ہیں، ساتھ ساتھ دین سے بے رغبتی، اور بے عملی کا دور دورہ ہے، اس لئے بے رغبتی اور بے عملی کو دور کرنے کے لئے نماز کے بعد دعا سے پہلے یا دعا کے بعد مصلے پر بیٹھ کر یا کسی اور مناسب جگہ پر بیٹھ کر کوئی دینی معتبر کتاب پڑھ کر نمازیوں کو سنانا بہت ہی زیادہ مفید ہے۔

اعلیٰ درجہ تو یہ ہے کہ سب لوگ جماعت سے نماز پڑھیں، اگر کسی کی کوئی رکعت رہ جائے تو وہ اپنی نماز پوری کرے، اس کے بعد کتاب سنائی جائے، جن لوگوں کو قرآن پاک

---

(۱) ویکرہ تاخیر السنة الا بقدر اللّٰھم انت السلام الخ، قال الحلوانی : لا بأس بالفصل بالاوراد ، واختارہ الکمال ، قال الحلبی : ان ارید بالکراھة التنزیھیة ارتفع الخلاف قلت : وفی حفظی حملہ علی القلیلة ویستحب ان یستغفر ثلاثا ویقرأ اٰیة الکرسی والمعوذات ویسبح ویحمد ویکبر ثلاثا وثلاثین، یھلل تمام المائة ویدعوا ویختم بسبحان ربک، الدر المختار، شامی: ۱/ ۵۳۰،

(قولہ واختارہ الکمال) فیہ ان الذی اختارہ الکمال وھو الاول وھو قول البقالی ورد ما فی شرح الشھیدمن ان القیام الی السنة متصلا بالفرض مسنون ثم قال:وعندی ان قول الحلوانی "لا بأس" لا یعارض القولین لان المشھور فی ھذہ العبارة کون خلافہ اولیٰ فکان معنا ھا ان الاولیٰ ان لا یقرأ قبل السنةولو فعل لا بأس ، فا فادعدم سقوط السنة بذلک حتیٰ اذا صلی بعد الاوراد تقع سنة لا علی وجہ السنة ولذا قالوا: لو تکلم بعد الفرض ، لا تسقط لکن ثوابھا اقل ، فلا اقل من کون قراءة الاوراد لا تسقطھا ، الخ، شامی: ۱/ ۵۳۰ فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب ھل یفارقہ الملکان، ط: سعید کراچی.

کی تلاوت کرنی ہو وہ دوسرے وقت بھی کر سکتے ہیں، لیکن نمازیوں کا مجمع پھر نماز کے بغیر جمع نہیں ہوگا، اور اگر دوسرے وقت تلاوت نہ کر سکتا ہو تو دوسری جگہ یا ایک طرف ہو کر آہستہ بھی تلاوت کر سکتے ہیں، اس طرح سب کے اتفاق کے ساتھ مشورے سے کام ہوگا تو یقیناً خیر و برکت اور اللہ کی رحمت نازل ہوگی۔

## نماز کے پابند بننے کا طریقہ

نماز ترک کرنے پر جو وعیدیں آئی ہیں ان پر غور کیا کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ترک کرنے والے کو کافر فرمایا ہے، اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ایسے لوگ فرعون، ہامان اور قارون کے ساتھ دوزخ میں جائیں گے، اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا۔

دوزخ کے حالات خود بھی پڑھیں اور دوسروں سے سنا بھی کریں، ان شاء اللہ نماز سے بے پرواہی، سستی اور غفلت جاتی رہے گی، نماز چھوٹنے پر کچھ مالی یا بدنی جرمانہ خود اپنے نفس پر مقرر کر لیں، نہ بہت کم ہو کہ نفس کو کچھ ناگوار ہی نہ ہو اور نہ بہت زیادہ کہ اس کا ادا کرنا مشکل ہو جائے، جب نماز ترک ہو جائے تو وہ جرمانہ فقیروں کو دے دیا کریں، اور جرمانہ کی یہ صورت سنت کے موافق ہے، یا بدنی جرمانہ مقرر کر لیں کہ اگر ایک وقت کی نماز فوت ہو جائے گی تو اس کی قضاء پڑھنے کے ساتھ اور بیس رکعت نفل پڑھ لیں، اس سے نفس دو یا تین دفعہ میں ٹھیک ہو جائے گا یا ایک نماز اگر قضاء ہو تو ایک وقت کا کھانا نہ کھائیں، اور اگر دو وقت کی قضاء ہو جائیں تو دو وقت کا کھانا نہ کھائیں، چونکہ یہ نفس پر بہت مشکل ہوگا لہذا جلد نماز کا پابند ہو جائے گا۔ (اغلاط العوام مع تغییر ص ٦٦)(١)

---

(١) اغلاط العوام، ص: ٧٣، نماز عید، علاج، ط: زمزم پبلشرز، کراچی.

## نماز کے دوران بیمار ہو گیا

اگر کوئی شخص نماز پڑھنے کی حالت میں بیمار ہو جائے تو باقی نماز جس طرح پڑھ سکتا ہے پڑھ کر پوری کر لے، مثلاً اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا تھا، اور نماز کے دوران ایسا بیمار ہو گیا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رہی تو اسی دوران بیٹھ کر نماز پڑھے، اور اگر رکوع اور سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو اشارے سے رکوع اور سجدہ کرے، اور اگر بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے پر قادر نہیں تو لیٹ کر بقیہ نماز مکمل کرے۔(۱)

## نماز کے دوران سجدے میں ہاتھوں کو سیدھا رکھنا

حکم یہی ہے کہ سجدے میں ہاتھوں کو بالکل سیدھا رکھا جائے دراصل ہم تمام دن رات اپنے ہاتھوں کو بالکل اکڑا کر نہیں رکھتے بلکہ ہمارے ہاتھ ڈھیلے ڈھالے رہتے ہیں۔ اگر مستقل ایسی حالت میں رہیں تو ایک بیماری ہاتھوں میں ہو جاتی ہے جس کی علامات میں گرفت کا ڈھیلا پن ہے، اس میں ہاتھوں کی گرفت (Grip) ڈھیلی اور سست پڑ جاتی ہے۔ ہاتھوں کی فطری حرکات اور طاقت میں کمی آجاتی ہے۔

اور جب ہم سجدے میں ہاتھ سیدھے رکھتے ہیں تو یہ ہاتھوں، انگلیوں اور جوڑوں کی خاص قسم کی ورزش ہے جس سے ہاتھ مذکورہ مرض سے محفوظ رہتے ہیں اور ہاتھوں کی

---

(۱) (ولو عرض له مرض فی صلاته یتم بما قدر) علی المعتمد ، الدر المختار (قوله یتم بما قدر) ای ولو قاعداً مومئا او مستلقیا (قوله علی المعتمد) وعن الامام انه یستقبل لان تحریمته انعقدت موجبة للرکوع والسجود، فلا تجوز بالایماء ، قال فی النهر، والصحیح المشهور هو الاول لان بناء الضعیف علی القوی اولیٰ من الاتیان بالکل ضعیفاً، شامی: ۱۰۰/۲ ، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی.

فطری طاقت اور قوت باقی رہتی ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۷۹)

## نماز کے شروع میں ایک مقتدی تھا بعد میں اور آئے

اگر نماز شروع کرتے وقت ایک ہی مرد مقتدی تھا، اور وہ امام کے دائیں جانب کھڑا ہوا تھا، اس کے بعد اور مقتدی آ گئے، تو پہلے مقتدی کو چاہئے کہ نماز کی حالت میں پیچھے آجائے تا کہ سب مقتدی مل کر امام کے پیچھے کھڑے ہو جائیں، اور اگر وہ پیچھے نہ ہٹے تو ان مقتدیوں کو چاہیئے کہ اس کو پیچھے کھینچ لیں، اور اگر مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے وہ پیچھے نہیں آتا تو امام کو چاہئے کہ خود آگے بڑھ جائے تا کہ تمام مقتدی ایک ہی صف میں آجائیں اور امام کے پیچھے ہو جائیں، اسی طرح اگر مقتدی کے لئے پیچھے ہٹنے کی جگہ نہیں تو اس صورت میں امام خود آگے بڑھ جائے۔(۱)

## نماز کے نور سے فرشتہ پیدا کیا جاتا ہے

امام شعرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان نماز پڑھتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کو قبول بھی کر لے تو اس نماز کے نور سے ایک فرشتہ پیدا کیا جاتا ہے، اور اس فرشتہ کی یہ

(۱) [تتمة] اذا اقتدىٰ بامام فجاء آخر يتقدم الامام موضع سجوده كذا في مختارات النوازل، وفي القهستاني عن الجلابي أن المقتدى يتأخرعن اليمين إلى خلف اذا جآء آخر، آه.......... والذى يظهر أنه ينبغي للمقتدى التأخر اذا جآء ثالث فان تأخر والا جذبه الثالث إن لم يخش افساد صلاته ......... ويؤيده مافي الفتح عن صحيح مسلم قال جابر: "سرت مع النبي ﷺ في غزوة فقام يصلي فجئت حتى قمت عن يساره فأخذ بيديه جميعاً فدفعنا حتى أقمناخلفه" آه. وهذا كله عند الامكان والاتعين الممكن، شامي: ۱/۵۶۸، باب الامامة، مطلب هل الاساءة دون الكراهة او أفحش منها، ط: سعيد. فتح القدير: ۱/۳۰۸، باب المامة، ط: رشيدية، البحر الرائق: ۱/۶۱۷، باب الامامة، ط: دارالكتب العلمية بيروت. النجيس والمزيد لصاحب الهداية: ۲/۱۹، فصل فيما يمنع صحة الاقتداء، مسألة (۲۴۲) ط: ادارة القرآن، كراچي، هندية: ۱/۸۸، الباب الخامس في المامة، الفصل الخامس في بيان مقام الامام والمأموم، ط: رشيدية.

ڈیوٹی ہوتی ہے کہ وہ قیامت تک نماز پڑھتا رہے تا کہ اس کی نماز کا ثواب اس نمازی کوملتا رہے۔ (لطائف المنن) بحوالہ میری نماز ص:۳۲، ط:مکتبہ رحمانیہ۔

## نماز مجموعہ عجائب

یورپ میں ایسے کلب موجود ہیں جہاں لوگ رقم دے کر ایسی محفل میں بیٹھتے ہیں جس میں انہیں ہنسایا جاتا ہے اور وہ ہنستے ہوئے غم زندگی وقتی طور پر بھول جاتے ہیں اور پھر وہی زندگی اور پھر وہی عذاب۔ یورپ میں ایسے سینٹر بھی ہیں جہاں لوگوں کو رُلا یا جاتا ہے اور وہ لوگ رورو کر اپنا غم زندگی دور کرتے ہیں، لیکن غم زندگی کہاں جائے۔

عقل کی عینک سے بنظر عمیق دیکھیں کیا یہ خوشی یعنی اللہ تعالیٰ سے نماز میں ملاقات اور نماز کا سکون اور غم یعنی گناہوں کے آنسو، اللہ تعالیٰ کی محبت اور ملاقات کے آنسو میں ممکن ہے۔ واقعی نماز خوشی اور غم کی ملی جلی کیفیت ہے۔ ایسا غم جس کے بعد سکون اور خوشی محسوس ہوتی ہے، اور اس کے بعد غم کی کوئی چیز قریب نہیں آتی۔

(بحوالہ ویکلی ''سن'' Weekly Sun)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس :۱/ ۷۹)

## نماز گناہوں کو دور کرنے والی ہے

اگر کبیرہ گناہ سے پرہیز کیا جائے تو پانچوں وقت کی نمازیں اور جمعہ سے جمعہ اور رمضان سے رمضان تک اپنے درمیان کے گناہوں کو دور کرنے والے ہیں۔(۱)

(۱) وقوله صلى الله عليه وسلم " الصلوات الخمس والجمعة الى الجمعة ورمضان الى رمضان مكفرات لما بينهن اذا اجتنب الكبائر، حجة الله البالغة: ۱/ ۱۸۷، من ابواب الصلاة، فضل الصلاة، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

قال صلى الله عليه وسلم " ان الصلوات كفارة لما بينهن ما اجتنب الكبائر" كما قال تعالىٰ " ان الحسنات يذهبن السيئات [ هود، الآية: ۱۱۴ ] . مكاشفة القلوب ، ص: ۱۷۹ ، الباب الثامن والاربعون فى فضائل الصلوات ، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان.

## نماز موقوف کب ہوتی ہے

اگر کوئی مریض مرض کی شدت کی وجہ سے لیٹ کر سر سے اشارہ کرکے رکوع اور سجدے کرنے پر قادر نہیں، تو وہ اس حالت میں نماز نہ پڑھے بلکہ تندرست ہونے کے بعد اس نماز کی قضاء پڑھے، پھر اگر اس کی یہی حالت پانچ نمازوں سے زیادہ دیر تک رہے تو اس پر ان نمازوں کی قضاء لازم نہیں ہوگی۔(۱)

## نماز میں ادھر ادھر دیکھنا منع ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**لا یزال اللہ تعالیٰ مقبلا علی العبد وھو فی صلاته مالم یلتفت فاذا التفت اعرض عنه.**

’’جب تک بندہ نماز میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ برابر اس کی طرف متوجہ رہتا ہے جب تک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے، پھر جب وہ ادھر ادھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ نہیں رہتا‘‘۔

---

(۱) (وان تعذر الایماء) برأسه (وکثرت الفوائت) بان زادت علی یوم ولیلة (سقط القضاء عنه) وان کان یفهم فی ظاهر الروایة (وعلیه الفتویٰ) کما فی الظهیریة، لان مجرد العقل لا یکفی لتوجه الخطاب وافاد بسقوط الارکان سقوط الشرائط عند العجز بالاولیٰ ولا یعید فی ظاهر الروایة، الدر مع الرد: ۲/۹۹-۱۰۰ (قوله بان زادت علی یوم ولیلة) اما لو کانت یوما ولیلة او اقل وهو یعقل، فلا تسقط بل تقضی اتفاقا وهذا اذا صح، فلو مات ولم یقدر علی الصلاة لم یلزمه القضاء، حتیٰ لا یلزمه الایصاء بها کالمسافر اذا افطر ومات قبل الاقامة کما فی الزیلعی قال فی البحر: وینبغی ان یقال محمله ما اذا لم یقدر فی مرضه علی الایماء بالرأس اما ان قدر علیه بعد عجزه فانه یلزمه القضاء وان کان موسعا لتظهر فائدته فی الایصاء بالاطعام عنه، آه، شامی: ۲/۹۹، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۰۳، باب صلاة المریض، ط: قدیمی کراچی.

یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت کی توجہ اس سے ہٹ جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ جب کوئی بندہ اللہ کی جانب متوجہ ہوتا ہے اس کے لئے اللہ کی بخشش کا دروازہ کھل جاتا ہے اور جب بندہ اس سے اعراض کرتا ہے تو اس سے وہ صرف محروم نہیں رہتا بلکہ اپنے اعراض کی وجہ سے اللہ کے عذاب کا مستحق بن جاتا ہے، جب ایک دنیوی بادشاہ اور حاکم کے دربار میں جاتا ہے تو اس کے روبرو ادھر اُدھر نہیں دیکھتا ہے کسی اور سے بات چیت نہیں کرتا ہے، کوئی اور نامناسب کام نہیں کرتا ہے تو احکم الحاکمین، رب العالمین، بادشاہوں کے بادشاہ کے دربار میں ایسے امور کب جائز ہو سکتے ہیں اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**اذاقام احدکم الی الصلوٰة فلایمسح الحصی فان الرحمة تواجهه.**

''تم میں سے جب کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو تو ٹھیکریوں کو صاف نہ کرے، کیونکہ اللہ کی رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے''۔(۱) (احکام اسلام ص ۵۸)

## نماز میں تاخیر کرنا

☆......بچہ جنانے والی دائی یا ڈاکٹر کو جب یہ ڈر ہو کہ اگر نماز میں مشغول ہوگئی تو بچہ مرجائے گا تو اس کو ولادت کے کام سے فارغ ہونے کے بعد نماز پڑھنے کی اجازت ہوگی، اس وجہ سے اگر نماز وقت سے تاخیر بھی ہوجائے گی تو گناہ نہیں ہوگا۔

☆......مریض کے آپریشن کے دوران اگر ڈاکٹر کے نماز پڑھنے کے لیے

(۱) وقوله صلى الله عليه وسلم " اذا قام احدكم الى الصلاة فلا يمسح الحصى فان الرحمة تواجهه،وقوله صلى الله عليه وسلم :" لا يزال الله تعالىٰ مقبلا على العبد وهو فى صلاته ما لم يلتفت فاذا التفت اعرض عنه، وكذا ما ورد من اجابة الله للعبد فى الصلاة، (اقول) هذا اشارة الى ان وجود الحق عام فائض وانه انما تتفاوت النفوس فيما بينها باستعدادها الجبلى او الكسبى ، فاذا توجه الى الله فتح له بابا من جوده ، واذا اعرض حرمه بل استحق العقوبةباعراضه، حجة الله البالغة: ۲/۱۳، ما لا يجوز فى الصلاة وسجود السهو، والتلاوة، ط: كتب خانه رشيديه دهلى.

جانے سے مریض کے مرجانے کا خطرہ ہوتو آپریشن سے فارغ ہوکر نماز پڑھنے کی اجازت ہوگی تا کہ مریض کی جان بچ جائے۔

☆......اگر ہوائی جہاز یا گاڑی یا ریل یا قافلہ نکل جانے کا خطرہ ہوتو نماز کو وقت سے تاخیر کرنے کی گنجائش ہوگی۔(۱)

## نماز میں خوفزدہ ہوکر کھڑا ہونے کا راز

نماز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ایسی توجہ رکھ کر اور ایسی ہیئت بنا کر کھڑا ہونا لازم ہے کہ رقت طاری ہو جائے، جیسے کہ کوئی شخص کسی خوفناک مقدمہ میں گرفتار ہوتا ہے اور اس کے واسطے قید یا پھانسی کا حکم جاری ہونے والا ہوتا ہے، اس کی حالت حاکم اور جج کے سامنے کیا ہوتی ہے، ایسے ہی خوفزدہ دل کے ساتھ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے کھڑا

---

(۱) (و) هو كما (اذا خافت القابلة) وهي المرأة التي يقال لها داية تتلقى الولد حال خروجه من بطن امه ان غلب على ظنها (موت الولد) او تلف عضو منه او امه بتركها وجب عليها تاخير الصلاة عن وقتها وقطعها ولو كانت فيها (والا فلا بأس بتاخيرها الصلاة وتقبل على الولد) للعذر كما أخر النبي صلى الله عليه وسلم الصلاة عن وقتها يوم الخندق، (وكذا المسافر) اى السائر في فضاء (اذا خاف من اللصوص، او قطاع الطريق) او من سبع او سيل( جازله تاخير الوقتية) كالمقاتلين اذا لم يقدروا على الايماء ركبانا للعذر، مراقي الفلاح، ص: ۳۷۲-۳۷۳، (قوله كما اخر النبي صلى الله عليه وسلم الصلاة) اى جنسها فان المشركين شغلوه عن اربع صلوات فقضاهن مرتبا الظهر، ثم العصر، ثم المغرب ثم العشاء، (قوله اى السائر في فضاء) افاد به ان المراد السفر اللغوى ومثله فيما يظهر ليس بقيد بل كذالك المقيم، (قوله: كالمقاتلين اذ الم يقدروا الخ) لانهم اذا فاتهم القتال بالاشتغال بالصلاة لايمنكهم تداركه والصلاة يمكنهم تدارك ما فات منها، حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۳۷۳، فصل في ما يوجب قطع الصلاة وما يجيزه وغير ذلك، ط: قديمي كراچی.

ہونا چاہئے۔(۱) (احکام اسلام ص ۸۴)

## نماز میں سستی کی پندرہ سزائیں مقرر ہیں

جو آدمی نماز میں لاپرواہی، سستی اور کاہلی کرتا ہے اس کے لئے اللہ کی طرف سے پندرہ سزائیں مقرر ہیں چھ سزائیں دنیا میں، تین سزائیں مرتے وقت، اور تین سزائیں مرنے کے بعد قبر میں اور تین سزائیں قبر سے نکلنے کے بعد میدان حشر میں۔

دنیا کی چھ سزائیں:

۱......اس کے رزق سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔

۲......اس کی عمر سے برکت اٹھالی جاتی ہے اور اس کی زندگی میں بے برکتی ہوتی ہے۔

۳......اس کے چہرہ سے نیک لوگوں کی علامت مٹادی جاتی ہے۔

۴......ایسے آدمی کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

۵......ایسا شخص جو بھی نیک کام کرتا ہے اس پر ثواب نہیں ملے گا۔

۶......ایسا شخص جو بھی دعا مانگتا ہے وہ قبول نہیں کی جاتی (اگر اللہ کے نیک بندے اس کے حق میں کوئی دعا کرتے ہیں تو اس کے حق میں ان کی دعا قبول نہیں ہوتی)۔

موت کے وقت کی تین سزائیں:

۱......ایسا بے نمازی ذلیل ہو کر مرے گا۔

---

(۱) والهيآت المندوبة ترجع الى معان ، منها تحقيق الخضوع وضم الاطراف والتنبيه للنفس على مثل الحالة التى تعترى السوقة عند مناجاة الملوك من الهيبة والدهش ، كصف القدمين، ووضع اليمنىٰ على اليسرىٰ ، وقصر النظر ، وترك الالتفات ، حجة الله البالغة: ۲/۷، الامور التى لا بد منها فى الصلاة، ط: كتب خانه رشيديه دهلى.

۲.....موت کے وقت بھوکا رہے گا۔

۳.....پیاسا مرے گا، اگر دنیا کی تمام نہروں کا پانی بھی پلا دیا جائے تو پیاس نہیں بجھے گی، اور پیاس کی حالت میں ہی اس دنیا سے جائے گا۔

قبر کے اندر کی تین سزائیں:

۱.....بے نمازی کی قبر اس قدر تنگ کردی جاتی ہے کہ اس طرف کی پسلیاں اُس طرف اور اُس طرف کی اِس طرف آجاتی ہیں۔

۲.....قبر تاریک کردی جاتی ہے۔

۳.....اور اس کو قیامت تک سزا دینے کے لئے ایک فرشتہ مقرر کردیا جاتا ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بے نمازی کو قبر میں سزا دینے کے لئے ایک بڑا سانپ مسلّط کردیا جائے گا، اس کا نام "شجاع اقرع" ہے، اس کی آنکھیں آگ کی اور ناخن لوہے کے ہوں گے اور ہر ایک ناخن کی لمبائی ایک دن کی مسافت کے برابر ہوگی، اور اس کے پاس لوہے کے دو ڈنڈے ہوں گے، اور یہ سانپ میت سے باتیں کرے گا، اور اپنا نام بتائے گا کہ میں "شجاع اقرع" ہوں، اس کی آواز بجلی کی کڑک کی طرح سخت خوفناک ہوگی اور وہ مردہ سے کہے گا کہ میں تیری سزا کے لئے تجھ پر مسلط کیا گیا اور میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ تجھے مارتا رہوں ظہر کی نماز چھوڑنے کی وجہ سے عصر تک، اور عصر کی نماز چھوڑنے کی وجہ سے مغرب تک، اور مغرب کی نماز چھوڑنے کی وجہ سے عشاء تک، اور عشاء کی نماز چھوڑنے کی وجہ سے صبح تک مارتا ہوں۔

اللہ بچائے اس سانپ کی مار کی سختی سے، جب وہ سانپ ایک دفعہ اس بے نمازی کو مارے گا تو وہ بے نمازی ستر گز زمین کے نیچے دھنس جائے گا، اور یہ سانپ اپنا ناخن

زمین میں داخل کر کے اس بے نمازی کو نکالے گا، پھر دوبارہ اتنے ہی زور سے اس کو مارے گا، اور یہ مردہ قیامت تک اسی طرح مار کھاتا رہے گا، اوراس عذاب میں مبتلا رہے گا، نعوذباللّٰہ من ذالک.

قیامت کی تین سزائیں:

ا......قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت جب آسمان پھٹ جائے گا تو سزا دینے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ آئے گا، اوراس کے ہاتھ میں ستر گز لمبی زنجیر ہوگی، اوراس بے نمازی کی گردن پر رکھے گا، پھراس کو منہ کے راستے سے پیٹ میں داخل کرے گا، اوراس کے پاخانہ کے راستے سے نکالے گا پھر کبھی منہ کے بل کبھی پیٹھ کے بل گھسیٹے گا، اوروہ فرشتہ اعلان کرے گا، یہ اس آدمی کا بدلہ ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے فرائض کو ضائع اور برباد کیا ہے، پھراس کو لے کر جہنم کی طرف چلا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگراس زنجیر کا ایک حلقہ (کڑا) زمین پر گرے گا تو پوری زمین کو جلا کراسی وقت راکھ کردے گا۔

۲......اللہ تعالیٰ بے نمازی پر نظر کرم نہیں فرمائیں گے، اوراس پر خدائی قہر و عذاب ہوگا۔

۳......اللہ تعالیٰ بے نمازی کو گناہوں سے پاک صاف نہیں کرے گا اوراس پر دردناک عذاب ہوگا۔(۱)

---

(۱) وروی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" من تهاون بالصلاة عاقبه الله بخمسة عشر عقوبة ستة منها في الدنيا ، وثلاثة عند الموت، وثلاثة في قبره وثلاثة عند لقاء ربه ، قيل يا رسول الله! فما التي تصيبه في الدنيا؟ قال: اولها : يرفع الله البركة من رزقه، والثانية : يرفع الله البركة من عمره ، والثالثة: يمحو الله سيمة الصالحين من وجهه، والرابعة: لا حظ له في الاسلام، والخامسة: كل

# نماز میں فرق

مرد اور عورت کی نماز میں چند چیزوں میں فرق ہے، اور وہ یہ ہیں:

ا...... تکبیر تحریمہ کے وقت مرد کانوں تک ہاتھ اٹھائیں، اور عورتیں صرف

---

= عمل يعمله من اعمال البر لايوجر عليه ، والسادسة: لا يرفع له دعاء الى السماء ،قيل يا رسول الله ! وما التى تصيبه عند الموت:؟ قال : يموت ذليلا ، يموت جائعا، يموت عطشانا ولو سقى بانهار الدنيا لم ترو ه، قيل يا رسول الله ! وما التي تصيبه في قبره؟ قال: اولها يضيق الله عليه قبره ويظلم عليه لحده ويوكل به ملكا يعذبه الى يوم القيامة. وقيل: يسلط الله عليه في قبره ثعبان اسمه الشجاع الاقرع عيناه من نار واظفاره من حديد طول كل ظفر منها مسيرة يوم ، ومعه عمودان من حديد فيكلم الميت ويقول له: انا الشجاع الاقرع وصوته مثل الرعد القاصف ويقول له امرني ربي ان اضربک على تضييع الظهر من صلاة الظهر الى صلاة العصر ، واضربک على تضييع صلاة العصر من صلاة العصر الى صلاة المغرب ، واضربک على تضييع صلاة المغرب من صلاة المغرب الى صلاة العشاء، واضربک على تضييع صلاة العشاء من صلاة العشاء الى صلاة الصبح، وكلما ضربه ضربة يغور في الارض سبعين ذراعا فيدخل اظفاره في الارض ، فيخرجه ثم يضربه فلايبرح تحت الضرب الى يوم القيامة نعوذ بالله من ذلک ، وما التى عند لقاء ربه اذا انشقت السماء ياتيه ملک من ملائكة العذاب وبيده سلسلة ذرعها سبعون ذراعا فيجعلها فى عنقه ثم يدخلها في جوفه من فمه ويخرجها من دبره ثم يجره على وجهه، ومرة على ظهره وهو ينادى عليه، هذا جزاء من ضيع فرائض الله تعالىٰ ثم ينطلق به الى النار ، قال عبد اللهبن عباس رضى الله عنهما لو ان حلقة من تلک السلسلة وقعت على الارض لا حرقتها لوقتها، والثانية : لا ينظر الله اليه ، والثالثة: لا يزكيه وله عذاب اليم، ، الجواهر فى عقوبة اهل الكبائر للشيخ العلامة زين الدين المليارى: ص: ۵ ـ ۲ ، الباب الاول في عقوبة تارک الصلاة، ط: دار الكتاب العربى، دمشق ، سورية، مكاشفة القلوب، ص: ۱۸۸ ـ ۱۸۹ ، الباب التاسع والاربعون في بيان عقوبة تارک الصلاة، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان، كتاب الكبائر للذهبى ، ص: ۴۴ ، الكبيرة الرابعة فصل فى المحافظة على الصلوات والتهاون بها، ط: دار الخير دمشق، حلبوني.

کندھوں تک ہاتھ اٹھائیں۔(۱)

۲......مرد ناف کے نیچے ہاتھ باندھیں، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کے گٹے پر اس طرح رکھے کہ دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کا گٹا پکڑے اور بقیہ تین انگلیاں بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھے، اور بائیں ہاتھ کی تمام انگلیاں دائیں ہاتھ کی کلائی کے نیچے رکھے، نیچے کی طرف لٹکی ہوئیں نہ رہیں، اور عورت سینہ پر ہاتھ رکھے اس طرح کہ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھ دے حلقہ نہ بنائے۔(۲)

---

(۱) (اذا اراد الرجل الدخول في الصلاة) اى صلاة كانت( اخرج كفيه من كميه) بخلاف المرأة وحال الضرورة كما بيناه( ثم رفعهما حذاء اذنيه) حتیٰ يحاذی بابهاميه شحمتي اذنيه ويجعل باطن كفيه نحو القبلة ولا يفرج اصابعه، ولا يضمها واذا كان به عذر يرفع بقدر الامكان، والمرأة الحرة حذو منكبيها، والامة كالرجل ،مراقی الفلاح، حاشية الطحطاوی علی المراقی،ص: ۲۷۸ ـ ۲۷۹، فصل في كيفية ترتيب افعال الصلاة، ط: قديمی كراچی. حلبی كبير ص:۲۹۸ ـ ۳۰۰، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، شامی: ۴۸۲/۱ ـ ۴۸۳، فصل في بيان تاليف الصلاة، الی انتهائها، مطلب فی حديث الاذان جزم، ط: سعيد كراچی.

(۲) ( ووضع ) الرجل ( يمينه علی يساره تحت سرته آخذا رسغها بخنصره وابهامه) هو المختار وتضع المرأة والخنثیٰ الكف علی الكف تحت ثديها، الدر المختار مع الرد: ۴۸۶/۱ . ۴۸۷، ( قوله بخنصره وابهامه) ای يحلق الخنصر والابهام علی الرسغ ويبسط الاصابع الثلاث كما فی شرح المنية ونحوه فی البحر والنهر والمعراج والكفاية والفتح والسراج وغيرها وقال فی البدائع ويحلق ابهامه وخنصره وبنصره ويضع الوسطیٰ والمسبحة علی معصمه الخ، ( قوله تحت ثديها ) كذا فی بعض نسخ المنية، وفی بعضها علی ثديها قال فی الحلية: وكان الاولیٰ ان يقول علی صدرها كما قاله الجم الغفير لا علی ثديها وان كان الوضع علی الصدر قد يستلزم ذلک بان يقع بعض ساعد كل يد علی الثدی لكن هذا ليس هو المقصود بالافادة، شامی: ۴۸۷/۱، فصل فی بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچی. حلبی كبير،ص: ۳۰۰ـ ۳۰۱، صفه الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

۳......رکوع کا فرق: مرد رکوع میں اتنا جھکے کہ سر پیٹھ اور سرین برابر ہو جائیں اور عورت تھوڑا سا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پیٹھ سیدھی نہ کریں۔

۴......مرد گھٹنے پر انگلیاں کھلی رکھے اور ہاتھ پر زور دیتے ہوئے مضبوطی کے ساتھ گھٹنوں کو پکڑے، اور عورت اپنی اپنی انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھ دے اور ہاتھ پر زور نہ دے، اور پاؤں قدرے جھکے ہوئے رکھے، مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کرے، (۱) مرد اپنے بازوؤں کو پہلو سے الگ رکھے اور کھل کر رکوع کرے اور عورت اپنے بازو کو پہلو سے خوب ملائے اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ملا دے اور جتنا ہو سکے سکڑ کر رکوع کرے، اس لئے عورتوں کے لئے مردوں کی طرح رکوع سجدہ اور قعدہ کرنا غلط ہے۔ (۲)

مزید ''سجدہ کا فرق''، ''جلسہ کا فرق'' اور ''رکوع میں مرد وعورت کے درمیان فرق'' کے عنوان کو بھی دیکھیں۔

## نماز میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا

نماز کی حالت میں قرآن مجید کو دیکھ کر قرأت کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی

---

(۱، ۲) (ثم) كما فرغ (كبر) مع الانحطاط (للركوع) ..........(ويضع يديه) معتمدا بهما (على ركبتيه ويفرج اصابعه) للتمكن ويسن ان يلصق كعبيه وينصب ساقيه (ويبسط ظهره) ويسوى ظهره بعجزه (غير رافع ولا منكس راسه، الدر مع الرد: ۱/ ۴۹۳ـ ۴۹۴، (قوله ويسن ان يلصق كعبيه .......... قال في المعراج وفي المجتبي: هذا كله في حق الرجل، اما المرأة فتنحني في الركوع يسيرا ولا تفرج، ولكن تضم وتضع يديها على ركبتيها وضعا وتحني ركبتيها ولا تجافي عضديها لان ذلك استر لها، شامي: ۱/ ۴۹۳ـ ۴۹۴، فصل في تاليف الصلاة، قبل مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراجي.

ہے۔(۱)

## نماز میں مؤدب کھڑا ہونے کی حکمت

نماز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمام بدن کو سکیڑ لینا، نفس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے مؤدب کھڑا ہونے پر آگاہ کرنے کے لئے ہے، جیسا کہ عام لوگوں پر بادشاہوں کے سامنے درخواست کرتے وقت دہشت اور ہیبت کی حالت طاری ہوتی ہے مثلاً دونوں قدموں کو برابر رکھنا، ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا، نظر نیچی رکھنا، ادھر ادھر نہ دیکھنا، اسی طرح نماز میں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا اللہ کے ماننے والوں کی فطرت کا تقاضا ہے، اور فرمانبرداری کے لئے جھکنا ایک تواضع ہے، اور سجدہ میں گرنا کمال عبودیت اور بندگی کا اظہار ہے۔(۲) (احکام اسلام عقل کی نظر میں مع تغیر ص ۵۷)

## نماز میں نام مبارک سن کر درود پڑھنا

''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر درود پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (وقراء ته من مصحف) ای ما فیه قرآن (مطلقا) لانه تعلم الا اذا کان حافظا لما قراه وقرأ بلا حمل، الدر مع الرد: ۱/۶۲۳-۶۲۴، (قوله ای ما فیه قرآن) عممه لیشمل المحراب، فانه اذا قرأ ما فیه فسدت فی الصحیح، بحر، (قوله مطلقا) ای قلیلا او کثیراً، اماما او منفردا امیا لا یمکنه القراءة الا منه او لا (قوله لانه تعلم) ذکروا لابی حنیفة فی علة الفساد وجهین احدهما: ان حمل المصحف والنظر فیه وتقلیب الاوراق عمل کثیر، والثانی انه تلقن من المصحف فصار کما اذا تلقن من غیره، الخ، شامی: ۱/۶۲۴، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، قبل مطلب فی التشبه باهل الکتاب، ط: سعید کراچی.

(۲) والهیأت المندوبة ترجع الی معان: منها تحقیق الخضوع وضم الاطراف والتنبیه للنفس علی مثل الحالة التی تعتری السوقة عند مناجاة الملوک من الهیبة والدهش، کصف القدمین، ووضع الیمنیٰ علی الیسریٰ، وقصر النظر وترک الالتفات، حجة الله البالغة: ۲/۷، اذکار الصلاة وهیأتها المندوب الیها، ط: کتب خانه رشیدیه دهلی.

# نماز میں وضوٹوٹ جائے

☆......اگر کوئی شخص اکیلا نماز پڑھ رہا ہے اور نماز کے دوران اس کا وضوٹوٹ گیا ہے تو فوراً وضو کر کے پہلی نماز پر ہی اپنی نماز کی بناء کرسکتا ہے، خواہ یہ بات تشہد کے بعد ہی واقع ہوئی ہو، یا پہلی دونوں صورتوں میں بناء کرسکتا ہے یعنی وضو کر کے نماز کی جگہ پر آ کر نیت کے بغیر بقیہ نماز شروع کردے، اگر پہلے وضو کے ساتھ مثلاً دورکعت ادا کی ہے اب وضو کر کے آ کر نیت کے بغیر صرف بقیہ دورکعت پڑھے اور سلام پھیر دے۔ اور بنا صحیح ہونے کی یہ شرط ہے کہ وضوٹوٹنے کے بعد بلاتوقف فوراً وضو کے لئے جائے اور راستے میں آتے جاتے کہیں نہ ٹھہرے اور کسی سے بات چیت نہ کرے ورنہ بنا کرنا صحیح نہیں ہوگا، واضح رہے کہ نماز کی بناء کرنے کی بجائے شروع سے پڑھنا بہتر ہے۔(۱)

---

(۱) (تذییل) فی الحدث فی الصلوة وهو من سبقه حدث سماوی من بدنه موجب للوضوء فی الصلاة، انصرف من فوره وتوضأ من غير ان يشتغل بشئى غير ضروری فی وضوئه وبنى على صلوته عندنا ان لم يعرض له ما ينا فيها خلافا للثلاثة لهم ما روى الترمذی وحسنه ابو داود والنسائی عن علی بن طلق، قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اذا فسا احدكم فی الصلاة فلينصرف وليتوضا وليعد الصلاة، ولان الحدث ينافی الصلاة لتفويت شرطها ولا فرق بين الابتداء والبقاء فی لزوم اشتراط الطهارة والمشئی والانحراف يفسدانها ايضا فصار كالحدث العمد ولنا ما تقدم فی نواقض الوضوء من حديث عائشة قال عليه الصلاة والسلام من اصابه قئ او رعاف او قلس او مذی فلينصرف فليتوضأ ثم ليبن على صلاته وهو فی ذلک لا يتكلم رواه ابن ماجة والدار قطنی ثم ليبن على صلوته ما لم يتكلم ......... ولكن الاستيناف افضل للبعد عن شبهة الخلاف، وقيل ذلک فی حق المنفرد، واما الامام والمقتدی فالبناء افضل فی حقهما احرازا لفضيلة الجماعة وعلى هذا فلوا مكنهما الاستيناف بجماعة اخرىٰ فهو افضل فی حقهما ايضا ثم المنفرد ان شاء اتمها فی مكان وضوئه ان امكن او اقرب المواضع اليه ان لم يمكن، تحرزا عن زيادة المشئی وان شاء رجع الى مصلاه ليودی صلاته فی مكان واحد والمقتدی يعود الى مكانه البتة ان لم يفرغ امامه، ولو اتم فی غيره لا يصح اذا كان بينه و بين امامه ما يمنع صحة الاقتداء وان كان امامه قد فرغ يتخير كالمنفرد، والامام حكمه حكم المقتدی لانه يصير من

☆......اگر جماعت کی نماز کے دوران وضوٹوٹ جائے توناک پر ہاتھ رکھ کروضوکرنے کے لئے نکل آئے اگر نکلنے کی جگہ ہے،اوروضوکرکے تکبیرتحریمہ کے بغیرامام کے ساتھ شریک ہوجائے، اگراس دوران کوئی رکعت نہیں نکلی توامام کے ساتھ سلام پھیردے، اوراگروضوکے دوران کوئی رکعت نکل گئی تووہ امام کے سلام پھیرنے کے بعدکھڑاہوکر پوراکرے اوراس میں فاتحہ یاسورت پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، کچھ دیرکھڑاہوکررکوع اورسجدہ کرکے نماز پوری کرلے۔(۱)

☆......اوراگر نکلنے کی جگہ نہیں توامام کے ساتھ قیام،رکوع اورسجدہ وغیرہ کرتے

---

= جملة المقتدى فانه يستخلف غيره اذا سبقه الحدث ويصير هو مقتديا به، ثم استخلاف الامام غيره اذا سبقه الحدث جائز اجماعا......... ثم جواز البناء مقيد بامور : منها ان ينصرف على فوره فان مكث بعد الحدث في مكانه قدر ركن فسدت ...... ومنها ان يكون الحدث مما يخرج من بدنه ، فلا يبني باغماء و جنون ، ومنها ان يكون موجبا للوضوء دون الغسل فلا يبني للاحتلام ومنها ان لا يشتغل بفعل غير ضروري بان جاوز ماء يقدر على الوضوء منه الى ابعد منه ،...... ومنها ان لا يعرض له ما ينافي الصلاة من كلام ونحوه او كشف عورة حتىٰ لو كشفت رأسها للمسح او ذراعيها للغسل تفسد ولا تبني في الصحيح، وكذا لو كشف الرجل او المرأة للاستنجاء يستنجي من تحت الثياب الخ، حلبي كبير،ص: ۴۵۲ - ۴۵۴،فصل فيما يفسد الصلاة ( مفسدات الصلاة،) تذييل في الحدث ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور،شامي: ۱/ ۵۹۹- ۶۰۳، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۹۳، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ط: رشيدية كوئته.

(۱) والسنة ان ينصرف محدودب الظهر آخذا بانفه يوهم انه قد رعف ، حلبي كبير،ص: ۴۵۴، قبل فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(واللاحق من فاتته) الركعات ( كلها او بعضها) لكن ( بعد اقتدائه ) بعذر كغفلة و زحمة و سبق حدث وصلاة خوف ، و مقيم ائتم بمسافر، وكذا بلا عذر ، بان سبق امامه في ركوع و سجود فانه يقضي ركعة، وحكمه كمؤتم فلا ياتي بقراءة ولا سهو، الدر المختار، شامي: ۱/ ۵۹۴- ۵۹۵، باب الامامة، مطلب في احكام المسبوق والمدرك واللاحق ، ط: سعيد كراچي.

رہے لیکن پڑھے کچھ نہیں، امام کے سلام کے بعد وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھ لے۔(۱)

☆......اگر نماز کے دوران امام کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنا نائب اور خلیفہ مقرر کر کے وضو کرنے چلے جائے، اور نائب بقیہ نماز پڑھاتا رہے اور نماز پوری کر کے سلام پھیر دے اور اس دوران اگر امام وضو کر کے آگیا تو خلیفہ کے پیچھے اقتداء کر کے نماز پڑھ لے، خلیفہ کو امامت سے نہ ہٹائے، اور اگر خلیفہ نے سلام پھیر دیا تو امام صاحب اپنی نماز کو دوبارہ پڑھ لیں۔(۲)

## نمازوں کا فدیہ

نمازوں کا فدیہ زندگی میں دینا صحیح نہیں، اس لئے نمازوں کا فدیہ مرنے کے بعد ورثاء کو دینا چاہئے، زندگی میں نمازوں کا فدیہ ادا کرنے سے فدیہ ادا نہیں ہوتا، اور روزانہ وتر کی نماز کے ساتھ چھ فدیے ہیں، اور ایک نماز کا فدیہ ایک صدقۂ فطر کے برابر ہے، اور ایکصدقۂ فطر تقریباً دو کلو گندم یا آٹا ہے،(۳) اس حساب سے پورے ایک دن کے

---

(۱) قوله وقالا يتشبه بالمصلين اى احتراما للوقت ، قال،ط: ولا يقرأ كما فى ابى السعود سواء كان حدثه اصغر او اكبر ، قلت وظاهره انه لاينوى ايضا لانه تشبه لا صلاة حقيقة ،تامل، شامي: ۱/ ۲۵۲ ـ ۲۵۳ ، باب التيمم، مطلب فاقد الطهورين. ط: سعيد كراچي.

(۲) انظر الى الحاشية رقم: ۱ تحت عنوان ''نماز میں وضو ٹوٹ جائے''۔

(۳) (ولو مات وعليه صلوات فائتة واوصىٰ بالكفارة يعطى لكل صلاة نصف صاع من بر) كالفطرة (وكذا حكم الوتر) ......... ولو فدى عن صلاته فى مرضه لا يصح بخلاف الصوم، الدر مع الرد: ۲/ ۷۲ ـ ۷۴، (قوله ولو فدى عن صلاته فى مرضه لا يصح ) فى التاتارخانية عن التتمة: سئل الحسن بن على عن الفدية عن الصلاة فى مرض الموت هل تجوز؟ فقال لا، وسئل ابو يوسف عن الشيخ الفانى هل تجب عليه الفدية عن الصلوات كما تجب عليه عن الصوم وهو حيٌّ، فقال لا، آه وفى القنية: والا فدية فى الصلاة حالة الحياة بخلاف الصوم، ، اقول ووجه ذلك ان النص انما ورد فى الشيخ الفانى انه يفطر ويفدى فى حياته حتىٰ ان المريض او المسافر اذا أفطر يلزمه القضاء اذا ادرك اياما آخر وإلا فلا شئى عليه، فان ادرك ولم يصم يلزمه الوصية

نمازوں کے فدیے بارہ کلو گندم یا آٹا یا اس کی نقد قیمت ہے، اور نقد روپے دینا بہتر ہے تاکہ مستحق آدمی اپنی ضرورت کی چیز خود لے سکے۔(۱)

## نمازی کا دوسرے نمازی کے کہنے پر عمل کرنا

اگر کوئی نمازی دوسرے نمازی کے بتانے پر عمل کرے گا تو نماز باطل ہو جائے گی۔(۲)

## نمازی کے آگے بے خیالی سے گذر گیا

اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے بے خیالی میں گذر گیا تو وہ معذور ہے گناہ نہیں

---

= بالفدية عما قدر ، هذا ما قالوه ، ومقتضاه ان غير الشيخ الفاني ليس له ان يفدى عن صومه في حياته لعدم النص ومثله الصلاة، ولعل وجهه انه مطالب بالقضاء اذا قدر ، ولا فدية عليه الا بتحقيق العجز عنه بالموت فيوصي بها، بخلاف الشيخ الفاني فانه تحقق عجزه قبل الموت عن اداء الصوم وقضائه فيفدى في حياته، ولا يتحقق عجزه عن الصلاة لانه يصلي بما قدر ولو موميا برأسه ، فان عجز عن ذلك سقطت عنه اذا كثرت ، ولا يلزمه قضاؤها اذا قدر كما سيأتي في باب صلاة المريض، وبما قررناه ظهر ان قول الشارح بخلاف الصوم اى فان له ان يفدى عنه في حياته خاص بالشيخ الفاني، تامل، شامي: ۲/ ۷۳، باب قضاء الفوائت، مطلب في بطلان الوصية بالختمات والتهاليل، ط: سعيد كراچي.

(۱) (قوله نصف صاع من بر) اى او من دقيقه او سويقه او صاع تمر او زبيب او شعير او قيمته وهي افضل عندنا لاسراعها بسد حاجة الفقير ، شامي: ۲/ ۷۲ ـ ۷۳، باب قضاء الفوائت، مطلب في اسقاط الصلاة عن الميت ،ط: سعيد كراچي.

(۲) حتىٰ لو امتثل امر غيره فقيل له تقدم فتقدم او دخل فرجة الصف احد فوسع له فسدت بل يمكث ساعة ثم يتقدم برأيه، الدر المختار . (قوله حتىٰ لو امتثل الخ) هذا امتثال بالفعل ، ومثله ما لو امتثل بالقول ، وهو ما في البحر عن القنية: مسجد كبير يجهر المؤذن فيه بالتكبيرات فدخل فيه رجل امر المؤذن ان يجهر بالتكبير وركع الامام للحال فجهر المؤذن ، ان قصد جوابه فسدت صلاته ، شامي: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام. ط: سعيد كراچي.

ہوگا۔(۱)

## نمازی کے آگے سے عورت گذری

''عورت نمازی کے آگے سے گذری'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## نمازی کے آگے سے گذرنا

☆......نمازی کے آگے سے گذرنا حرام ہے، اگر چہ نمازی نے کسی عذر کے بغیر سترہ اور رکاوٹ نہ رکھا ہو، اسی طرح نماز پڑھنے والے کے لئے سترہ کے بغیر ایسی جگہ پر نماز پڑھنا بھی حرام ہے جہاں اس کے سامنے لوگوں کی کثرت سے آمدورفت ہو، ایسی صورت میں اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے گذرے گا تو نماز پڑھنے والا گنہگار ہوگا، کیونکہ اس نے سترہ کے بغیر ایسی جگہ نماز پڑھی جہاں سے لوگوں کو گذرنا ہوتا ہے، اور اگر کوئی شخص نمازی کے سامنے سے نہیں گذرے گا تو کوئی بھی گنہگار نہیں ہوگا۔

اگر نماز پڑھنے والا سترہ کے بغیر نماز پڑھنے کی وجہ سے گذرنے والوں کے لئے رکاوٹ کا سبب بنا، لیکن نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کو کسی اور جگہ سے گذرنے کی گنجائش تھی، اس کے باوجود نمازی کے سامنے سے گذرا تو دونوں گنہگار ہوں گے۔

اس کے برعکس اگر نمازی کی وجہ سے رکاوٹ نہ تھی لیکن گذرنے والے کے لئے کسی اور جگہ سے گذرنے کی گنجائش نہ تھی، اس لئے نمازی کے آگے سے گذرنا پڑا تو اس صورت میں دونوں گنہگار نہیں ہوں گے۔

اور اگر دونوں میں سے کسی ایک کی طرف سے کوتاہی ہوئی تو صرف وہی شخص

---

(۱) (قوله بالحديث) وهو قوله عليه الصلاة والسلام " رفع عن امتي الخطاء والنسيان، " معناه رفع مأثم الخطاء الفاني، شامي: ۲ / ۱۸۰، كتاب الغصب ،ط: سعيد كراچي.

گنہگار ہوگا۔(۱)

## نمازی کے آگے سے گذرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی

نمازی کے آگے سے گذرنا گناہ ہے مگراس سے نماز نہیں ٹوٹتی، اوراگرکوئی شخص بے خیالی میں گذرگیا تو وہ معذور ہے گناہ نہیں ہوگا۔(۲)

## نمازی کے آگے سے گذرنے کا وبال

☆......اگرنمازی کے آگے سے گذرنے والا جان لے کہ اس کا وبال کس قدر سخت اور سنگین ہے تو برسوں کھڑا رہے گا مگر نمازی کے آگے سے گذرنے کی ہمت نہ کرے گا۔(۳)

---

(۱) يحرم المرور بين يدى المصلي ، ولو لم يتخذ سترة بلا عذر ، كما يحرم على المصلي ان يتعرض بصلاته لمرور الناس بين يديه بأن يصلي بدون سترة بمكان يكثر فيه المرور ان مر بين يديه احد فيأثم بمرور الناس بين يديه بالفعل لا بترك السترة فلو لم يمر احد لا يأثم ، لان اتخاذ السترة في ذاته ليس واجبا ، ويأثمان معا ان تعرض المصلي، وكان المار مندوحة، ولا يأثمان ان لم يتعرض المصلي، ولم يكن للمار مندوحة، واذا قصر احدهما دون الآخر اثم وحده ، وهذه الاحكام متفق عليها بين الحنفية، والمالكية، الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۲۷۲، كتاب الصلاة، حكم المرور بين يدى المصلي ، قبل مكروهات الصلاة، ط: دار احياء التراث العربي بيروت. شامي: ۱/۶۳۴ ـ ۶۳۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا قرأ تعالىٰ جد ، بدون الف لا تفسد ،ط : سعيد كراچي.

(۲) قوله او مروره ( بين يديه) مرفوع بالعطف فعلي مرور ما ر:ان لا يفسد ها ايضا مروره ذلك وان اثم المار الخ، شامي: ۱/۶۳۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ( قوله وان اثم المار) مبالغة على عدم الفساد لان الاثم لا يستلزم الفساد ، شامي: ۱/۶۳۵، ط: سعيد كراچي.

(۳) وعن ابى جهيم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم المار بين يدى المصلي ما ذا عليه لكان ان يقف اربعين خيرا له من ان يمر بين يديه قال ابو النضر : لا ادرى قال: اربعين يوما او شهرا او سنة متفق عليه، مشكوة ، : ۷۴، باب السترة ، الفصل الاول، ط: قديمي كراچي،
وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم احدكم ما له فى ان يمر بين يدى اخيه معترضا فى الصلاة كان لان يقيم مائة عام خير له من الخطوة التى خطا رواه ابن ماجه ، مشكوة، ص: ۷۴،باب السترة ، الفصل الثالث، ط: قديمي كراچي، بخاري: ۱/۷۳، كتاب الصلاة، باب اثم المار بين يدى المصلي ، ط: قديمي كراچي. شامي: ۱/۶۳۶، باب ما يفسد الصلاة و مايكره فيها، مطلب اذا قرأ تعالىٰ جد ، بدون الف لا تفسد ،ط : سعيد كراچي.

☆......دوسری روایت میں ہے کہ اگر (نمازی کے آگے سے گذرنے والے کو) اس گناہ کا اندازہ ہو جائے تو وہ زمین میں دھنس جانے کو اس گناہ کے مقابلے میں اپنے لئے زیادہ آسان سمجھے گا۔(۱)

## نمازی کے آگے سے گذرنے کی حد

☆......اگر نمازی کھڑے ہونے کی حالت میں سنت کے مطابق سجدہ کی جگہ پر نگاہ رکھے گا تو اس کو جتنی جگہ نظر آئے گی اس کے اندر کسی کے لئے گذرنا منع ہے۔

☆......اگر کوئی شخص میدان یا بڑی مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے تو نمازی جس صف میں کھڑا ہے اس کو شامل کر کے تین صف کے اندر کوئی نہ گذرے بلکہ تین صفوں کی جگہ چھوڑ کر اس کے آگے سے گذرے تو گناہ نہیں ہوگا۔

اور چھوٹی مسجد میں نمازی کے آگے سے گذرنے کی کسی حال میں بھی گنجائش نہیں ہے۔

☆......بڑی مسجد اور جنگل میں تو نمازی سے اتنے فاصلہ پر گذرنا جائز ہے کہ جہاں تک سجدہ کی جگہ پر نظر رکھ کر نمازی کی نظر نہ پہنچے۔(۲)

(۱) وعن كعب الاحبار قال لو يعلم المار بين يدى المصلي ما ذا عليه لكان ان يخسف به خيراً له من ان يمر بين يديه وفي رواية اهون عليه رواه مالك، مشكوة، ص: ۷۴، باب السترة، الفصل الثالث، ط: قديمي كراچي.

(۲) (ومرور مار في الصحراء او في مسجد كبير بموضع سجوده) في الاصح (او) مروره (بين يديه) الي حائط القبلة (في) بيت و(مسجد صغير فانه كبقعة واحدة مطلقا) الدر المختار، (قوله بموضع سجوده) اى من موضع قدمه الى موضع سجوده كما فى الدر، وهذا مع القيود التي بعده انما هو للاثم والا فالفساد منتف مطلقا (قوله في الاصح) هو ما اختاره شمس الائمة و قاضيخان وصاحب الهداية، واستحسنه في المحيط، وصححه الزيلعي ومقابله ما صححه التمر تاشي وصاحب البدائع، واختاره فخر الاسلام ورجحه في النهاية و الفتح انه قدر ما يقع بصره على المار لو صلي بخشوع اى راميا ببصره الى موضع سجوده الخ، شامي: ۱/ ۶۳۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا قرأ تعالىٰ جد بدون الف لا تفسد، ط: سعيد كراچي.

## نمازی کے آگے سے ہٹنا

☆...... اگر دو نمازی آگے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں، آگے والا پہلے فارغ ہوگیا اب وہ داہنی جانب یا بائیں جانب کو جا سکتا ہے/ ہٹ سکتا ہے، شرعا اس میں کوئی قباحت یا ممانعت نہیں، کیونکہ یہ گذرنا نہیں بلکہ ہٹنا ہے، اور ہٹنا منع نہیں۔(۱)

☆......نمازی کے آگے سے گذرنا منع ہے لیکن دائیں بائیں ہٹنا جائز ہے۔(۲)

## نمازی کے سامنے سے گذرنا

☆......اگر کوئی شخص نماز پڑھنے والے آدمی کے سامنے سے گذر جائے، تو نماز پڑھنے والے آدمی کی نماز فاسد نہیں ہوگی، البتہ نمازی کے سامنے سے گذرنے والا سخت گنہگار ہوگا۔(۳)

☆......اگر کوئی شخص نمازی کے سامنے سے گذرنا چاہے تو نمازی حالت میں

---

(۱،۲) عن عائشة رضی الله عنها قالت: کنت بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یصلی فاذا اردت ان أقوم کرهت ان اقوم فامر بین یدیه انسللت انسلالا، ( ای خرجت بتأن وتدریج) ، سنن النسائی،: ۱/ ۸۷ کتاب القبلة، ،ذکر ما یقطع الصلاة وما لا یقطع اذا لم یکن بین یدی المصلی سترة، ط: سعید کراچی. و: ۱/ ۱۲۳، ط: قدیمی کراچی.

عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم انها قالت: کنت انام بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم ورجلای فی قبلته فاذا سجد غمزنی، فقبضت رجلی فاذا قام بسطتها، قالت: والبیوت یومئذ لیس فیها مصابیح، بخاری: ۱/ ۷۳، کتاب الصلاة، باب التطوع خلف المرأة، ط: قدیمی کراچی.

(۳) ”نمازی کے آگے سے گذرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی“ اور ”نمازی کے آگے سے گذرنے کا وبال“ عنوانوں کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

اس سے مزاحمت کرنا، اور گذرنے والے کو گذرنے سے باز رکھنا جائز ہے۔(۱)

☆......اگر نمازی نے ایک طرف سلام پھیر دیا، دوسری طرف نہیں پھیرا تو اس کے سامنے سے گذرنا جائز ہے، اور گذرنے والا گنہگار نہیں ہوگا کیونکہ نماز پہلے سلام سے ختم ہوجاتی ہے، بلکہ لفظ "السلام" یعنی "علیکم" کہنے سے پہلے ہی نماز پوری ہوجاتی ہے، دونوں سلام واجب ہیں، مگر دوسرا سلام نماز سے باہر واجب ہے، اس لئے اگر کوئی پہلا "سلام" کہنے کے بعد اور "علیکم" کہنے سے قبل اقتداء کرے تو اقتداء صحیح نہیں۔(۲)

## نمازیں سب سے پہلے کس نے پڑھیں

☆......فجر کی نماز سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے اس وقت پڑھی

---

(۱) (ویدفعه) هو رخصة، فتركه افضل ، بدائع، قال الباقاني: فلو ضربه فمات لا شئ عليه عند الشافعي رضي الله عنه خلافاً لنا على ما يفهم من كتبنا الدر المختار ( قوله ويدفعه) اى اذا مر بين يديه ولم تكن له سترة او كانت و مر بينه وبينها كما فى الحلية والبحر، ومفاده اثم المار وان لم تكن سترة كما قلمناه ، وفى التاتارخانية، واذا دفعه رجل آخر لا بأس به سواء كان فى الصلاة او لا ( قوله فلو ضربه الخ) اى اذا لم يمكن دفعه الا بذلک ، لان الشافعية صرحوا بانه يلزمه الدافع تحرى الاسهل كما فى دفع الصائل ( قوله خلافا لنا الخ) اى ان المفهوم من كتب مذهبنا ان ما يقول الشافعي خلاف لنا فانهم صرحوا فى كتبنا بانه رخصة والعزيمة عدم التعرض له الخ، شامي: ۱/ ۶۳۷ ـ ۶۳۸ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبل مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ( ولفظ السلام ) مرتين فالثاني واجب على الاصح " برهان" دون عليكم وتنقضى قدوة بالاول قبل عليكم على المشهور عندنا وعليه الشافعية خلافا للتكملة ، الدر المختار ( قوله وتنقضى قدوة بالاول) اى بالسلام الاول، قال فى التجنيس : الامام اذا فرغ من صلاته ، فلما قال السلام جاء رجل واقتدى به قبل ان يقول " عليكم " لا يصير داخلا فى صلاته ، لان هذا سلام الا ترى انه لو اراد ان يسلم على احد فى صلاته ساهيا فقال السلام، ثم علم فسكت تفسد صلاته ، شامي: ۱/ ۴۶۸، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچي.

جب آپ جنت سے نکل باہر آئے اور رات کی تاریکی کے بعد صبح ہوئی۔(۱)

☆......اور ظہر کی نماز سب سے پہلے سورج کے زوال کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پڑھی اور یہ اس وقت پڑھی تھی جب آپ کو اپنے لخت جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کا حکم ملا تھا۔

☆......اور عصر کی نماز سب سے پہلے حضرت یونس علیہ السلام نے پڑھی جس وقت آپ مچھلی کے پیٹ سے صحیح وسالم نکلے اور دوبارہ زندگی پائی۔

☆......اور مغرب کی نماز سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شکریہ کے طور پر ادا کی۔

☆......اور عشاء کی نماز سب سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت ادا کی جب آپ مدین سے نکلے تھے۔(۲)

---

(۱) (وقت) صلاة (الفجر) قدمه لانه لا خلاف في طرفيه، واول من صلاه آدم، الدر المختار، (قوله واول من صلاه آدم) اى حين اهبط من الجنة وجن عليه الليل ولم يكن رأه قبل فخاف، فلما انشق الفجر صلى ركعتين، شكرا لله تعالىٰ، شامي: ۱/۳۵۷، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) فان قلت ما الحكم في كون الظهر والعصر والعشاء اربع ركعات، والصبح ركعتين، والمغرب ثلاثا، قلت كل صلاة صلاها نبي فالفجر صلاها آدم عليه السلام حين خرج من الجنة، واظلمت الدنيا عليه وجن الليل، فلما انشق الفجر صلى ركعتين الاولىٰ شكرا للنجاة من ظلمة الليل والثانية شكرا لرجوع ضوء ذلك النهار، فكان متطوعا عليه، وفرضا علينا، والظهر صلاها ابراهيم عليه السلام حين امر بذبح الولد وذلك عند الزوال الاولىٰ شكرا لزوال غم الولد، والثانية لمجئ الفداء، والثالثة لرضى الله تعالىٰ، والرابعة شكرا لصبر ولده، وكان متطوعا وفرض علينا، والعصر صلاها يونس عليه السلام، حين انجاه الله تعالىٰ من اربع ظلمات: ظلمة الذلة، وظلمة البحر، وظلمة الحوت، وظلمة الليل والمغرب صلاها عيسىٰ عليه السلام الاولىٰ لنفي الالوهية عن نفسه، والثانية لنفي الالوهية عن امه والثالثة لاثبات الالوهية لله تعالىٰ،

اوراب ہم سب مسلمانوں پر یہ پانچوں نمازیں فرض ہیں۔

## نمازیوں کا حشر

نمازیوں کا حشر قیامت کے دن نبیوں، شہیدوں اور ولیوں کے ساتھ ہوگا۔(۱)

## نمازیوں کی مثال

ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے کنارے جارہے تھے، آپ نے ایک سفید رنگ کا جانور دیکھا کہ وہ دریا کے گدلے کیچڑ میں لوٹ پوٹ ہورہا تھا، اور وہ صاف ستھرا جانور کیچڑ اور گارے میں خوب لت پت ہوگیا، پھر وہاں سے نکل کر دریا میں نہایا اور پہلے کی طرح صاف ستھرا اور سفید ہوگیا، اور تھوڑی دیر بعد یہ کام پانچ مرتبہ کیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس جانور کی یہ حرکت دیکھ کر بہت ہی زیادہ تعجب کرنے لگے، جب آپ کے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی تو حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اے عیسیٰ! یہ جانور آپ کو اس لئے دکھایا گیا، تاکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے نمازیوں کی مثال آپ سمجھ سکیں، یہ کیچڑ ان کے گناہ ہیں، اور یہ دریا ان کی نماز ہے اور یہ کیچڑ میں لوٹ پوٹ ہونا گناہ کرنے کی مثال ہے، ادھر انہوں نے گناہ

---

= والعشاء صلاها موسیٰ علیه السلام حین خرج من الیابس ودخل الطریق، وکان فی غم المرأة، وغم اخیه هارون وغم غرق فرعون، وغم اولاده، وشکرا لله تعالیٰ حیث نجاه من الغرق واغرق عدوه، فلما نجاه الله من ذلک کله ونودی من شاطئی الوادی صلی اربعا شکرا تطوعا فامرنا بذلک لینجینا الله من شر الشیطان. البنایة فی شرح الهدایة لابی محمد محمود بن احمد العینی: ۲/۷-۸، کتاب الصلاة، تمهید من العلامة العینی، قبیل باب المواقیت، ط: دار الفکر، بیروت.

(۱) بہشتی زیور: ۲/۹، باب سوم، نماز کا بیان، ط: دارالاشاعت کراچی۔

کیا اور ادھر نماز پڑھ کر گناہ کی تمام گندگی صاف ہوگئی۔(۱)

## ننگا آدمی

اگر کسی آدمی کو سیلاب یا طوفان وغیرہ کی وجہ سے کپڑا میسر نہیں، اور وہ اسی حالت میں نماز کا وقت ہونے کی وجہ سے نماز پڑھ رہا ہے اور نماز کے دوران پردہ پوشی کے لئے کپڑے وغیرہ مل جائیں تو نماز فاسد ہو جائے گی، کپڑے پہن کر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

## ننگا امام

کپڑے پہنے ہوئے لوگوں کی اقتداء ننگے امام کے پیچھے درست نہیں۔(۳)

---

(۱) ومما يحكى ان سيدنا عيسىٰ عليه السلام مر على شاطئي البحر، فرأ طيرا من نور انغمس في الطين ثم خرج فاغتسل فعاد الى حسنه ففعل هذا خمس مرات، فتعجب من ذلك فجاءه جبريل وقال له يا عيسىٰ ان الطير جعله الله مثلا لمن صلى الصلوات الخمس من امة محمد صلى الله عليه وسلم فالطين كالذنوب، والاغتسال كفضل الصلاة، الخ، الجواهر في عقوبة اهل الكبائر، للشيخ العلامة زين الدين المليباري، ص: ۲۲، الباب الاول في عقوبة تارك الصلاة، ط: دار الكتاب العربي، دمشق سوريه.

(۲) (قوله ولو ابيح له ثوب) في التاتارخانية: ولو كان بحضرته من له ثوب يسأله، فان لم يعطه صلى عريانا، ولو وجد في خلال صلاته ثوبا استقبل، شامي: ۱/۴۱۱، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر الى وجه الامرد، ط: سعيد كراچي.

او كان المصلي عاريا فوجد ثوبا بعد ما قعد قدر التشهد بان قدر على لبس الثوب او القى عليه الثوب ولم يتكلف في لبسه ......... فسدت صلوته عند ابي حنيفة، حلبي كبير، ص: ۲۹۲، السابعة الخروج بصنعه، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) (و) لا مستور عورة بعار، الدر مع الرد: ۱/۵۷۹، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچي.

العارى اذا ام العراة واللابسين تجوز صلاة الامام والعارين ولا تجوز صلاة اللابسين بالاجماع، هندية: ۱/۸۲، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيدية كوئٹه.

## ننگے پاؤں چلنے والا

اگر ننگے پاؤں چلنے والے کے پیر پاک ہیں، نجاست لگی ہوئی نہیں ہے تو پاؤں کو دھوئے بغیر صرف جھاڑ کر صاف کر کے نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔ اور اگر پیر پر نجاست لگی ہوئی ہے تو دھوئے بغیر صرف جھاڑ کر صاف کر کے نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۱)

## ننگے سر

کاہلی، سستی اور لاپرواہی کی بنا پر ٹوپی کے بغیر ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، ہاں اگر اتفاق سے ٹوپی ساتھ نہیں، اور فوری طور پر کسی جگہ سے میسر بھی نہ آجائے تو اس صورت میں ننگے سر نماز پڑھنے کی وجہ سے کراہت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) (قوله وطين شارع)......... اقول ،والعفو مقيد بما اذا لم يظهر فيه اثر النجاسة كما نقله فى الفتح عن التجنيس ، وقال القهستاني : انه الصحيح لكن حكى فى القنية قولين وارتضاهما ، فحكى عن ابى نصر الدبوسي انه طاهر الا اذا رأى عين النجاسة ، وقال :وهو صحيح من حيث الرواية وقريب من حيث المنصوص ثم نقل عن غيره فقال: ان غلبت النجاسة لم يجز ، وان غلب الطين فطاهر، ثم قال: وانه حسن عند المصنف دون المعاند؟ آه، والقول الثانى مبنى على القول بأنه اذا اختلط ماء وتراب واحدهما نجس فالعبرة للغالب وفيه اقوال ستأتى فى الفروع الخ، شامي: ۱/ ۳۲۴، باب الانجاس، مطلب في العفو عن طين الشارع، ط: سعيد كراچي.

(۲) (وصلاته حاسرا) اى كاشفا (رأسه للتكاسل) ولا بأس به للتذلل ، وما للاهانة بها فكفر، الدر مع الرد: ۱/ ۶۴۱، (قوله التكاسل،) اى لاجل الكسل ، بان استقل تغطيته ولم يرها امرا مهماً فى الصلاة فتركها لذلک ، وهذا معنى قولهم تهاونا بالصلاة، وليس معناه الاستخفاف بها والاحتقار لانه كفر ، شرح المنية ، قال فى الحلية: واصل الكسل ترک العمل لعدم الارادة، فلو لعدم القـــــدرة فهوا لعجز ، شامي: ۱/ ۶۴۱، مكروهات الصلاة، مطلب في الخشوع ، ط: سعيد كراچي، رتكره الصلاة حاسرا رأسه اذا كان يجد العمامة وقد فعل ذلک تكاسلا او تهاونا بالصلاة، ولا باس به اذا فعله تذللا وخشوعا بل هو حسن ، هندية: ۱/ ۱۰۶ ، الفصل الثانى فيما يكره فى الصلاة، وما لا يكره ، ط: رشيدية كوئٹه.

## ننگے سر نماز پڑھنا

☆......ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے، ہاں اگر اپنی عاجزی، انکساری کو ظاہر کرنے کے لئے ننگے سر نماز پڑھے گا تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

☆......نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ننگے سر نہیں رہتے تھے، یا ٹوپی پہنتے تھے یا عمامہ، یا دونوں ایک ساتھ پہنتے تھے یعنی ٹوپی کے اوپر پگڑی باندھتے تھے۔(۲)

## ننگے کو کپڑا مل گیا

اگر کسی آدمی کے پاس کسی وجہ سے کپڑے نہیں تھے مثلاً سیلاب یا طوفان وغیرہ میں اور وہ ننگے ہونے کی حالت میں نماز پڑھ رہا تھا، اس دوران اس کو کپڑا مل گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، کپڑے پہن کر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

## ننگے ہو کر نماز پڑھنا

کپڑوں کے لباس ہوتے ہوئے تنہائی میں بھی ننگے ہو کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔(۴)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) قال الامام المحقق فی الهدی : کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یلبس العمامة فوق القلنسوة ویلبس القلنسوة بغیر عمامة، ویلبس العمامة بغیر قلنسوة ، وکان اذا اعتم ارخی عمامته بین کتفیه کما فی حدیث عمرو بن حریث، غذاء الالباب: ۲/۲۴۶، للشیخ محمد السفارینی ، ط؛ موسسة قرطبه.

(۳) ''ننگا آدمی'' عنوان کی تخریج کو دیکھیں۔

(۴) واما لو صلی فی الخلوة عریانا ولو فی بیت مظلم وله ثوب طاهر لا یجوز اجماعا، شامی: ۱/۴۰۴، کتاب الصلاة، شروط الصلاة، ط: سعید کراچی.

# نوافل

''نوافل'' نفل کی جمع ہے، اور نوافل کے اصل معنی زوائد کے ہیں، اور حدیث شریف میں فرض نمازوں کے علاوہ باقی سب نمازوں کو نوافل کہا گیا ہے۔(۱)

## نوافل کا فائدہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا، اور اس کی نماز کی جانچ پڑتال کی جائے گی، پس اگر وہ ٹھیک نکلی تو بندہ کامیاب ہو جائے گا، اور اگر وہ خراب نکلی تو بندہ ناکام ونامراد ہو جائے گا، پھر اس کے فرائض کے علاوہ کچھ نیکیاں (مثلاً سنت یا نوافل) ہیں، تو اس کے فرائض کی کمی وکسر کو پورا کیا جائے گا ورنہ نہیں، پھر نماز کے علاوہ باقی اعمال کا حساب بھی اسی طرح ہوگا۔(۲)

## نوافل کی حکمت

''سنت ونوافل کی حکمت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) النوافل جمع نافلة، والنفل في اللغة: الزيادة وفي الشريعة زيادة عبادة شرعت لنا لا علينا، شامي: ۲/۳، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(۲) عن حريث بن قبيصة قال: قدمت المدينة، فقلت: اللّٰهم يسر لي جليسا صالحا قال: فجلست الى ابي هريرة فقلت: اني اسأل الله ان يرزقني جليسا صالحا فحدثني بحديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لعل الله ان ينفعني به، فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ان اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله صلاته فان صلحت فقد افلح و انجح وان فسدت فقد خاب وخسر فان انتقص من فريضة شيئا قال الرب تبارك وتعالىٰ: انظروا هل لعبدي من تطوع فيكمل بها ما انتقص من الفريضة، ثم يكون سائر عمله على ذلك، الترمذي: ۱/۵۵، ابواب الصلاة، باب: ماجاء ان اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة، الصلاة، ط: فاروقي كتب خانه.

## نوافل کی کثرت

فرائض، واجب اور سنت کے علاوہ کثرت سے نفل پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے اس سے زیادہ سے زیادہ ثواب بھی ملتا ہے، آخرت کے اعتبار سے درجات میں ترقی بھی ہوتی ہے، اور بندہ اللہ کا قریب بھی ہوتا ہے، اور اگر فرض ادا کرنے کے باوجود اس میں کوئی کمی رہ جاتی ہے اس کی تلافی بھی ہو جاتی ہے، خاص طور پر ان اوقات میں نفل کثرت سے پڑھنے چاہئیں جن میں خاص طور پر حدیث شریف میں فضیلت وارد ہوئی ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں عبادت کرنے کی ترغیب دی ہے، جیسے رمضان المبارک کے اخیر عشرے کی رات اور شعبان کی پندرہویں تاریخ کی رات میں نفل نماز زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلتیں ہیں۔ (۱)

## نوٹ

اگر تصویر والے نوٹ جیب میں رہے تو مجبوری کی بنا پر نماز بلا کراہت درست ہو جائے گی، اور تصویر کی وجہ سے حکومت گنہگار ہوگی، اس لئے حکومت کو چاہیئے ایسے نوٹ رائج کرے جس میں جاندار کی تصویر نہ ہو، اگر تصویر دینی ہے تو غیر جاندار کی بے شمار تصاویر ہیں ان میں سے کوئی ایک تصویر دیدے۔ (۲)

---

۱) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ.

۲) ویکرہ التصاویر علی الثوب صلی فیہ او لم یصلی اما اذا کانت فی یدہ وھو یصلی فلا بأس لانہ مستور بثیابہ .......... وفی عدم الکراھۃ فیما اذا کانت فی یدہ اشکال لانھا تمنعہ عن سنۃ ضع وھو مکروہ بغیر الصلوۃ فکیف بھا اللّٰھم الا ان یراد ان لا یمسکھا بل تکون معلقۃ بیدہ تر ذلک واللہ اعلم. الخ، حلبی کبیر، ص: ۳۶۰، کراھیۃ الصلاۃ، فروع فی الخلاصۃ، ط: ل اکیڈمی لاھور، ......... (او فی یدہ) عبارۃ الشمنی بدنہ لانھا مستورۃ بثیابہ (او علی ـہ) بنقش غیر مستبین قال فی البحر: ومفادہ کراھۃ المستبین لا المستتر او صرۃ او ثوب

## نورانی نماز

جب مومن بندہ نماز کو اچھی طرح ادا کرتا ہے اور اس کے رکوع اور سجود کو اچھی طرح ادا کرتا ہے تو اس کی نماز نورانی نماز ہوتی ہے، فرشتے اس نماز کو آسمان پر لے جاتے ہیں، اور وہ نماز اپنی نمازی کے لئے دعا کرتی ہے اور یہ کہتی ہے کہ " اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے جس طرح تو نے میری حفاظت کی"، اور اگر نماز کو اچھی طرح ادا نہیں کرتا تو وہ نماز سیاہ اور کالی رہتی ہے، اور فرشتوں کو وہ نماز پسند نہیں ہوتی، اور اس کو آسمان پر نہیں لے جاتے اور وہ نماز کہتی ہے کہ " اللہ تعالیٰ تجھے ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا"۔(۱)

## نئے کپڑے

اگر نئے کپڑوں میں بظاہر کوئی نجاست اور گندگی نہیں ہے تو دھونے سے پہلے ان

---

= آخر، الدر مع الرد: ۱/۶۴۸، (قوله او ثوب آخر) بأن كان فوق الثوب الذى فيه صورة ثوب ساتر له فلا تكره الصلاة فيه لاستتارها بالثوب، شامي: ۱/۶۴۸، مكروهات الصلاة، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة و بدعة كان ترك السنة اولىٰ، ط: سعيد كراچى.

(۱) مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی، نمبر، ۲۹، دفتر دوم: ۲/۱۳۸، فارسی، و: ۲/۲۵۷، اردو، ط: ادارۂ مجددیہ کراچی۔

قال صلى الله عليه وسلم: لا ينظر الله يوم القيامة الى العبد الذى لا يقيم صلبه بين ركوعه، وسجوده، وقال صلى الله عليه وسلم " من صلى صلاة لوقتها واسبغ وضوءها، واتم ركوعها وسجودها وخشوعها عرجت، وهى بيضاء مسفرة تقول: حفظك الله كما حفظتنى ومن صلى صلاة لغير وقتها، ولم يسبغ وضوءها ولم يتم ركوعها، ولا سجودها، ولا خشوعها عرجت، وهى سوداء مظلمة تقول: ضيعك الله كما ضيعتنى، حتىٰ اذا كانت حيث شاء الله لف كما يلف الثوب الخلق، فيضرب بها وجهه، مكاشفة القلوب للامام الغزالى، ص: ٦٧، الب التاسع عشر فى بيان الخشوع فى الصلاة، ط: دار الكتب العلميه بيروت.

کو پہن کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔(۱)

## نئے نمازی لوٹائی جانے والی جماعت میں شریک ہو سکتے ہیں یا نہیں

''جماعت کے لوٹانے میں نئے نمازی کا شرکت کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## نیت

نیت سے مراد اللہ تعالیٰ نے نماز ادا کرنے کا جو حکم دیا ہے اس کو اللہ کو راضی کرنے کے لئے پوری پوری بجا آوری کا تہہ دل سے ارادہ کرنا، یعنی اس طرح عمل کرنے کا مکمل ارادہ کرنا جیسا کہ اللہ نے حکم دیا ہے، جب کوئی شخص یہ عمل دن رات میں پانچ بار انجام دے گا تو اس کا بہترین اثر اس کے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر پڑے گا۔

انسانی معاشرے کے لئے قول و فعل میں خلوص نیت سے زیادہ فائدہ مند کوئی دوسری چیز نہیں ہے۔ اگر لوگ اپنے قول و فعل میں باہم پُر خلوص ہوں تو یقیناً ان کی زندگی نہایت دل پسند اور خوشگوار ہوگی۔(۲)

---

(۱) ولو شك في نجاسة ماء او ثوب او طلاق او عتق لم يعتبر ، وتمامه في الاشباه، الدر مع الرد: ۱/۱۵۱، (قوله ولو شك الخ) في التاتارخانية من شك في انائه او ثوبه او بدنه اصابته نجاسة او لا فهو طاهر ما لم يستيقن ، وكذا الابار والحياض والحباب الموضوعة في الطرقات ويستقي منها الصغار والكبار والمسلمون والكفار، وكذا ما يتخذه اهل الشرك او الجهلة من المسلمين كالسمن والخبز والاطعمة والثياب آه، ملخصا، شامي: ۱/۱۵۱، كتاب الطهارة، قبيل مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد كراچي.

(۲) النية: وهي عزم القلب على امتثال امر الله تعالىٰ باداء الصلاة كاملة ، كما امر بها الله مع الاخلاص له وحده، ومن يفعل ذلك في اليوم والليلة خمس مرات ،فلا ريب في ان الاخلاص ينطبع في نفسه ، ويصبح صفة من صفاته الفاضلة التي لها اجمل الاثر في حياة الافراد والجماعات ، فلا شئي انفع في حياة المجتمع الانساني من الاخلاص في القول والعمل ، فلو ان الناس اخلصوا لبعضهم بعضا في اقوالهم واعمالهم لعاشوا عيشة راضية مرضية وصلحت حالهم في الدنيا والآخرة وكانوا من الفائزين، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۱۷۳-۱۷۴، كتاب الصلاة، حكمة مشروعيتها ، ط: دار الفكر ، شامي: ۱/۴۱۴، باب شروط الصلاة،بحث النية، ط: سعيد كراچي.

## نیت باندھنا اور سائنس

دماغ میں کھربوں خلیے کام کرتے ہیں اور خلیوں میں برقی رودوڑتی رہتی ہے۔ اس برقی رو کے ذریعے خیالات شعور اور تحت الشعور سے گزرتے رہتے ہیں۔ دماغ میں کھربوں خلیوں کی طرح خانے بھی ہوتے ہیں۔ دماغ کا ایک خانہ وہ ہے جس میں برقی روفوٹو لیتی رہتی ہے اور تقسیم کرتی رہتی ہے۔ یہ فوٹو بہت ہی زیادہ تاریک ہوتا ہے یا بہت زیادہ چمک دار، ایک دوسرا خانہ ہے جس میں کچھ اہم باتیں ہوتی ہیں ان اہم باتوں میں وہ اہم باتیں بھی ہوتی ہیں جنہیں شعور نے نظر انداز کر دیا ہوتا ہے اور جن کو ہم روحانی صلاحیتوں کا نام دے سکتے ہیں۔ نمازی جب ہاتھ اٹھا کر سر کے دونوں کانوں کی لو کے قریب لے جاتا ہے تو ایک مخصوص برقی رونہایت باریک رگ اپنا کنڈنسر (Condensor) بنا کر دماغ میں جاتی ہے اور دماغ کے اندر اس خانے کے خلیوں (Cells) کو چارج کر دیتی ہے جس کو شعور نے نظر انداز کر دیا تھا۔ یہ خلیے چارج ہوتے ہیں تو دماغ میں روشنی کا ایک جھماکا ہوتا ہے اور اس جھماکے سے تمام اعصاب متاثر ہو کر اس خانے کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں جس میں روحانی صلاحیتیں مخفی ہیں ساتھ ہی ساتھ ہاتھ کے اندر ایک تیز برقی رو دماغ میں سے منتقل ہو جاتی ہے جب کانوں سے ہاتھ ہٹا کر ناف کی طرف لے جاتے ہیں اور پھر باندھتے ہیں تو ہاتھوں کے کنڈنسر (Condensor) سے ناف (ذیلی جنریٹر) میں بجلی کا ذخیرہ ہوتا ہے۔ زیر ناف باندھنے سے جنسی نظام میں تعدیل اور اس جسم کے لئے موزوں اور ضروری تحریک پیدا ہو جاتی ہے تا کہ نوع انسانی کی نسل دوسری نوعوں سے ممتاز اور اشرف رہے۔ اب "**سبحانک اللّٰھم**" پڑھا جاتا ہے جیسے ہی یہ الفاظ ادا ہو جاتے ہیں روح اپنی پوری توانائیوں کے ساتھ صفات الٰہیہ میں جذب ہو جاتی

ہے اور پورے جسمانی نظام میں اللہ کی صفات روشنی بن کر سرایت ہو جاتی ہے۔ جسم کا رواں رواں اللہ کی پاکی کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/۶۳ـ۶۴)

## نیت بدلنے سے نماز بدل جاتی ہے

وقت کے اندر نیت بدلنے سے نماز بدل جاتی ہے مثلاً کوئی شخص مسافر تھا، اس نے وقت کے اندر اقامت کی نیت کر لی یعنی پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی تو اب پوری نماز پڑھے گا، قصر نہیں پڑھے گا، اسی طرح اگر کوئی شخص مقیم تھا اور اس نے وقت کے اندر سفر کی نیت کر لی اور اپنی آبادی سے باہر نکل گیا تو قصر پڑھے گا، یا مسافر تھا اس نے کسی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھی تو اب پوری نماز پڑھے گا۔ (۱)

## نیت زبان سے غلط نکل گئی

اگر نماز شروع کرتے وقت مثلاً عصر کی نیت تھی مگر زبان سے ظہر کا لفظ نکل گیا تو کوئی مضائقہ نہیں، نماز ہو جائے گی۔ (۲)

---

(۱) (والقضاء يحكي) اى يشابه (الاداء سفرا و حضرا) لانه بعد ما تقرر لا يتغير الدر مع الرد (قوله لانه بعد ما تقرر) اى بخروج الوقت، فان الفرض بعد خروج وقته لا يتغير عما وجب، اما قبله فانه قابل للتغير بنية الاقامة او انشاء السفر وباقتداء المسافر بالمقيم، شامي: ۱/۱۳۵، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الاصلي ووطن الاقامة، ط: سعيد كراچي.

(۲) والمعتبر فيها عمل القلب اللازم للارادة، فلا عبرة للذكر باللسان ان خالف القلب لانه كلام لا نية، الدر مع الرد (قوله ان خالف القلب) فلو قصد الظهر وتلفظ بالعصر سهوا اجزأه كما في الزاهدي قهستاني، (قوله فيكفيه اللسان) اى بدلا عن النية الخ، شامي: ۱/۴۱۵، باب شروط الصلاة، بحث النية، ط: سعيد كراچي.

## نیت کے بغیر نماز شروع کر دی

☆......اگر کسی نے نیت کے بغیر نماز شروع کر دی، پھر یاد آیا کہ نیت نہیں کی تھی ، یا غلط نیت کی مثلاً عصر کی جگہ ظہر کی نیت کر لی تو نماز درست نہیں ہوگی ، ایسے آدمی پر ضروری ہے کہ دوبارہ تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کرے۔(۱)

☆......اور اگر نماز شروع کرتے وقت دل میں جو نماز شروع کر رہا تھا اس کی نیت تھی لیکن زبان سے کسی اور نماز کا نام لے لیا تو نماز اور اقتداء درست ہو جائے گی کیونکہ دل کی نیت کا اعتبار ہے زبان کے الفاظ کا اعتبار نہیں۔(۲)

---

(۱) (ولا عبرة بنية متاخرة عنها على المذهب ، الدر مع الرد، (قوله ولا عبرة بنية متاخرة عنها) لان الجزء الخالي عن النية لا يقع عبادة فلا يبتني الباقي عليه، وفي الصوم وجوزت للضرورة حتى لو نوى عند قوله " الله" قبل " اكبر" لا يجوز ، لان الشروع يصح بقوله الله فكانه نوى بعد التكبير ، شامي: ۱/ ۴۱۷، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع ، ط: سعيد كراچي.

(۲) انظر الى الحاشية رقم : ۲، في الصفحة السابقة.

و

## واجبات نماز

۱......تکبیر تحریمہ خاص لفظ "اللہ اکبر" سے کہنا واجب ہے، اگر اس کے ہم معنی کسی لفظ سے مثلاً "اللہ اعظم" وغیرہ سے ادا کرے گا تو واجب ادا نہیں ہوگا۔(۱)

۲......تکبیر تحریمہ کے بعد اتنی دیر تک کھڑا رہنا واجب ہے جس میں سورہ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھی جاسکے۔(۲)

۳......سورہ فاتحہ کو فرض کی دو در رکعتوں میں اور باقی نمازوں کی تمام رکعتوں میں ایک دفعہ پڑھنا واجب ہے۔(۳)

---

(۱) (واذا اراد الشروع فی الصلاۃ کبر) لو قادراللافتتاح) ای قال وجوبا "اللہ اکبر" الدر مع الرد: (قولہ ای قال وجوبا اللہ اکبر) قال فی الحلیۃ عند قول المنیۃ: ولا دخول فی الصلاۃ الا بتکبیرۃ الافتتاح وھی قولہ: اللہ اکبر أو اللہ الاکبر، أو اللہ الکبیر، الخ.........فان الاصح انہ یکرہ للافتتاح بغیر اللہ اکبر عند ابی حنیفۃ کما فی التحفۃ والذخیرۃ والنھایۃ و غیرھا وتمامہ فی الحلیۃ، وعلیہ فلو افتتح باحد الالفاظ الاخیرۃ لا یحصل الواجب فافھم، شامی: ۱/ ۴۷۹-۴۸۰، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، ط: سعید کراچی، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۷۹، فصل فی کیفیۃ ترتیب، ط: قدیمی کراچی.

(۲)(واذا اراد الشروع فی الصلاۃ کبر)...... للافتتاح ........... قائما........... قرأ المصلی لو اماما او منفردا الفاتحۃ، و قرأ بعدھا وجوبا سورۃ او ثلاث آیات ........... ثم کما فرغ (یکبر) مع الانحطاط (للرکوع) الدر مع الرد: ۱/ ۴۷۹ .و: ۱/ ۴۹۳، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، ط: سعید کراچی.

(۳) وھی ما ذکرہ اربعۃ عشر (قراءۃ فاتحۃ الکتاب) فیسجد للسھو بترک اکثر ھا لاأقلھا ........... (وضم) اقصر (سورۃ کالکوثر او ما قام مقامھا وھو ثلاث آیات قصار، ..... (فی الاولیین من الفرض) وھل یکرہ فی الاخریین؟ المختار لا (و) فی (جمیع) رکعات (النفل) لان کل شفع منہ صلاۃ، الدر مع الرد: ۱/ ۴۵۸- ۴۵۹، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا، ط: سعید کراچی.

۴......ایک مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد کسی دوسرے سورت کا پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور باقی نمازوں کی تمام رکعتوں میں واجب ہے اور یہ دوسری سورت کم سے کم تین آیتوں سے کم نہ ہو اگر سورہ فاتحہ کے بعد تین آیتیں پڑھ لی گئی ہیں، خواہ کسی بھی سورت کا جز ہوں یا خود سورت ہو کافی ہے۔(۱)

۵......پہلے سورہ فاتحہ کا پڑھنا، پھر اس کے بعد دوسری سورت کا پڑھنا واجب ہے، اگر کسی نے پہلے سورت پڑھ لی پھر اس کے بعد سورہ فاتحہ پڑھی تو واجب ادا نہیں ہوگا اور سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۲)

۶......فرض کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا واجب ہے، اگر کسی نے تیسری یا چوتھی رکعت میں قرأت کی اور پہلی اور دوسری میں قرأت نہیں کی تو واجب ادا نہیں ہوگا، اگر چہ فرض ادا ہو جائے گا ایسے آدمی کے لئے سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ

(۲) (وتقدیم الفاتحۃ) علی کل (السورۃ) الدر مع الرد: ۱/۴۵۹ (قولہ علی کل السورۃ) حتیٰ قالوا لو قرأ حرفا من السورۃ ساھیا ثم تذکر یقرأ الفاتحۃ ثم السورۃ، ویلزمہ سجود السھو، شامی: ۱/۴۶۰، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب کل شفع من النفل صلاۃ، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۲۹۶، واجبات الصلاۃ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

(۳) وتعیین القراءۃ (فی الاولیین) من الفرض علی المذھب الدر مع الرد: ۱/۴۵۹، (قولہ وتعیین القراءۃ فی الاولیین لا یتکرر ھذا مع قولہ قبلہ فی الاولیین ،لان المراد ھنا القراءۃ ولو آیۃ فتعیین القراءۃ مطلقافیھما واجب وضم السورۃ مع الفاتحۃ واجب آخر شامی: ۱/۴۵۹، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب کل شفع من النفل صلاۃ ، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۲۹۵، واجبات الصلاۃ ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۴۹، فصل فی بیان واجب الصلاۃ، ط: قدیمی کراچی.

۷......رکوع کے بعد اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو جانا اس کو فقہاء کرام "قومہ" کہتے ہیں۔(۱)

۸......سجدے میں پورے دونوں ہاتھوں اور گھٹنوں اور دونوں پیروں اور ناک کا زمین پر رکھنا۔(۲)

۹......دوسرے سجدے کو اس کے بعد کے ارکان سے پہلے ادا کرنا، مثلاً کوئی شخص پہلی رکعت میں دوسرا سجدہ کئے بغیر کھڑا ہو جائے تو اس کا واجب ترک ہو جائے گا کیونکہ اس

---

(۱) (وتعديل الاركان) اى تسكين الجوارح قدر تسبيحة في الركوع والسجود، وكذا في الرفع منهما على ما اختاره الكمال الخ، الدر مع الرد: ۱/۴۶۴، (قوله على ما اختاره الكمال) قال في البحر: ومقتضى الدليل وجوب الطمانينة في الاربعة اى في الركوع والسجود وفي القومة والجلسة ووجوب نفس الرفع من الركوع، والجلوس بين السجدتين للمواظبة على ذلك كله وللامر في حديث المسئى صلاته ولما ذكره قاضيخان من لزوم سجود السهو، بترك الرفع من الركوع ساهيا وكذا في المحيط فيكون حكم الجلسة بين السجدتين كذلك لان الكلام فيهما واحد والقول بوجوب الكل هو مختار المحقق ابن الهمام وتلميذه ابن امير حاج حتىٰ قال انه الصواب، شامي: ۱/۴۶۴باب صفة الصلاة، مطلب قد يشار الى المثنى باسم الاشارة الموضوع للمفرد، ط: سعيد كراچي، حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۲۴۹، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(۲) (ويسجد واضعا ركبتيه) او لا لقربهما من الارض (ثم يديه) الا لعذر (ثم وجهه) مقدما انفه لما مر (بين كتفيه) الدر مع الرد: ۱/۴۹۷، (قوله واضعا ركبتيه ثم يديه) قدمنا الخلاف في انه سنة او فرض او واجب وان الاخير اعدل الاقوال، وهو اختيار الكمال، شامي: ۱/۴۹۷، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائى، ط: سعيد كراچي.

(قوله ووضع يديه وركبتيه) (في السجود هو ما صرح به كثير من المشائخ واختار الفقيه ابو الليث الافتراض، ومشى عليه الشرنبلالي والفتوىٰ على عدمه كما في التجنيس والخلاصة، واختار في الفتح الوجوب لانه مقتضى الحديث مع المواظبة قال في البحر وهو ان شاء الله تعالىٰ اعدل الاقوال لموافقته الاصول، وقال في الحلية وهو حسن ماش على القواعد المذهبية ثم ذكرنا يؤيده، شامي: ۱/۴۷۶، باب صفة الصلاة، مطلب في التبليغ خلف الامام، ط: سعيد كراچي.

نے دوسرے سجدہ سے پہلے قیام کیا۔(۱)

۱۰......رکوع میں ایک مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہنے کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے۔ اور سجدوں میں ایک مرتبہ "سبحان ربی الاعلیٰ" کہنے کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے۔(۲)

۱۱......دو سجدوں کے درمیان اٹھ کر بیٹھنا واجب ہے، اور فقہاء کرام اس کو "جلسہ" کہتے ہیں۔(۳)

۱۲......رکوع سے کھڑا ہو کر "قومہ" اور دونوں سجدوں کے درمیان "جلسہ" میں ایک مرتبہ تسبیح کہنے کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے۔(۴)

۱۳......اگر نماز دو رکعت سے زائد ہے، تو دوسری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد قعدہ اولیٰ کے لئے بیٹھنا واجب ہے۔(۵)

---

(۱) (قوله كالسجدة) الكاف استقصائية اذ لم يتكرر في الركعة سواها و مثله الكاف في قوله كعدد "ح" ......... والمراد بها السجدة الثانية من كل ركعة ، فالترتيب بينها وبين ما بعدها واجب، شامي: ۱/۴۶۲، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۴۹، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(۲، ۳) انظر الى الحاشية رقم ا في الصفحة السابقة.

(۴) انظر الى الحاشية السابقة.

(۵) (والقعود الاول) ولو في النفل في الاصح الدر مع الرد: ۱/۴۶۵، (قوله في الاصح) خلافا لمحمد في افتراضه عن قعدة كل شفع نفل وللطحاوي والكرخي في قولهما انها غير النفل سنة لكن في النهر ، قال في البدائع: واكثر مشايخنا يطلقون عليه اسم السنة اما لان وجوبه عرف بها او لان المؤكدة في معنى الواجب وهذا يقتضي رفع الخلاف ، شامي: ۱/۴۶۵، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية ، ط: سعيد كراچي. (قوله واراد بالاول غير الاخير) يشمل ما اذا صلى الف ركعة من النفل بتسليمة واحدة، فان ما عدا القعود الاخير واجب ، شامي: ۱/۴۶۵، ط: سعيد كراچي.

۱۴...... ''قعدہ اولیٰ'' میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا واجب ہے۔(۱)

۱۵......دونوں قعدوں میں ایک ایک مرتبہ ''التحیات'' پڑھنا واجب ہے، اگر التحیات نہیں پڑھی گئی یا ایک مرتبہ سے زائد پڑھی گئی تو واجب ترک ہو جائے گا۔(۲)

۱۶......وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے۔(۳)

۱۷......عیدین کی چھ زائد تکبیریں کہنا واجب ہے(۴)

---

(۱) قوله ( ويجب القعود الاول) مقدار قراءة التشهد باسرع ما يكون ، لا فرق في ذالك بين الفرائض والواجبات والنوافل استحسانا عندهما وهو ظاهر الرواية ، والاصح ، الخ، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۵۰، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(۲) ومنها قراءة التشهد فانهاواجبة في القعدتين الاولىٰ والاخيرة ، والى هذا امال صاحب الهداية في باب سجود السهو، فاوجب السجود بترك التشهد في القعدة الاولىٰ كما في القعدة الاخيرة وهو ظاهر الرواية ، حلبي كبير،ص: ۲۹۶، واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/ ۴۶۲، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية ، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/ ۱۲۷، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه. ولو كرر التشهد في القعدة الاولىٰ فعليه السهو......ولو كرره في القعدة الثانية فلا سهو عليه ، هنديه: ۱/ ۱۲۷، ط: رشيدية كوئٹه. ويجب التشهد في القعدة الاخيرة وكذا في القعدة الاولىٰ وهو الصحيح هندية: ۱/ ۷۱، الفصل الثاني في واجبات الصلاة،ط : رشيدية كوئٹه.

(۳) (و ) قراءة ( قنوت الوتر) وهو مطلق الدعاء ، الدر مع الرد( قوله وهو مطلق الدعاء ) اى القنوت الواجب يحصل باى دعاء كان في النهر : واما خصوص اللّٰهم انا نستعينك فسنة فقط حتىٰ لو اتىٰ بغيره جاز اجماعا ، شامي: ۱/ ۴۶۸، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۵۲، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(۴) ويجب ( تكبيرات العيدين ) وكل تكبيرة منها واجبة يجب بتركها سجود السهو، مراقي الفلاح، ويجب( تكبيرات العيدين) وهي ثلاث في كل ركعة واما كونها في الاولىٰ قبل القراءة، وفي الثانية بعدها فمندوب فقط ، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۵۲، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي كراچي.

( وتكبيرات العيدين ) وكذا احدها وتكبير ركوع ركعته الثانية كلفظ التكبير في افتتاحه لكن الاشبه وجوبه في كل صلاة بحر، فليحفظ ، الدر مع الرد: ۱/ ۴۶۹، باب صفة الصلاة، ط: سعيد.

۱۸......عیدین کی دوسری رکعت میں رکوع کرتے وقت تکبیر کہنا واجب ہے۔(۱)

۱۹......امام کو فجر کی دونوں رکعتوں میں، اور مغرب اور عشاء کی دو رکعتوں میں، خواہ قضاء ہو یا ادا، اور جمعہ، عیدین، تراویح کی نماز اور رمضان المبارک میں وتر کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔

اور اکیلے نماز پڑھنے والے کو بلند یا آہستہ آواز سے قرأت کرنے کا اختیار ہے اور قرأت بلند کرنے کا اختیار ہے اور قرأت بلند آواز سے کرنے کی حد یہ ہے کہ قرأت کی آواز کوئی دوسرا شخص سنے اور آہستہ آواز کی حد یہ ہے کہ خود سنے، دوسرا نہ سنے۔(۲)

۲۰......امام کو ظہر، عصر کی تمام رکعتوں میں، اور مغرب اور عشاء کی اخیر رکعتوں میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔(۳)

---

(۱) انظرا لی الحاشیة السابقة.

(۲)(قوله والجهر للامام) ......... واحترز به عن المنفرد فانه یخیر بین الجهر والاسرار ......... یعنی ان الجهر یجب علی الامام فیما یجهر فیه وهو صلاة الصبح والاولیان من المغرب والعشاء وصلاة العیدین والجمعة والتراویح والوتر فی رمضان، شامی: ۱/ ۴۶۹، باب صفة الصلاة، مطلب لا ینبغی ان یعدل عن الدرایة اذا وافقتها روایة، ط: سعید کراچی.

والجهر اسماع الغیر ویجب الاسرار هو اسماع النفس فی الصحیح، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۵۳، فصل فی بیان واجب الصلاة، ط: قدیمی کراچی، شامی: ۱/ ۵۳۴، باب صفة الصلاة، فصل فی القراء ة، ط: سعید کراچی.

(۳) قوله والجهر للامام...... والاسرار یجب علی الامام والمنفرد فیما یسر فیه وهو صلاة الظهر والعصر والثالثة من المغرب والاخریان من العشاء وصلاة الکسوف والاستسقاء کما فی البحر ولکن وجوب الاسرار علی الامام بالاتفاق، واما علی المنفرد فقال فی البحر انه الاصح وذکر فی الفصل الاتی انه الظاهر من المذهب وفیه کلام ستعرفه هناک، شامی: ۱/ ۴۶۹، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

۲۱......جو نفل نمازیں دن میں پڑھی جاتی ہے، ان میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا واجب ہے، اور جو نفل نمازیں رات کو پڑھی جاتی ہیں ان میں آہستہ یا بلند آواز سے قرأت کرنے کا اختیار ہے۔(۱)

۲۲......اگر اکیلا نماز پڑھنے والا فجر، مغرب اور عشاء کی قضاء دن میں کرے تو ان میں اس کو آہستہ آواز سے قرأت کرنا چاہیئے، اور اگر رات کو قضا کرے تو اس کو بلند یا آہستہ آواز سے پڑھنے کا اختیار ہے۔(۲)

۲۳......اگر کوئی امام مغرب یا عشاء کی پہلی اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دوسری سورت ملانا بھول گیا تو اسے تیسری چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دوسری

---

(۱) والاسرار في (نفل النهار) للمواظبة على ذلك) والمنفرد) بفرض (مخير فيما يجهر) الامام فيه، وقد بيناه وفيما يقضيه مما سبق به في الجمعة والعيدين (كمتنفل بالليل) فانه مخير، مراقي الفلاح، ص: ۲۵۳، قوله (كمتنفل بالليل) والجهر افضل ما لم يوذ نائما. حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ۲۵۴، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي كراچي. اسرار الامام والمنفرد في القراءة في نفل النهار الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۲۴۰، واجبات الصلاة ط: دار الفكر بيروت.

(۲) ويخافت) المنفرد (حتما اى وجوباً (ان قضى) الجهرية في وقت المخافتة كأن صلى العشاء بعد طلوع الشمس، كذا ذكره المصنف بعد عد الواجبات، قلت وهكذا ذكره ابن الملك في شرح المنار من بحث القضاء (على الاصح) كما في الهداية لكن تعقبه غير واحد ورجحوا تخييره كمن سبق بركعة من الجمعة فقام يقضيها يخير، الدر مع الرد: ۱/۵۳۳-۵۳۴، (قوله كما في الهداية) قال فيها لان الجهر مختص، اما بالجماعة حتما او بالوقت في حق المنفرد على وجه التخيير ولم يوجد احدهما، شامي: ۱/۵۳۴، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي. ، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۵۴، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي كراچي.

سورت پڑھنا چاہئے اوران رکعتوں میں بھی بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔(۱)

۲۴......نماز کو ''السلام علیکم'' کہہ کر ختم کرنا واجب ہے۔(۲)

۲۵......دومرتبہ ''السلام علیکم'' کہنا واجب ہے۔(۳)

## واجب ترک کرنا

☆......قصداً واجب ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے، اورمکروہ تحریمی کے ارتکاب سے انسان فاسق اور گنہگار ہوتا ہے۔(۴)

☆......واجب چھوڑنے سے نماز ناقص ہوتی ہے، اگر بھولے سے چھوڑ گیا تو

---

(۱) (ولو ترک سورة اولی العشاء) مثلا ولو عمدا (قرأها وجوبا وقیل ندبا (مع الفاتحة جهرا فی الاخریین) لان الجمع بین جهر ومخافتة فی رکعة شنیع، الدر مع الرد: ۱/ ۵۳۵-۵۳۶، (قوله وجوبا وقیل ندبا) اشار الی ان الاصح الوجوب لان محمداً اشار الیه فی الجامع الصغیر، الخ، شامی: ۱/ ۵۳۵، باب صفة الصلاة، فصل فی القراء ة، ط: سعید کراچی.

(۳،۲)( ولفظ السلام) مرتین فالثانی واجب علی الاصح، برهان، دون " علیکم " وتنقضی قدوة بالاول قبل "علیکم" علی المشهور،عندنا، وعلیه الشافعیة خلافا للتکملة، الدر مع الرد: ۱/ ۴۶۸، (قوله ولفظ السلام) فیه اشارة الی ان لفظا آخر لا یقوم مقامه ولو کان بمعناه حیث کان قادرا علیه (قوله دون "علیکم") فلیس بواجب عندنا، شامی: ۱/ ۴۶۸، باب صفة الصلاة، مطلب لا ینبغی ان یعدل عن الدرایة اذا وافقتها روایة،ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۷۲، الفصل الثانی فی واجبات الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۵۱، فصل فی بیان واجب الصلاة، ط: قدیمی کراچی. حلبی کبیر، ص: ۲۹۸، قبیل صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۴۰، واجبات الصلاة، ط:دار الفکر.

(۴)(ولها واجبات) لا تفسد بترکها وتعاد وجوبا فی العمد، والسهو ان لم یسجد له، وان لم یعدها یکون فاسقا آثما الدر مع الرد: ۱/ ۴۵۶، (قوله ان لم یسجد له) ای للسهو وهذا قید لقوله والسهو، اذ لا سجود فی العمد، الخ، شامی: ۱/ ۴۵۶، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعید کراچی.

آخر میں سہو سجدہ کرلے، اور اگر قصداً واجب چھوڑ دیا ہے تو نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھے۔(۱)

## واجب ترک ہو جائے

واجب چھوڑنے سے نماز ناقص ہو جاتی ہے، اور تلافی کے لئے سہو سجدہ کرنا لازم ہوتا ہے، ورنہ وقت کے اندر اندر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوتا ہے۔(۲)

## واجب چھوٹ جائے

☆......اگر نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب جان بوجھ کر چھوڑ دیا جائے تو اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۳)

☆......اور اگر نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب جان بوجھ کر نہیں بلکہ بھول سے چھوٹ جائے تو اس کی تلافی ہو سکتی ہے، اور تلافی کی صورت یہ ہے کہ آخری قعدہ میں پوری التحیات پڑھنے کے بعد دائیں طرف ایک مرتبہ سلام پھیر کر دو سجدے کرلئے

---

(۱) انظر الی الحاشية السابقة.

(۲) [تنبيه] قيد في البحر في باب قضاء الفوائت وجوب الاعادة في اداء الصلاة مع كراهة التحريم بما قبل خروج الوقت، اما بعده فتستحب الخ،شامي: ۱/۴۵۷، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها،باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۳) الحنفية قالوا: واجبات الصلاة لا تبطل الصلاة بتركها، ولكن المصلي ان تركهاسهوا فانه يجب عليه ان يسجد للسهو بعد السلام، وان تركها عمدا فانه يجب عليه اعادة الصلاة فان لم يعد كانت صلاته صحيحة مع الاثم ودليل كونها واجبة عندهم مواظبة النبي صلى الله عليه وسلم على فعلها، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۲۳۹، واجبات الصلاة، ط: دار الفكر، شامي: ۱/۴۵۶، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچي. شامي: ۲/۷۸، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

جائیں اور سجدہ کے بعد پھر قعدہ کیا جائے، پھر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیرا جائے۔(۱)

## واجب رہ جائے

واجب رہ جانے سے نماز ناقص ہو جاتی ہے، اگر یاد نہ ہونے کی وجہ سے کوئی واجب رہ جائے تو سہو سجدہ سے تلافی ہو سکتی ہے یعنی التحیات پڑھنے کے بعد دائیں طرف ایک سلام پھیر کر دو سجدے کر کے پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف دائیں بائیں سلام پھیر دے۔(۲)

## واجب رہ گیا امام کے پیچھے

اگر امام کے پیچھے کوئی واجب چھوٹ گیا، مثلاً مقتدی نے امام کے پیچھے التحیات نہیں پڑھی تو بعد میں اس کا اعادہ نہیں ہے، اور سہو سجدہ بھی اس پر واجب نہیں ہے۔(۳)

## واجب قرأت کی مقدار

سنت، نفل اور وتر کی ہر رکعت میں اور فرض نمازوں کی ابتدائی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کسی اور سورت کا پڑھنا واجب ہے، چھوٹی سے چھوٹی سورت جیسے سورہ کوثر یا

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) انظرا لی الحاشیة السابقة.

(۳) ( ومقتد بسهو امامه ان سجد امامه) لوجوب المتابعة ( لا بسهوه ) اصلا ،الدر مع الرد: ۸۲/۲) ( قوله لا بسهوه اصلا) قیل لا فائدة لقوله اصلا، ولیس بشئی بل هو تاکید لنفی الوجوب لان معناه لا قبل السلام للزوم مخالفة الامام ولا بعده لخروجه من الصلاة بسلام الامام، لانه سلام عمد ممن لا سهو علیه ........ بما روی ابن عمر عنه صلی الله علیه وسلم " لیس علی من خلف الامام سهو" شامی: ۸۲/۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

اس کے برابر قرآن کریم کی آیتیں، مثلاً تین چھوٹی چھوٹی آیتیں، یا ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو یا اس سے زیادہ ہو تو پڑھنے سے واجب ادا ہو جائے گا، چھوٹی آیت مثلاً "ثم نظر، ثم عبس وبسر ثم ادبر واستکبر" اس میں دس الفاظ ہیں، اور مشدد حروف کو دو حرف شمار کر کے تیس حروف ہجاء ہیں، پس لمبی آیات میں سے ہر رکعت میں اتنی مقدار قرآن مجید پڑھ لیا جائے تو واجب ادا ہو جائے گا لہٰذا اگر آیت الکرسی میں سے صرف اتنا پڑھ لیا جائے کہ "اللّٰہ لاالٰہ الاھو الحی القیوم لاتأخذہ سنۃ ولانوم" تو واجب ادا ہو جائے گا۔(۱)

## واجب قصداً چھوڑ دے

اگر کسی نے نماز کے دوران کسی واجب کو قصداً چھوڑ دیا ہے، تو اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔(۲)

## واجب کا منکر

واجب کا منکر دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا، لیکن فاسق اور گنہگار رہوتا ہے،

---

(۱) ضم سورة الى الفاتحة في جميع ركعات النفل والوتر، والاوليين من الفرض ويكفي في اداء الواجب اقصر سورة او ما ثلها كثلاث آيات قصار، او آية طويلة، والآيات القصار الثلاث كقوله تعالىٰ: ثم نظر، ثم عبس وبسر، ثم ادبر واستكبر" وهي عشر كلمات، وثلاثون حرفامن حروف الهجاء، مع حسبان الحرف المشدد بحرفين، فلو قرأ من الآية الطويلة هٰذا المقدار في كل ركعة اجزأه عن الواجب فعلى هٰذا يكفي ان يقرأ من آية الكرسي قوله تعالىٰ: الله لااله الا هو الحي القيوم لا تأخذه سنة ولا نوم" كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۲۴۰ واجبات الصلاة، ط: دار الفكر، بيروت، شامي: ۱/۴۵۸، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، ط: سعيد كراچي.

(۲) ولها واجبات) لا تفسد بتركها وتعاد وجوبا في العمد، الدر مع الرد: ۱/۴۵۶، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط:سعيد كراچي.

اور بڑے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے، ایسے آدمی کو اپنا عقیدہ درست کر کے توبہ واستغفار کرلینا چاہئے۔(۱)

## واجب نمازیں

تین نمازیں واجب ہیں:

۱......وتر کی تین رکعت، ہر روز عشاء کے بعد پڑھنا واجب ہیں۔(۲)

۲......عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی دو رکعت واجب ہیں۔(۳)

۳......جو نماز نذر کی جائے وہ بھی واجب ہے،(۴) اور ہر نفل نماز شروع کرنے

---

(۱) (قوله ولها واجبات) قدمنا في اوائل كتاب الطهارة الفرق بين الفرض والواجب، وتقسيم الواجب الى قسمين: احدهما وهو اعلاهما يسمى فرضا عمليا، وهو ما يفوت الجواز بفوته كالوتر، والآخر ما لا يفوت بفوته، وهو المراد هنا، وحكمه استحقاق العقاب بتركه، وعدم اكفار جاحده، والثواب بفعله، شامي: ۱/۴۵۶، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (الوتر هو فرض عملا وواجب اعتقادا وسنة ثبوتا... وهو ثلاث ركعات بتسليمة. الدر المختار) وقال الشامي: والثاني كالوتر فانه فرض عملًا كما ذكرناه وليس بفرض علما اى لا يفترض اعتقاده، حتىٰ انه لايكفر منكره لظنية دليله وشبهة الاختلاف فيه، ولذا يسمىٰ واجبا. رد المحتار: ۲/۵-۳. كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۴۱۱، ۴۱۳، صلاة الوتر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، فتاوىٰ عالمگيرى: ۱/۱۱۰-۱۱۱، الباب الثامن في صلاة الوتر، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (العيدين يجب صلاتهما) في الاصح (على من تجب عليه الجمعة بشرائطها) المتقدمة (سوى الخطبة). الدر المختار مع الرد، كتاب الصلاة، باب العيدين: ۲/۱۶۵، ۱۶۶، ط: سعيد كراچي. فتاوىٰ عالمگيرى: ۱/۱۴۹، الباب السابع عشر في صلاة العيدين. ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/۱۵۷. كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد كراچي.

(۴) (ومن نذر نذرا ... لزم الناذر) لحديث "من نذر وسمى فعليه الوفاء بماسمى" كصوم و صلاة و صدقة و وقف واعتكاف (الدر المختار) وفي الشامية ففي لزوم المنذور الكتاب والسنة والاجماع، قال تعالىٰ وليوفوا نذورهم، وصرح المصنف اى صاحب الهداية في كتاب الصوم بانه واجب للآية. رد المحتار: ۳/۷۳۵، كتاب الايمان، مطلب في احكام النذر. ط: سعيد كراچي، فتاوىٰ عالمگيرى: ۱/۱۱۵، الباب التاسع في النوافل ومما يتصل بذلك مسائل. ط: رشيدية كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۳۹۲، فصل في النوافل، فروع، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

کے بعد واجب ہوجاتی ہے، یعنی نفل نماز نیت باندھ کر شروع کرنے کے بعد پورا کرنا، اور فاسد ہونے کی صورت میں اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

## واحد کو جمع پڑھنا

نماز میں قرأت کے دوران واحد کے صیغہ کو جمع کے صیغہ کے ساتھ، اور جمع کے صیغہ کو واحد کے صیغہ کے ساتھ پڑھنا مثلاً ''آیت'' کو ''آیات'' پڑھنا غلط ہے، قصداً ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ باقی نماز ہوجائے گی ایسی صورت میں تجوید سیکھ کر قرأت درست کرنا لازم ہوگا۔(۲)

## وبائی امراض

''مصیبت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (ومن شرع في صلاة التطوع او في صوم التطوع ثم افسدهما فعليه قضاؤهما) اعلم ان الشروع في العبادة التي تلزم بالنذر ويتوقف ابتداؤها على ما بعده في الصحة سبب لوجوب اتمامه وقضائه ان افسد عندنا وعند مالك وهو قول ابي بكر الصديق وابن عباس وكثير من الصحابة والتابعين. (حلبی کبیر، ص: ۳۹۲، باب النوافل، فروع، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، فتاویٰ عالمگیری: ۱/ ۱۱۳ الباب التاسع في النوافل، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۲/ ۲۹، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ومنها زيادة حرف، ان زاد حرفا فان كان لا يغير المعنى لا تفسد صلاته عند عامة المشايخ نحو ان يقرأ "وانهي عن المنكر" بزيادة الياء هكذا في الخلاصة..... فتاویٰ عالمگیریہ: ۱/ ۷۹، كتاب الصلاة، الفصل الخامس في زلة القاري، ط: رشيديه كوئٹه. رد المحتار: ۱/ ۶۳۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره منها، مسائل زلة القاري. ط: سعيد كراچي.. قال القاضي الامام ابو الحسن والقاضي الامام ابو عاصم: ان تعمد فسدت وان جرى على لسانه او كان لا يعرف التميز لا تفسد وهو اعدل الاقاويل والمختار هكذا في الوجيز للكردري، ومن لا يحسن بعض الحروف ينبغي ان يجهد ولا يعذر في ذلك. فتاویٰ عالمگیری: ۱/ ۷۹، كتاب الصلوة، الفصل الخامس في زلة القاري، ط: رشيدية كوئٹه.

وبرکاتہ

نماز کا سلام ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ“ تک ہے اور ”وبرکاتہ“ نہیں ہے۔(۱)

## وتر کا آخری قعدہ بھول گیا

☆......اگر وتر کی نماز میں آخری قعدہ نہیں کیا، اور چوتھی رکعت ادا کرلی، تو وتر کی نماز نہیں ہوگی، اور یہ چار رکعات نفل ہوجائیں گی، سجدہ سہو کی ضرورت نہیں، وتر دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔(۲)

☆......اور اگر وتر کے قعدہ اخیرہ کے بعد چوتھی رکعت پڑھی تو وتر کی نماز صحیح ہوجائے گی، بہتر یہ کہ ایک رکعت اور ملالے اور آخر میں سہو سجدہ کرے، آخری دو رکعت نفل

---

(۱) ولا یقول فی ھذا السلام فی آخرہ "وبرکاتہ" عندنا .فتاویٰ عالمگیری: ۱/۷۶، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع صفۃ الصلاۃ، الفصل الثالث، فی سنن الصلاۃ، ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

(۲) (ولو سھا عن القعود الاخیر) کلہ او بعضہ (عاد ما لم یقیدھا بسجدۃ، وان قیدھا تحول فرضہ نفلا برفعہ وضم سادسۃ )ولو فی العصر والمغرب ان شاء ولا یسجد للسھو علی الاصح .(تنویر الابصار، وفی الشامی: تنبیہ: لم یصرح بالمغرب کما صرح بالفجر والعصر مع انہ صرح بہ القھستانی، ومقتضاہ انہ یضم الی الرابعۃ خامسۃ ، لکن فی الحلیۃ: لا یضم الیھا اخریٰ لنصھم علی کراھۃ التنفل قبلھا وعلی کراھتہ بالوتر مطلقا آہ، رد المحتار: ۲/۸۵-۸۷. کتاب الصلوۃ، باب سجود السھو، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر ،ص: ۴۶۲. فصل فی سجود السھو، ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

ہو جائیں گی۔(۱)

## وتر کا فدیہ

اگر کسی میت نے فرض نمازوں کا فدیہ دینے کی وصیت کی ہے، تو پانچ وقت فرض نمازوں کے ساتھ وتر کا فدیہ دینا بھی واجب ہوگا یعنی روزانہ کل چھ فدیے بنیں گے۔(۲)

## وتر کا وقت

☆......وتر کا وقت عشاء کا وقت ہے، یعنی شفق احمر غائب ہونے کے بعد وتر کا وقت شروع ہوتا ہے اور صبح صادق تک باقی رہتا ہے البتہ وتر کی نماز کو عشاء کی فرض نماز کے بعد پڑھنا واجب ہے کیونکہ ان دونوں نمازوں میں ترتیب لازمی ہے، تاہم اگر کسی نے بھولے سے وتر کی نماز عشاء سے پہلے پڑھ لی تو صحیح ہو جائے گی، اسی طرح اگر عشاء کے فرض اور وتر ترتیب سے ادا کیے گئے بعد میں معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز باطل ہوگئی اور وتر کی نماز صحیح ہے تو اس صورت میں صرف عشاء کے فرض کو دوبارہ پڑھ لینا کافی ہوگا، وتر کو دوبارہ

---

(۱) (وان قعدفی الرابعة) مثلا قدر التشهد( ثم قام عاد وسلّم) ولو سلم قائما صح..... وان سجد للخامسة سلموا ) لانه تمّ فرضه اذ لم يبق عليه الا السلام وضم اليها سادسة ) لو في العصر، وخامسة في المغرب ورابعة في الفجر، به يفتىٰ( لتصير الركعتان له نفلا... وسجد للسهو) في الصورتين لنقصان فرضه بتاخير السلام في الاولىٰ وتركه في الثانية.رد المحتار: ۲/ ۸۷۔ ۸۸. كتاب الصلاة، باب سجود السهو ، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير ص: ۴۶۳، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲)ولو مات وعليه صلوات فائتة واوصىٰ بالكفارة يعطى لكل صلاة نصف صاع من بر) كالفطرة (وكذا حكم الوتر) والصوم. رد المحتار: ۲/ ۷۲،۷۳. كتاب الصلوٰة، باب قضاء الفوائت، ط:سعيد كراچي. حلبي كبير،ص:۵۳۵، فصل في قضاء الفوائت ،ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی کیونکہ اس قسم کے عذر میں ترتیب ساقط ہوتی ہے۔(۱)

☆......اگر کسی نے کسی وجہ سے وتر کی نماز وقت کے اندر اندر ادا نہیں کی تو بعد میں اس کی قضاء پڑھنا لازم ہوگا، اور بلا وجہ دیر کرنے کی وجہ سے گنہگار بھی ہوگا۔(۲)

☆......وتر کا وقت عشاء کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے، جو شخص رات کے آخری حصے میں اٹھتا ہے اور تہجد پڑھنے کی عادت ہے اس شخص کے لئے تہجد وغیرہ سے فارغ ہو کر

---

(۱) ووقت العشاء والوتر منه الى الصبح ولكن لا يصح ان يقدم عليها الوتر الا ناسيا لوجوب الترتيب، (قوله منه) اى من غروب الشفق على الخلاف فيه بحر، (قوله ولكن الخ)جواب عن سوال مقدر تقديره لم لا يجوز تقديمه بعد دخول وقته، أجاب بانه انما لا يجوز للترتيب لا لكون الوقت لم يدخل وهٰذا على قوله وعلى قولهمالانه تبع للعشاء واثر الخلاف يظهر فيما لو قدم الوتر عليها ناسيا او تذكر انه صلاها فقط على غير الوضوء لا يعيده عنده وعندهما يعيد، نهر .رد المحتار: ۱/ ۳۶۱.۳۶۲، كتاب الصلاة، مطلب فى صلاة الوسطىٰ. ط: سعيد كراچى. وفى الحلبى : ووقت صلاة الوتر ما هو وقت العشاء الا انه ما مور بتقديم العشاء عليه لوجوب الترتيب بماروى ابوداود والترمذى وابن ماجه من حديث خارجة بن حذافة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان الله تعالىٰ امد كم بصلوٰة هى خير لكم من حمر النعم وهى الوتر فجعلها لكم بين العشاء الى طلوع الفجر وفى بعض طرقه فيما بين صلوٰة العشاء الى طلوع الفجر ، فعلى هٰذا لو صلىٰ الوتر قبل العشاء قصدا لا تصح..... حتىٰ ان الرجل اذا صلى العشاء بثوب ثم نزعه وصلى الوتر بثوب آخر ثم تبين له بعد ذالک ان الثوب الذى صلى العشاء به كان نجسا وان العشاء فاسدة فانه يعيد العشاء دون الوتر عند ابى حنيفة رحمه الله خلافا لهمالما قلنا ، حلبى كبير.ص : ۲۲۹ . ۲۳۰ . الشرط الخامس الوقت ط: سهيل اكيڈمى لاهور، وفتاوىٰ عالمگيرى: ۱/ ۱۱۵، كتاب الصلاة، فصل فى التراويح، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) (قوله: ولكنه يقضى) .... اى انه يقضى وجوبا اتفاقا، اما عنده فظاهر واما عندهما فهو ظاهر الرواية عنهما فلقوله عليه الصلاة والسلام : من نام عن وتر او نسيه فليصله اذا ذكره كما فى البحر عن المحيط.رد المحتار: ۲/ ۵، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل ،ط: سعيد كراچى، ويجب القضاء بتركه ناسيا او عامدا و ان طالت المدة ولا يجوز بدون نية الوتر كذا فى الكفاية، فتاوىٰ عالمگيرى: ۱/ ۱۱۱ كتاب الصلوٰة، الباب الثامن فى صلوٰة الوتر، ط: رشيدية كوئٹه.

بالکل آخر میں وتر کی نماز پڑھنا مستحب ہے اور اگر آخری رات میں اٹھنے میں شک ہے تو پھر وتر کی نماز عشاء کی نماز کے بعد پڑھ لے تا کہ قضاء ہونے کا خطرہ نہ ہو، ایسے آدمی کے لئے مطلقاً افضل ہے، اگر ایسا شخص جو پورا بھروسہ نہ ہونے کی وجہ سے وتر کی نماز سونے سے پہلے پڑھ لے پھر وہ تہجد کی نماز کے لئے اٹھا اور تہجد کی نماز پڑھی تو اس میں کوئی کراہت نہیں ہے، بلکہ یہ مستحب ہے، اور وتر کی نماز دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہے۔(۱)

## وتر کب پڑھے

وتر کی نماز کو عشاء کے فرض کے بعد پڑھنا واجب ہے، کیونکہ ان دونوں میں ترتیب لازمی ہے، اگر کسی نے بھولے سے وتر کی نماز عشاء کے فرض سے پہلے پڑھ لی تو صحیح ہوجائے گی، وتر کو فرض کے بعد دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اگر عشاء کے فرض اور وتر کی نماز کو ترتیب سے پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ فرض نماز باطل ہوگئی ہے اور وتر صحیح ہے، تو اس صورت میں صرف فرض نماز کو دوبارہ پڑھ لینا کافی ہوگا، وتر کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، کیونکہ اس قسم کے عذر میں ترتیب ساقط ہوجاتی ہے۔(۲)

---

(۱) وکذا (یستحب )تاخیر العشاء الی ثلث اللیل والوتر الی آخر اللیل لمن یثق بالانتباه ومن لم یثق بالانتباه او تر قبل النوم هکذا فی التبیین ، فتاویٰ عالمگیری: ۱/ ۵۲، کتاب الصلوٰة، الباب الاول فی المواقیت ، الفصل الثانی فی بیان فضیلة الاوقات ط: رشیدیة کوئٹه.اذا اوتر قبل النوم ثم استیقظ یصلی ما کتب له ، ولا کراهة فیه بل هو مندوب ولا یعید الوتر لکن فاته الافضل المفاد بحدیث الصحیحین، امداد ولا یقال: ان من لم یثق بالانتباه فالتعجیل فی حقه افضل کما فی الخانیة، فاذا انتبه بعد ما عجل یتنفل ولا تفوته الا فضلیة لا نا نقول: المراد بالافضلیة فی الحدیث السابق هی المترتبة علی ختم الصلاة بالوتر وقد فاتت ، والتی حصلها هی افضلیة التعجیل عند خوف الفوات علی التاخیر ، فافهم تامل. رد المحتار: ۱/ ۳۶۹، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر ،ص: ۲۳۵، الشرط الخامس فی الوقت ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) ''وتر کاوقت'' کے عنوان کی تخریج کودیکھیں۔

## وتر کی تیسری رکعت میں سیدھا رکوع میں چلا گیا

اگر کوئی شخص وتر کی تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ، سورت اور دعائے قنوت تینوں کو پڑھنا بھول کر رکوع میں چلا گیا، تو ایسی حالت میں رکوع سے اٹھ کر سورہ فاتحہ، اور سورت اور دعائے قنوت تینوں کو پڑھ کر دوبارہ رکوع کرے اور آخر میں سہو سجدہ کرے، اور اگر رکوع دوبارہ نہیں کیا تب بھی نماز ہو جائے گی، لیکن آخر میں سہو سجدہ کرنا ہر حال میں لازم ہے۔(۱)

## وتر کی تیسری رکعت میں شریک ہوا

اگر کوئی شخص وتر کی تیسری رکعت میں شریک ہوا (یعنی تیسری رکعت کے قیام یا رکوع میں شامل ہوا) تو امام کے ساتھ دعائے قنوت پڑھے جب ایک دفعہ دعائے قنوت پڑھی تو امام کے سلام کے بعد بقیہ رکعات پڑھتے ہوئے دعائے قنوت دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور اگر تیسری رکعت نہیں ملی بلکہ رکوع کے بعد شریک ہوا تو دعائے قنوت نہ پڑھے بلکہ امام کے ساتھ سلام کے بعد بقیہ نماز پڑھتے ہوئے آخری رکعت

---

(۱) واذا نسی الفاتحة وقراء ة السورة والقنوت ورکع، فانه یرفع رأسه ویقرأ الفاتحة والسورة والقنوت، ویعید الرکوع فان لم یعده صحت صلاته ویسجد للسهو علی کل حال، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/ ۳۳۶، صلاة الوتر وصیغة القنوت الواردة فیه، وفی غیره من الصلوات ط: دار الفکر (مباحث صلاة التطوع)وان ترکها ای قراء ة الفاتحة والسورة فی الاخریین لا یجب ان کان فی الفرض وان کان فی النفل او الوتر وجب علیه کذا فی البحر الرائق .فتاویٰ عالمگیری: ۱/ ۱۲۶. کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

میں پڑھے۔(۱)

## وتر کی جماعت

☆......وتر کی نماز رمضان المبارک میں جماعت کے ساتھ ادا کرنا مستحب ہے۔ رمضان المبارک کے علاوہ تمام دنوں میں وتر کی نماز جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

☆......تہجد گذار کے لئے بھی افضل یہی کہ رمضان المبارک میں وتر جماعت

---

(۱) والمسبوق فی الوتر یقنت مع الامام ولا شک ان هذا علی القول بأن المقتدی یقنت وهو الصحیح علی ما سیاتی فیه من الخلاف ان شاء اللّٰه تعالیٰ واذا قنت مع الامام لا یقنت بعدها ای بعد الرکعة التی قنت فیها مع الامام لانه قنت فی موضعه لانه آخر صلاته وما یقضیه او لها حکما فی القراءة وما یشبهها وهو القنوت اذا وقع فی موضعه بیقین لا یکرر لان تکراره غیر مشروع. حلبی کبیر ،ص: ۴۲۱، صلوٰة الوتر ،ط: سهیل اکیڈمی لاهور، عالمگیری: ۱/۱۱۱. کتاب الصلاة، الباب الثامن فی صلاة الوتر ، ط: رشیدیه کوئٹه. واماالمسبوق فیقنت مع امامه فقط ، ویصیر مدرکا بادراک رکوع الثالثة ،الدر مع الرد: ۲/۱۰-۱۱ (قوله فیقنت مع امامه فقط) لانه آخر صلاته ، وما یقضیه اولهما حکما فی حق القراءة وما اشبهها وهو القنوت واذا وقع قنوته فی موضعه بیقین لا یکرر لان تکراره غیر مشروع. شرح المنیة .شامی: ۲/۱۱. باب الوتر والنوافل، قبیل مطلب فی القنوت النازلة .ط: سعید کراچی.

(۲) ویوتر بجماعة فی رمضان فقط علیه اجماع المسلمین کذا فی التبیین، الوتر فی رمضان بالجماعة افضل من ادائها فی منزله وهو الصحیح هکذا فی السراج الوهاج. عالمگیری: ۱/۱۱۶، کتاب الصلوٰة ، فصل فی التراویح ،ط: رشیدیه کوئٹه. : والجماعة سنة مؤکدة للرجال... وفی وتر رمضان مستحبة علی قول وفی وتر غیره، وتطوع علی سبیل التداعی مکروهة (قوله وفی وتر غیره) کراهة الجماعة فیه هو المشهور ، وذکره القدوری فی مختصره ، وذکر فی غیره عدم الکراهة ، ووفق فی الحلیة بحمل الاول علی المواظبة والثانی علی الفعل احیانا، وسیاتی تمام تحقیقه ان شاء اللّٰه تعالیٰ. رد المحتار: ۱/۵۵۲، کتاب الصلاة، صلاة الامامة، ط: سعید کراچی. وایضا رد المحتار: ۲/۴۸، کتاب الصلاة، صلاة التراویح ، ط: سعید. و : ۲/۴۹. (قوله تصحیحان) ط : سعید کراچی.

کے ساتھ پڑھے، اور پھر تہجد کے وقت تہجد کی نماز پڑھے۔(۱)

## وتر کی جماعت رمضان کے ساتھ خاص ہے

وتر کی جماعت تراویح کی جماعت کے تابع ہے، اس لئے یہ رمضان المبارک کے ساتھ خاص ہے۔(۲)

## وتر کی جماعت میں شامل ہونا

رمضان المبارک میں وتر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے اگر کسی نے رمضان المبارک میں عشاء کی فرض نماز جماعت سے نہیں پڑھی بلکہ جماعت ہونے کے بعد تنہا فرض نماز پڑھ کر تراویح کی جماعت میں شامل ہوگیا، چاہے پوری تراویح امام کے ساتھ جماعت سے ادا کی یا کم سے کم دو رکعت تراویح امام کے ساتھ جماعت سے ادا کی دونوں صورتوں میں وتر کی جماعت میں شریک ہوسکتا ہے، اگر اس صورت میں تراویح رہ گئی ہے تو بقیہ تراویح وتر سے فارغ ہو کر پڑھ لے۔

اور اگر تراویح کی دو رکعت نماز بھی جماعت کے ساتھ نہیں ملی تو اس صورت میں وتر کی جماعت میں شامل ہونا صحیح نہیں ہوگا، بلکہ پہلے عشاء کے فرض اور تراویح پڑھے

---

(۱) وصلاته مع الجماعة في رمضان افضل من ادائه منفردا آخر الليل في اختيار قاضيخان، قال هو الصحيح وصحح غيره خلافه، نور الايضاح ، باب الوتر (هو الصحيح ) لانه لما جازت الجماعة كانت افضل ولان عمر رضي الله عنه كان يؤمهم في الوتر ، مراقي الفلاح حاشية الطحطاوي على المراقي ،ص: ۳۸۶، باب الوتر واحكامه، ط: قديمي كتب خانه كراچي.

(۲) ملاحظہ ہو، عنوان "وتر کی جماعت" وفي رد المحتار: الذي يظهر ان جماعة الوتر تبع لجماعة التراويح وان كان الوتر نفسه اصلا في ذاته لان سنة الجماعة في الوتر انما عرفت بالاثر تابعة للتراويح ، على انهم اختلفوا في افضلية صلاتها بالجماعة بعد التراويح كما يأتي، رد المحتار: ۴۸/۲، كتاب الصلوة، صلاة التراويح، ط: سعيد كراچي.

پھر اس کے بعد وتر پڑھے۔(۱)

## وتر کی دوسری رکعت پر سلام پھیر کر نفل کی نیت باندھ لی

اگر بھولے سے وتر کی دوسری رکعت پر سلام پھیر کر نفل کی نیت باندھ لی تو وتر کی نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے، البتہ اگر نفل کی نیت نہیں باندھی اور نماز فاسد ہونے والا کوئی کام نہیں کیا تو تیسری رکعت پڑھ کر آخر میں سہو سجدہ کرنے سے نماز ہوجائے گی۔(۲)

---

(۱) ولو لم يصلها اى التراويح بالامام او صلاها مع غيره له ان يصلي الوتر معه ، الدر مع الرد( قوله ولم لم يصلها الخ)ذكر هذا الفرع والذى قبله في البحر عن القنية وكذا في متن الدرر ، لكن في التاتارخانية عن التتمة انه سأل على بن احمد عمن صلى الفرض والتراويح وحده او التراويح فقط هل يصلي الوتر مع الامام ؟فقال لا ، ثم رأيت القهستاني ذكر تصحيح ما ذكره المصنف ثم قال: لكنه اذا لم يصل الفرض معه لا يتبعه في الوتر آه فقوله ولو لم يصلها اى وقد صلى الفرض معه، لكن ينبغي ان يكون قول القهستاني معه احتراز عن صلاتها منفردا ، اما لو صلاها جماعة مع غيره ثم صلى الوتر معه لا كراهة تأمل .رد المحتار: ۴۸/۲، كتاب الصلاة، مسائل التراويح ، ط: سعيد كراچي. عالمگیری: ۱۱۷/۱ ، كتاب الصلوة، فصل في التراويح. بقي لو تركها الكل هل يصلون الوتر بجماعة فليراجع .الدر مع الرد: ۴۸/۲، (قوله بقي الخ) الذى يظهر ان جماعة الوتر تبع لجماعة التراويح وان كان الوتر نفسه اصلافي ذاته ، لان سنة الجماعة في الوتر انما عرفت بالاثر تابعة للتراويح ،على انهم اختلفوا في افضلية صلاتها بالجماعة بعد التراويح ، كما يأتي.شامي: ۴۸/۲،باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح قبيل مطلب في كراهة الاقتداء في النفل على سبيل التداعي وفي صلاة الرغائب، ط: سعيد كراچي.

(۲) يفسدها التكلم الا السلام ساهياللتحليل، اى للخروج من الصلاة، ، قبل اتمامها على ظن اكمالها فلا يفسد .رد المحتار: ۶۱۵/۱ ، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة . ط: سعيد كراچي. منها عن القعود الاول من الفرض ولو عمليا.... ثم تذكر عاد اليه وتشهد ، ولا سهو عليه في الاصح ما لم يستقم قائما...... لا يعود لا شتغاله بفرض القيام وسجد للسهو لترك الواجب،(قوله ولو عمليا) كالوتر فلا يعود فيه اذا استتم قائماوعلى قولهما يعود لانه من النفل .رد المحتار: ۸۳/۲، ۸۴، كتاب الصلوة باب سجو السهو،ط:سعيد كراچي. وكذا في الحلبي

## وتر کی نماز

وتر کی نماز واجب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وتر کی نماز نہیں پڑھے گا وہ ہماری جماعت میں شامل نہیں ہوگا۔(۱)

## وتر کی نماز کا طریقہ

وتر کی نماز بھی مغرب کی طرح تین رکعت ہے، اس کے پڑھنے کا طریقہ بھی وہی ہے جو فرض نمازوں کا ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ فرض کی صرف دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد دوسری سورت ملائی جاتی ہے، اور وتر کی تینوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد دوسری سورت پڑھنے کا حکم ہے، اور تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور دوسری سورت پڑھنے کے بعد دونوں ہاتھ ''اللہ اکبر'' کہہ کر کانوں تک اس طرح اٹھائے جس طرح تکبیر تحریمہ کے وقت اٹھاتے ہیں، دونوں ہاتھوں کو اس طرح اٹھا کر پھر باندھے اور دعائے قنوت کو آہستہ

---

= الكبير، ص: ۴۵۸، كتاب الصلوة، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وكذا في فتاوىٰ عالمگيرى: ۱/۱۲۷، كتاب الصلوة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ومن صلى من المغرب ركعتين وقعد قدر التشهد وزعم انه أتمها فسلم ثم قام فكبر، ونوى الدخول في سنة المغرب وقد سجد للسنة اولا، فصلاة المغرب فاسدة لانه صار متنفلا من الفرض الى النفل قبل فراغها اما اذا سلم وتذكر انه لم يتم فحسب ان صلاتها فسدت فقام وكبر للمغرب ثانيا وصلى ثلاثا ان صلى ركعة وقعد قدر التشهد اجزاه المغرب والا فلا. هندية: ۱/۱۰۵، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، قبيل الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه.

(۱) الوتر هو فرض عملا وواجب اعتقادا و سنة ثبوتا بهذا وفقوا بين الروايات (قوله وسنة ثبوتا) اى ثبوته علم من جهة السنة لا القرآن، وهي قوله صلى الله عليه وسلم: الوتر حق، فمن لم يوتر فليس مني، قاله ثلاثا، رواه ابو داود والحاكم وصححه، رد المحتار: ۲/۴، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

سے پڑھے، اگر رمضان المبارک میں وتر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کر رہے ہیں، تو امام اور مقتدی دونوں آہستہ سے دعائے قنوت پڑھیں (۱) اور دعائے قنوت یہ ہے:

**اللھم انانستعینک ونستغفرک ونومن بک ونتوکل علیک ونثنی علیک الخیرونشکرک ولانکفرک ونخلع ونترک من یفجرک اللھم ایاک نعبدولک نصلی ونسجدوالیک نسعی ونحفدونرجو رحمتک ونخشی عذاک ان عذابک بالکفارملحِق.**

اگر کسی کو دعائے قنوت یاد نہ ہوتو جب تک یاد نہ ہو یہ دعا پڑھے:

ربنااٰتِنَافِی الدُّنیَاحَسَنَۃً وَفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃًوَقِنَاعَذَابَ النَّار

اور اگر یہ بھی یاد نہ ہوتو یہ دعاء پڑھے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ تین مرتبہ پڑھے یا ''یا رَب'' تین مرتبہ پڑھے (۲)

---

(۱) وھو ثلاث رکعات بتسلیمة کالمغرب.... ولکنه یقرأ فی کل رکعة منه فاتحة الکتاب وسورة احتیاطا.... ویکبر قبل رکوع ثالثة رافعا یدیه ... وقنت فیه... مخافتا علی الاصح مطلقا ولو اماما. الدر المختار مع الرد: ۲/ ۵ ـ ۷، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی. عالمگیری: ۱/ ۱۱۱، کتاب الصلوۃ، الباب الثامن فی صلوۃ الوتر. ط: رشیدیة کوئٹہ. کنز الدقائق مع شرحه البحر الرائق: ۲/ ۳۸ـ۴۳، کتاب الصلوۃ، باب الوتر والنوافل. ط: سعید کراچی.

(۲) والاولیٰ ان یقرأ اللّٰھم انا نستعینک ویقرأ بعده اللّٰھم اھدنا فیمن ھدیت ومن لم یحسن القنوت یقول ربنا اتنافی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقناعذا ب النار کذا فی المحیط او یقول اللّٰھم اغفر لنا ویکرر ذلک ثلاثا، عالمگیری: ۱/ ۱۱۱، کتاب الصلوۃ الباب الثامن فی صلوۃ الوتر، ط: رشیدیه کوئٹہ. رد المحتار: ۲/ ۶ـ۷ کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/ ۴۱ ـ ۴۲. کتاب الصلوۃ، باب الوتر، ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۸۴، باب الوتر واحکامه، ط: قدیمی کراچی.

## وتر کی نماز کے لئے اذان دینا

وتر کی نماز کے لئے اذان دینا شریعت سے ثابت نہیں ہے، اس لئے وتر کی نماز سے پہلے اذان نہ دی جائے۔(۱)

## وتر کی نیت

☆......وتر کی نیت میں یہ کہے کہ ''میں وتر کی نماز کی نیت کرتا ہوں'' یا دل میں یہ ہو کہ ''میں وتر کی نماز پڑھ رہا ہوں''(۲)

☆......وتر کی نماز امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک واجب ہے، لہذا وتر کی نماز کی نیت کرتے وقت ''واجب'' کا لفظ کہنا بھی صحیح ہے، اور اگر واجب لفظ کہے بغیر صرف ''وتر''

---

(۱) وهو سنة مؤكـدة للفرائض الخمس.... لا يسن لغيرها كعيد ، (قوله: كعيد) اى وو تر و جنازة.رد المحتار: ۱/۳۸۵، كتاب الصلاة، باب الاذان ، ط: سعيد كراچي. عالمگيرى: ۱/۵۳، كتاب الصلوٰة ،الباب الثانى فى الاذان ،ط:رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۱/۲۵۵_۲۵۶ . كتاب الصلاة، باب الاذان ط: سعيد كراچي. (قوله احتياطا) اى لما ظهرت آثار السنية فيه، من انه لا يوذن ولا يقام ، اعطيناه حكم السنة فى حق القراء ة احتياطا. شامى: ۱/۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط:سعيد كراچى.

(۲) والخامس النية وهى الارادة.... والمعتبر فيه عمل القلب اللازم للارادة... والتلفظ بها مستحب وهو المختار وتكون بلفظ الماضى (قوله وتكون بلفظ الماضى مثل نويت صلاة كذا) رد المحتار: ۱/۴۱۵_۴۱۶، كتاب الصلاة. باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.البحر الرائق: ۱/۲۷۶_۲۷۷، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. عالمگيرى: ۱/۶۵، كتاب الصلاة، الباب الثالث فى شروط الصلاة، الفصل الرابع فى النية، ط: رشيديه كوئٹه. وانظر الحاشية اللاحقة ايضاً.

نماز ادا کر رہا ہوں'' کہے تب بھی نماز وتر ادا ہو جائے گی۔(۱)

## وتر کی ہر رکعت میں سورت ملانا ضروری ہے

وتر کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت ملانا ضروری ہے اگر کسی نے کسی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورت نہیں ملائی تو آخر میں سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۲)

## وتر کے بعد تہجد پڑھنا

''تہجد وتر کے بعد پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۳)

---

(۱) (ولا بد من التعيين عند النية لفرض وواجب انه وتر (قوله: انه وتر اشار الى انه لا ينوى فيه انه واجب للاختلاف فيه زيلعي ، اى لا يلزمه تعيين الوجوب وليس المراد منعه من ان ينوى وجوبه، لانه ان كان حنفيا ينبغي ان ينويه ليطابق اعتقاده الخ. رد المحتار: ۱/ ۴۱۹، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراجي. البحر الرائق: ۱/ ۲۸۲، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراجي. عالمگيرى: ۱/ ۶۶، كتاب الصلاة، الباب الثالث فى شروط الصلاة، الفصل الرابع فى النية، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) (وقرأ في كل ركعة منه فاتحة الكتاب وسورة) بيان لمخالفته للفرائض فيقرأ في كل ركعة منه حتما ونقل في الهداية انه بالاجماع وفي التجنيس لو ترك القراءة في الركعة الثالثة منه لم يجز في قولهم جميعاً ،البحر الرائق: ۲/ ۴۳، كتاب الصلوة، باب الوتر ،ط: سعيد كراجي. ردالمحتار: ۲/ ۷، كتاب الصلوة،باب الوتر والنوافل،ط: سعيد كراجي. عالمگيرى: ۱/ ۱۱۱. كتاب الصلوة، الباب الثامن فى صلوة الوتر، ط: رشيدية كوئٹه. وهى.... قراءة فاتحة الكتاب .... وضم ... سورة ... فى الاولين من الفرض...... وفي جميع ركعات النفل لان كل شفع منه صلاة وكل الوتر احتياطا، الدر مع الرد : ۱/ ۴۵۸ـ ۴۵۹، (قوله احتياطا)اى لما ظهرت آثار السنية فيه من انه لا يوذن له ولا يقام اعطيناه حكم السنة فى حق القراءة احتياطا. شامي: ۱/ ۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة،ط: سعيد كراجي.

(۳) ''وتر کی جماعت'' کے عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

## وتر کے بعد دو رکعت پڑھنا

وتر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں اس لئے وتر کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھنا مستحب ہے۔(۱)

## وتر کے بعد نفل

وتر کی نماز کے بعد دو رکعت نفل بیٹھ کر پڑھنا یا کھڑے ہو کر، دونوں طرح درست ہے، البتہ بیٹھ کر پڑھنے کی صورت میں جتنا ثواب ملے گا، کھڑے ہو کر پڑھنے کی صورت میں اس کا ڈبل ملے گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کے بعد دو رکعت نفل نماز بیٹھ کر پڑھی ہے، لیکن آپ کو بیٹھ کر پڑھنے کی صورت میں پورا ثواب ملتا تھا، امتی کو آدھا ثواب ملتا ہے، اس لئے اگر کسی کے جسم میں طاقت ہے تو کھڑے ہو کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے تاکہ ثواب بھی زیادہ ملے۔(۲)

---

(۱) ففی صحیح مسلم فی حدیث طویل، (۱۔۲۵۶، ): ثم یصلی (النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد الوتر) رکعتین بعد ما یسلم وھو قاعد آہ واخرج الدارقطنی فی "سننہ" عن ام سلمة رضی اللہ عنھا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی رکعتین خفیفتین بعد الوتر وھو جالس: ۱/۱۷۷، (اعلاء السنن: ۲/۱۰۵، کتاب الصلوٰۃ، ابواب الوتر، حکم الرکعتین بعد الوتر. ط: ادارۃ القرآن کراچی. مسلم: ۱/۲۵۶، کتاب المساجد، باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل وان الوتر رکعة الخ، ط: قدیمی کراچی. وانظر کذالک حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۱/۵۳۸، فصل فی صلاۃ النفل جالسا، وفی الصلاۃ علی الدابة وصلاۃ الماشی، ط: قدیمی، وفی نسخة، ص: ۴۰۲، ط: قدیمی.

(۲) یجوز النفل قاعدا مع القدرۃ علی القیام، لکن لہ نصف اجر القائم الا من عذر..... وقد حکیٰ فیہ اجماع العلماء وعلی غیر المعتمد یقال: الا سنة الفجر، لما قیل بوجوبھا وقوۃ تاکدھا والا التراویح علی غیر الصحیح لان الاصح جوازھا قاعدا من غیر عذر فلا یستثنیٰ من جواز النفل جالسا بلا عذر شئی علی الصحیح، لانہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بعد الوتر قاعدا وکان یجلس فی عامة صلاتہ باللیل تخفیفا، (مراقی الفلاح، شرح نور الایضاح) (قولہ بعد الوتر) ای

نوٹ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر امت کو دین کی تعلیم دینا لازم تھا، اور نفل نماز کھڑے ہوکر پڑھنا فرض نہیں اس بات کی تعلیم دینے کے لئے نفل کو بیٹھ کر ادا کیا ہے، اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نفل پڑھنے کی صورت میں بھی ثواب پورا پورا ملتا تھا۔

## وتر کے بعد نفل پڑھنا

وتر کی نماز کے بعد نفل پڑھنا جائز ہے اس میں شرعا کوئی ممانعت اور قباحت نہیں، جولوگ یہ کہتے ہیں کہ وتر کی نماز کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں ان کی بات غلط ہے۔(۱)

## وتر کے قعدہ اولیٰ

☆......وتر کی نماز میں قعدہ اولیٰ واجب ہے، اگر اس میں کسی نے التحیات کے

---

= غير الوتر لان المقصود الاستدلال على جواز كل النفل قاعدا ،الطحطاوى على مراقى الفلاح. ص: ۲۰۲، فصل فى صلاة النفل جالسا، ط: قديمى.اما النبى صلى الله عليه وسلم فمن خصائصه ان نافلته قاعدا مع القدرة على القيام كنافلته قائما، ففى صحيح مسلم عن عبدالله بن عمر و قلت: حدثت يا رسول الله انك قلت: صلاة الرجل قاعدا على نصف الصلاة، وانت تصلى قاعدا قال: اجل ولكنى لست كاحد منكم ،بحر ملخصا اى لانه تشريع لبيان الجواز وهو واجب عليه. رد المحتار: ۳۷/۲، كتاب الصلاة،باب الوتر والنوافل،ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: ۲۵۹/۱، كتاب الصلاة، .ط.قديمى. وص: ۲۰۲، ط: قديمى كراچى.

(۱) فان فاق وصلى نوافل والحال انه صلى الوتر اول الليل فانه الافضل ... ولا كراهة فيه بل هو مندوب ولا يعيد الوتر لكن فاته الافضل المفاد بحديث الصحيحين امداد.رد المحتار : ۳۶۹/۱، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة ،ط: سعيد كراچى.البحر الرائق: ۲۳۱/۱، كتاب الصلاة. ط: رشيدية كوئته، امداد الفتاح شرح نور الايضاح، ص: ۱۹۴، كتاب الصلاة، المستحب من اوقات الصلاة، ط: صديقى پبلشرز. مزید ''مستحب نمازیں'' کا عنوان دیکھیں۔

بعد درود شریف پڑھ لیا یا "اللهم صلی علی محمد" تک پڑھ لیا تو سہو سجدہ لازم ہوگا (۱)

☆......اگر وتر کی نماز میں قعدہ اولیٰ کرنا بھول گیا اور کھڑا ہو گیا تو دوبارہ نہ بیٹھے بلکہ باقی نماز کو جاری رکھے اور آخر میں سہو سجدہ کرے، نماز ہو جائے گی۔ (۲)

☆......اور اگر قعدہ اولیٰ بھول کر کھڑے ہوتے وقت یاد آ گیا، تو اگر بیٹھنے کے زیادہ قریب ہے تو بیٹھ جائے، اور اگر کھڑے ہونے کے زیادہ قریب ہے تو کھڑا ہو جائے بیٹھے نہیں اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔ (۳)

☆......اور کھڑے ہونے کے زیادہ قریب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دونوں پاؤں کے گھٹنے تک کا جو حصہ ہے وہ اگر سیدھا ہو گیا تو کھڑے ہونے کے قریب ہے ورنہ

---

(۱) وتجب القعدة الاولیٰ قدر التشهد اذا رفع رأسه من السجدة الثانية في الركعة الثانية في ذوات الاربع والثلاث وهو الاصح هكذا في الظهيرية عالمگيری: ۱/ ۷۱، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

وكذا لو زاد على التشهد الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم كذا في التبيين وعليه الفتوىٰ كذا في المضمرات، واختلفوا في قدر الزيادة فقال بعضهم يجب عليه سجود السهو، بقوله اللّٰهم صل على محمد وقال بعضهم لا يجب عليه حتىٰ يقول وعلى آل محمد والاول اصح، عالمگيری: ۱/ ۱۲۷، كتاب الصلوٰة،الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۱۷۲، كتاب الصلوٰة، باب سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه. تبيين الحقائق: ۱/ ۴۷۴، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی.

(۲،۳) سها عن القعود الاول من الفرض ولو عمليا .ثم تذكره عاد اليه ما لم يستقم قائما. و الا اى وان استقام قائما لا يعود..... وسجد للسهو لترك الواجب (قوله : ولو عمليا) كالوتر فلا يعود فيه اذا استتم قائما وعلى قولهما يعود لانه من النفل .رد المحتار: ۲/ ۸۳، ۸۴، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی.

وان سها عن القعود الاول وهو اليه اقرب عاد والا لا ويسجد للسهو ... فان كان اقرب الى القعود بأن رفع اليته من الارض وركبتاه عليها او مالم ينتصب النصف الاسفل ،البحر الرائق: ۲/ ۱۷۸، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.تبيين الحقائق: ۱/ ۴۷۹، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی.

بیٹھنے کے قریب ہے۔(۱)

☆......چار رکعت والی سنت مؤکدہ کے قعدہ اولیٰ کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

## وتر میں دعائے قنوت پڑھنا

☆......وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے، اور دعائے قنوت کو امام، مقتدی اور تنہا نماز پڑھنے والے تمام نمازیوں کے لئے آہستہ پڑھنا سنت ہے۔(۳)

☆......رمضان المبارک میں وتر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے اس میں امام اور مقتدی دونوں کے لئے دعائے قنوت آہستہ پڑھنا سنت ہے۔(۴)

## وتر میں دعائے قنوت پوری نہیں ہوئی امام نے رکوع کرلیا

''مقتدی کی دعائے قنوت پوری نہیں ہوئی امام نے رکوع کرلیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## وتر میں دعائے قنوت سے پہلے ہاتھ باندھ لے

وتر کی نماز کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت سے پہلے تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ

(۱) لاحظ الحاسية السابقة.

(۲) قوله (وتمامه في النهر قال فيه في شرح التمر تاشي : لو نهض في التطوع بالاربع الى الثالثة فاستتم قائما قيل لا يعود وقيل يعود وذكر الشهيد عن محمد انه يعود والاوجه انه لايعود، تقريرات الرافعي على حاشية ابن عابدين: ۲/۱۰۱، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. وانظر رد المحتار: ۲/۸۳، باب سجود السهو، وكذا النهر الفائق شرح كنز الدقائق: ۱/۳۲۸، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: قديمي كراچي.

(۳،۴) والقنوت واجب على الصحيح كذا في الجوهرة النيرة.. والمختار في القنوت الاخفاء في حق الامام والقوم هكذا في النهاية، عالمگيري: ۱/۱۱۱، كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلاة الوتر، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۱/۴۶۸، كتاب الصلوة، واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۲/۴۰، كتاب الصلاة، باب الوتر، ط: سعيد كراچي.

لے، پھر دعائے قنوت پڑھے۔(۱)

## وتر میں فاتحہ پڑھ کر رکوع میں چلا گیا

اگر وتر کی تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھ کر رکوع میں چلا گیا، اور سورت اور دعائے قنوت نہیں پڑھی، تو اس صورت میں رکوع سے اٹھ کر سورت اور دعائے قنوت دونوں چیزوں کو پڑھے پھر دوبارہ رکوع کرے اور آخر میں سہو سجدہ کرے تو نماز ہو جائے گی، اور اگر رکوع کو دوبارہ نہیں کیا لیکن آخر میں سہو سجدہ کیا تو بھی نماز ہو جائے گی۔(۲)

## وسوسہ

نماز میں دنیوی خیالات اور وساوس آنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی البتہ اپنے اختیار سے دنیوی خیالات نہیں لانے چاہئیں بلکہ جہاں تک ممکن ہو دور کرنے چاہئیں۔(۳)

---

(۱)اذا فرغ من القراءة في الركعة الثالثة كبر ورفع يديه حذاء اذنيه ويقنت قبل الركوع في جميع السنة... واختلفوا انه يرسل يديه في القنوت ام يعتمد والمختار انه يعتمد هكذا في فتاوىٰ قاضيخان، عالمگیری: ۱/۱۱۱، كتاب الصلوٰة، الباب الثامن في صلاة الوتر، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۲/۶، كتاب الصلاة،باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.تبيين الحقائق: ۱/۴۲۵، كتاب الصلاة،باب الوتر، والنوافل. ط: سعيد كراچي.

(۲)وان قرأ الفاتحة وترك السورة فانه يرفع رأسه ويقرأ السورة ويعيد القنوت والركوع ويسجد للسهو........ ولو انه لم يعد الركوع اجزأه كذا في السراج الوهاج .عالمگیری: ۱/۱۱۱، كتاب الصلوة، الباب الثامن في الوتر، ط: رشيديه كوئٹه. رد المحتار :۲/۸۰، كتاب الصلوٰة، باب سجود السهو، ط : سعيد كراچي. فتح القدير شرح الهداية: ۱/۴۳۸، كتاب الصلاة، باب سجود السهو،ط: رشيدية كوئٹه.

(۳)عن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تجاوز عن امتى ما توسوست به صدورها ما لم تعمل به او تتكلم متفق عليه ، مشكوٰة المصابيح: ۱/۱۸، كتاب الايمان، باب في الوسوسة، الفصل الاول،ط: قديمي كراچي. وفي شرح مقدمة الكيداني للعلامة القهستاني :يجب حضور القلب عند التحريمة فلواشتغل قلبه بتفكر مسألة مثلا في اثناء الاركان

## وسوسہ کا علاج

وسوسہ کا علاج یہ ہے کہ اس کو شیطانی وسوسہ سمجھ کر اس کی طرف التفات نہ کرے اس پر عمل نہ کرے، اس کو اہمیت نہ دے اگر نماز میں وسوسہ آتا ہے تو اسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا تصور کر کے نماز پوری کر لے، اور یہ تصور کرے کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں اور وہ مجھے دیکھ رہا ہے، اور ہر رکن کے آداب کی رعایت رکھے، اور وسوسہ کی طرف خیال نہ دے، حدیث شریف میں اس کا علاج یہی بتایا گیا ہے۔ (۱)

## وصیت کے باوجود فدیہ نہیں دیا

اگر میت نے نمازوں کی فدیہ دینے کی وصیت کی، اور اس کے ایک تہائی مال سے نمازوں کا فدیہ ادا ہو سکتا ہے، اس کے باوجود وارثوں نے فدیہ ادا نہیں کیا تو وارث گنہگار ہوں گے، اور میت بھی آخرت کی پکڑ سے بری نہیں ہوگا، ہاں اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل

---

– فلا تستحب الاعادة، وقال البقالي: لم ينقص اجره الا اذا قصر وقيل : يلزم كل ركن ولا يوخذ بالسهو لانه معفو عنه، لكنه لم يستحق ثوابا كما في المنية، رد المحتار : ۱/ ۴۱۷، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب في الخشوع ،ط:سعيد كراچی.

والصواب الذي عليه اكثر الفقهاء والمحدثين انه يو اخذ على العزم دون الهم ، لمعات التنقيح. شرح مشكوٰة المصابيح: ۱/ ۱۲۹ ، ط: المكتبة العلميه لاهور.

(۱)عن عثمان بن ابى العاص قال قلت يا رسول الله ان الشيطان قد حال بيني وبين صلاتي وبين قراء تي يلبسها على فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاک شيطان يقال له خنزب فاذا احسسته فتعوذ بالله منه واتفل على يسارک ثلاثا ففعلت ذلک، فاذهبه الله عني ،راوه مسلم. مشكوٰة المصابيح : ۱/ ۱۹، كتاب الايمان باب في الوسوسة ،الفصل الثالث ،ط: قديمي كراچی. عن القاسم بن محمد ان رجلا سأله فقال اني أهم في صلاتي فيكثر ذلک علی فقال له امض في صلاتک فانه لن يذهب ذلک عنک حق تنصرف وانت تقول ما اتممت صلاتي ،رواه مالک. مشكوٰة المصابيح: ۱/ ۱۹، باب في الوسوسة، الفصل الثالث ،ط: قديمي كراچی.

وکرم سے معاف کردیں گے تو معاف ہوگا ورنہ جہنم میں جانا پڑے گا۔(۱)

## وضوٹوٹ جائے

اگر جماعت کی نماز میں کے دوران کسی کا وضوٹوٹ جائے تو نماز کے دوران صفوں کو چیرتا ہوا نکل سکتا ہے۔البتہ ایسی صورت میں نمازی کو اس بات کا اندازہ لگانا چاہئے کہ آسانی سے نکلنا ممکن ہے یا نہیں، اگر آسانی سے نکلنا ممکن ہے تو ناک یا منہ پر ہاتھ رکھ کر نکل جائے تاکہ دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ ناک سے خون آرہا ہے یا الٹی آرہی ہے، اور یہ نہ سمجھیں کہ وضوٹوٹ گیا ہے کیونکہ یہ عیب کی بات ہے،(۲)

اور اگر آسانی سے نکلنا ممکن نہیں تو امام کے ساتھ رکوع سجدے وغیرہ کرتا رہے لیکن کچھ پڑھے نہیں، امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد نکل کر وضو کر کے اپنی نماز پڑھ لیا کرے۔

## وضوٹوٹ جائے تو نمازیوں کے سامنے سے گذرنا

اگر جماعت کی نماز کے دوران وضوٹوٹ جائے تو نمازیوں کے سامنے گذرنا جائز ہے کیونکہ یہ نماز کی اصلاح کے لئے ہے اور نماز کی اصلاح کے لئے نمازیوں

---

(۱) وهي الوصية، واجبة بالزكوة والكفارة، وفدية الصيام والصلاة التي فرط فيها،رد المحتار: ۶/۶۴۸، كتاب الوصية. ط: سعيد كراچي. (ولو مات وعليه صلوات فائتة واوصى بالكفارة يعطى لكل صلاة نصف صاع من بر) كالفطرة ،الدر مع الرد: ۲/۷۲(قوله يعطى).... اى يعطى عنه وليه : اى من له ولاية التصرف في ماله بوصاية او وراثة فيلزمه ذلك من الثلث ان اوصى ، والا فلا يلزم الولي ذلك لانها عبادة فلا بد فيها من الاختيار ، فاذا لم يوص فات الشرط فيسقط في حق احكام الدنيا للتعذر الخ. شامي: ۲/۷۲، باب قضاء الفوائت ،مطلب في اسقاط الصلاة عن الميت .ط: سعيد كراچي.

(۲) عن عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: اذ صلى احدكم فأحدث، فليمسك على انفه ثم لينصرف رواه ابن ماجه، اعلاء السنن: ۵/۱ كتاب الصلاة،باب جواز البناء لمن حدث في الصلاة ، ط: ادارة القرآن كراچي.

کے سامنے سے گذرنا جائز ہے، لہذا وضو کے لئے جاتے وقت سامنے سے گذر جانے اور واپسی تک اگر وہ جگہ خالی ہے تو سامنے سے گذر کر اس جگہ کو پر کرے، بلکہ سامنے سے جانے کی جگہ نہ ہو تو صف کو چیر کر بھی جاسکتا ہے۔(۱)

## وضو ٹوٹ گیا

اگر نماز کے دوران وضو ٹوٹ گیا، اور کسی عذر کے بغیر ایک رکن ادا کرنے کی مقدار ٹھہرا رہا تو نماز باطل ہو جائے گی، وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

## وضو کے بعد شک ہو گیا

اگر وضو کرنے کے بعد شک ہوا کہ وضو صحیح ہوا یا نہیں، تو اس صورت میں دوبارہ

---

(۱) ولو وجد فرجة في الاول لا الثاني له خرق الثاني لتقصيرهم وفي الحديث : من سد فرجة غفرله وصح " خياركم الينكم مناكب في الصلاة، ( قوله لتقصيرهم) يفيد ان الكلام فيما اذا شرعوا ، وفي القنية: قام في آخر صف وبينه وبين الصفوف مواضع خالية فللداخل ان يمر بين يديه ليصل الصفوف لانه اسقط حرمة نفسه فلا يأثم المار بين يديه،دل عليه ما في الفردوس عن ابن عباس عنه صلى الله عليه وسلم : من نظر الى فرجة في صف فليسدها بنفسه، فان لم يفعل فمر مار فليتخط على رقبته فانه لا حرمة له، اى فليتخط المار على رقبة من لم يسد الفرجة، آه ،رد المحتار : ۵۷۰/۱، كتاب الصلاة، باب في الامامة، ط: سعيد كراچي. احسن الفتاوىٰ:۲۹۷/۳، ط: سعيد كراچي.

(۲) ثم لجواز البناء شروط... ومنها ان ينصرف من ساعته حتىٰ لو ادى ركنا مع الحدث او مكث مكانه قدر ما يودى ركنا فسدت صلاته ،عالمگيرى: ۹۴/۱ ، كتاب الصلوة، الباب السادس في الحدث في الصلوة،ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۶۰۰/۱ ،كتاب الصلوة، باب الاستخلاف. ط: سعيد كراچي. قاضيخان على هامش الهندية، كتاب الصلوة،فصل في مسائل الشك: ۱۰۸/۱ ، ط: رشيدية كوئٹه.

وضو کرنے کی ضرورت نہیں، جو وضو کیا ہے وہ صحیح ہے۔(۱)

## وضو کے بغیر نماز پڑھادی

اگر امام نے بے وضو نماز پڑھادی تو نماز نہیں ہوئی، اگر فوراً معلوم ہوگیا تو وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھے، یا کسی اور کو امام بنا کر نماز پڑھے، اور اگر امام کو اس وقت یاد نہیں آیا بلکہ وقت گذرنے کے بعد یاد آیا تو اس صورت میں مسجد میں اعلان کردے کہ فلاں دن کی فلاں نماز کو دوبارہ پڑھ لیں، جن لوگوں کو اطلاع ہوجائے وہ نماز کو دوبارہ پڑھ لیں، اور جن کو اطلاع نہیں ہوگی ان کی نماز صحیح شمار کی جائے گی، اور امام صاحب بھی خود اپنی نماز دوبارہ پڑھ لیں اور جو گناہ ہوگیا ہے اس سے توبہ واستغفار کرلیں، اللہ تعالیٰ معاف کردے گا۔(۲)

## وضو میں شبہ ہوگیا

اگر کسی آدمی کو نماز کی حالت میں شبہ ہوگیا کہ وضو ٹوٹ گیا ہے، اور وضو کرنے کے لئے مسجد سے باہر نکل گیا تو نماز فاسد ہوجائے گی، اور اگر مسجد سے نکلنے سے پہلے یاد آگیا کہ

---

(۱) ولو علم انه لم يغسل عضوا وشک فی تعيينه ،غسل رجله اليسریٰ لانه آخر العمل، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۱۵۰، كتاب الصلوة، نواقض الوضوء، ط: سعيد كراچی. فان كان بعد الفراغ من الوضوء لم يلتفت الى ذلک ،عالمگيری: ۱/ ۱۳، كتاب الوضوء ،الفصل الخامس فی نواقض الوضوء ،ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) واذا ظهر حدث امامه وكذا كل مفسد فی رأی مقتدی بطلت فيلزم اعادتها... كما يلزم الامام اخبار القوم اذا امهم وهو محدث او جنب او فاقد شرط او ركن... بالقدر الممكن بلسانه او بكتاب او رسول علی الاصح. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۹۱ ـ ۵۹۲ كتاب الصلوة ، باب الامامة. ط: سعيد كراچی.

وضو ہے، اور نماز میں داخل ہو گیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

## وضو میں شک ہو گیا

ایک آدمی کو وضو ہونے کا یقین ہے، لیکن نہ ہونے کا شک ہے، تو اس صورت میں اس کا وضو باقی ہے، اور اگر وضو نہ ہونے کا یقین ہے اور وضو ہونے کا شک ہے تو اس صورت میں دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

## وضو نہ ہونے کا خیال آیا

نماز کے دوران خیال آیا کہ میرا وضو نہیں ہے، اور وہ اس وجہ سے اپنی جگہ سے ہٹ گیا، تو نماز باطل ہو جائے گی، اگر چہ مسجد سے باہر نہ گیا ہو، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

## وقت تنگ ہو جائے

جب کسی نماز کا وقت تنگ ہو جائے تو اس کے فرض کے علاوہ اور سب نمازیں مکروہ تحریمی ہیں، خواہ نفل ہوں یا سنت یا واجب یا فوت سدہ نمازیں ہوں، اگر چہ وہ صاحب ترتیب بھی ہو، اور ایسے وقت فجر اور ظہر کی سنتیں پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

---

(۱)(و خروجه من المسجد بظن الحدث) لوجود المنافي وهو المشي بغير عذر والقياس فسادها بالانحراف عن القبلة مطلقا ولكن الاستحسان بقاؤها عند عدم الخروج من المسجد لانه لقصد الاصلاح فاعتبر منه مالم يختلف المكان والدار والبيت والجبانة ومصلى الجنازة كالمسجد . امداد الفتاح شرح نور الايضاح، ص: ۳۶۵، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة ،ط: صديقي پبلشرز .بدائع الصنائع: ۱/ ۲۲۳، كتاب الصلوة، ما يفسد الصلاة ،ط: سعيد كراچي.شامي: ۱/ ۲۰۳، باب الاستخلاف ،ط: سعيد كراچي.

(قوله بظن حدث) ومن ظن انه احدث فخرج من المسجد ثم علم انه لم يحدث استقبل الصلاة وان لم يكن خرج من المسجد يصلي ما بقي. هندية: ۱/ ۹۷، فصل في الاستخلاف،ط:رشيدية كوئٹه.

(۲)ولو ايقن بالطهارة وشک بالحدث او بالعكس أخذ باليقين، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۱۵۰، كتاب الصلاة،باب نواقض الوضوء ،ط: سعيد كراچي.

(۳) وهذا بخلاف ما لو ظن انه افتتح على غير وضوء او كان ما سحا على الخفين وظن ان مدة مسحه قد انقضت... فانصرف حيث تفسد صلاته، هندية: ۱/ ۹۷، فصل في الاستخلاف ،ط: رشيدية كوئٹه. شامي : ۱/ ۲۰۳، باب الاستخلاف، (قوله بظن حدث) ،ط: سعيد كراچي.

وقت کی تنگی سے مراد مستحب وقت کی تنگی ہے، مستحب وقت کی تنگی کے باعث ترتیب ساقط ہو جاتی ہے، نیز نماز کو بلا عذر تنگ وقت میں پڑھنا مکروہ ہے۔ (۱)

## وقت دو دفعہ آئے

جب ایک مرتبہ کوئی نماز پڑھ لی گئی تو پھر اگر اسی نماز کا وقت دوبارہ آجائے تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں، ایک دن میں ایک بار جو پڑھی ہے وہ کافی ہے، مثلاً اگر کوئی شخص ظہر کی نماز پڑھ کر جہاز سے مشرق سے مغرب کی طرف سفر کرتا ہے، اور منزل پہنچنے کے بعد یہاں ظہر کا وقت ہوتا ہے تو اب اس پر ظہر کی نماز دوبارہ پڑھنا لازم نہیں، کیونکہ اس دن ظہر کی نماز جو پڑھ کر آیا تھا وہ کافی ہے، ایک دن میں ایک ہی نماز دو دفعہ فرض نہیں ہوتی۔ (۲)

## وقت کم ہو تو چھوٹی سورتیں پڑھنا

''فجر میں چھوٹی سورتیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) وكذا يكره غير المكتوبة عند ضيق الوقت (قوله: وكذا يكره غير المكتوبة) "ال" فيه للعهد: اى المكتوبة الوقتيةفشملت الكراهة النفل والواجب والفائتة ولو كان بينها وبين الوقتية ترتيب، وكذلك أل فى الوقت للعهد: اى الوقت المعهود الكامل وهو المستحب لما سياتى فى باب قضاء الفوائت من ان الترتيب يسقط بضيق الوقت المستحب، ولو قال وكذا يكره غير الوقتية عند ضيق الوقت المستحب لكان اولىٰ افاده ح. رد المحتار: ۱/ ۳۷۸، كتاب الصلاة، مطلب في تكرار الجماعة والاقتداء بالمخالف، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۴۴۔ ۱۴۶، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: رشيديه كوئٹه. الهداية مع فتح القدير: ۱/ ۴۲۲، ۴۲۳، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) واذا اتمها (اى الظهر يدخل مع القوم والذى يصلي معهم نافلة لان الفرض لا يتكرر فى وقت واحد، هداية: ۱/ ۱۵۲، باب ادراک الفريضة، ط: مكتبه شركة علميه بيرون بوهڑ گيٹ ملتان. (قوله ولو صلى ثلاثا يتم ويقتدى متطوعا) لان للأكثر حكم الكل فلا يحتمل النقض، وانما يقتدى متطوعا لان الفرض لا يتكرر فى وقت واحد. البحر: ۲/ ۷۱، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي. تبيين الحقائق: ۱/ ۱۸۱، باب ادراک الفريضة، ط: مكتبه امداديه ملتان.

## وقت متعین کا اہتمام لازم ہے

موجودہ زمانہ کے لوگ ایک طرف دنیوی مشاغل میں بہت زیادہ مصروف ہیں، دوسری طرف دین سے بے انتہا غافل اور لاپرواہ ہیں، اگر مقررہ وقت پر جماعت کھڑی نہیں کی جائے گی تو لوگ بھاگ جائیں گے، اس لئے متعینہ وقت پر جماعت کھڑی کرنے کا اہتمام کرنا اور اس کی پابندی کرنا بے انتہا ضروری ہے تاکہ جماعت میں لوگ کم نہ ہو جائیں۔

البتہ اگر کسی بشری تقاضا کی وجہ سے کبھی کبھار امام کو چار پانچ منٹ تاخیر ہو جائے تو بے صبری کا مظاہرہ نہ کریں بلکہ صبر و تحمل سے کام لیں، اور اگر امام صاحب ہمیشہ تاخیر سے آنے کے عادی ہیں تو انہیں نرمی سے سمجھانے کی کوشش کریں، اگر سمجھ جاتے ہیں اور وقت کی پابندی کرتے ہیں تو بہتر ورنہ ان کو عزت کے ساتھ معزول کرنے کی اجازت ہوگی، لیکن بدزبانی اور غیبت کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہوگی۔(۱)

## ولادت

اگر بچے کی پیدائش کے وقت عورت کے ہوش و حواس درست ہیں، بظاہر بچے کے ضائع ہونے کا اندیشہ بھی نہیں ہے، اور خون یا دوسری رطوبت جاری ہے، یا بچہ کا کچھ حصہ جسم سے نکلنا باقی ہے، اور نماز کا وقت ہو گیا، تو ایسی حالت میں نماز کا وقت نکلنے کا اندیشہ ہے، تو اس عورت کے لئے وضو کرنا ممکن ہے تو وضو کرے اور اگر وضو کرنا ممکن نہیں تو تیمم کرے اور نماز ادا کرے، اور بچہ مکمل طور پر پیدا ہونے سے پہلے درمیاں میں جو خون نکلتا ہے وہ

---

(۱) احسن الفتاوی: ۳/ ۳۰۱، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ والصلاۃ، ط: سعید کراچی. وکذا فتاوی محمودیہ ۶/ ۵۸۔ ۵۹، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ط: دار الافتاء فاروقیہ کراچی.

نفاس کا خون نہیں بلکہ استحاضہ ہے یعنی بیماری کا خون ہے، اور استحاضہ کے خون کے دوران نماز پڑھنا منع نہیں، ہاں بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے وہ نفاس کا خون ہے اور نفاس کے دوران نماز پڑھنا حرام ہے۔

مختصر یہ کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد نفاس کا خون نکلنے تک عورت پر نماز فرض ہے اگر اس دوران نماز نہیں پڑھے گی تو بعد میں قضاء کرنا لازم ہوگا، اس سے معلوم ہوا کہ نماز کسی حال میں بھی معاف نہیں ہے۔(۱)

---

(۱) والنفاس دم یخرج عقب ولد او اکثره ولو متقطعا عضوا عضوا لا اقله، فیتوضأ ان قدرت او تتیمم وتومیٔ بصلاة ولا تؤخر ، فما عذر الصحیح القادر؟(قوله:و تومیٔ بصلاة) ای لم تقدر علی الرکوع والسجود قال في البحر عن الظهیریة ولو لم تصل تکون عاصیة لربها ثم کیف تصلی؟ قالوا یؤتی بقدر فیجعل القدر تحتها ویحضرلها وتجلس هناک و تصلی کی لا تؤذی ولدها آه.رد المحتار: ۱/ ۲۹۹ ، کتاب الطهارة، النفاس ، ط: سعید کراچی. عالمگیری: ۱/۳۷، کتاب الطهارة، الباب السادس بالدماء المختصة بالنساء، الفصل الثانی فی النفاس، ط: رشیدیة کوئٹه.(ودم الحامل استحاضة) لا نسداد فم الرحم بالولد فلا یخرج منه دم ثم یخرج بخروج الولد للانفتاح به ولذا حکم الشارع بکون وجود الدم دلیلا علی فراغ الرحم فی قوله صلی الله علیه وسلم" الا لا تنکح الحبالی حتیٰ یضعن ولا الحبالیٰ حتی یستبرأ ن بحیضة" وأفاد ان ما تره من الدم فی حال ولادتها قبل خروج اکثر الولد استحاضة فتتوضأ ان قدرت فی هذه الحالة او تیمم وتومیٔ الصلاة. ولا تؤخر فما عذر الصحیح القادر کذا فی المجتبی ،البحر الرائق: ۱/ ۳۷۸، ۳۷۹، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: رشیدیة کوئٹه.و : ۱/ ۲۱۸، ط: سعید کراچی.

## ولد الزنا کی امامت

ولد الزنا والد کے نہ ہونے کی وجہ سے صحیح تربیت یافتہ نہیں ہوتا، نیز اس سے طبعاً نفرت ہوتی ہے، اس لئے اس کی امامت مکروہ تنزیہی ہے، اور اگر اس میں یہ باتیں نہیں ہیں بلکہ وہ عالم، متقی ہے تو اس کی امامت میں کراہت نہیں ہوگی، بلکہ دوسروں کی بنسبت اس کی امامت افضل اور بہتر ہوگی۔(۱)

## وہم کا علاج

''وہم'' کو دور کرنے کی صورت یہ ہے کہ اس کو شیطانی وسوسہ سمجھ کر اس کی طرف التفات نہ کرے، اہمیت نہ دے، اور اس پر عمل نہ کرے اور نماز پوری کرے۔(۲)

''وہم'' بجلی کی ننگی تار کے مانند ہے، اس کو ہاتھ سے پکڑ کر لانا اور ہاتھ سے پکڑ کر ہٹانا دونوں منع ہے، دونوں صورتوں میں ہلاکت ہے، اسی طرح ''وہم'' کو خود اپنے اختیار سے لانا بھی نہیں چاہئے، اور اگر وہم ہوتا ہے تو اس کی طرف التفات بھی نہیں کرنا چاہئے، دونوں صورتوں میں پریشانی ہوتی ہے۔

---

(۱) (وولد الزنا)هذا ان وجد غيرهم والا فلا كراهة، الدرمع الرد (قوله وولد الزنا)اذ ليس له اب يربيه ويؤدبه ويعلمه فيغلب عليه الجهل"بحر" او لنفرة الناس عنه ،شامي: ۱/ ۵۶۲، باب الامامةقبل"مطلب في امامة الامرد ،ط : سعيد كراچي،(قوله اى غير الفاسق).... قال : ولو عدمت اى علة الكراهة بأن كان الاعرابى افضل من الحضرى والعبد من الحر، وولد الزنا من ولد الرشدة، والاعمىٰ من البصير فالحكم بالضدالخ،شامي: ۱/ ۵۶۰، باب الامامة قبل"مطلب البدعة خمسةاقسام" ط: سعيد كراچي. وكره امامة..... ولد الزنا لانه ليس له اب يعلمه فيغلب عليه الجهل وان تقدموا جاز لقوله عليه الصلاة والسلام : صلوا خلف كل بر و فاجر (تبيين الحقائق: ۱/ ۳۴۶، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

ولان في تقديم هؤلاء تنفير الجماعة فيكره ،هداية مع فتح القدير : ۱/ ۳۰۴، كتاب الصلوة ،باب الامامة، ط: رشيديه كوئته. عالمگيرى: ۱/ ۸۵، كتاب الصلاة، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره ط: رشيدية كوئته.

(۲) عن القاسم بن محمد ان رجلا ساله، فقال اني اهم في صلاتي، فيكثر ذلك على فقال له امض في صلاتك فانه لن يذهب ذلك عنك حتىٰ تنصرف وانت تقول ما اتممت صلاتي، رواه مالك ،مشكوة المصابيح،ص: ۱۹ ، باب في الوسوسة، الفصل الثالث، ط:قديمي كراچي.

## ن

## ہاتھ

### عورتوں کے لئے نماز میں دونوں ہاتھوں کے اوپر اور نیچے کا حصہ نماز میں ڈھانکنا ضروری نہیں، اس کے کھلے رہنے سے نماز ہو جاتی ہے، اور ہاتھ سے مراد گٹے سے انگلیوں کے سرے تک ہے۔(۱)

## ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

### نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا شرعاً ثابت ہے اور مستحب ہے، لیکن اگر اتفاق سے کوئی شخص کبھی دعا کرنا ترک کر دے تو اس پر اعتراض کرنا درست نہیں۔(۲)

---

(۱)بدن الحرة عورة الا وجهها وكفيها وقدميها كذا في المتون ،عالمگیری: ۵۸/۱ ، كتاب الصلوٰة ،الباب الثالث في شروط الصلاة، ،ط: رشيديه كوئٹه. رد المحتار: ۴۰۵/۱، كتاب الصلاة ،باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ط: سعيد كراچي. تبيين الحقائق: ۲۵۴/۱ ، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲)عن ابى امامة رضى الله عنه قال قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم اى الدعاء اسمع؟ قال: جوف الليل الآخر ودبر الصلوت المكتوبات ،جامع الترمذی، ابواب الدعوات،باب بلا ترجمة: ۱۸۷/۲ ، ط: سعيد كراچي. احوال الاجابة.... ودبر الصلوت المكتوبات (الحصن الحصين للجزرى،ص: ۶۳، ط: دار الاشاعت كراچي.

عن انس بن مالک رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال: مامن عبد بسط كفيه فى دبر كل صلاة ثم يقول: اللّٰهم الهى واله ابراهيم واسحاق ويعقوب واله جبرئيل وميكائيل واسرافيل عليهم السلام اسئلک ان تستجيب دعوتى فانى مضطر، وتعصمنى فى دينى فانى مبتلى، وتنالنى برحمتک فانى مذنب ، وتنفى عنى الفقر فانى متمسكن الا كان حقا على الله ان لا يرد يديه خائبتين. عمل اليوم والليلة لابن السنى،باب مايقول فى دبر صلاة الصبح،ص: ۱۲۱، ط: مكتبة الشيخ.

## ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کی وجہ

نماز میں دونوں ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے میں احتیاج ،افتقار، مسکنت، عجز و نیاز اور ذلت کی طرف اشارہ ہے، اور سوالی ہونا ظاہر ہے، کیونکہ نماز شعائر الٰہی میں سے ہے، اس لئے اس میں شاہی دربار کے درباریوں کی حالت کے ساتھ مشابہت کو ظاہر کرنا ہے، اور درباری لوگ بادشاہ کے سامنے دونوں ہاتھوں کو باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں، اور اسی حالت میں وہاں عاجزانہ درخواست کی جاتی ہے، اس لئے نماز میں بھی "اهدنا الصراط المستقيم" کے لفظ سے دعا کرنے سے پہلے اللہ کی تعریف کی جاتی ہے، اور نماز میں ایسی ہیئتیں اختیار کرنی پڑتی ہیں جو مناجات کے وقت بادشاہوں کے سامنے اختیار کی جاتی ہیں، چنانچہ تمام ہاتھ پاؤں سمیٹ لئے جاتے ہیں، اور کسی قسم کی بے توجہی نہیں کی جاتی اور سر سے پاؤں تک مؤدب ہو کر کھڑا ہونا پڑتا ہے، خلاصہ یہ کہ نماز میں دست بستہ کھڑا ہونا فطرت کے قانون کی رو سے بھی عبادت اور بندگی کے بالکل مناسب ہے۔ (احکام اسلام ص ۵۸)

## ہاتھ باندھ لے

۱......تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ لے۔ ۲......وتر میں دعائے قنوت سے پہلے

---

= وقال ابو موسیٰ رضی الله عنه دعا النبي صلى الله عليه وسلم ثم رفع يديه، ورأيت بياض ابطيه، البخاري: ۹۳۸/۲، كتاب الدعوات باب رفع الايدي في الدعاء، ط: قديمي كراچي.

الاصرار على المندوب يبلغه الى حد الكراهة (السعاية: ۲۶۵/۲، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وقال الطيبي: وفيه من اصر على امر مندوب، وجعله عزما ولم يعمل بالرخصة، فقد اصاب منه الشيطان من الاضلال ،فكيف من اصر على بدعة او منكر مرقاة المفاتيح ،كتاب الصلاة، باب في الدعاء في التشهد، : ۳۱/۳، ط: رشيدية كوئٹه.

ہاتھ باندھ لے۔۳.....عید کی تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لے، کے عنوانات دیکھ لیں۔

## ہاتھ باندھنا

مردوں کے لئے ناف کے اوپر اور ناف کے نیچے دونوں طرح ہاتھ باندھنا جائز ہے البتہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا زیادہ بہتر ہے، اور حنفیہ اسی پر عمل کرتے ہیں۔(۱)

## ہاتھ باندھنا اور سائنس

### ☆.....عورتیں (Females)

عورتیں نیت کے بعد جب سینہ پر ہاتھ بندھتی ہیں تو دل کے اندر صحت بخش حرارت منتقل ہو جاتی ہے اور وہ غدود نشو ونما پاتے ہیں جن کے اوپر بچوں کی غذا کا انحصار ہے، نماز قائم کرنے والی ماؤں کے دودھ میں تاثیر پیدا ہو جاتی ہے کہ بچوں کے اندر انوارات کا ذخیرہ ہوتا رہتا ہے جس سے ان کے اندر ایسا پیٹرن (Pattern) بن جاتا ہے جو بچوں کے شعور کو نورانی بناتا ہے۔

---

(۱) واجمعوا على انه يسن وضع اليمين على الشمال في الصلاة الا في رواية عن مالك وهي المشهورة انه يرسل يديه ارسالا وقال الاوزاعي بالتخيير واختلفوا في محل وضع اليدين فقال ابو حنيفة : تحت السرة،وقال مالك والشافعي، تحت صدره وفوق سرته وعن احمدروايتان اشهرهما وهي التي اختارها الخرقي كمذهب ابي حنيفة آه. اعلاء السنن: ۱۹۴/۲ ، كتاب الصلاة، باب وضع اليدين تحت السرة وكيفيته ، ط: ادارة القرآن كراچي.

وذكر عن علي من السنة في الصلاة، وضع الاكف على الاكف تحت السرة ، رواه ابو داؤد واحمد، واللفظ له الخ، حلبي كبير، ص: ۳۰۱، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور،

ولنا ما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ثلاث من سنن المرسلين : تعجيل الافطار وتأخير السحور ، واخذ الشمال باليمين في الصلاة، وفي رواية وضع اليمين على الشمال تحت السرة في الصلاة.بدائع الصنائع: ۲۰۱/۱ ، فصل في سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي.

جدید تحقیق میں یہ بات ثابت ہے کہ عورتیں جب سینہ پر ہاتھ رکھ کر ایک خاص مراقبہ کرتی ہیں جس سے دنیا سے کٹ کر کسی پر سکون خیال میں کھو جاتی ہیں (یعنی اللہ کی طرف جب نمازی عورت متوجہ ہوتی ہے) تو ایسی حالت مین ایک خاص قسم کی ریز (Rays) پیدا ہو جاتی ہے جو بقول ڈاکٹر ڈارون ہلکے نیلے یا سفید رنگ کی ہوتی ہے جو اس کے جسم میں داخل اور خارج ہوتی رہتی ہے اور اس جسم کے اندر قوت مدافعت (Immunity) کے بڑھنے سے وہ جسم کبھی بھی خلیات کے سرطان (Cancer Of Cell) میں مبتلا نہیں ہوتا۔

## ☆......مرد (Males)

مرد جب ناف پر یا اس کے نیچے ہاتھ باندھتے ہیں تو جیسا کہ آپ نے پہلے پڑھا کہ دونوں ہاتھوں سے لہریں نکلتی ہیں جو کہ مثبت (Positive) اور منفی (Negative) ہوتی ہیں۔ اب ان لہروں کے امتزاج سے ایک خاص اثر ہوتا ہے جو ناف کے ذریعے نظام اعصاب تک پہنچتا ہے جس سے گردے اور غدہ فوق الکلیہ (Adernal Glands) قوی ہوتے ہیں جس سے جنسی قوت قوی اور محرک ہوتی ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس ص ۶۵/۶۶)

## ہاتھ باندھنے کا طریقہ

☆......تکبیر تحریمہ کے فوراً ہاتھ باندھ لینا چاہئے، مرد حضرات ناف کے نیچے اور خواتین سینے پر ہاتھ باندھیں۔(۱)

---

(۱) (ثم وضع يمينه على يساره) وتقدم صفته (تحت سرته عقيب التحريمة بلا مهلة) لانه سنة القيام في ظاهر المذهب وعند محمد سنة القراءة (قوله بلا مهلة) بفتح الميم اى تراخ وبضمها عكارة الزيت، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۸۰، فصل فى كيفية ترتيب افعال الصلاة، ط: قديمى كراچى،

مرد حضرات اس طرح ہاتھ باندھیں کہ دائیں ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کے پشت پر رکھیں اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں ہاتھ کے پہنچے (گٹے) کے گرد حلقہ بنا کر اسے پکڑلیں، اور باقی تین انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی پشت پر اس طرح بچھا دیں کہ تینوں انگلیوں کا رخ کہنی کی طرف ہو۔(۱)

☆......خواتین سینے پر اس طرح ہاتھ باندھیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھیں، عورتوں کے لئے مردوں کی طرح انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی پکڑنا سنت نہیں، بلکہ وہ صرف ایک ہاتھ کو دوسری ہاتھ پر رکھ دیں یہ کافی ہے، اور خواتین مردوں کی طرح ناف کے نیچے ہاتھ نہ باندھیں بلکہ سینے پر ہاتھ باندھیں۔(۲)

## ہاتھ پاؤں نہیں

اگر کسی کے دنوں ہاتھ، کہنی اور پاؤں ٹخنے سے کٹے ہوئے ہوں اور اس کے

---

(۱) ووضع الرجل یمینه علی یساره تحت سرته آخذا رسغها بخنصره وابهامه هو المختار (قوله بخنصره وابهامه) ای یحلق الخنصر والابهام علی الرسغ ویبسط الاصابع الثلاث کما فی شرح المنیة ونحوه فی البحر والنهر والکفایة والفتح والسراج وغیرها. رد المحتار: ۱/۴۸۷، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة ،مطلب فی بیان المتواتر والشاذ، ط: سعید کراچی. تبیین الحقائق: ۱/۲۸۹، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.هدایة مع فتح القدیر: ۱/ ۲۴۹، ۲۵۰، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط:رشیدیة کوئٹه. عالمگیری: ۱/۷۳، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیة.

(۲) وتضع المرأة والخنثی الکف علی الکف تحت ثدیها(قوله تحت ثدیها کذا فی بعض نسخ المنیة وفی بعضها علی ثدیها ،قال فی الحلیة: وکان الاولیٰ ان یقول علی صدرها کما قاله الجم الغفیر لا علی ثدیها وان کان الوضع علی الصدر قد یستلزم ذلک بأن یقع بعض ساعد کل یدعلی الثدی، لکن هذا لیس هو المقصود بالافادة،رد المحتار: ۱/۴۸۷-۴۸۸، هدایة مع فتح القدیر: ۱/۲۴۹، ۲۵۰، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. عالمگیری: ۱/۷۳، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.

چہرے پر زخم ہو تو ایسا شخص وضو اور تیمّم کے بغیر نماز پڑھ سکتا ہے، پھر چہرے کا زخم صحیح ہونے کے بعد ان نمازوں کو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

ہاں اگر ہاتھ کہنی سے کم کٹا ہوا ہو، اور کوئی وضو کرانے والا موجود ہو تو دھونا واجب ہے اور اگر کوئی شخص موجود نہ ہو تو پھر دھونا واجب نہیں ہے۔(۲)

## ہاتھ ٹیک کر اٹھنا

نماز میں سجدے سے کھڑے ہوتے وقت بیماری اور مجبوری کے بغیر زمین پر ہاتھ ٹیک کر اٹھنا مکروہ ہے، اور اگر بیماری یا مجبوری کی وجہ سے ہو تو کوئی حرج نہیں۔(۳)

---

(۱) واذ لم يقدر المريض على الوضوء والتيمم وليس عنده من يوضؤه وييممه فانه لا يصلي عندهما. قال الشيخ الامام محمد بن الفضل رحمه الله : رأيت في الجامع الصغير للكرخي: ان مقطوع اليدين والرجلين اذا كان بوجهه جراحة يصلي بغير طهارة ولا يتمم ولا يعيد وهذا هو الاصح كذا في الظهيرية ،عالمگيری: ۱/۳۱، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث في المتفرقات. ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) قال في البحر : ولو قطعت يده او رجله فلم يبق من المرفق والكعب شئی سقط الغسل ،ولو بقي وجب آه .رد المحتار: ۱/۱۰۲ ، كتاب الطهارة ،فرائض الوضوء قبل" مطلب في السنة وتعريفها، ط: سعيد كراچی.

(۳) ويكبر للنهوض على صدور قدميه بلا اعتماد وقعود استراحة ولو فعل لا بأس (قوله: بلا اعتماد الخ).... قال في الحلية: والاشبه انه سنة ومستحب عند عدم العذر ، فيكره فعله تنزيها لمن ليس به عذر آه وتبعه في البحر واليه يشير قولهم لا بأس فانه يغلب فيما تركه اولیٰ، رد المحتار: ۱/۵۰۶، كتاب الصلوٰة ، صفة الصلاة ،ط: سعيد كراچی. عالمگيری: ۱/۷۵، كتاب الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. هداية مع فتح القدير : ۱/۲۶۷، كتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

## ہاتھ کانوں تک اٹھانے کا طریقہ

مرد نماز شروع کرتے وقت نیت کر کے تکبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اس طرح اٹھائے کہ دونوں ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو، اور انگوٹھوں کے سرے کان کی لو سے یا تو بالکل مل جائیں، یا اس کے برابر آ جائیں، اور باقی انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں۔

بعض لوگ ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی طرف کرنے کی بجائے کانوں کی طرف کر لیتے ہیں اور بعض لوگ کانوں کو ہاتھوں سے بالکل ڈھک / چھپا لیتے ہیں اور بعض لوگ پوری طرح ہاتھ کانوں تک اٹھائے بغیر ہلکا سا اشارہ کرتے ہیں، بعض لوگ ہاتھوں سے کان کی لو کو پکڑ لیتے ہیں یہ سب غلط اور سنت کے خلاف ہیں، ان کو چھوڑنا ضروری ہے، اور سنت کے طریقے کے مطابق ہاتھ اٹھانا چاہئے۔

اور خواتین نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کانوں تک نہ اٹھائیں بلکہ صرف کندھوں تک اٹھائیں، اور وہ دوپٹے کے اندر ہی سے اٹھائیں، دوپٹے سے باہر سے نہیں۔ (۱)

---

(۱) اذا اراد الدخول في الصلاة كبر ورفع يديه حذاء اذنيه حتىٰ يحاذي بابهاميه شحمتي اذنيه وبرؤس الاصابع فروع اذنيه كذا في التبيين ، ولا يطأطئ رأسه عند التكبير كذا في الخلاصة، قال الفقيه ابو جعفر: يستقبل ببطون كفيه القبلة وينشر اصابعه ويرفعهما ،فاذا استقرتا في موضع محاذاة الابهامين شحمتي الاذنين يكبر ،قال شمس الائمة السرخسي عليه عامة المشايخ كذا في المحيط، والرفع قبل التكبير هو الاصح هكذا في الهداية، وهكذا تكبيرات القنوت وصلاة العيدين ... والمرأة ترفع حذاء منكبيها هو الصحيح كذا في الهداية والتبيين ،واذا رفع يديه لا يضم اصابعه كل الضم ولا يفرج كل التفريج بل يتركها على ما كانت عليه بين الضم والتفريج هكذا في النهاية، هو المعتمد هكذا في المحيط. عالمگیری: ۱/۷۳، کتاب الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.التبيين : ۱/۲۸۴، ۲۸۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.رد المحتار: ۱/۴۸۲، ۴۸۳، كتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

## ہاتھ کو زانوؤں پر نہ رکھنا

نماز کے دوران دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی حالت میں دونوں ہاتھوں کو زانوؤں پر نہ رکھنا مکروہ ہے۔(۱)

## ہاتھ کی انگلیاں

☆......مردوں کے لئے رکوع میں دونوں ہاتھ کی انگلیاں کھول کر درمیان میں فاصلہ رکھ کر گھٹنے پکڑنا مسنون ہے، سجدہ میں اپنے دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر زمین پر اس طرح رکھنا مسنون ہے کہ انگلیوں کے سر قبلہ کی طرف رہیں، ان دو حالتوں کے علاوہ باقی حالتوں میں انگلیوں کو عادت کے مطابق رکھے، نہ کھولے نہ بند کرے۔(۲)

☆......سجدہ میں اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر زمین پر اس طرح رکھے کہ انگلیوں کے سر قبلہ کی طرف رہیں، رکوع میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر کشادہ

---

(۱) والجلسة بين السجدتين ووضع يديه فيها على فخذيه كالتشهد المتوارث ، وهذا مما اغفله اهل المتون والشروح كما في امداد الفتاح للشرنبلالي ،قلت: ياتي معزيا للمنية فافهم.(الدر المختار مع الرد: ۱/۴۷۷، كتاب الصلاة، سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي. وكذا في الدر المختار مع الرد: ۱/۵۰۵ كتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. امداد الفتاح شرح نور الايضاح، فصل في كيفية تركيب الصلاة،ص: ۳۲۰، ط: صديقي پبلشرز كراچي.

(۲) ويعتمد بيديه على ركبتيه كذا في الهداية، وهو الصحيح هكذا في البدائع ويفرج بين اصابعه ولا يندب الى التفريج الا في هذه الحالة ولا الى الضم الا في حالة السجود، وفيما وراء ذلك يترك على العادة كذا في الهداية.عالمگيرى: ۱/۷۴، كتاب الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.هدايةمع فتح القدير: ۱/۲۵۸، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط:رشيديه كوئٹه. تبيين الحقائق: ۱/۲۹۷ كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. رد المحتار : ۱/۴۷٦، كتاب الصلاة،سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي.

کر کے گھٹنے پکڑنا مسنون ہے، رکوع اور سجدے کے علاوہ باقی حالات میں انگلیوں کو عادت کے مطابق رکھنا چاہئے نہ کھولے نہ بند کرے۔(۱)

## ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا اور سائنسی حقائق

ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا نماز کی سنت اور ضروریات میں شامل ہے، جب ہم ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتے ہیں تو بازوؤں، گردن کے پٹھوں، اور شانے کے پٹھوں کی ورزش ہوتی ہے۔

دل کے مریض کے لئے ایسی ورزش بہت مفید ہے جو کہ نماز پڑھتے ہوئے خود بخود ہو جاتی ہے، اور یہ ورزش فالج کے خطرات سے محفوظ رکھتی ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۵۰)

## ہائی بلڈ پریشر کا علاج

نماز قائم کرنے کے لئے ہم سب سے پہلے وضو کا اہتمام کرتے ہیں، وضو کے دوران جب ہم اپنا چہرہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھوتے ہیں، پاؤں دھوتے ہیں اور سر کا مسح کرتے ہیں تو ہمارے اندر دوڑنے والے خون کو ایک نئی زندگی ملتی ہے جس سے ہمیں سکون ملتا ہے، اس تسکین سے ہمارا سارا اعصابی نظام متاثر ہوتا ہے، پرسکون اعصاب سے دماغ کو آرام ملتا ہے، اعضائے رئیسہ، سر، پھیپھڑے، دل اور جگر وغیرہ کی کارگردگی بحال ہوتی ہے، ہائی بلڈ پریشر کم ہو کر نارمل ہو جاتا ہے، چہرے پر رونق اور ہاتھوں میں رعنائی اور خوبصورتی

---

(۱) ویضع یدیہ فی السجود حذاء اذنیہ ویوجہ اصابعہ نحو القبلة وکذا اصابع رجلیہ. عالمگیری: ۱/۷۵، کتاب الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیہ کوئٹہ. هدایة مع فتح القدیر: ۱/۲۶۶، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹہ. رد المحتار: ۱/۵۰۰. کتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

آجاتی ہے، وضو کرنے سے اعصاب کا ڈھیلا پن ختم ہو جاتا ہے، آنکھیں پرکشش ہو جاتی ہیں، سستی اور کاہلی دور ہو جاتی ہے۔ آپ کبھی بھی تجربہ کر سکتے ہیں کہ ہائی بلڈ پریشر کے مریض کو وضو کرائیں بلڈ پریشر کم ہو جائے گا۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/۷۲)

## ہائے

نماز کے دوران رنج وغم کی وجہ سے ''ہائے'' کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے، اگر کسی مرض یا زخم کی وجہ سے ''ہائے'' کہا ہے جس کو ضبط کرنا ممکن نہیں ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

## ہائے ہائے کرنا

''کراہنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## ہر رکعت کے شروع میں

پہلی رکعت کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے بعد سورہ فاتحہ سے پہلے ثناء پھر **أعوذ بالله من الشيطان الرجيم** اور **بسم الله الرحمن الرحيم** پڑھے اور دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں سورہ فاتحہ سے پہلے صرف **بسم الله الرحمن الرحيم** پڑھے

---

(۱) والانين هو قوله "آ ه" بالقصر والتأوه هو قوله آه بالمد والتافيف اف اوتف والبكاء بصوت يحصل به حروف لوجع او مصيبة قيد للاربعة الا لمريض لا يملك نفسه عن آنين او تأوه لانه حينئذ كعطاس و سعال و جشاء او تثاؤب وان حصل حروف للضرورة، رد المحتار: ۱/۶۱۹، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراچي. عالمگيري: ۱/۱۰۰، كتاب الصلوٰة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. تبيين الحقائق: ۱/۳۹۱، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

ثناء، اوراعوذباللہ من الشیطن الرجیم نہ پڑھے۔اور یہ حکم امام اورا کیلے نماز پڑھنے والے کے لئے ہے مقتدی کے لئے نہیں۔(۱)

## ہسپتال کے یونیفارم میں نماز پڑھنا

اگر ہسپتال کے ملازم کے کپڑے پاک ہیں تو ان میں نماز پڑھنا جائز ہے اوراگر ہسپتال کے ملازم کے کپڑے زخمیوں کے خون یا پیپ لگنے سے ناپاک ہو گئے ہیں تو ان کپڑوں میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا بلکہ ان کپڑوں کو تبدیل کر کے دوسرے پاک کپڑے پہن کر نماز پڑھنا ضروری ہوگا، البتہ اگر دوسرے پاک کپڑے میسر نہیں تو اس صورت میں مجبوراً انہی کپڑوں میں نماز پڑھنا جائز ہوگا۔(۲)

## ہلکی نماز پڑھنا

امام کو نماز میں تخفیف اور آسانی کرنی چاہئے، حدیث شریف میں ہے کہ حضرت

(۱)ویفعل فی الرکعة الثانیة مثل ما فعل فی الاول لانه تکرار الارکان الا انه لا یستفتح ولا یتعوذ لانهما لم یشرعا الا مرة واحدة، هدایةمع فتح القدیر: ۱/ ۲۶۸، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. کذا فی فتاوی عالمگیری: ۱/ ۷۵، کتاب الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. کذا فی تبیین الحقائق: ۱/ ۳۰۹، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲)تطهیر النجاسة من بدن المصلی و ثوبه والمکان الذی یصلی فیه واجب هکذا فی الزاهدی فی باب الانجاس، هذا اذا کانت النجاسة قدرامانعا وامکن ازالتها من غیر ارتکاب ما هو اشد حتیٰ لو لم یتمکن من ازالتها الا بابداء عورته للناس یصلی معها، ولو أبداها للازالة فسق هکذا فی البحر الرائق،عالمگیری: ۱/ ۵۸، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. ردالمحتار: ۱/ ۴۰۲، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة،ط: سعید کراچی. تبیین الحقائق: ۱/ ۲۵۱، ۲۵۲، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط:سعید کراچی.

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ڈانٹا کیونکہ وہ نماز میں بڑی بڑی سورتیں پڑھتے تھے جس سے ان کے نمازیوں کو تکلیف ہوتی تھی۔(۱)

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں ایک بچہ کے رونے کی آواز سن کر صرف قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پر اکتفا کیا تھا کیونکہ اس بچے کی ماں نماز میں شریک تھی۔(۲)

## ہنسنا

☆......نماز میں ہنسنے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، اور وضو برقرار رہتا ہے، اس لئے اس نماز کو دوبارہ نیت باندھ کر پڑھنا لازم ہے۔(۳) ہنسنے سے مراد یہ کہ ہنسنے کی آواز خود

---

(۱) ولا يطول الامام بهم الصلاة، لقوله عليه السلام من أم قوما فليصل بهم صلاة اضعفهم فان فيهم المريض والكبير وذا الحاجة(قوله لقوله صلى الله عليه وسلم).... على ما في مسلم ان معاذاً افتتح سورة البقرة فانحرف رجل فسلم ثم صلى وحده وانصرف وقوله صلى الله عليه وسلم له اذا امممت بالناس فاقرأ بالشمس وضحاها وسبح اسم ربك الاعلىٰ واقرأ باسم ربك والليل اذا يغشىٰ لانها كانت العشاء. فتح القدير: ۱/ ۳۰۵، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيديه كوئته. ويكره تحريما (تطويل الصلاة) على القوم زائدا على قدر السنة في قراء ة واذكار رضي القوم اولا ، لاطلاق الامر بالتخفيف الخ، الدر مع الرد: ۱/ ۵۶۴، (قوله لاطلاق الامر بالتخفيف) وهو ما في الصحيحين " اذا صلى احدكم للناس فليخفف فان فيهم الضعيف والسقيم والكبير ، واذا صلى لنفسه فليطول ما شاء" شامي: ۱/ ۵۶۴،۵۶۵، باب الامامة، مطلب اذا صلى الشافعي قبل الحنفي هل الافضل الصلاة مع الشافعيّ ام لا؟ ط: سعيد كراچي.

(۲) كما ذكر انه صلى الله عليه وسلم قرأ بالمعوذتين في الفجر ، فلما فرغ قالوا له: اوجزت ، قال سمعت بكاء صبي فخشيت ان تفتن امه،آه .رد المحتار: ۱/ ۵۶۵ ـ ۵۶۵،كتاب الصلوة، باب الامامة، مطلب اذا صلى الشافعي قبل الحنفي، ط : سعيد كراچي. وكذا في فتح القدير : ۱/ ۳۰۵، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية كوئته.

(۳) والضحك يبطل الصلاة ولا يبطل الطهارة ،عالمگيرى: ۱/ ۱۲، كتاب الطهارة ،الفصل الخامس في نواقض الوضوء ،ط: رشيدية كوئته. رد المحتار: ۱/ ۱۴۵، كتاب الصلوة، باب ما ينقض الوضوء ،ط: سعيد كراچي. هداية مع فتح القدير: ۱/ ۴۶، كتاب الصلوة، فصل في نواقض الوضوء، ط: رشيدية كوئته.

سنے، ساتھ والے آدمی نہ سنیں، اس کو شریعت کی زبان میں ہنسنا کہتے ہیں۔(۱)

واضح رہے کہ نماز میں ہنسنا گناہ ہے، اللہ کے دربار کی شان کے خلاف ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔

☆......اگر نماز کے دوران ہنسی میں صرف دانت کھل گئے آواز بالکل نہیں نکلی تو وضو اور نماز دونوں باقی ہیں، اور اگر اتنی آواز نکلی کہ خود یا بالکل قریب والے شخص نے بھی سن لی تو نماز ٹوٹ گئی وضو نہیں ٹوٹا، اور اگر اتنی زور سے ہنسا کہ اہل مجلس نے آواز سن لی، تو وضو بھی ٹوٹ گیا اور نماز بھی فاسد ہوگئی بشرطیکہ بالغ ہو، نابالغ کا وضو، نماز ہنسنے سے نہیں ٹوٹتا۔(۲)

## ہوا خارج ہو جاتی ہے

اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ اس کو نماز میں قیام اور رکوع میں ہوا خارج نہیں ہوتی لیکن سجدہ کرتے وقت ہوا خارج ہونے کی بیماری ہے تو ایسا آدمی نماز میں قیام اور رکوع کے بعد اشارے سے سجدہ کرے، اگر کھڑے ہو کر اشارے سے سجدہ کرنا آسان ہے تو کھڑے

---

(۱) والضحک ان یکون مسموعا ،عالمگیری: ۱۲/۱، رد المحتار: ۱۴۵/۱، هداية مع فتح القدير: ۴۶/۱، وراجع الحاشية رقم (۳) فی الصفحة السابقة.

(۲) وحد القهقهة ان يكون مسموعا له ولجيرانه ، والضحک ان يكون مسموعا له ولا يكون مسموعا لجيرانه، والتبسم ان لا يكون مسموعا له ولا لجيرانه كذا فی الذخيرة، والقهقهة فی كل صلاة فيها ركوع وسجود تنقض الصلاة والوضوء عندنا كذا فی المحيط، سواء كانت عمدا او نسيانا كذا فی الخلاصة، ولا تنقض الطهارة خارج الصلاة، والضحک يبطل الصلاة، ولا يبطل الطهارة والتبسم لا يبطل الصلاة ولا الطهارة... والقهقهة من الصبی فی حال الصلاة لا تنقض الوضوء كذا فی المحيط. عالمگیری: ۱۲/۱، كتاب الصلاة، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، ط: رشيدية كوئٹه. هداية مع فتح القدير: ۴۶/۱، شامی: ۱۴۴/۱، كتاب الطهارة، مطلب نوم الانبياء غير ناقض ،ط: سعيد كراچی.

ہو کر اشارے سے سجدہ کرے ورنہ بیٹھ کر سجدہ کرنا زیادہ بہتر ہے۔(۱)

## ہوائی جہاز میں نماز پڑھنا

اگر ہوائی جہاز میں سفر کے دوران نماز کا وقت آجائے اور پانی ملے تو وضو کر کے ورنہ تیمّم کر کے بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا درست ہے کیونکہ بیت اللہ زمین سے آسمان تک ہے، فضاء میں بھی اس طرف رخ کر کے نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، اور جو نماز ہوائی جہاز میں وضو یا تیمّم کے ساتھ ادا کی گئی ہے اس کو زمین پر اترنے کے بعد دوبارہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) يجب رد عذره او تقليله بقدر قدرته ولو بصلاته موميا وبرده لا يبقىٰ ذا عذر (قوله ولو بصلاته موميا) اى كما اذا سال عند السجود ولم يسل بدونه فيومئ قائما او قاعدا، وكذا لو سال عند القيام يصلي قاعدا ،بخلاف ما لو استلقىٰ لم يسل فانه لا يصلي مستلقيا آه بركوية. رد المحتار: ١/٣٠٧، ٣٠٨. كتاب الصلاة، مطلب في احكام المعذور ط:سعيد كراچي.فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: ١/ ١٧٢، صلاة المريض ، ط: رشيديه كوئٹه.وكذا فى احكام المرضىٰ لابن تاج الدين الحنفى (١٠٦٠ه) ص: ٩٥، كتاب الصلاة، ط: دولة كويت،سنة ١٤١٨ه.

(۲) ومن اراد ان يصلي فى سفينة تطوعا او فريضة فعليه ان يستقبل القبلة ولا يجوز له ان يصلي حيثما كان وجهه كذا فى الخلاصة، حتىٰ لو دارت السفينة وهو يصلي توجه الى القبلة حيث دارت كذا فى شرح منية المصلي لابن امير الحاج.عالمگيرى: ١/ ٦٣-٦٤ كتاب الصلاة، الباب الثالث فى شروط الصلاة، الفصل الثالث فى استقبال القبلة، ط: رشيديه كوئٹه. رد المحتار: ٢/ ١٠١ مطلب فى الصلاة فى السفينة، ط: سعيد كراچي.

والمعتبر فى القبلة العرصة لا البناء فهى من الارض السابعة الى العرش (قوله : فهى من الارض السابعة الى العرش) صرح بذلك فى الفتاوىٰ الصوفية معزيا للحجة ،ثم قال: فلو صلى فى الجبال العالية والآبار العميقة السافلة جاز كما جاز على سطحها وفى جوفها فتال، فلو كان المعتبر البناء لا العرصة لم يجز ذلك ،فالتفريع صحيح فافهم .رد المحتار: ١/ ٤٣٢، كتاب الصلاة، شروط الصلاة، ط:سعيد كراچي. .....ومحل كل ذلك اذا خاف خروج الوقت قبل ان تصل السفينة او القاطرة الى المكان الذى يصلي فيه صلاة كاملة،ولا تجب عليه الاعادة،ومثل السفينة القطر البخارية البرية والطائرات الجوية، ونحوها. الفقه على المذاهب الاربعة: ١/ ٢٠٦، كتاب الصلاة، مبحث صلاة الفرض فى السفينة وعلى الدابة ونحوها، ط: دار الفكر بيروت لبنان.

## ہوش وحواس

اگر نماز کے دوران ہوش وحواس درست نہ رہے، خواہ بے ہوشی کے سبب ہو یا جنون، آسیب وغیرہ کی وجہ سے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

## ہونٹ بند کر کے قرأت کرنا

☆......نماز میں چپ چاپ ہونٹ بند کر کے دل دل میں قرأت کرنے سے نماز نہیں ہوگی، قرأت کا رکن ادا ہونے کے لئے کم سے کم درجہ یہ ہے کہ حروف صحیح طور پر نکلیں، اور اس کے پاس والا یا خود اپنی قرأت کی آواز سن سکے، اس لئے نماز کے دوران ہونٹ ہلا کر قرأت کرنا ضروری ہے۔(۲)

☆......ہونٹ کو حرکت دیئے بغیر جو قرأت کی جاتی ہے شریعت میں اس کا اعتبار نہیں۔(۳)

---

(۱)وکذا لا یصح الاقتداء بمجنون مطبق او متقطع فی غیر حالة افاقته وسکران او معتوه ذکره الحلبی ،الدر المختارمع الرد: ۱/۵۷۸، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی. ،فتاویٰ عالمگیری: ۱/۱۲، کتاب الطهارة، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء ،ط: رشیدیة کوئٹه، فتح القدیر: ۱/۴۵، کتاب الطهارة ، ما ینقض الوضوء ،ط: رشیدیه کوئٹة، وکذا اذا جن فی الصلاة،او اغمی علیه او نام مضطجعا لا یجوز له البناء لان هذه العوارض یندر وقوعها فی الصلاة فلم تکن فی معنی مورد النص والاجماع .بدائع الصنائع: ۱/۲۲۲،کتاب الصلوة، باب ما یفسد الصلوة، ط: سعید کراچی.

(۲) واما حد القراءة فنقول تصحیح الحروف امر لا بد منه فان صحح الحروف بلسانه ولم یسمع نفسه لا یجوز وبه اخذ عامة المشایخ هکذا فی المحیط ، وهو المختار،هکذا فی السراجیة وهو الصحیح، هکذا فی النقایة، عالمگیری: ۱/۶۹، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الاول فی فرائض الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. والتفصیل فی رد المحتار: ۱/۵۳۴ ـ ۵۳۵، کتاب الصلاة، فصل فی القراءة ،ط: سعید کراچی. وقال الشامی بعد التفصیل: فقد ظهر بهذا ان ادنیٰ المخافتة اسماع نفسه اومن بقربه من رجل او رجلین مثلا ، واعلاها تصحیح الحروف کما هو مذهب الکرخی ، ولا تعتبر هنا فی الاصح وادنیٰ الجهر اسماع غیره ممن لیس بقربه کأهل الصف الاول، واعلاها لا حد له فافهم، رد المحتار: ۱/۵۳۵، شرح الوقایة مع عمدة الرعایةص: ۱۴۹، کتاب الصلاة، فصل فی القراءة ،ط: سعید کراچی.

(۳) انظر الی الحاشیة السابقة.

## یا اللہ کہنا

فرض نماز کے دوران زور زور سے ''یا اللہ'' کہنا مکروہ ہے، ایسی عادت کو ترک کرنا ضروری ہے۔(۱)

## ''یرحمک اللہ'' کہنا

نماز کے دوران چھینکنے والے کے جواب میں ''یرحمک اللہ'' کہنے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے(۲)

---

(۱) المصلي اذا مر بأية فيها ذكر النار او ذكر الموت، فوقف عندها وتعوذ من النار واستغفر او مر بآية فيها ذكر الرحمة فوقف عندها او سئل الله الرحمة، فها هنا ثلاث مسائل مسئالة المنفرد والجواب فيها انه ان كان في التطوع فهو حسن، وان كان في الفرائض يكره، تاتارخانية: ۱/ ۵۶۵، الفصل الرابع في بيان ما يكره للمصلي ان يفعل في صلاته وما لا يكره، ط: ادارة القران كراچي.

(۲) رجل عطس فقال المصلي يرحمك الله تفسد صلاته كذا في المحيطين، عالمگیری: ۱/ ۹۸، كتاب الصلاة، الباب السابع في ما يفسد الصلوة، ط: رشيدية كوئته. هداية مع فتح القدير: ۱/ ۳۴۷، كتاب الصلوة، باب مايفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئته. رد المحتار: ۱/ ۶۲۰، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلوة، ط: سعيد كراچي.

# روزے کے مسائل

## کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق


مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتاء جامعة العلوم الاسلامية

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی



بیت العمار کراچی

# متن الكافي

## في العروض والقوافي

لأحمد بن عباد بن شعيب القناء ٨٥٩ھ

مع حاشية الكاملة الشافي للـ

مفتي محمد انعام الحق قاسمي

الأستاذ بجامعة العلوم الإسلاميه
علامه بنوري تاؤن كراتشي

بيت النعمان كراتشي

# زکوٰۃ کے مسائل

## کاانسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی